سفر کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا
۱
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی

جلدِ اوّل

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

رابطے کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع دوم ۱۴۳۶ھ-۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے
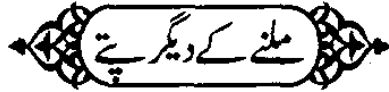
- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔021-34927159
- الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن۔0314-2139797
- مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔2-021-34856701
- مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن۔0333-3227706
- مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن۔021-34915948
- مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن۔0321-2357200
- مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن۔0300-2714245
- مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن۔021-34127553
- دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔0334-2659744
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔081-2662263
- ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔061-4540513
- ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔0324-2855000
- مکتبہ عرفان، بنوں۔0334-8825488

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
﴿ ذ ﴾	

صفحہ نمبر	عنوان
	﴿ ش ﴾

عرض مؤلف

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی ایک متحرک اور متغیر چیز ہے، روزانہ اپنے دامن میں ہزاروں نئے حوادث، نئے مسائل، نئی مشکلات، اور نئے واقعات لے کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ صبح وشام، دن ورات ان نئے نئے مسائل کے حل کے لئے علماء اسلام اور مفتیان کرام کے دروازوں کی کنڈی کھٹکھٹاتی رہتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ صحیح معنی میں ان مسائل کا حل صرف اور صرف ''قرآن وحدیث'' کی روشن تعلیمات اور پاکیزہ ہدایات میں موجود ہے۔

اسلام چونکہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہے، اس لئے سفر اور مسافر سے متعلق جملہ مسائل کا حل بھی اسلام کی واضح تعلیمات میں موجود ہے۔ آج کل ماضی کے مقابلے میں سفر کا رواج بہت بڑھ گیا ہے بلکہ اب تو سفر زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکا ہے، خاص طور پر کوئی بھی بڑا تاجر سفر کے بغیر تجارت کا کام انجام نہیں دے سکتا، جس کی وجہ سے تقریباً ہر مسلمان سفر کے احکام کا محتاج رہتا ہے۔

مزید برآں آج کل سفر کے جدید ذرائع نے سفر اور مسافر کے بارے میں بہت سے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں، ان جدید مسائل کا حکم دور حاضر کے علماء اور مفتیان کرام نے کتاب وسنت اور سلف کے اقوال کی روشنی میں نکالا ہے، لیکن وہ مختلف کتابوں کی متعدد جگہوں میں بکھرا ہوا ہے، بندہ نے ان مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے ایک جگہ پر جمع کر دیا ہے، تاکہ نکالنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

چنانچہ اس کتاب میں سفر کے آداب، سفر کی اقسام، وطن کی تعریف واقسام، مسافر کے احکام کہاں سے جاری ہوں گے، کتنی مسافت پر قصر کا حکم جاری ہوگا، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز، کشتی، بس، ٹرک، موٹر، وغیرہ پر کس طرح نماز پڑھنے سے صحیح ادا ہوگی، اور کس طرح پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی، اور سفر میں پانی دستیاب نہ ہونے پر تیمّم اور چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق ضروری مسائل، امامت اور قصر کی نماز سے

متعلق مسائل، بلکہ روانگی سے واپس آنے تک کے تمام ضروری ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرما کر صدقۂ جاریہ بنائیں

آخر میں ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں کسی طرح بھی معاونت کی خاص طور پر مفتی محبّ الحق صاحب، مفتی زبیر صاحب، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب، مفتی یوسف انور صاحب، مفتی ذوالقرنین صاحب اور عزیزم محمد مرزوق انعام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تخریج اور کمپوزنگ وغیرہ میں بھر پور تعاون کیا۔ اللہ جل شانہ سب معاونین کو جزاء خیر دے، اور ہم سب کی حفاظت بھی فرمائے اور ایمان کامل پر خاتمہ بھی فرمائے اور آخرت کے سفر کو آسان بھی فرمائے۔

آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و آلہ وصحبہٖ اجمعین.

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م

مقدمہ

آغاز سفر

☆ جب کوئی شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کرے، اگر کسی کی امانت اور قرض ہے تو اس کو ادا کرے یا ادائیگی کا انتظام کرے اور لوگوں کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرے، کیونکہ کبھی سفر میں انسان کی موت لکھی ہوئی ہوتی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جل شانہ کسی بندے کی جب کسی جگہ موت مقرر فرماتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت وہاں مقرر کر دیتے ہیں''۔

دیلمی رحمہ اللہ مرفوع روایت میں نقل کرتے ہیں کہ ہر بچے کی ناف پر وہ مٹی ڈال دی جاتی ہے جہاں اس کو جانا ہے، لہٰذا جب وہ مرجاتا ہے تو اسے اس زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ فضیلت نہیں پاتے (کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں) اس لئے ان کی مٹی بھی وہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی تھی، اور یہ شعر پڑھا:

إذا ما حمام المرء كان ببلدة دعتــــه إليهــــا حـــاجة فيـطيــر

ترجمہ: جب کسی شخص کو موت کی جگہ آنا ہوتا ہے تو کوئی ضرورت اسے وہاں بلا لیتی ہے، اور وہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔

حکیم ترمذی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے منورہ کے اطراف میں چکر لگاتے ہوئے نکلے، دیکھا کہ ایک قبر کھودی جارہی ہے، آپ ﷺ وہاں پہنچ کر رک گئے، اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ بتلایا گیا کہ حبشی کی ہے، فرمایا:

لا إلــه إلاّ اللّــه ! اسے وہاں سے یہاں لایا گیا، اور پھر اسے اس جگہ دفن کیا گیا جہاں سے پیدا کیا گیا تھا۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کی موت کسی جگہ آنا ہوتی ہے تو ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے اور جب وہ اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس جگہ موت دے دیتے ہیں، پھر جب وہ وہاں سے اٹھے گا تو قیامت کے دن زمین کہے گی، پروردگا! آپ نے یہ ودیعت میرے پاس رکھوائی تھی، اس سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انسان جب کسی سفر پر جائے تو لوگوں کے حقوق ادا کردے، معافی تلافی کرلے، اور قرضے ادا کردے، اور جو حقوق اس پر یا دوسروں پر ہیں ان کے بارے میں وصیت کردے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم اس سفر سے لوٹے گا بھی یا نہیں؟!

شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ علیہ نے یہ اشعار کہے ہیں:

(۱) إذا ما ضاق صدرک من بلاد   ترحل طالبًا بلدًا سواها

(۲) فإنّک واجد أرضًا بأرض   ونفسک لم تجد نفسا سواها

(۳) مشيناها خطا كتبت علينا   ومن كُتِبَت عليه خطا مشاها

(۴) ومن كانت منيته بأرض   فليس يموت في أرض سواها

(۱) جب کسی شہر میں تنگ دل ہو جائے تو کسی اور شہر کو تلاش کرو۔

(۲) اس لئے کہ تمہیں ایک زمین کی جگہ دوسری زمین مل جائے گی، لیکن تمہیں اپنی جان کے سوا اور کوئی جان نہیں ملے گی۔

(۳) جو سفر ہمارے لئے لکھ دیا گیا ہے وہ ہم ضرور کریں گے، جس کے لئے جو قدم اٹھانا لکھا گیا ہے وہ ضرور اٹھائے گا۔

(۴) اور جس شخص کی موت جس جگہ لکھ دی گئی ہے وہ اس کے سوا کسی اور جگہ ہرگز مر نہیں سکتا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کسی کی موت ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہوئے فضا میں آجاتی ہے، کسی کی موت ریل میں آجاتی ہے، کسی کی بس میں، کسی کی دکان میں، کسی کی آفس میں، کسی کی رستہ میں، کسی کی گاڑی میں، کسی کی گھر میں، کسی کی وطن میں، کسی کی بیرون ملک میں، کسی کی خلوت میں، اور کسی کی جلوت میں، کسی کی عبادت میں، کسی کی معصیت اور گناہ میں، کسی کی نیند میں اور کسی

کی بیداری میں، کسی کی بیماری میں، کسی کی صحت میں، کسی کی کھانے کے دوران، کسی کی تقریر کے دوران، غرض کہ جہاں اور جس وقت موت لکھی ہوئی ہے اس جگہ اور اس وقت آجاتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ہندوستان کی سرزمین میں ایک کام ہے، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ''ہوا'' کو حکم دیں کہ وہ ابھی مجھے اٹھا کر لے جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ملک الموت بھی ہیں اور مسکرا رہے ہیں، حضرت سلیمان سلیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ مجھے اس بندہ کی اس گھڑی میں ''ہند'' (ہندوستان) میں روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اسے آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں، روایت ہے کہ اس وقت ''ہوا'' اسے اٹھا کر ''ہند'' لے گئی اور وہاں اس کی روح قبض کر لی گئی۔

دو چیز آدمی را کشند زور وزور　　یکے آب و دانہ دیگر خاکِ گور
دو چیز آدمی راستاند بزور　　یکے آب دانہ یکے خاکِ گور

سفر کا خرچہ حلال اور پاکیزہ ہو، سفر کے دوران گفتگو کا انداز شیریں اور میٹھا ہو، آپس کا برتاؤ اچھا ہو، اور لوگوں سے اخلاق کے ساتھ سلوک ہو، کھانے پینے میں وسعت کے مطابق اپنے ہم سفروں کے ساتھ شریک ہو، جہاں تک ممکن ہو ساتھیوں کی معاونت اور مدد کرے۔

سفر میں دوست واحباب کے ساتھ تفریح اور خوش طبعی کی کچھ جھلکیاں بھی ہوں جن سے ذہنی رنج وتکلیف اور جسمانی تھکاوٹ اور وطن سے دوری کا احساس کچھ کم ہو جائے، لیکن ایسی تفریح اور مذاق نہ کرے جس سے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نکل جائے، اور فحش گوئی سے بھی بچے اس سے پریشانی ہوتی ہے۔

ساتھی کا انتخاب

سفر ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا چاہئے جو تقوی وطہارت، اچھے افکار اور اچھے خیالات کے حامل ہوں، اور ذکر وفکر، طاعت وعبادت میں معاون ہوں۔

نبی کریم ﷺ نیا احتیاط کی بنا پر تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، حدیث پاک میں ہے:

لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ، ما سار راكب بليل وحده.

[بخاری: (۴۲۱/۱)]

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا نقصان ہے، تو کوئی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرے۔

امیر کا انتخاب

جب سفر میں چند احباب ہوں۔ تو کسی کو امیر منتخب کر لینا چاہئے تا کہ راستہ کی تعیین میں سہولت ہو، اگر مشورے میں مختلف باتیں سامنے آئیں تو وہ امیر اطمینان کے قابل کوئی حل تلاش کر سکے، اور ساتھیوں کو اختلاف سے بچا سکے، لہٰذا امیر بھی ایسے آدمی کو بنانا چاہئے جو دور اندیش، حالات و مکان سے واقف ہو، نرم مزاج، اور ایثار پسند ہو، اور ساتھیوں کے مناسب مشورے کو قبول کرنے کا حوصلہ اپنے اندر رکھتا ہو۔

سفر میں چار ساتھی ہوں

سفر کرتے ہوئے کم سے کم چار ساتھی ہونا بہتر ہے، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ سفر میں دو کام بہت اہم ہیں: ❶: سامان کی حفاظت۔ ❷: کھانے پینے کی چیزوں اور ضروری سامان کی خریداری۔

اگر ساتھی تین ہوں گے تو دو سامان کی حفاظت میں ہوں گے اور اگر ایک خریدنے جائے گا تو اس کو تنہا جانے پر اجنبیت اور وحشت محسوس ہوگی اور اگر چار ساتھی ہوں گے تو دو دو ساتھی ایک ایک کام انجام دیں گے اکیلئے ہونے کی وحشت نہیں ہوگی۔

سامان

سفر میں سامان جتنا کم ہو بہتر ہے، تاہم ضروری اشیاء ضرور ساتھ رکھے، ورنہ دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نبی کریم ﷺ سفر میں خاص طور پر پانچ چیزیں ساتھ رکھتے تھے، اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: ❶: مسواک۔ ❷: سرمہ دانی۔ ❸: کنگھی۔ ❹: قینچی۔ ❺: اور آئینہ۔

موجودہ زمانے میں ان چیزوں کے ساتھ ٹیشو پیپر بھی ضرور رکھ لینا چاہئے۔

سفر کی دعائیں

سفر کے دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، اس سے خیر و عافیت بھی ہوتی ہے، راحت و سکون بھی حاصل ہوتا ہے اور مال و دولت کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ دعائیں یہ ہیں:

۱ :بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر کا آغاز کرتا ہوں، اللہ کا سہارا لیتا ہوں، اس پر بھروسہ کرتا ہوں ،اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

۲ .اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرے سفر کا ساتھی ہے، اور تو ہی میری غیر موجودگی میں گھر والوں، میری اولاد اور میرے مال کا محافظ ہے۔

۳. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلَ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سفر کی پریشانی سے، اور ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں، اولاد اور مال کے پاس آؤں تو بری حالت میں آؤں۔

۴ .اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى.

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی کی توفیق مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔

۵ . اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ .

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے اور اس کی مسافت کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔

رخصت ہوتے وقت

سفر کی ابتداء میں اقرباء، رشتہ دار، دوست احباب، والدین، اور متعلقین سے مسکراتے ہوئے، خوش روئی کے ساتھ عذر و تقصیر اور معافی تلافی کر کے رخصت ہو، اور یہ دعا پڑھے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں تمہارے دین وامانت اور انجام عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

سفر کس دن کرنا چاہئے

☆ ہر روز سفر کرنا جائز ہے البتہ نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے اور پیر کے دن بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا ہے، لہٰذا اگر کوئی دشواری نہ ہوتو ان ایام میں سفر کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر جمعہ کے دن سفر پر جانے کی ضرورت ہوتو زوال سے پہلے نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ زوال کے بعد جمعہ سے پہلے سفر میں جانا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ مقیم ہونے کی حالت میں جمعہ کی نماز میں شرکت کرنا واجب ہے۔

☆ صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنا نہایت ہی مناسب ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کی دعا نقل فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا ۔ [مشکوٰۃ: (۳۳۹/۲)]

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

روانگی سے پہلے نفل پڑھنا

سفر پر روانگی سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا بہتر ہے، یہ خیر و برکت اور رحمت کا باعث ہے۔ (کنز العمال: ۳۸/۳)

سفر کے دوران یہ سورتیں پڑھا کرے

سفر کے دوران گاہے گاہے سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی اور فراغت کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (حصن حصین: ص: ۱۷۷)

اگر سفر کے دوران ڈر و خوف ہو تو سورۂ قریش پڑھنی چاہئے۔

یاد رہے کہ ہر خوف و ہراس اور مصیبت و نقصان کے وقت یہ سورت (اللہ کے حکم سے) نجات دلاتی ہے۔

قیام کے وقت یہ دعا پڑھے

سفر کے دوران مسافر جب کہیں اقامت کرے، خواہ ہوٹل میں ہو یا مسافر خانے میں یا کہیں بھی تو یہ دعائیں پڑھ لیا کرے، تا کہ دل و دماغ میں اطمینان اور سکون رہے، اور خطرات وغیرہ سے محفوظ رہے، وہ دعا یہ ہے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

(کنز العمال علی المسند: ۳/۳۷)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

سفر کی حالت میں زندگی کا نظام بدل جاتا ہے، اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سفر چین و سکون، راحت و اطمینان سے خالی ہے، اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے حدیث میں اس کو عذاب کے ایک ٹکرے سے تعبیر کیا ہے، اسی وجہ سے شریعت نے اس میں خاص رعایت رکھی ہے، یہاں تک کہ چار رکعات والی فرض نماز کو دو رکعت کر دیا ہے۔

سفر میں معمول کے مطابق راحت اور آرام کے ساتھ سونا میسر نہیں ہوتا، اور کھانے پینے کا معمول کے مطابق انتظام نہیں ہوتا، اور قلب جو اطمینان وطن میں محسوس کرتا ہے وہ سفر میں

میسر نہیں ہوتا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه و شرابه ونومه، فإذا قضٰى أحدكم نهمته من وجهه فليعجل للرجوع إلى أهله .

(كنز العمال على المسند : ۳۸/۳)

ترجمہ: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، کیونکہ تمہارے کھانے پینے اور سونے میں خلل انداز ہوتا ہے، لہٰذا ضرورت پوری ہونے کے بعد اپنے گھر جلد لوٹ جایا کرو۔

واپسی

واپسی میں پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے، اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی پر اللہ کا شکر ادا کرے، پھر اس کے بعد گھر آئے۔

سفر کے بارے میں یہ مختصر ہدایات ہیں اگر سفر سے پہلے مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کیا جائے گا تو یقیناً فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلاميه

علامه بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م

آ
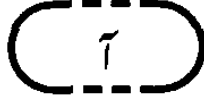
آبادی

''آبادی'' سے مراد مسافر کے شہر یا بستی یا گاؤں کی آبادی ہے۔ دوسرے شہر یا بستی وغیرہ کی آبادی اور مکانات مراد نہیں ہیں۔(۱)

آبادی بڑھ گئی

موجودہ دور میں شہر اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ بہت سی بستیاں اور گاؤں جو پہلے الگ الگ تھے، اب شہر سے متصل ہو کر شہر کا ایک حصہ بن گئے ہیں، مثال کے طور پر دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، ڈھاکہ، چاٹگام وغیرہ، البتہ پورا شہر مختلف محلوں، حلقوں اور کالونیوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے نام جدا جدا ہوتے ہیں، اب سفر میں جانے والا شخص اپنے محلّہ یا حلقہ کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا یا دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، اور ڈھاکہ، چاٹگام شہر کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا؟ مزید یہ کہ ایک شہر کی آبادی دوسرے شہر سے ملی ہوئی ہے، آبادی کا تسلسل ہے، حالانکہ آبادی کا نام بلکہ تھانہ ضلع اور صوبہ کا نام بھی الگ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے وطن اصلی یا وطن

(۱) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن فإنه في حكم المصر...... بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة...... (شامي: (۲/ ۱۲۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (صـ: ۴۲۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر، في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اقامت کی آبادی سے باہر جانے پر شرعی مسافر بنتا ہے۔(۱)

اگر چہ دوسری آبادی متصل ہو، کیونکہ وہ دوسری آبادی ہے، دونوں کے نام الگ الگ ہیں، حکومت یا کارپوریشن اور میونسپلٹی نے دونوں آبادیوں کی حدود الگ الگ مقرر کی ہیں اس لیے وہ دونوں دو مستقل آبادی یا شہر شمار ہوں گی، اور شرعی مسافر کا اطلاق اس وقت ہوگا جبکہ اپنی آبادی یا شہر کی حدود سے آگے نکلے گا۔(۲) اور اگر متصل ہونے کی وجہ سے کارپوریشن نے دونوں کو ایک کر دیا تو اب وہ آبادی شہر کا محلّہ ہے اور وہ محلّہ شہر کا جزء ہے، لہٰذا اب ان دونوں آبادیوں سے نکل جانے پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔(۳)

(۱، ۲) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطًا ثلاثة أيام في برأ و بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... وأشار المصنف إلى أنه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح ...... وفي النهاية : الفتوى على اعتبار ثمانية عشر فرسخاً ، وفي المجتبىٰ : فتوى أكثر أئمة خوارزم على خمسة عشر فرسخاً ......الخ (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين...... الخ قال الشامي تحته: قال في النهاية: التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأن المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصاً في أقصر أيام السنة، كذا في المبسوط اهـ. وكذا ما في الفتح من أنه قيل: يقدر بأحد وعشرين فرسخاً، وقيل: بثمانية عشر، وقيل: بخمسة عشر، وكل من قدر منها اعتقد أنه مسيرة ثلاثة أيام اهـ ، أي بناء على اختلاف البلدان...... الخ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، فالذي يصير المقيم به مسافراً نية مدة السفر والخروج من عمران المصر ، فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء ، أحدها مدة السفر وأقلّها غير مقدر عند أصحاب الظواهر و عند عامة العلماء مقدر ، واختلفوا في التقدير ، قال أصحابنا : مسيرة ثلاثة أيام سير الإبل ، ومشي الأقدام ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، صلاة المسافر ، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

فتاوىٰ رحيميه : (۵/۱۸۰ ، ۱۸۱) كتاب الصلوٰة ، باب ما يتعلق بالسفر والمسافر، زیر عنوان: آبادی بڑھ گئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ...... الخ قال ابن عابدين : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً ما لم يجاوزها ...... الخ ◄◄

واضح رہے کہ حکومت یا میونسپلٹی دو جگہوں کو اس وقت ایک جگہ کے حکم میں کر سکتی ہے جب دونوں جگہیں مستقل طور پر الگ الگ نہ ہوں، ورنہ حکومت کو ایک جگہ قرار دینے کا اختیار نہ ہوگا، جیسے مکہ اور منیٰ دونوں مستقل الگ الگ جگہیں ہیں، حکومت ان دونوں کو ایک نہیں کر سکتی۔ (۱)

آبادی شہر سے متصل نہ ہو

اگر شہر کے مضافات میں بستی ہے، اور اس بستی سے شہر تک مسلسل عمارات نہیں بلکہ ایک غلوۃ (۱۶ء۱۳۷ میٹر) یا اس سے زائد خلا ہے یا درمیان میں زرعی زمین ہے تو یہ مستقل آبادی شمار ہوگی، ایسی بستی کے مکانات سے نکلنے کے بعد قصر کا حکم شروع ہوجائے گا۔ (۲)

(الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية بهامش الهندية: (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى..... الخ (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۱۲۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مراقي مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

(۲) وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أقلّ من غلوة) هو ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

إن كان بينه و بين المصر أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قدر غلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر..... وذكر في المجتبىٰ: أنّ قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة وهو الأصحّ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وهل يعتبر مجاوزة الفناء إن كان بين المصر و فنائه أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قدر غلوةٍ يعتبر مجاوزة عمران المصر ولا يعتبر في مجاوزة الفناء، و كذٰلك إذا كان هٰذا الانفصال بين قريتين أو بين قرية و مصر، وإن كانت القرىٰ متصلة بربض المصر فالمعتبر مجاوزة القرىٰ =

اور اگر بستی شہر سے متصل ہے، خواہ شہر کی نواحی پکی آبادی یا جھونپڑیوں وغیرہ ہی سے ملی ہوئی ہو تو یہ شہر میں داخل ہے، اس صورت میں شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا۔ (۱)

آبادی کی حدود

موجودہ دور میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی ابتدا اور انتہا کی حدود پر سرکاری بورڈ یعنی شہر یا دیہات کا نام، میل یا کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً فلاں علاقہ کس جگہ سے شروع ہوا ہے اور کہاں جا کر ختم ہو رہا ہے۔

آبادی کے اتصال کا معیار

فقہائے کرام کی عبارات میں آبادی کے اتصال کا کوئی معیار نظر سے نہیں گذرا بظاہر اس کا مدار ظاہری رؤیت پر ہے، یعنی دیکھنے میں اتصال نظر آئے تو اتصال ہے اور اگر درمیان میں زرعی زمین یا غلوۃ (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کی مقدار فاصلہ ہے تو الگ ہے۔ (۲)

= هو الصحيح . وإن كانت القرية متصلة بفناء المصر لا بربض المصر يعتبر مجاوزة الفناء ولا يعتبر مجاوزة القرية . (الفتاوى الخانية بهامش الهندية : (۱/۱۶۴ ، ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۲، في الصفحة السابقة.

(۲، ۵) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته)...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن، فإنّه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح، بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها، ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقاً امداد.

وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدّوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، إإن انفصل بغلوةٍ أو مزرعة فلا، كما يأتي ، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأن الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر، كما حقّقه الشرنبلالي في رسالته، وسيأتي في بابها ، والقرية المتصلة بالفناء دون الربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح...... الخ قال في الدّر: وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوةٍ وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال ابن عابدين رحمه اللّٰه: =

جمعہ کے مسائل میں فنائے شہر شہر کے حکم میں ہے لیکن قصر کے مسائل میں زرعی زمین اور غلوۃ کی مقدار فنائے شہر کے حکم میں نہیں ہے (۱) البتہ مذکورہ فاصلہ کے باوجود اگر عرف عام میں دو مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو ایک شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۲)

مزید ''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

آبادی متصل ہے

اگر دو گاؤں یا آبادی دیکھنے میں متصل معلوم ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کھیتی یا ایک غلوۃ (۱۳۷،۱۶ میٹر) کے بقدر یا اس سے زائد خلا ہے، تو یہ دونوں مستقل آبادی شمار ہوں گی لہذا صرف اپنی آبادی سے نکلنے پر قصر کرے چاہے قریبی آبادی میں ہی کیوں نہ ہو، اور اگر دونوں اس طرح متصل ہوں کہ درمیان میں کھیتی یا ایک غلوۃ کی مقدار فاصلہ نہیں، یا فاصلہ تو ہے لیکن عرف میں دونوں مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو دونوں ایک ہی شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۳)

مزید ''متصل آبادی'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔ (۱۱۲/۲)

=(قوله : أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة ، هو الأصحّ . (الدر المختار مع رد المحتار : (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☐ احسن الفتاویٰ: (۷۳/۴) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، عنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید)

☐ الفتاوی الخانية على هامش الهندية : (۱۶۴/۱ ، ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :سعيد .

☐ ''غلوۃ'' کی مقدار قدیم کتب میں شرعی گز کے اعتبار سے درج ہے جیسا کہ رد المحتار اور البحر الرائق کے حوالے سے گزشتہ صفحہ میں گزرا ہے، موجودہ میٹر کے اعتبار سے اس کی مقدار (۱۶ء۱۳۷) میٹر ہے۔ دیکھیے: احسن الفتاویٰ: (۴/ ۷۳،۷۲) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، زیر عنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا نیز جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔

(۱، ۲، ۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، عبی الصفحة: ۴۶. (قوله: من خرج من عمارة موضع)

آبادی میں داخل ہونے کی دعا

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرِ اَهْلِهَا وَخَیْرِ مَافِیْهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا“ (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والے اور اس کی چیزوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور تینوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

آخری دن مسافر واپس آیا

”قربانی کے آخری دن واپس آیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰)

آرام دہ سفر میں قصر

آرام دہ شرعی سفر میں بھی قصر کرنا واجب ہے، پوری نماز پڑھنا درست نہیں۔ (۲)

(۱) وروی النسائی أنه علیه السلام لم یر قریة یرید دخولها إلّا قال حین یراها: اللّٰهم ربّ السمٰوات السبع وما أظللن و ربّ الأرضین السبع وما أقللن وربّ الشیاطین و ماأضللن، وربّ الرّیاح وما ذرین فإنّا نسئلک خیر هٰذه القریة وخیر أهلها وخیر ما فیها ونعوذبک من شرها و شر أهلها و شر ما فیها...... (فتح القدیر: (۳/۹۷) کتاب الحج، المسائل المنثورة، قبیل کتاب النکاح، ط: رشیدیه)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله ﷺ إذا أشرف علی ارض یرید دخولها، قال: اللّٰهم إنّی أسئلک من خیر هٰذه الأرض وخیر ما جمعت فیها، وأعوذبک من شرّها و شرّ ما جمعت فیها، اللّٰهم ارزقنا حماها، وأعذنا من وباها، وحبّبنا إلی أهلها، وحبّب صالحی أهلها إلینا. (عمل الیوم واللیلة لابن سنّی: (ص: ۲۴۸)، باب ما یقول إذا أشرف علی مدینة، ط: مکتبة المؤید ریاض)

الأذکار للنووی: (ص: ۲۰۲) باب ما یقوله إذا رأی قریة یدیر دخولها أو لایرید، ط: مصطفی البابی الحلبی و أولاده بمصر ۱۹۹۵ء.

اللّٰهم بارک لنا فیها (ثلاث مرّات) اللّٰهمّ ارزقنا جناها و حبّبنا إلیٰ أهلها وحبّب صالحی أهلها إلینا. (حصن حصین (ص: ۱۲۸) ط: نجم العلوم لکهنؤ.

(۲) أن العلّة فی الحقیقة هی المشقة م وأقیم السفر مقامها، ولکن لا تثبت علیتها إلاّ بشرط ابتداء و شرط بقاء ...... الخ. (رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۱۲۵)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

آرام کی کیفیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کسی جگہ ٹھہرتے اور رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے جیسا کہ سفر کے علاوہ اقامت کی حالت میں بھی داہنی کروٹ پر لیٹنے کی عادت تھی، اور اگر ایسے وقت ٹھہرتے کہ رات کا تقریباً پورا حصہ گذر چکا ہوتا اور صبح ہونے والی ہوتی تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح لیٹنے کے بجائے دست مبارک کو کھڑا کر لیتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر آرام فرماتے، ایسا اس وجہ سے کیا کرتے تھے تاکہ غفلت کی نیند نہ آجائے اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے، اگرچہ داہنی کروٹ پر سونے کی صورت میں بھی غفلت کی نیند طاری نہ ہوتی۔(۱)

آیت سجدہ

اگر مسافر چلتی ہوئی سواری پر بیٹھ کر ایک ہی آیت بار بار پڑھے تو اس کی چند صورتیں ہوں گی۔

اگر کسی جانور پر نماز کی حالت میں آیت سجدہ بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا۔(۲)

---

(۱) عن أبی قتادة قال: كان رسول الله ﷺ إذا كان فی سفر فعرّس بليل اضطجع علی يمينه وإذا عرّس قبيل الصّبح نصب ذراعه و وضع رأسه علی كفّه. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمی)

🗁 ...... (اضطجع علی يمينه) أی ليستريح بدنه (وإذا عرّس قبيل الصبح) أی وقت قرب طلوعه (نصب ذراعه) أی اليمين (و وضع رأسه علی كفه) لئلاّ يغلب عليه النوم. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۷ / ۳۳۸)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: مكتبه امداديه ملتان)

(۲) ولو كرّرها راكباً يتكرّر إن لم يكن فی الصلاة...... ولو فی الصلاة لا يتكرّر؛ لأنّ حرمة الصلاة تجعل الأمكنة كمكانٍ واحدٍ، ولولا ذلک لما صحّت صلاته؛ لأن اختلاف المكان يمنع صحة الصلاة. (غنية المستملی شرح منية المصلّی، المعروف بـ"حلبی كبير": (ص: ۵۰۳)، فصل: أمّا سجدة التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی) =

اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو بلکہ یوں ہی بیٹھ کر بار بار پڑھتا رہا اور جانور چل رہا ہو تو اس سے متعدد سجدۂ تلاوت واجب ہوں گے یعنی جتنی دفعہ آیت سجدہ پڑھے گا اتنی ہی دفعہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱) اور خشکی کی سواری ٹرین، بس، کار، ٹیکسی، کشتی یا پانی کا جہاز یا ہوائی جہاز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتا رہا تو بہر صورت ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

الف

اپنے کو مسافر سمجھ

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۶/۱)

اتصال آبادی کا معیار

''آبادی کے اتصال کا معیار'' ''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۰/۲)

اتفاقیہ قیام

اگر کسی مسافر نے شرعی مسافت طے کرنے کے بعد پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی

= البحر الرائق : (۱۲۵/۲) ، كتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعيد .

الدر المختار مع رد المحتار : (۱۱۷/۲)، كتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعيد.

(۱) ولو كرّرها راكباً يتكرّر...... لأن سير الدّابّة يضاف إلى راكبها. (غنية المستملي شرح منية المصلي المعروف بـ"حلبی کبیر": (ص: ۵۰۳)، فصل في سجدة التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی)

البحر الرائق : (۱۲۵/۲) ، كتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعيد)

الدرالمختار مع رد المحتار : (۱۱۷/۲) ، كتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعيد.

(۲) والسفينة كالبيت ؛ لأن جريانها غير مضاف إلى الراكب ، بخلاف الدابّة . (غنية المستملي شرح منية المصلّي المعروف بـ" حلبی کبیر " : (ص: ۵۰۴) ، فصل في سجدة التلاوة ، ط: سهيل اكيڈمی)

و سير السفينة لايقطع المجلس بخلاف سير الدابّة إذا لم يكن راكبها في الصلاة. (الفتاوى الهندية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۱۱۶/۲) كتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعيد .

نیت کی یا ٹھہرنے کی نیت کے بغیر ہی ٹھہر گیا تو اس کو بدستور مسافر ہی قرار دیا جائے گا اور اس پر قصر ہی واجب رہے گا اگرچہ اسی حال میں کافی لمبا عرصہ گذر جائے۔(۱)

البتہ اگر مثلاً قافلہ کے آنے کا انتظار ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ یوم سے پہلے نہیں آئے گا یا اگلے شہر میں کرفیو نافذ ہونے کی وجہ سے راستہ بند ہے اور پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ممکن نہیں ہوگا تو ایسے شخص کو اقامت کی نیت کرنے والا تصور کیا جائے گا اور اس حالت میں اس کو پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔(۲)

کسی جگہ پر قصد اور ارادے کے بغیر پندرہ دن سے زیادہ بھی قیام کی صورت میں مسافر نماز قصر کرتا رہے گا۔(۳)

---

(۱) قصر الفرض الرباعی ...... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة ...... وقصر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ـ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) لو دخل الحاجّ الشام وعلم أنّه لایخرج إلاّ مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ ؛ لأنه کناوی الإقامة ...... (أو دخل بلدة ولم ینوها بل ترقب السفر ولو بقی سنین) إلاّ أن یعلم تأخر القافلة نصف شهر کما مرّ . قال ابن عابدین الشامی رحمه الله تحته : (قوله : لو دخل الحاجّ) أی فی أوّل شوّال أو قبله ، ح . والمراد بالحاجّ الرجل القاصد الحج (قوله : وعلم الخ) أی علم أن القافلة إنّما تخرج بعد خمسة عشر یوماً وعزم ألاّ یخرج إلّا معهم . بحر عن المحیط . وإنّما کان ذلک نیة للإقامة حکماً لا حقیقةً ؛ لأنّه نوی الخروج بعد خمسة عشر یوماً ، وهی متضمنةٌ نیة الإقامة تلک المدّة ...... (قوله : کما مرّ) أی فی مسألة دخول الحاج الشام . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۱۲۵ ، ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

البحر الرائق (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الحجّاج إذا وصلوا بغداد ولم ینووا الإقامة وعزموا أن لا یخرجوا إلّا مع القافلة ویعلمون أن بین هذا الوقت وبین خروج القافلة خمسة عشر یوماً فصاعداً یتمّون أربعاً . (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۳۹ ، ۱۴۰) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۳) (وقصَر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین) أی أقلّ من نصف شهر . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

اگر سفر سے واپس جانا اتفاقی طور پر ملتوی ہو گیا، پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد پھر بھی نہیں کیا ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آ جاتی ہے جا نہیں پاتا تو قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔(۱)

اٹھائیس روزے ہوئے

رمضان المبارک میں عرب ممالک کا سفر کرنے کی صورت میں مسافر کے اٹھائیس روزے ہوتے ہیں، اور عرب ممالک میں وہاں کے حساب سے تیس روزے پورے ہو کر یا ۲۹ رمضان کو چاند نظر آنے کی وجہ سے عید کا دن ہوتا ہے، تو ایسے مسافر کے لئے وہاں کے عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲) ہاں ان کے حساب سے عید منالے اور جو روزہ رہ گیا ہے وہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھ لے۔(۳)

---

(۱) لو دخل بلداً ولم ينو أنه يقيم خمسة عشر يوماً وإنّما يقول غداً أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتى بقي على ذٰلك سنين قصر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ (دخل بلدة ولم ينوها) أي مدة الإقامة، قال الشامي: وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما في البحر؛ لأن حالته تنافي عزيمته. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) وهو أقسام ثمانية: فرض ...... والمكروه تحريماً كالعيدين. (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۷۵/۲) كتاب الصوم، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲/۲۵۷) كتاب الصوم، ط: رشيديه.

☜ مراقي الفلاح مع الطحطاوي؛ (ص: ٦٤٠) كتاب الصوم، فصل في صفة الصوم و تقسيمه، ط: قديمي.

☜ عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص جس علاقہ میں ہوگا وہیں کے چاند کے اعتبار سے اس کا عید کا دن ہوگا۔

(۳) عن عبد اللّٰه بن عمر أنّ رسول الله ﷺ قال: الشهر تسع و عشرون ليلةً فلا تصوموا حتى تروه فإن غمّ عليكم فأكملوا العدة ثلٰثين. عن جبلة بن سحيم قال: سمعت ابن عمر يقول: قال النّبي ﷺ: الشهر هكذا و هكذا و خنس الإبهام في الثالثة. (صحيح البخاري: (۱/۲۵٦)، كتاب الصوم باب قول النّبي ﷺ: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ط: قديمي)

☜ جامع الترمذي: (۱/۱۴۸) أبواب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له، و باب ماجاء أن الشهر يكون تسعا و عشرين، ط: سعيد. =

اذان

مسافر جب سفر میں نماز پڑھے تو اذان و اقامت کہے اگر چہ تنہا ہو۔(۱) اذان کی برکت سے فرشتے آ کر اس میں شریک ہو جائیں گے۔(۲) اذان اور اقامت دونوں ترک کرنا مکروہ ہے البتہ صرف اقامت پر اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

= وإذا ثبت الهلال فی بلدة و مطلع قطرها لزم سائر النّاس فی ظاهر المذهب ...... فيلزم قضاء يوم علی أهل بلدة صاموا تسعة و عشرين يوماً ...... (مراقی الفلاح : (ص: ٦٥٦) ، كتاب الصوم ، فصل : فيما يثبت به الهلال ، ط: قديمی)

الهندية : (١٩٩/١) كتاب الصوم ، الباب الثانی فی رؤية الهلال ، ط: رشيديه .

(٢،١) (وكره تركهما للمسافر) أی ترک الأذان والإقامة لما رواه البخاری و مسلم عن مالک بن الحويرث أتيت رسول الله ﷺ أنا و صاحب لی فلماأردنا الإنتقال من عنده قال لنا : إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبر كما ، وإذا كان هٰذا الخطاب لهما ولاحاجة لهما مترافقين إلی استحضار أحد علم أن المنفرد أيضاً يسنّ له ذٰلک . وقد ورد فی خصوص المنفرد أحاديث فی أبی داؤد والنسائی يعجب ربّک من راعی غنم فی رأس شظية يؤذن بالصلاة ويصلّی، فيقول الله عزّ وجلّ : انظروا إلی عبدی هٰذا يؤذن للصلاة ويقيم للصلاة يخاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الجنّة . وعن سلمان الفارسی قال : قال رسول الله ﷺ إذا كان الرجل بأرض فیء فحانت الصلاة فليتوضّأ فإن لم يجد ماءً فليتيمم ، فإن أقام صلّی معه ملكان ، وإن أذّن و أقام صلّی خلفه من جنود الله مالايری طرفاه . رواه عبد الرزاق ...... وندبالهما أی الأذان والإقامة للمسافر .(البحر الرائق : ٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار : (٣٩٤/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان . ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (١٥٣/١) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

الفتاوی الهندية : (٥٣/١ ، ٥٤) كتاب الصلاة ، الباب الثانی فی الأذان ، الفصل الأول فی صفته و أحوال المؤذن ، ط : رشيديه.

(٣) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هٰكذا فی المبسوط ولو ترک الإقامة أجزأه ولكنه يكره ...... الخ . (الفتاوی الهندية : (٥٤/١) كتاب الصلاة ، الباب الثانی فی الأذان ، الفصل الأول فی صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه)

قيد بتركهما ؛ لأنه لو ترک الأذان وأتیٰ بالإقامة لايكره لأثر علیّ رضی الله عنه ولو عكس يكره . (البحر الرائق : (٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

فإن صلوا بجماعة وأقاموا وتركوا الأذان أجزأهم ولايكره، ويكره لهم ترک الإقامة...... =

اگر سفر میں سب لوگوں کی نماز قضا ہوگئی تو اذان اور اقامت کہہ کر اس کو جماعت سے ادا کریں۔

اور اگر ایک سے زائد نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان دیں اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہیں۔(۱)

سفر میں اگر تمام ساتھی موجود ہیں تو اذان کہنا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

= وأصله ما روى عن عليّ رضى الله عنه أنه قال: المسافر بالخيار إن شاء أذّن و أقام و إن شاء أقام ولم يؤذن...... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط سعيد)

☜ الدر المختار مع رد المحتار : (۱/۳۹۴) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط :سعيد .

(۱) يسن في قضاء الفوات الأذان للأولىٰ فقط ، بخلاف الإقامة فإنّها تسنّ لكل فائتة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۲۴) الأذان لقضاء الفوات، ط: دار إحياء التراث العربى بيروت)

☜ وإن كانت عليه فوائت كثيرة و أراد قضائها في مجلس واحد أذن للأولىٰ منها و يخير في باقيها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۱۹) الأذان للصلوٰة الفائتة، ط: دار إحياء التراث العربى) بيروت.

(۲) لنا ما روى أبو قتادة الأنصارى رضى الله عنه في حديث ليلة التعريس فقال : ...... أمر بلالاً بأن يؤذّن فأذّن وصلينا ركعتين ثم أقام فصلينا صلاة الفجر ......، ولأن القضاء على حسب الأداء وقد فاتتهم الصلاة بأذان و إقامة ، فتقضى كذٰلك ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۱۵۴) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعيد)

☜ (قوله: ويؤذن للفائتة و يقيم)؛ لأن الأذان سنة للصلاة لا للوقت فإذا فاتته الصلاة صلاة تقضى بأذان و إقامة لحديث أبى داؤد و وغيره أنّه ﷺ أمر بلالاً بالأذان والإقامة حين ناموا عن الصبح وصلّوها بعد ارتفاع الشمس وهو الصحيح في مذهب الشافعي...... وذكر الشارح أن الضابط عندنا أن كل فرض أداء كان أو قضاء يؤذن له ويقام سواء أدى منفرداً أو بجماعة إلّا الظهر يوم الجمعة في المصر...... الخ (البحر الرائق: (۱/۲۶۱، ۲۶۲) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط سعيد)

☜ الفتاوى الهندية : (۱/۵۵) كتاب الصلاة ، الباب الثانى في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط :رشيديه .

☜ و ندب الأذان والإقامة للمسافر ...... ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره . (الفتاوى الهندية : (۱/۵۳ ، ۵۴) كتاب الصلاة ، الباب الثانى في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه) =

ریل کے ڈبہ میں چونکہ سب لوگ ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں اس لئے اس میں جماعت کے ساتھ نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان دینا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت موکدہ ہے۔(۱) چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کا دوسرے ڈبہ والوں سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہر ڈبہ میں اذان اور اقامت الگ الگ دی جائے اگرچہ دوسرے ڈبہ سے اذان اور اقامت کی آواز پہنچ چکی ہو۔(۲)

= الدر المختار مع رد المحتار : (۱/ ۳۹۴) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/ ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محلّ وجوب الأذان، ط: سعيد.

(۱) وهو سنة مؤكّدة للفرائض الخمسة في وقتها ولو قضاءً ...... الخ . قال الشامي: (قوله: للفرائض الخمس الخ) دخلت الجمعة، بحر، وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة. قال في مواهب الرحمٰن، و نور الإيضاح: ولو منفرداً أداءً أو قضاءً ، سفراً أو حضراً. اهـ . (الدر مع الرد: (۱/ ۳۸۴) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، وفيه : والإقامة كالأذان فيما مرّ . قال الشامي: (قوله : فيما مرّ) قيّد به لئلا يرد عليه أن ترك الإقامة يكره للمسافر دون الأذان. (الدر مع الرد: (۱/ ۳۸۸)، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد)

وندب الأذان والإقامة للمسافر ...... ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هٰكذا في المبسوط، ولو ترك الإقامة أجزأه ولٰكنّه يكره. هٰكذا في شرح الطحاوي. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۳، ۵۴) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيديه)

وأمّا المسافرون فالأفضل لهم أن يؤذّنوا و يقيموا...... فإن صلّوا بجماعةٍ وأقاموا و تركوا الأذان أجزأهم ولا يكره، ويكره لهم ترك الإقامة، بخلاف أهل المصر إذا تركوا الأذان وأقاموا أنه يكره لهم ذٰلك؛ لأن السفر سبب الرخصة، وقد أثر في سقوط شطر فجاز أن يؤثر في سقوط أحد الأذانين، إلّا أن الإقامة آكد ثبوتاً من الأذان، فيسقط شطر الأذان دون الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، (الأذان) فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد)

احسن الفتاوی: (۲/ ۲۹۳، ۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیرعنوان: ریل گاڑی مین اذان کہنا، ط: سعید.

(۲) الحنفية ـــ قالوا : الأذان سنة مؤكدة على الكفاية لأهل الحي الواحد ، وهي كالواجب في لحوق الإثم لتاركها ، وإنّما يسنّ في الصلوات الخمس المفروضة في السفر والحضر للمنفرد والجماعة أداء و قضاءً ، الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۳۱۳) حكم الأذان ، رقم الحاشية (۱) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

احسن الفتاوی: (۲/ ۲۹۳، ۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیرعنوان: ریل گاڑی مین اذان کہنا، ط: سعید۔

اذان بیٹھ کر دینا

اگر سفر کی حالت میں سواری پر بیٹھ کر اذان دی ہے تو اذان صحیح ہو جائے گی خواہ سواری قبلہ رو ہو یا نہ ہو لیکن بیٹھ کر اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۱)

ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۵۶)

---

(۱) يكره الكلام اليسير.......... ومنها أن يؤذن قاعداً أو راكباً من غير عذر الّا المسافر، فلايكره أذانه وهو راكب، ولو بلا عذر. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۳۲۱) الكلام حال الأذان، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

ويندب فى الأذان أمور ...... وأن يكون قائماً، إلّا لعذر من مرض و نحوه، وأن يكون مستقبل القبلة الخ، وفى الحاشية رقم (۱) الحنفية قالوا: يسن استقبال القبلة حال الأذان، إلّا فى المنارة فإنّه يسن له أن يدور فيها ليسمع النّاس فى كل جهة، وكذا إذا أذن وهو راكب فإنّه لا يسنّ له الاستقبال بخلاف الماشى (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۳۱۷) مندوبات الأذان وسننه، ط: دار إحياء التراث العربى بيروت)

والمسافر إذا أذّن راكباً لايكره، وينزل للإقامة، كذا فى فتاوى قاضيخان والخلاصة، وإن لم ينزل وأقام أجزأه كذا فى المحيط، ويجوز للمسافر أن يفتتح الأذان على الدابّة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة، كذا فى فتاوى قاضيخان و الخلاصة. (الفتاوى الهندية: (۱/۵۴) كتاب الصلاة، الباب الثانى فى الأذان، الفصل الأوّل فى صفته وأحوال المؤذن، ط :رشيديه)

وأمّا المسافر فلا بأس أن يؤذّن راكباً، لما روى أنّ بلالاً رضى اللّٰه عنه بماأذن فى السفر راكباً ...... وينزل للإقامة، لماروى أنّ بلالاً أذّن وهو راكب، ثمّ نزل و أقام على الأرض، ولأنّه لو لم ينزل لوقع الفصل بين الإقامة والشروع فى الصلاة بالنزول وأنّه مكروه. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۱)، كتاب الصلاة، (الأذان)، فصل: وأمّا بيان سنن الأذن، ط: رشيديه)

والمسافر إذا أذّن راكباً لايكره، وينزل للإقامة، ويجوز للمسافر أن يفتتح الأذان على الدابّة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۷۷) كتاب الصلاة، باب الأذان، مسائل الأذان، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱/۲۶۵،۲۶۶) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد.

اڑتالیس میل

اڑتالیس میل انگریزی تقریباً سواستتر کلومیٹر ہے (یعنی ستتر کلومیٹر، دوسواڑتالیس میٹراور دوملی میٹر ہیں)(۱)

اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم

اگر سفر کی مسافت کم سے کم سواستر کلومیٹر ہے تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔(۲)

اور اگر سفر اڑتالیس میل یعنی سواستتر کلومیٹر سے کم ہے تو اس دوران روزہ رکھنا لازم ہے، نہ رکھنے کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) اوزان شرعیہ مصنفہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (ص:۴۹) انگریزی میل اور شرعی میل میں فرق، نیز اسی کتاب کا آخری صفحہ (ص:۶۲) ط: ادارۃ المعارف کراچی.

احسن الفتاوی: (۱۰۵/۴) کتاب الصلاہ، باب صلاۃ المسافر، القول الاظھر فی تحقیق مسافر السفر، ضمیمہ، ط: سعید.

(۲) " أقل مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيّام ...... " الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة و إباحة الفطر ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ...... يلزمه قصر الصلاة ويرخص له ترك الصيام . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :رشيديه)

لمن خاف زيادة المرض الفطر وللمسافر ......الخ . (البحر الرائق : (۲۸۱/۲ ، ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

...... فكان ابن عباس رضي الله عنه يقول : قد صام رسول الله ﷺ وأفطر ، فمن شاء صام و من شاء أفطر ، متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۱۷۷) كتاب الصوم ، باب صوم المسافر ، الفصل الأول ، ط: قديمي)

(۳) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصةٍ =

استقبال

مہمان کی خاطر داری، اور اس کے اکرام میں یہ بھی ہے کہ جب وہ آئے تو گھر کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا جائے، اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کے استقبال کے لیے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے، جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔ (۱)

استقبال کرنا

اگر مہمان کے آنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان کے آگے جا کر مہمان سے ملاقات کرنا جائز اور مسنون ہے۔ (۲)

= ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله و إن صامه . (جامع الترمذی : (۱/ ۱۵۳ ، ۱۵۴) أبواب الصوم ، باب ما جاء في الإفطار متعمّداً ، ط: سعيد)

مشكاة المصابيح: (ص: ۱۷۷) كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثاني، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد : (۱/ ۳۴۶) كتاب الصوم ، باب التغليظ فيمن أفطر عمداً ، ط: رحمانيه .

(۱) ....

(۲) قال ﷺ : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، فكل ما يعدّ إكراماً له فهو داخل في عموم هذا الخبر . (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين للزبيدي : (۵ / ۲۶۴) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع في آداب الضيافة ، فصل : يجمع آداباً و مناهي طبيه و شرعية متفرقة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت ، ۱۴۰۹ هـ ۱۹۸۹ هـ)

عن السائب بن يزيد قال : لما قدم النبيّ ﷺ المدينة من غزوة تبوك تلقّاه النّاس ، فلقيته مع الصبيان على ثنية الوداع . (سنن أبي داؤد : (ص: ۴۷۴) كتاب الجهاد ، باب في التلقّي ، (رقم الحديث : ۲۷۷۶) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ بچوں کے ساتھ "ثـنـية الـو داع" تک آپ کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔(۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو آپ کے استقبال کے لیے لے جاتے تھے، جو بچہ سب سے پہلے پہنچتا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے سوار کر لیتے تھے۔(۲)

استنجا اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لیے کافی ہو؟

"پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۴/۱)

اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر سے متصل ہے درمیان میں زرعی زمین یا ۱۶ء۱۳۷ میٹر خلا نہیں ہے تو

---

(۱) حدّثنا سفيان عن الزهری عن السائب بن يزيد قال: خرجت مع الصبيان إلى ثنية الوداع نتلقّى رسول الله ﷺ من غزوة تبوک، وقال سفيان: مرّة أذكر مقدَم النبیّ ﷺ لما قدّم النبیّ ﷺ من تبوک. (المسند للإمام أحمد بن حنبل: (۱۲ / ۲۸۶) مسند سائب بن يزيد، (رقم الحديث: ۱۵۶۶۱)، ط: دار الحديث، القاهرة)

☜ سنن أبی داؤد: (ص: ۳۷۴) كتاب الجهاد، باب فی التلقّی، (رقم الحديث: ۲۷۷۶) ط: دار إحياء التراث العربی، بيروت.

(۲) عن عبدالله بن جعفر قال: كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقّی بصبيان أهل بيته، وأنّه قدم من سفر فسبق بی إليه، فحملنی بين يديه، ثم جيئ بأحد ابنی فاطمة، فأردفه خلفه، قال: فأدخلنا المدينة ثلثة على الدابّة. رواه مسلم (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمی).

☜ حدّثنا عبد الله بن جعفر قال: كان النبیّ ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا، فأينا استقبل أوّلاً جعله أمامه فاستقبل بی فحملنی أمامه، ثم استقبل بحسن أو حسين، فجعله خلفه فدخلنا المدينة وإنّا لكذلک. (سنن أبی داؤد، (ص: ۳۳۷) كتاب الجهاد، باب فی ركوب ثلاثة على دابّة، ط: دار إحياء التراث العربی، بيروت)

اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ

اگر اسٹیشن پر چیزیں خرید کر یا اپنا ناشتہ وغیرہ نکال کر کسی غریب آدمی کے سامنے کھائے تو تھوڑا بہت اس کو بھی دیدے، گھر میں چند غریبوں کو کھانا کھلانے سے ایسے غریب کو کھلانے کا ثواب زیادہ ہوگا، اگر اتنی گنجائش نہیں یا ہمت اور توفیق نہیں تو ایک طرف کو علیحدہ ہو کر پوشیدہ کھالے، خاص طور پر چھوٹے بچوں کے سامنے اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھے۔(۲)

اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا

اگر اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کیا ہے، تو جب تک اسلامی حکومت مقبوضہ علاقہ کو اپنا علاقہ تصور نہیں کرے گی تب تک وہ علاقہ دارالحرب کے حکم میں

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب، فان اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

احسن الفتاوی (۴/۷۳) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: جو آبادی شہر سے نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید.

ومن خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر السنة ...... قصر صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۲۶)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) رفیق سفر، تالیف حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۴) ریل کے متعلق متفرق مسائل، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

رہے گا، اور وہاں اسلامی فوج مسافروں کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قصر کرے گی۔(۱)

رمضان المبارک کے روزہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر روزہ رکھ سکتے ہیں تو رکھ لیں ورنہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی، بعد میں قضا رکھ لیں۔(۲)

تراویح اگر پڑھ سکتے ہیں تو پڑھنا بہتر ہوگا، ورنہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔(۳)

باقی جمعہ اور عید کی نماز لازم نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) وكذا يصلّي ركعتين عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصناً فيها ، بخلاف من دخلها بأمان فإنّه يتمّ...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاصر قوم مدينة في دار الحرب أو أهل البغي في دار الإسلام في غير مصر ونووا الإقامة خمسة عشر يوماً قصروا؛ لأنّ حالهم متردّد بين قرار و فرار فلا تصحّ نيّتهم وإن نزلوا في بيوتهم. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر . (البقرة : ۱۸۴)

الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة وإباحة الفطر ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط؛ رشيديه)

لمسافر ...... الفطر ...... و قضوا لزومًا ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۲۱_ ۴۲۳) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لا يفسده ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه .

(۳) ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن و قرار وإلاّ بأن كان في خوف و فرار لايأتي بها. (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد) .

وفي التجنيس : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها ؛ لأنّها شرعت مكمّلات ، والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لايأتي بها ؛ لأنه ترك بعذرٍ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱ / ۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۴) ثم لوجوبها شرائط في المصلي وهي الحرية ، و الذكورة ، والإقامة ، والصحة ...... حتّى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيدية) =

اور فرائض میں قصر کریں۔(۱)

اشراق

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو اشراق کی نماز پڑھ سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اطراف میں دورہ کا حکم

اگر کسی آدمی کو سرکاری ملازمت یا کسی اور وجہ سے صرف اطراف میں سوا ستتر (77 1/4) کلو میٹر کے اندر یا کم زیادہ دورہ کرنا پڑتا ہے، اور اس دورہ میں چند روز گذر

= تجب صلاتهما في الأصحّ على من تجب عليه الجمعة بشرائطها ...... (الدر المختار : (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : سعيد)

البحر الرائق : (۱۴۰/۲ و ما بعد) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، و أيضاً (۱۵۷/۲) باب العيدين ، ط: سعيد .

فلا تجب الجمعة على المجانين و الصبيان و العبيد إلاّ بإذن مواليهم و المسافرين ...... الخ (بدائع الصنائع : (۲۵۸/۱) ، كتاب الصلاة ، (الجمعة) فصل ؛ وأمّا بيان شرائط الجمعة ، ط:سعيد)

والإقامة من شرائط وجوبها كما هي من شرائط وجوب الجمعة حتى لا تجب على النسوان...... والمرمض والمسافرين كما لا تجب عليهم لما ذكرنا في صلاة الجمعة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۲۷۵) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا صلاة العيدين، وأمّا شرائط وجوبها وجوازها ، ط : سعيد)

(۱) من جاوز بيوت مصره ...... قصر الفرض الرباعي . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر)

إذا جاوز المقيم عمران مصره ...... يلزمه قصر الصلاة . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۶۴/۱) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر . ط؛ رشيديه)

الفتاوى الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن و قرار وإلاّ بأن كان في خوف و فرار لايأتي بها. (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد) .

وفي التجنيس : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها ؛ لأنّها شرعت مكمّلات ، والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لايأتي بها ؛ لأنه ترك بعذرٍ . (البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

جاتے ہیں تو اس صورت میں قصر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر یہ شخص سوا ستتر (77 1/4) کلومیٹر یا اس سے دور کسی مقام پر جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلتا ہے تو مسافر ہوگا۔(۱) اور آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵ ، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، زیر عنوان : قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دارالعلوم کراچی .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ــ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامي رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعي ......الخ . (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلٰثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً. (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوی الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کفایت المفتی : (۳/ ۳۷۵، ۳۷۶) کتاب الصلاۃ ، نواں باب : مسافر کی نماز ، زیر عنوان : وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم ، ط: دارالاشاعت ، کراچی۔

(۲) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، زیر عنوان : قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دارالعلوم کراچی .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ــ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشاميؒ رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد) =

اور اگر گھر سے نکلتے وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کا ارادہ نہیں تھا تو قصر نہیں کرے گا، بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اغوا شدہ

اغوا شدہ شخص پر سفر کے احکام جاری ہونے کی دو شکلیں ہوں گی:

= من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعی ......الخ . (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

كفايت المفتی : (۳۷۵/۳ ، ۳۷۶) كتاب الصلاة ، نواں باب : مسافر كی نماز ، زير عنوان: وطن اقامت سے دورے كرنے والے كا حكم ، ط: دار الاشاعت ، كراچی .

(۱) امداد الفتاوی (۴۶۵/۱، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، زیر عنوان: قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دار العلوم کراچی.

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ـ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامی رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه فی طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا فی الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر. (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعی ......الخ . (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کفایت المفتی : (۳۷۵/۳ ، ۳۷۶) کتاب الصلاۃ ،نواں باب: مسافر کی نماز ،زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم ،ط: دار الاشاعت ،کراچی۔

❶۔اس کو سفر کی انتہا معلوم ہے یا نہیں؟ ❷۔اقامت کی مدت معلوم ہے یا نہیں؟ اگر سفر کی انتہا معلوم ہے کہ کہاں لے جا کر قید کرے گا اور وہ جگہ شرعی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر کرنا شروع کر دے۔(۱)

(۱) " وفي المحيط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذٰلک يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد " . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذٰلک إن كان مقيماً قبل ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : (٢ / ١٣٩) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)

☐ احسن الفتاوی(۴/۸۰۷۸) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید۔

☐ فتاوی رحیمیہ: (۱۷۶،۱۷۵/۵) کتاب الصلوٰۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیر عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت۔

☐ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (١٧٠/١) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

1 قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (٣٩٥/٢) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ...... ، (تقطيع : ٢٠٤٥) ، وفيه أيضاً: وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذٰلک سأل عنهم، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير. (المحيط البرهاني: (٣٩٥/٢ ، ٣٩٦) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ٢٠٤٨) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچي)

اور اگر وہ جگہ شرعی مسافت سے کم ہے تو قصر نہ کرے، بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۱)
اور اگر سفر کی انتہا معلوم نہ ہو تو اغوا کرنے والے سے کم از کم مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔(۲)

(۱، ۲) " وفي المحيط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذٰلک يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد " . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذٰلک إن كان مقيماً قبل ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين .
(البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)
▭ احسن الفتاوی (۸۰۷۸/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید۔
▭ فتاوی رحیمیہ : (۱۷۶،۱۷۵/۵) کتاب الصلوٰۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیر عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.
▭ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱ /۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .
▭ قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدي أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (۲/۳۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ...... ، (تقطيع : ۲۰۴۵) ، وفيه أيضاً : وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذٰلک سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير . (المحيط البرهاني : (۲/۳۹۵ ، ۳۹۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچى)

نہ بتانے کی صورت میں مسئلہ کی نوعیت یہ ہو گی کہ اگر اغوا کرنے والے کے بارے میں یقینی طور پر یا غالب گمان کے طور پر معلوم ہو کہ یہ مسافر ہے تو قصر کرے، اور اگر اغوا کرنے والا مقیم ہے تو قصر نہ کرے۔(۱)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو شرعی مسافت تک پوری نماز پڑھے اس کے بعد قصر

---

(۱) " وفي المحيط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذٰلک يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد " . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذٰلک إن كان مقيماً قبل ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : (٢ / ١٣٩) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)

▭ احسن الفتاوی(۴/۸۰۷۸) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید.

▭ فتاوی رحیمیہ: (۵/۱۷۵،۱۷۶) کتاب الصلوۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیر عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دار الاشاعت.

▭ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (١/ ١٧٠) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

▭ قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (٢/ ٣٩٥) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ...... ، (تقطيع : ٢٠٣٥) ، وفيه أيضاً : وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذٰلک سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير. (المحيط البرهاني : (٢/ ٣٩٥ ، ٣٩٦) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ٢٠٣٨) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچى)

شروع کردے۔(۱) اور جونمازیں مکمل پڑھی گئیں ان کا اعادہ واجب نہیں۔(۲)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ کتنی مسافت طے ہوئی اور کوئی بتاتا بھی نہیں تو غالب گمان پرعمل کرے۔(۳)

---

(۱) "ومن حمل غيره ليذهب معه، والمحمول لايدرى أين يذهب معه، فإنّه يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً؛ لأنه لم يظهر المغيّر، وإذا سار ثلاثاً فحينئذٍ قصر؛ لأنّه وجب عليه القصر من حين حمله". ولو كان صلّى ركعتين من يوم حمل و سار به مسيرة ثلاثه أيّام فإنّ صلاته تجزئه، وإن سار به أقلّ من مسيرة ثلاثة أيّام أعاد كل صلاة صلّاها ركعتين؛ لأنّه تبيّن أنّه صلّى صلاة المسافرين وهو مقيم، وفي الوجه الأوّل تبيّن أنّه مسافر. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

ذكر الحاكم في " المنتقى " رجل حمل رجلاً و ذهب به، ولا يدرى أين يذهب به، قال: يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً فإذا سار ثلاثاً قصر. (المحيط البرهاني: (۲/۳۹۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيماً بنية إقامة غيره. (تقطيع: ۲۰۴۰) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

(۲) فلو أتمّ المسافر إن قعد في الأولىٰ تمّ فرضه، ولكنّه أساء ...... وإن لم يقعد بطل فرضه، وصار الكلّ نفلاً لترك القعدة المفروضة ...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

غنية المستملي شرح منية المصلّي، المعروف بـ" حلبی كبير " (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی، لاهور.

العبد إذ اخرج مولاه سأله، فإن لم يخبره أتمّ صلاته. وإن صلّى أربعاً أيّاماً ولم يقعد في الثانية ثمّ أخبره مولاه أنّه قصد مسيرة سفر حين خرج، الأصحّ أنّه لايعيدها؛ لما بيّنّا. كذا في المحيط السرخسي. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) من شك هل فعل شيئًا أم لا؟ فالأصل أنّه يفعل، و تدخل فيها قاعدة أخرى من تيقن الفعل، و شك في القليل والكثير حمل على القليل؛ لأنه المتيقن، إلاّ أن تشتغل الذمة بالأصل، فلا يبرأ إلاّ باليقين، وهٰذا الاستثناء راجع إلى قاعدة ثالثة، وهي ما ثبت بيقين لا يرتفع إلا بيقين، والمراد به غالب الظن. (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموى: (۱/۱۹۲، ۱۹۳)، الفن الأول: في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشك، ط: ادارة القرآن)

اغواشدہ اگرچہ اغوا کرنے والے کی نیت کے مطابق پندرہ دن یا اس سے زائد اقامت کی نیت کرے پھر بھی اس نیت کا اعتبار نہیں، کیونکہ اغواشدہ کے بارے میں ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ نہ معلوم پولیس کس وقت آپہونچے اور اس کو لے جائے، یا یہ لوگ اس کو منتقل کردیں، اس لیے وہ ہمیشہ قصر کرے گا۔(۱)

مزید ''قیدی قصر کب تک کریں'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۸۴)

اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟

جس شخص کو اغوا کر کے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے دور لے جایا گیا ہو وہ اغوا کرنے والے کے تابع ہے، اگر اغوا کرنے والا وہاں مقیم ہے تو یہ شخص بھی وہاں پوری نماز پڑھے گا، اور اگر اغوا کرنے والا وہاں مسافر ہے تو یہ شخص بھی قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة من العسكر في دار الحرب ؛ لأنهم بين أن يهزموا فيفرّوا أو يهزموا فيفرّوا، و حالهم هٰذه مبطلة عزيمتهم لتردّدها في الإقامة ، ولا بدّ في تحقق النّية من الجزم ولو كانت الشوكة لهم؛ لأن احتمال وصول المدد للعدوّ أو وجود مكيدة من القليل يهزم بها الكثير، قائم. وذٰلک يمنع الجزم. (غنية المستملي شرح منية المصلّي ، المعروف بـ" حلبي كبير": (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه ، القاسم پبلی كيشنز ، كراچی .

لأن نية الإقامة في دار الحرب أو البغي لاتصحّ ؛ لأن حالهم يخالف عزيمتهم للتردّد بين القرار والفرار ، ولهٰذا قال أصحابنا في تاجر دخل مدينة لحاجة ونوٰى أن يقيم خمسة عشر يوماً لقضاء تلک الحاجة لايصير مقيماً ؛ لأنه متردّد بين أن يقضي حاجته فيرجع وبين أن لايقضي فيقيم ، فلاتكون نيته مستقرة كنية العسكر في دار الحرب . (البحر الرائق : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(۲) وكلّ من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته و خروجه إلى السفر، كذا في محيط السرخسي ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع حتّى يصير العبد مسافراً بنية مولاه =

افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

روزہ دار سورج غروب ہونے کے بعد افطار کر کے ہوائی جہاز پر سوار ہوا، جہاز مغرب کی جانب اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس کا روزہ صحیح ہے، البتہ دوبارہ سورج غروب ہونے تک کھانے پینے سے باز رہنا بہتر ہے۔(۱)

= والزوجة بنية الزوج و كلّ من لزمه طاعة غيره ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۹۴/۱) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم [وإن كان الأسير يريد أن يقيم] في موضع خمسة عشر يوماً، فأخرجوه من ذٰلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّامٍ، قصر الصلاة ؛ لأن الأسير مقهورٌ مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته' بهم كالعبد مع مولاه (المحيط البرهاني: (۳۹۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته...... ، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

غنية المستملي شرح منية المصلي ، المعروف بـ حلبي كبير " : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۱) يجب الإمساك بقيّة اليوم على من فسد صومه ، وعلى حائض ونفساء ، طهرتا بعد طلوع الفجر ، وعلى صبي بلغ ، و كافر أسلم . " قال الشرنبلالي تحته : لحرمة الوقت بالقدر الممكن . و قال الطحطاوي في ذيله : أي تشبهاً لقضاء حق الوقت . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ، شرح نور الإيضاح : (۳۴۵/۲) كتاب الصوم ، فصل بعد باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء ، من غير كفارة ، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

والأصل في هٰذه المسائل أن كل من صار في آخر النهار بصفة لو كان في أوّل النّهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك كما في الخلاصة والنهاية والعناية ...... وكذا كلّ من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثمّ تعذر عليه المضي ...... فإنه يجب عليه الإمساك تشبهاً . (ردالمحتار على الدر المختار : (۴۰۸/۲) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم ومالايفسده ، ط: سعيد)

ولو بلغ صبي أو أسلم كافر أمسك يومه ولم يقض شيئًا ، فالإمساك قضاء لحق الوقت بالتشبه ، وعدم القضاء لعدم وجوب الصوم عليهما فيه . (البحر الرائق : (۲۸۸/۲) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ومالا يفسده ، ط:سعيد)

افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو

ایک شخص نے رمضان المبارک میں سورج غروب ہونے کے بعد اپنی قیامگاہ پر افطار کیا، اوراس کے بعد وہ ہوائی جہاز یا راکٹ سے مغربی ملک کی طرف اتنا تیز سفر کر کے پہنچ گیا کہ ابھی وہاں سورج غروب نہیں ہوا ہے، تواس سے اس کا وہ روزہ باطل نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہو چکا اور صحیح رہے گا۔ (۱) البتہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے سورج دوبارہ غروب ہونے تک روزہ دار کی طرح رہے کچھ کھائے پیے نہیں۔ (۲)

افطار ہوائی جہاز میں کب کرے

''ہوائی جہاز میں افطار کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۹/۲)

اقامت

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۳/۱)

---

(۱) فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت ، الظاهر نعم . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : الظاهر نعم) بحث لصاحب النهر حيث قال : ذكر الشافعية أنّ الوقت يعود ؛ لأنه ـ عليه الصلاة والسلام ـ نام في حجر عليّ ـ رضي الله عنه ـ حتى غربت الشمس ...... قلت : على أن الشيخ اسماعيل رد ما بحثه في النهر تبعاً للشافعية ، بأنّ صلاة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاءً ورجوعها لايعيدها أداء ، وما في الحديث خصوصية لعليّ كما يعطيه قوله عليه السلام : إنّه كان في طاعتک و طاعته رسولک اهـ .

قلت : ويلزم على الأول بطلان صوم من أفطر قبل ردّها ، وبطلان صلاته المغرب لوسلمنا عود الوقت بعودها للكلّ والله تعالىٰ أعلم . (الدر مع الرد : (۳۶۰/۱ ، ۳۶۱) كتاب الصلاة ، مطلب : لو ردّت الشمس بعد غروبها ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على الدر : (۱۷۴/۱) ، كتاب الصلاة ، ط : رشيديه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۷۷) كتاب الصلاة ، ط: قديمي .

احسن الفتاوی (۶۹/۴) کتاب الصلوٰۃ ، باب صلوٰۃ المسافر ، زیرعنوان: نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا اورآفتاب دوبارہ نظر آنے لگا، ط: سعید۔

(۲) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر(۱) ملاحظہ فرمائیں۔

اقامت بیٹھ کر کہنا

''اذان بیٹھ کر دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۶/۱)

اقامت کی قضا نمازوں کا حکم

اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں قضا پڑھنے کی صورت میں چار رکعت قضا پڑھے۔ باقی فجر کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت فرض پڑھے۔(۱) اور وتر بھی پڑھے۔(۲)

---

(۱) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة ، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً ، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا : إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ...... الخ . (البحر الرائق : (۷۹/۲ ، ۸۰) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، و (۱۳۷/۲) باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً ، أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره . (الدر المختار مع الرد : (۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه .

(۲) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة ، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر م الفرض الرباعى أربعاً ، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا : إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ...... الخ . (البحر الرائق: (۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، و (۱۳۷/۲) باب المسافر ، ط: سعيد).

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً ، أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره . (الدر المختار مع الرد : (۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه .

اقامت کی نیت دو جگہ پر کرنا

''دو جگہ اقامت کی نیت کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۰۸)

اقامت کی نیت سہو سجدہ کے بعد کی

''سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۳۵۶)

اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی

مسافر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی، لیکن اس کے بعد ارادہ ہوا کہ اس دوران سفر بھی کرنا ہے یا واپس جانا ہے، تو اس کی دوسری نیت سے اقامت کا حکم ختم نہیں ہوگا اور وہ مقیم ہی رہے گا۔ (۱)

البتہ جب شرعی مسافت کی مقدار جانے کے ارادہ کے ساتھ اس وطن اقامت کی حدود سے نکل جائے گا تو اس پر سفر کے احکام جاری ہوں گے۔ (۲)

(۱، ۲) لایصیر الشخص مسافراً بمجرّد نية السفر ، بل يشترط معه الخروج و فرق بين السفر والإقامة ، فإنّ المسافر يصير مقيماً بمجرّد النية إذا كان في موضع يصلح للإقامة ، ولم يكن تابعاً لغيره ...... والفرق : أنّ في السفر الحاجة إلى الفعل ، والفعل لا يكفيه مجرد النية ، أمّا في الإقامة الحاجة إلى ترك الفعل ...... والترك يكفيه مجرد النية ...... ويقصر إذا جاوز عمرانات المصر قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ، وهٰذا لأنّه مادام في عمرانات المصر فهو لايعدّ مسافراً ...... الخ. (المحيط البرهاني : (۲/ ۳۸۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

غنية المستملي شرح منية المصلي ، المعروف بـ ''حلبي كبير'' (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيدمي .

الثالث : الخروج من عمران المصر فلايصير مسافراً بمجرّد نية السفر مالم يخرج من عمران المصر ...... وهٰذ بخلاف المسافر إذا نوى الإقامة في موضع صالح للإقامة حيث يصير مقيما للحال ؛ لأن نية الإقامة هناك قارنت الفعل وهو ترك السفر ؛ لأن ترك الفعل فعل ، فكانت معتبرة وههنا بخلافه . (بدائع الصنائع : (۱/ ۹۴ ، ۹۵) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر]، فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد) .

اقامت کے لیے چھ شرائط ہیں

''مقیم بننے کے لیے چھ شرائط ہیں'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۳۶)

اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے جس طرح اپنے پورے احکام کی بجا آوری پسند ہے۔ (۱)

اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی کمزوری اور عاجزی کی وجہ سے اس کے فرائض میں کوئی تخفیف اور سہولت دیدے تو بندہ کو شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کرنا چاہیے یہی بندگی اور غلامی کی شان ہے، اور یہی موقع شناسی اور مالک کے جذبۂ ہمدردی کی قدردانی ہے، ایسے وقت میں بہادری اور

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنّ اللہ یحبّ أن تؤتی رخصہ کما یحب أن تؤتی عزائمہ. (الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان: (۱/۲۸۴)، [رقم: ۳۵۵]، باب ماجاء فی الطاعات و ثوابها، ذکر الأخبار عما یستحب للمرأ من قبول ما رخص له الخ، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء)

▭ الترغیب والترهیب للمنذری: (۲/۸۸) [رقم: ۱۱۱۲]، کتاب الصوم فی الترغیب فی الصوم وما جاء فی فضله و فضل دعاء الصائم، ط: دار الکتب العلمیة، ۱۴۱۷ھ)

▭ وفی کنز العمال عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: إنّ اللہ أنزل جملة الصلاة، وإنّه للمسافر صلاة، وللمقیم صلاة، فلاینبغی للمقیم أن یصلی صلاة المسافر، ولاینبغی للمسافر أن یصلّی صلاة المقیم. (فتح الملهم: (۴/۵۲۶، ۵۲۷) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: مکتبه دار العلوم کراچی)

▭ عن یعلی ابن أمیة قال: قلتُ لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن یفتنکم الّذین کفروا، فقد أمن النّاس، فقال: عجبتُ ممّا عجبت منه، فسألتُ رسول اللّٰہ ﷺ عن ذٰلک، فقال صدقة تصدّق اللّٰہ بها علیکم فاقبلوا صدقته. (صحیح مسلم (۱/۲۴۱) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی)

▭ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنّ اللہ یحبّ أن تؤتیٰ رخصه کما یکره أن تؤتیٰ معصیته. (المسند للإمام أحمد بن حنبل: (۲/۱۰۸)، مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ، ط: المکتب الإسلامی)

طاقت دکھانا اور یہ کہنا کہ ”نہیں جناب مجھے مہلت نہیں چاہیے میں تو پورا کام کر سکتا ہوں“ اپنی حیثیت سے اونچا دعوی ہے جو تکبر، غرور پر مبنی ہے۔ اگر اس پر عتاب اور قہر نازل ہو جائے تو کچھ بے جا نہیں۔ غلام کی کامیابی بہت زیادہ محنت کرنے میں نہیں، بلکہ وقت کو پہچاننا اور اشاروں کو سمجھنا اس کا کمال ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو رخصت ملے اس کو قبول کر لینا ہی غلامی اور بندگی کا کمال اور اطاعت وفرمانبرداری کی معراج اور انتہا ہے۔ (۱)

---

(۱) إنّ اللّٰه تعالىٰ يحب أن تؤتى رُخَصه ، كما يكره أن تؤتىٰ معصيته ...... عن ابن عمر قال المحدث المناوى : (إنّ اللّٰه يحب أن تؤتى رخصه) جمع رخصة ، وهى تسهيل الحكم على المكلّف لعذر حصل ، وقيل غير ذٰلک ؛ لما فيه من دفع التكبر والترفع من استباحة ما أباحته الشريعة ومن أنف ما أباحه الشرع و ترفع عنه فسد دينه ، فأمر بفعل الرخصة ليدفع عن نفسه تكبرها ويقتل بذٰلک كبرها ويقهر النّفس الأمّارة بالسوء على قبول ما جاء به الشرع ، ومفهوم محبته لإتيان الرخص أنّه يكره تركه فأكد قبول رخصته تأكيداً يكاد يلحق بالوجوب بقوله : (كما يكره أن تؤتىٰ معصيته). (فيض القدير للعلامة المناوى ، (۲۹۶/۲ ، ۲۹۷) شرح الجامع الصغير للسيوطى ، حرف الألف ، [رقم الحديث : ۱۸۹۴] ، ط: المكتبة التجارية ، مصر)

☜ عن عائشة قالت : ماخيّر رسول اللّٰه ﷺ بين أمرين قطّ إلاّ أخذ أيسرهما مالم يكن إثماً فإن كان آثماً كان أبعد النّاس منه ...... الخ. (مشكاة المصابيح : (ص: ۵۱۹) كتاب الفضائل ، باب فى أخلاقه و شمائله ﷺ ، الفصل الأول ، ط: قديمى)

☜ صحيح مسلم : (۲۵۶/۲) كتاب الفضائل ، باب مباعدته ﷺ للآثام و اختياره من المباح اسهله ...... ، ط: قديمى .

☜ ولما كان من تمام التشريع أن يبين لهم الرخص عند الأعذار ليأتى المكلفون من الطاعة بما يستطيعون ويكون قدر ذٰلک مفوضاً إلى الشارع ليراعى فيه التوسط، لا إليهم فيفرطوا أو يفرّطوا اعتنى رسول اللّٰه ﷺ بضبط الرخص والأعذار، ومن أصول الرخص أن ينظر إلى الطاعة حسبما تأمر به حكمة البر فيعض عليها بالنواجذ على كل حال، وينظر إلى حدود و ضوابط شرعها الشارع ليتيسر لهم الأخذ بالبر فيتصرّف فيها إسقاطاً وإبدالاً حسبما تؤدى إليه الضرورة، فمن الأعذار السفر، وفيه الحرج مالايحتاج إلى بيان، فشرع رسولا للّٰه ﷺ له رخصا منها القصر...... . (حجة اللّٰه البالغة: ۲۲/۲، ۲۳) المبحث السابع: مبحث استنباط الشرائع، القسم الثانى فى بيان أسرار ما جاء عن النبىّ ﷺ، مبحث فى صلاة المعذورين وحكمة تشريعها، ط: مير محمد كتب خانه)

امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

☆ امام کے پیچھے نماز درست ہونے کے لیے امام مسافر ہے یا مقیم مقتدی کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے، چاہے نماز شروع کرنے سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی، ہوسکتا ہے کہ مقیم امام نے چار رکعات کی بجائے دو رکعت پڑھادی ہوں۔ (۱)

---

(۱) (رجل صلی بالقوم الظهر رکعتین فی مصرٍ أو قریةٍ وهم لایدرون أ مسافر هو أم مقیم فصلاة القوم فاسدة سواء کانوا مقیمین أو مسافرین) لأن الظهر من حال من کان فی موضع الإقامة أنّه مقیم والبناء علی الظاهر واجب حتی یتبین خلافه، الا تری أنّ من کان فی دار الحرب إذا لم یعرف حاله یجعل من أهل دار الحرب، بخلاف من کان فی دار الاسلام فإنّه یجعل من المسلمین إذا لم یعرف حاله، وإن کان هٰذا الإمام مقیماً باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جمیع القوم حین سلم علی رأس الرکعتین و ذهب، فإن سألوه فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاة القوم إن کانوا مسافرین أو مقیمین فأتموا صلاتهم بعد فراغه لأنه أخبر بما هو من أمور الدّین وبما لایعرف الا من جهته فیجب قبول خبره فی ذیلک واللّٰه أعلم بالصواب. (المبسوط للسرخسی: (۱/۱۶۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبل باب السهو، ط: المکتبة الغفاریة کوئٹه)

☐ إذا اقتدی بالإمام لایدری أ مسافر هو أم مقیم لایصح؛ لأنّ العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ لا أنّه شرط فی الابتداء، لما فی المبسوط: رجل صلی الظهر بالقوم قریة أو مصر رکعتین وهم لایدرون أمسافر هو أم مقیم فصلاتهم فاسدة سواء کانوا مقیمین أم مسافرین؛ لأنّ الظاهر من حال فی موضع الإقامة أنّه مقیم والبناء علی الظاهر واجب حتی یتبین خلافه فإن سألوه، فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاتهم اهـ. (البحر الرائق: (۲/۱۳۵) کتاب الصلاة باب المسافر (قوله: و بعکسه صح فیهما).

☐ ذکر الحاکم ـ رحمه اللّٰه ـ: رجل صلّی بقوم الظهر رکعتین فی مدینة، ولایدرون أ مسافر هو أم مقیم؟ فصلاتهم فاسدة، فإن سألوا فأخبرهم أنّه مسافر، فصلاتهم تامّة. (المحیط البرهانی: (۲/۴۱۰، ۴۱۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر من هٰذا الفصل من المتفرقات، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی)

☐ ......هٰذا یخالف الخانیة وغیرها أنّ العلم بحال الإمام شرط، لکن فی حاشیة الهدایة للهندیة: الشرط العلم بحاله فی الجملة لا فی حال الابتداء. و فی شرح الإرشاد: ینبغی أن یخبرهم قبل شروعه، =

☆علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر موضع اقامت میں امام نے چار رکعات والی نماز دو رکعات پڑھا دی تو مقتدی کے لیے امام مقیم ہے یا مسافر اس کی حالت معلوم ہونا شرط ہے۔(۱)

اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں

مسافروں میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں، اور ایکسیڈنٹ یا کسی حادثہ میں اس طرح ہلاک ہوئے کہ پہچاننا ممکن نہ رہا کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر؟ تو ایسی صورت میں اگر ختنہ

= وإلا فبعد سلامه . قال الشامي ـ رحمه الله ـ : ثمّ وجه المخالفة أنّه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحال الإمام من كونه مسافراً أو مقيماً لايكون لقول الإمام: أتمّوا صلاتكم فائدة ؛ لأن المتبادر أن الشرط لا بدّ من وجوده في الاقتداء ، واتفاقهم على استحباب قول الإمام ذٰلک لرفع التوهم ينافي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله : لكن..... الخ) أوردَ ذٰلک سؤالاً في النهاية والسراج والتاتارخانية ، ثمّ أجابوا بما يرجع إلى ذٰلک الجواب. وحاصله : تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لايلزم كونه في الابتداء ، فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوباً ، وحينئذٍ فلا مخالفة ، فافهم ، وإنّما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به ، وما يحصل به ذٰلک فهو واجب على الإمام ؛ لأنّه لم يتعين ، فإنّه ينبغي أن يتمّوا ثم يسألونه كما في البحر ، أو لأنّه إذا سلّم على الركعتين. فالظاهر من حاله أنّه مسافر حملا له على الصلاح، فيكون ذٰلک مندوباً لاواجباً؛ لأنّه زيادة إعلام، كما في العناية. أقول: لكن حمل حاله على الصلاح ينافي اشتراط العلم ، نعم ، ذكر في البحر عن المبسوط والقنية ، ما حاصله: أنّه إذا صلّى في مصرٍ أو قريةٍ ركعتين ، وهم لا يدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين ؛ لأنّ الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب ، حتّى يتبيّن خلافه ، أمّا إذا صلّى خارج المصر لا تفسد ، ويجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ . والحاصل : أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلّى بهم ركعتين في موضع الإقامة ، وإلّا فلا. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) والحاصل أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع إقامة وإلا فلا. (شامي : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

وغیرہ سے امتیاز ممکن ہو تو امتیاز کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے۔(۱)

اگر امتیاز ممکن نہ ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

❶۔اگر مرنے والوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے تو سارے اموات کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے یعنی غسل اور کفن دینے کے بعد قبرستان میں دفن کیا جائے، البتہ جنازہ کی نماز پڑھتے وقت صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۲)

❷۔اور اگر کافروں کی تعداد زیادہ ہے تو بھی غسل اور کفن کے بعد دفن کردیا جائے، البتہ جنازہ میں صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۳)

لیکن دفن کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

۱۔ ہر ایک کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۲۔ ہر ایک کو غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳۔ان اموات کے لیے الگ جگہ قبرستان بنادیا جائے اسی میں احتیاط زیادہ ہے۔(۴)

(۱،۲،۳،۴) موتی المسلمین إذا اختلطوا بموتی الکفار ، أو قتلی المسلمین بقتلی الکفار إن کان للمسلمین علامة یعرفون بها یمیز بینهم وعلامة المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد، فیصلی علیهم ، وإن لم تکن علامة إن کانت الغلبة للمسلمین یصلّی علی الکلّ وینوی بالصلاة الدعاء للمسلمین ، ویدفنون فی مقابر المسلمین . وإن کانت للمشرکین فإنّه لایصلّی علی الکلّ، ولکن یغسلون ویکفنون ، ولکن لا علی وجه غسل موتی المسلمین وتکفینهم ، ویدفنون فی مقابر المشرکین ، وإن کانا سواء فلایصلّی علیهم أیضاً . واختلف المشائخ فی دفنهم ، قال بعضهم : فی مقابر المشرکین . و قال بعضهم : فی مقابر المسلمین . وقال بعضهم : یتّخذلهم مقبرة علی حدة . (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۵۹) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیه)

اختلط موتانا بکفار ولاعلامة ، اعتبر الأکثر ، فإن استووا غسلوا واختلف فی الصلاة علیهم ومحلّ دفنهم کدفن ذمیة حبلی من مسلم ، قالوا : والأحوط دفنها علی حدة ...... الخ . قال الشامی تحتة : (قوله : اعتبر الأکثر) أی فی الصلاة بقرینة قوله فی الاستواء : واختلف فی الصلاة علیهم . قال فی الحلیة : فإن کان بالمسلمین علامة فلا إشکال فی إجراء أحکام المسلمین علیهم وإلّا فلو المسلمون أکثر صلّی علیهم وینوی بالدعاء المسلمین =

امیر بنانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (مثلاً سفر میں) تین شخص ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو امیر بنالینا چاہیے''۔(۱)

تین شخص سے مراد جماعت ہے، اور جماعت کا کمتر درجہ تین آدمی ہیں اور اگر دو

= ولو الاكفار أكثر . ففي شرح مختصر الطحاوى للاسبيجابى : لايصلّى عليهم لكن يغسلون ويكفنون و يدفنون في مقابر المشركين اهـ ...... (قوله : واختلف في الصلاة عليهم) فقيل : لايصلّى ؛ لأنّ ترك الصلاة على المسلم مشروع في الجملة كالبغاة و قطاع الطريق ، فكان أولى من الصلاة على الكافر ؛ لأنّها غير مشروعة ؛ لقوله تعالىٰ : ﴿ ولاتصلّ على أحدٍ منهم مات أبداً﴾. وقيل: يصلّى ، ويقصد المسلمين ؛ لأنّه إن عجز عن التعيين لايعجز عن القصد كما في البدائع . قال في الحلية : فعلى هٰذا ينبغي أن يصلّى عليهم في الحالة الثانية أيضاً ، أى حالة ما إذا كان الكفار أكثر ؛ لأنّه حيث قصد المسلمين فقط لم يكن مصلّياً على الكفار و إلّا لم تجز الصلاة عليهم في الحالة الأولىٰ أيضاً ، مع أنّ الاتفاق على الجواز ، فينبغي الصلاة عليهم في أحوال الثلاث ، كما قالت به الأئمة الثلٰث ، وهو أوجه قضاء لحق المسلمين بلاارتكاب منهي عنه ...... اهـ ملخصاً . (قوله : ومحلّ دفنهم) ...... فقال بعضهم : تدفن في مقابرنا ترجيحاً لجانب الولد . وبعضهم : في مقابر المشركين ...... و قال واثلة بن الأسقع : يتّخذ لها مقبرة على حدة . قال في الحلية : وهٰذا أحوط. (الدر مع الرد : (۲/ ۲۰۰ ، ۲۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۳۰۳) كتاب الصلاة ، [صلاة الجنائز] ، فصل : وأمّا شرائط وجوبه ، [أى الغسل] ط: سعيد .

(۱) عن أبي سعيد الخدرى ـ رضى الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمّروا أحدهم .

🗁 ...... عن نافع عن أبي سلمة عن أبي هريرة ـ رضى الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم . قال نافع : فقلنا لأبي سلمة : فأنت أميرنا . (سنن أبي داؤد (ص: ۳۴۲ ، ۳۴۳) كتاب الجهاد ، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، لبنان)و (۱/ ۳۷۵) ط: رحمانيه ، لاهور)

🗁 مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني: ط: قديمي.

🗁 غنية المناسك (ص: ۴۰) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

آدمی مل کر سفر کر رہے ہیں تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ ایک کو امیر بنا لے۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سفر میں ایک سے زائد لوگ ہیں تو اس صورت میں ان میں سے جو سب سے افضل ہو اس کو امیر اور سردار مقرر کر لیا جائے۔(۲)

اور کسی کو امیر اور سردار بنا لینے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تا کہ اگر سفر کے دوران کسی معاملہ میں آپس میں کوئی جھگڑا یا اختلاف کی صورت پیش آجائے تو اس امیر و سردار کی طرف رجوع کیا جائے اور وہ جو فیصلہ کرے اس کو تسلیم کر کے اپنے جھگڑے اور اختلاف کو ختم کر دیا جائے۔(۳)

---

(۱) وعن أبي سعيد الخدری ـ رضی الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة فی سفر فليؤمروا أحدهم .

قال الملا علی القاری ـ رحمه الله ـ : (إذا كان ثلاثة) أی : مثلاً (فی سفر) : والمعنیٰ أنّه إذا كان جماعة ، وأقلّها ثلاثة ، وكذا إذا كان اثنان ، وإنّما اقتصر على الثلاثة لما سبق أنّ الراكبان شيطانان . (مرقاة المفاتيح لعلی القاری : (۴۵۶/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحديث : ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه)

(۲) (فليؤمروا أحدهم) أی : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفی شرح السنّة : إنّما أمرهم بذٰلک ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتعبوا فيه ، وفيه دليل على أنّ الرّجلين إذا حكما رجلاً بينهما فی قضية فقضی بالحق نفذ حكمه . ... وروی البزار عن أبی هريرة ـ رضی الله عنهم أجمعين ـ : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمّكم فهو أميركم . (مرقاة المفاتيح : (۴۵۶/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحديث: ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۴۰) باب ما ينبغی لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

البحر العميق : (۴۴۴/۱) الباب الرابع : فی مقدمات السفر و آدابه ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة .

(۳) (فليؤمروا أحدهم) أی : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفی شرح السنّة : إنّما أمرهم بذٰلک ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتعبوا فيه ، وفيه دليل على أنّ الرّجلين إذا حكما رجلاً بينهما فی قضية فقضی بالحق نفذ حكمه . ... وروی البزار عن أبی هريرة ـ رضی الله عنهم أجمعين ـ : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمّكم فهو أميركم . (مرقاة المفاتيح : (۴۵۶/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحديث: ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه)=

اور امیر وسردار کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سفر کے تمام ساتھیوں کے حق میں خیر خواہ، مہربان اور غمگسار ہو، اور اپنی امارت اور سرداری کو فخر اور بڑائی کا سبب سمجھ کر کسی برائی میں مبتلا نہ ہو، بلکہ حقیقی معنی میں اپنے آپ کو ان کا خادم سمجھے۔(۱)

انتظار گاہ

''بندرگاہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۳/۱)

انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا

اگر موزوں کو مسح کرتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو لٹا کر نہیں رکھا بلکہ کھڑا کر کے کھینچ دیا تو اگر ہاتھ خوب اچھی طرح بھیگے ہوئے تھے، اوپر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں پاؤں کے موزوں کے اوپر تین انگلی کی مقدار جگہ تر ہوگئی تو مسح جائز ہو جائے گا اور اگر پانی کم تھا صرف تین تین نشان انگلیوں کے سرے پر بن گئے تو مسح جائز نہیں ہوگا دوبارہ سنت طریقہ سے مسح کرنا ہوگا۔(۲)

= غنية المناسك: (ص: ۴۰) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

البحر العميق: (۴۴۴/۱) الباب الرابع: في مقدمات السفر و آدابه، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

(۱) عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ـ ﷺ ـ: سيّد القوم في السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلّا الشهادة. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقي: (۳۳۴/۶)، [رقم الحديث: ۸۴۰۷] فصل: في ترك الغضب و في كظم الغيظ، ط: دار الكتب العلمية.

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: (۷۰۱/۶) حرف السين، كتاب السفر من قسم الأقوال، الفصل الثاني: في آداب السفر، آداب متفرقة، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وإذا مسح خفّه برؤوس أصابعه فإن كان الماء متقاطراً يجوز وإلّا لا. هكذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: (۳۳/۱) كتاب الطهارة: الباب الخامس ف المسح على الخفين، الفصل الأول في الأمور الّتي لا بدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه) =

انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا

اگر انگوٹھے اور اس سے متصل انگلی سے موزوں پر مسح کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ تھا تو مسح ہو جائے گا۔(۱)

اونٹ

اگر اونٹ سے نماز کے لیے اترنے میں جان یا مال کا خطرہ ہے تو اترنے کے بغیر اونٹ پر ہی نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

= ☜ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۴۷/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

☜ ولو مسح برؤوس الأصابع و جافىٰ أصول الأصابع والكفّ لايجوز ، إلّا أن يكون الماء متقاطراً . (البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(۱) ولو مسح بالإبهام والسبابة ، إن كانتا مفتوحتين جاز . (الفتاوى الهندية ؛ (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأول : فى الأمور الّتى لابدّ منها فى جواز المسح ، ط: رشيديه)

☜ وإن مسح بالإبهام والسبابة إن كانتا مفتوحتين جاز ؛ لأن ما بينهما مقدار أصبع آخر . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۴۷/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۱۷۳/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ولايصلّى المسافر المكتوبة على الدابّة إلّا من ضرورة...... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابّة على نفسه أو على دابته لصًا أو سبعاً، أو كان فى طين و ردغة لايجد على الأوض مكاناً يابساً، أو كانت الدابّة جموحاً لونزل عنها لايمكنه الركوب إلاّ بمعين، أو كان شيخاً كبيراً لايمكنه أن يركب، ولايجد من يركبه، ففى هٰذا الأحوال كلّها تجوز المكتوبة على الدابّة، قال اللّٰه تعالىٰ:۔ ﴿فإن خفتم فرجالاً أو ركباناً﴾، وعلى قياس ما ذكر فى أوّل بيان الأعذار لوصلّى المكتوبة فى البادية على الراحلة، والقافلة تسير يجوز؛ لأنّه يخاف على نفسه وثيابه لو نزل؛ لأنّ القافلة لاتنتظره. (المحيط البرهانى: (۴۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابّة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☜ الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

☜ البحر الرائق: (۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، [بحث الصلاة راكباً]، ط: سعيد.

اونی موزہ پر مسح کرنا

''سوتی موزہ پر مسح کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۳۵۳)

ایجنٹ کا دورہ

''سرکاری ملازم کا دورہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۲۶۴)

ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔ (۱)

ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا

مٹی کے ایک ''ڈھیلہ'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) ولو كانت بإحدى رجليه جراحة لايقدر بها على الغسل والمسح ، يجوز له المسح على الأخرى ، وكذا لو قطعت من فوق الكعب . (الفتاوى الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

☐ وفي الخانية: ولو لم يكن له إلاّ رجل واحدة ولبس عليها الخفّ جاز له أن يمسح عليها. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۲۸۰، ۲۸۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان رجل قطعت إحدى رجليه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

☐ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۴۸) كتاب الطهارة ، فصل في : المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

(۲) وإذا تيمّم مراراً من موضع واحد جاز . كذا في التاتارخانية . (الفتاوى الهندية : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

☐ ولو تيمّم اثنان من مكان واحدٍ جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمّم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لابمافضل ، كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/۱۴۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل في شرائط ركن التيمّم، ط: سعيد.

ایک ساتھ دونمازوں کو پڑھنا

''دونمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۲/۱)

ایکسیڈنٹ میں اموات مخلوط ہوگئے

''اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۷/۱)

ایکسیڈنٹ ہوتو

اگر سواری کے دوران ایکسیڈنٹ وغیرہ ہو جائے تو فورا بسم اللہ کہنا چاہیے یا ''اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنا چاہیے۔(۱)

ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

''مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۲)

ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا

اگر کوئی شخص مثلا کراچی میں رہتا تھا، پھر بیوی بچوں کے ساتھ چند سال سے حیدرآباد میں رہ رہا ہے، تو اگر اس نے حیدرآباد کو وطن اصلی بنالیا ہے اور کراچی کی سکونت

---

(۱) الّذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون . (البقرة : ۱۵۶)

روى عكرمة أن مصباح رسول اللّٰه ﷺ انطفأ ذات ليلة فقال : إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون ، فقيل : أمصيبة هي يا رسول اللّٰه ؟ قال : نعم ، كل ماآذى المؤمن فهو مصيبة . ... عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها قال : قال رسول اللّٰه ـ ﷺ ـ : من أصيب بمصيبة فذكر مصيبة فأحدث استرجاعاً وإن تقادم عهدها كتب اللّٰه له من الأجر مثله يوم أصيب . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي : (۲۷۵/۲) ، [البقرة : ۱۵۶] ، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب ـ ۱۹۸۷م)

الأذكار للنووي : (ص: ۱۵۲) ، كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات ، باب مايقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة ، ط: دار البشائر .

الدر المنثور للسيوطي : (۳۷۸/۱) ، رقم الآية : ۱۵۶ ، ط: دار الفكر ، بيروت .

بالکل چھوڑ دی ہے تو کراچی میں اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی، تو وہاں قصر کرے گا۔(۱)

ایئر پورٹ

☆ اگر ایئر پورٹ شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا، البتہ پرواز کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر ایئر پورٹ شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله : ويبطل الوطن الأصلي بمثله ......) لأنّ الشيئ يبطل بما هو مثله لا بماهو دونه ...... وهٰذ الوطن يبطل بمثله لاغير ، وهو أن يتوطّن في بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصليًّا ، حتّٰى لو دخله مسافراً لايتمّ . قيّدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولٰكنه استحدث أهلاً في بلدةٍ أخرى فإنّ الأول لم يبطل ويتم فيها ......الخ . (البحر الرائق : (۱۳٦/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچي .

(۲،۳) (قوله : من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية ؛ لأنّ بها عمارة موضعها...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن ؛ فإنّه في حكم المصر . وكذا القرى المتّصلة بالربض في الصحيح. ...... وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب ، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... الخ ! (رد المحتار على الدر المختار : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

احسن الفتاوی: (۷۲/۴، ۷۳) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا۔ نیز، زیرعنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔ط: سعید۔

المحيط البرهاني : (۳۸۷/۲ ، ۳۸۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱٦۴/۱ ، ۱٦۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

☆ایئر پورٹ کے جس حصہ میں حکومت کی طرف سے اجازت یا ٹکٹ کے بغیر جانا منع ہے، وہاں اجازت اور ٹکٹ کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) أجمع العلماء على وجوبها [أى طاعة الأمراء] فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية، نقل الإجماع على هذا القاضى عياض و آخرون ...... (قوله ﷺ : عليك السمع والطاعة فى عسرك و يسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك) قال العلماء: معناه: تجب طاعة ولاة الأمور فيما تشق وتكرهه النفس و غيره مما ليس بمعصية، فإن كانت معصية فلاسمع ولا طاعة...... وهٰذه الأحاديث فى الحث على السمع والطاعة فى جميع الأحوال، وسببها اجتماع كلمة المسلمين فإنّ الخلاف سبب لفساد أحوالهم فى دينهم و دنياهم. (شرح النووى على صحيح مسلم: (۱۲۴/۲) ، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، ط: قديمى)

عن ابن عمر عن النّبى ﷺ أنه قال : على المرأ المسلم السمع والطاعة فيما أحبّ و كره ، إلّا أن يؤمر بمعصية ، فإن أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة . (صحيح مسلم : (۱۲۵/۲) كتاب الإمارة ، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية و تحريمها فى المعصية ، ط: قديمى)

ب

باپ بیٹے کی جائے سکونت

اگر باپ اور بیٹے کا الگ الگ گھر ہے اور درمیان میں سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو باپ بیٹے کے گھر میں جانے سے اور بیٹا باپ کے گھر میں جانے سے مقیم نہیں ہوگا اور قصر نماز پڑھے گا؛ کیونکہ دونوں کا وطن اصلی الگ الگ ہے۔(۱)

ہاں اگر ایک دوسرے کے گھر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر سے کم فاصلہ ہے تو اس صورت میں ہر ایک ان میں سے دوسرے کے گھر مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... حتى يدخل موضع مقامه ...... أو ينوى ...... إقامة نصف شهر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱ ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۲/ ٦ــ ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... حتى يدخل موضع مقامه ...... أو ينوى ...... إقامة نصف شهر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱ ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۲/ ٦ــ ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى .

(۳) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافراً . (البحر الرائق: ۲/ ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

وأمّا التقدير بمسيرة ثلاثة أيّام ولياليها فى ظاهر الرواية...... فكان ذٰلك تقديراً لأدنى مدّة السفر...... الخ. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/ ۱٦۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

بارڈر کے فوجیوں کے لیے قصر کا حکم

اگر بارڈر اپنے وطن یا مرکز سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو وہاں کے فوجی قصر نماز پڑھیں گے اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

بارڈر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے۔(۲)

بارڈر میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔(۳)

بارڈر میں جمعہ کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔(۴)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة، رقم ۱ ـــ ۲.

(۲) ......وقيد بالبلد والقرية؛ لأنّ نية الإقامة لاتصحّ في غيرهما، فلاتصحّ في مفازة ولا جزيرة ولا بحر ولا سفينة. وفي الخانية والظهيرية والخلاصة: ثمّ نية الإقامة لاتصحّ إلّا في موضع الإقامة ممن يتمكّن من الإقامة، وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

(۳) ويشترط لصحتها ...... المصر ...... أو فناء ه ...... الخ. (الدر مع الرد: (۱۳۷/۲، ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب الجمعة، وفيه أيضاً: ...... تجب صلاتهما في الأصحّ على من تجب عليه الجمعة بشرائطها ...... الخ. ([۱۶۶/۲] باب العيدين، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۴۵/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، (۱۵۰/۱) الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، (۱۴۰/۲) باب العيدين، ط: سعيد.

(۴) ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذانٍ و إقامةٍ. (الفتاوى الهندية: (۱۴۵/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ

اگر کوئی شخص بارہ مہینے سفر میں رہتا ہے اور رمضان المبارک بھی سفر میں گذرتا ہے، رمضان کے بعد بھی اقامت کا موقع نہیں ملتا ہے، اگر ساری عمر اس کو اقامت کا موقع نہ ملے تو اس پر رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر اقامت کی حالت میں کچھ دن ملیں تو جتنے دن ملیں گے اتنے دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی ورنہ موت کے وقت یا اس سے پہلے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

بالغ لڑکا

جوان بیٹا باپ کا فرمانبردار ہے، اور باپ کی خدمت کرتا رہتا ہے تو وہ سفر و اقامت کی نیت کے سلسلہ میں والد کی نیت کا پابند ہوگا، خود اس کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱، ۲) ...... فإن ماتوا فيه أى فى ذلک العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر ، ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية بقدر إدراكهم عدة من أيام أخر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/۴۲۳ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاو على مراقى الفلاح : (۲/۳۵۶ ، ۳۵۷) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ويوجب القضاء من غير كفارة ، فصل فى العوارض ، ط: مكتبه غوثيه كراچى .

(۳) والمعتبر نية المتبوع لا التابع...... وتلميذ...... الخ . قال الإمام ابن عابدين الشامى رحمه الله تحته: (قوله:و تلميذ) أى إذا كان يرتزق من أستاذه...... قلت : ومثله بالأولىٰ الابن البارّ البالغ مع أبيه ، تأمّل . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۳ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله ؛ وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أى المرأة والعبد والجندى) ...... قال ابن نجيم رحمه الله فى شرحه : ...... وليس مراد المصنف قصر التبع على هؤلاء الثلاثة ، بل هو كل من كان تبعاً لإنسان ويلزمه طاعته فيدخل الأجير مع مستأجره ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد .

بحری جہاز کے عملہ کا حکم

اگر بحری جہاز ہمیشہ دور دراز ممالک میں پھرتا رہتا ہے، کبھی ایک جگہ دس پندرہ دن، مہینہ دو مہینہ کھڑا رہتا ہے، جہاز کے ملازمین اور عملہ کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب وہاں سے روانہ ہوگا اور بعض بحری جہاز ایک مقررہ مقام سے دوسرے مقررہ مقام تک جاتے ہیں اور ملازمین کو چھ سات ماہ بعد یا بعض مرتبہ سال دو سال کے بعد گھر جانے کا اتفاق ہوتا ہے، تو ایسے ملازمین اور عملہ جب تک اپنے وطن میں نہیں پہنچیں گے، چار رکعت والی فرض نماز میں مسلسل قصر کریں گے، اور جب اپنے وطن پہنچیں گے اس وقت چار رکعت والی فرض نماز چار رکعت پوری پڑھیں گے۔(۱)

اور جو جہاز مقررہ جگہ سے مقررہ جگہ تک جاتا ہے اور درمیان میں سفر کی مسافت ہے اس کے ملازمین بھی برابر قصر کریں گے۔(۲)

اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا حصہ تصور کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی۔ واضح رہے کہ

---

(۱) ......وقيد بالبلد والقرية؛ لأنّ نية الإقامة لاتصحّ في غيرهما، فلاتصحّ في مفازة ولاجزيرة ولا بحر ولا سفينة. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مكتبه رشيديه كراچى.

(قوله: ولاتصحّ نية الإقامة في مفازة) مثلها الجزيرة والبحر والسفينة، والملاح مسافر وسفينته ليست بوطن إلاّ عند الحسن، نقله السيد عن البحر. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/۱۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/۹ ــ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط؛ مكتبه غوثيه كراچى.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں۔(۱)

بحری جہاز کے کپتان

''ڈرائیور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۶)

بحری جہاز میں نماز

''کشتی میں نماز'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۵)

بحری سفر کی دعا

بحری سفر میں ڈوبنے اور طوفان سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ آیات پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''۔[ھود : ۴۱]

''وَمَاقَدَرُو االلّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ.''[الزمر : ٦٧](۲)

---

(۱) ......قصر الفرض الرباعي...... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية...... الخ. (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

ولايزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/۱۴) كتاب الصلاه، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مكتبه رشيديه كراچى.

(۲) یہ دو آیتیں قرآن کریم کی دو مختلف سورتوں کی آیات ہیں، لیکن روایات میں سمندری سفر کی دعا کے طور پر ان کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔چنانچہ ملاحظہ ہو:

" قال أبو القاسم الطبراني: حدّثنا إبراهيم بن هاشم البغوي ...... عن الضحاک عن ابن عبّاس عن النبيّ ﷺ قال : أمان أمّتي من الغرق إذا ركبوا في السفن أن يقولوا : بسم الله الملک ﴿ وما قدروا الله حقّ قدره ...... الأية ﴾، ﴿ بسم الله مجرها و مرسٰها ط إنّ ربّي لغفورٌ رَّحيم ﴾.

(تفسير القرآن العظيم للحافظ ابن كثير الدمشقي : (۲/۴۵٦) ، [هود : ۴۱] ، ط:قديمي)

نوٹ:۱۔روایت کے الفاظ میں:" بسم الله الملک " کا اضافہ بھی ہے ابتدا میں۔ =

بحری سفر کے احکام

دریا میں جہاز یا کشتی کے ذریعہ جو سفر کیا جائے اس کے بھی عام احکام وہی ہیں جو خشکی میں سفر کے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (۱)

بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے

سمندر میں کوئی حادثہ پیش آیا، اور سارے مسافر ڈوب گئے، اس میں کسی مسلم عورت کا شوہر بھی تھا، اس کا گم ہونا بھی متعین ہو گیا، تو ایسی صورت میں عورت گمشدگی کے وقت سے عدت گذارے، عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (۲)

= ۲۔ اور آیت کی ترتیب بھی الٹ ہے، یعنی پہلے " وما قدر اللّٰہ " ہے اور پھر " بسم اللّٰہ مجرھا " .

المعجم الأوسط : (۶/۱۸۴) [رقم الحديث : ۶۱۳۶] باب الميم من اسمه ؛ محمد ، ط: دار الحرمين ، القاهرة.

المعجم الكبير : (۱۲/۱۲۴) [رقم الحديث : ۱۲۶۶۱] أحاديث عبدالله بن عباس رضي الله عنه ، ط: مكتبة العلوم والحكم .

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً و سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فالحاصل: أنّ التقدير بمسير ثلاثة أو بالمراحل في السهل والجبل والبرّ والبحر، ثمّ يعتبر في كلّ ذٰلك السير المعتاد فيه، و ذٰلك معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴)، كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

(۲) وعلى هٰذا يبتني على ما في جامع الفتاوى، حيث قال: وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به، كما إذا فقد في وقت الملاقاة مع العدوّ، أو مع قطاع الطريق، أو سافر على المرض الغالب هلاكه، أو كان سفره في البحر، وما أشبه ذٰلك حكم بموته؛ لأنّه الغالب في هٰذه الحالات، وإن كان بين احتمالين، واحتمال موته ناشئ عن دليل، لا احتمال حياته ؛ لأنّ هٰذا الاحتمال كاحتمال ما إذا بلغ المفقود مقدار ما لايعيش على حسب مااختلفوا في مقدار...... وأفتى به بعض مشائخنا، وقال: إنّه أفتى به قاضي زاده، صاحب بحر الفتاوىٰ، لكن لايخفى أنّه لابدّ من مضي مدّة طويلة حتى يغلب على الظنّ موته، لابمجرد فقده عند ملاقاة العدوّ أو سفر البحر ونحوه، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً فإنّه إذا بقي حيًّا تشتهر حياته. (رد المحتار: (۴/۲۹۷) كتاب المفقود، ط: سعيد) =

لیکن اگر بحری سفر میں گم ہونا متعین نہیں یا ساحل پر پہونچنے کا احتمال ہے، تو اس صورت میں لمبی مدت گذرنے کے بعد اسلامی ملک میں حاکم اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت اس کو ڈوبنے کی وجہ سے مرا ہوا تصور کر کے اس کا نکاح فسخ کر سکتے ہیں۔(۱)

= وإذا حكم بموته اعتدت امرأته عدة الوفاة من ذلك الوقت ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۲/ ۳۰۰) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

الحیلۃ الناجزۃ: (ص:۲۵۹ـ۷) حکم زوجۂ مفقود، الرقومات للمظلومات، تلخیص الحیلۃ الناجزۃ، کلاہما للشیخ التھانوی، (ص:۱۶۳ـ۱۵۶) زوجۂ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی)

(۱) هو غائب لم يدر أحي هو فيتوقع أم ميت ...... نصب القاضي ...... ولا يفرّق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين ، خلافاً لمالك ...... بل يوقف قسطه إلى أقرانه في بلده على المذهب ؛ لأنه الغالب ، واختار الزّيلعي : تفويضه للإمام ...... أنّه إنّما يحكم بموته بقضاء ؛ لأنّه أمر محتمل ، فما لم ينضمّ إليه القضاء لايكون حجة ...... فتعتد عرسه للموت . (الدر مع الرد : (۲۹۲/۴ ـ ۲۹۸) كتاب المفقود ، ط: سعيد) قال ابن عابدين ـ رحمه الله ـ تحت (قوله : خلافاً لمالك): ...... لقول القهستاني : لو أفتى به في موضع الضرورة لابأس به على ماأظنّ . اهـ . (مطلب في : الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ، (۲۹۵/۴) ، وقال في ذيل (قوله : واختار الزيلعي : تفويضه للإمام) : قال في الفتح : فأي وقت رأى المصلحة حكم بموته . قال في النهر : وفي الينابيع : قيل يفوّض إلى رأي القاضي ، ولا تقدير فيه في ظاهر الرواية . وفي القنية ؛ جعل هذا رواية عن الإمام . قلت : والظاهر أنّ هذا غير خارج عن ظاهر الرواية أيضاً ، بل هو أقرب إليه من القول بالتقدير ؛ لأنّه فسره في شرح الوهبانية : بأن ينظر ويجتهد ويفعل ما يغلب على ظنّه ، فلايقول بالتقدير ؛ لأنّه لم يرد به الشرع ، بل ينظر في الأقران وفي الزمان وفي المكان ويجتهد ...... وقال الزيلعي : لأنّه يختلف باختلاف البلادوكذا غلبة الظن تختلف باختلاف الأشخاص ، فإنّ الملك العظيم إذا انقطع خبره يغلب على الظنّ في أدنى مدة أنّه قد مات اهـ . ومقتضاه : أنّه يجتهد ويحكم القرائن الظاهرة الظاهرة الدالة على موته ، وعلىٰ هٰذا يبتني على ما في جامع الفتاوىٰ حيث قال : وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به كما ...... أو كان سفره في البحر وما أشبه ذٰلك حكم بموته ؛ لأنّه الغالب في هٰذه الحالات ...... لكن لايخفى أنّه لا بدّ من مضيّ مدة طويلة حتّى يغلب على الظّنّ موته، لابمجرّد فقده عند ملاقات العدوّ أو سفر البحر ونحوه ، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً ، فإنّه إذا بقي حيًّا تشتهر حياته ، فلذا قلنا : إنّ هٰذا مبنى على ماقاله الزيلعي . (۲۹۷/۴ ، ط: سعيد)

والمختار أنّه يفوّض إلى رأي الإمام ، كذا في التبيين ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۲/ ۳۰۰) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

تبيين الحقائق للزيلعي : (۲۳۲/۴) كتاب المفقود ، ط: سعيد . =

دونوں صورتوں میں مردہ کے احکام جاری ہوں گے، یعنی اس کی وراثت تقسیم کردی جائے گی۔(۱)

بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟

سمندر کا سفر ہو تو اگر وہ سمندر کسی شہر سے لگتا ہے، جیسے جدہ سے سفر ہے تو اس صورت میں جہاز کے حرکت کرتے وقت سفر شروع ہوگا، اس کے لیے فصیل وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگر چہ وہ شہر فصیل (۲) والا ہو۔(۳)

تاہم اگر جہاز شہر کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے تو جب تک ان عمارتوں

= الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ: (ص: ۷۲۵۹) للشیخ حکیم الامت محمد اشرف علی التھانوی علیہ الرحمۃ حکم زوجۂ مفقود، دار الاشاعت کراچی۔

المرقومات للمظلومات: (ص: ۱۵۶ ـ ۱۶۳) تلخیص الحیلۃ الناجزۃ، المطبوع فی آخرہ، زوجۂ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی.

(۱) وقسم ماله من بين ورثته الموجودين في ذلک الوقت ...... الخ. (الفتاوى الهندية: (۳۰۰/۲) كتاب المفقود، ط: رشيديه)

(وتعتد امرأته وورث منه حينئذٍ لاقبله) أى حين حكم بموته لا قبل ذلک، حتى لايرثه إلّا ورثته الموجودون في ذلک الوقت، لا من مات قبل ذلک الوقت من ورثته، كأنّه مات عياناً؛ لأنّ الحكميّ معتبر بالحقيق، (تبيين الحقائق: (۲۳۲/۴) كتاب المفقود، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲۹۸/۴) كتاب المفقود، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۶۵/۵) كتاب المفقود، ط: سعيد.

(۲) شہر کی حدود کے لیے جو دیوار بنائی جاتی ہے اس کو "فصیل" کہتے ہیں۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين، قال ابن عابدين رحمه الله: قال في شرح المنية: فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من جانب الذى خرج...... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مراقي الفلاح، المطبوع مع حاشية الطحطاوى، (۱۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

احسن الفتاوی: (۷۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید۔

سے آگے نہ نکل جائے قصر نماز نہ پڑھے۔(۱)

بحری مشق

اگر بحری جہاز والے جنگی مشقوں کے دوران سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے نکلیں، تو لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر شروع سے سوا ستتر کلومیٹر کا ارادہ نہیں تھا، تو سوا ستتر کلومیٹر ہو جانے کے بعد بندرگاہ یا لنگر گاہ واپس آنے تک قصر کریں گے۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين، قال ابن عابدين رحمه الله: قال في شرح المنية: فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من جانب الذي خرج...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مراقي الفلاح، المطبوع مع حاشية الطحطاوي، (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچي.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط:سعيد.

احسن الفتاوی: (۴/ ۷۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط:سعید.

(۲) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصّر الفرض الرباعي...... الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۳/ ۶ـ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچي.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

احسن الفتاوی: (۴/ ۸۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۲]، ط: سعید۔

(۳) وأمّا الثاني: فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام، فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص، وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أن يدركهم، فإنّهم يصلّون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدّة، وكذلك المكث في ذلك الموضع، أمّا في الرجوع، فإن كانت مدّة سفر قصروا. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد) =

اگر جنگی جہاز مشق کے دوران سو استتر کلومیٹر سے کم فاصلہ پر مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں چکر لگاتے ہیں تو قصر نہ کریں بلکہ پوری نماز پڑھیں۔ اگر چہ کل سفر کے حساب سے سینکڑوں کلومیٹر طے کر جائیں، جب تک ساحل سے سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کریں۔(۱)

سفر کے ارادہ سے لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد جب تک دوبارہ لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے تب تک قصر کریں گے اور لنگر گاہ کی حدود میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

= احسن الفتاوی: (۸۵/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر،عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۵]، ط: سعید۔

(قوله: بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ...... قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ...... أمّا في الرجوع، فإن كانت مدّة سفر قصر. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، الثانى: نية مدة السفر، ط: سعيد.

(۱) انظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحة الماضية و رقم (۱) في هذه الصفحة.

دوران مشق اگر جہاز ۴۸ میل سے کم فاصلہ کے قطر میں مشرق و مغرب، جنوب و شمال چکر لگاتے ہیں تو نماز پوری پڑھی جائے، اگر چہ کل سفر کے حساب سے سیکڑوں میل طے کر جائیں، جب ساحل کراچی سے ۴۸ میل فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کیا جائے۔ (احسن الفتاوی: (۸۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر،عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۱] ط: سعید)

(۲) فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ...... إذا جاوز بيوت مقامه ...... ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره ...... الخ. (حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: (۹/۲ ـ ۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر ...... وفي المحيط: وكذا إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتمّ حتىّ يدخل العمران. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مكتبه رشيديه كراچى.

اگر جنگی جہاز ساحل سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ تک جانے کے ارادہ سے نکلا، پھر راستہ میں جہاز خراب ہو گیا یا کسی مصلحت کی بنا پر واپس آ گیا، تو ارادہ تبدیل ہونے کے وقت سے پوری نماز پڑھے گا، اس سے پہلے قصر کرے گا۔(۱)

بعض اوقات جنگی مشقوں کی مصلحتوں کی وجہ سے سمت اور فاصلہ کے بارے میں بتایا نہیں جاتا، اور معلومات پر پابندی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں عام ملازمین اور فوجی، کمانڈر کے تابع ہوں گے اور کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر کمانڈر اور آفیسران نمازی ہیں تو ان کو نماز پڑھنے کے دوران دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، اگر یہ لوگ قصر کرتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ قصر کریں گے اور اگر یہ لوگ پوری نماز پڑھتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ پوری نماز پڑھیں۔(۲)

---

(۱) لكن المذكور في الشرح : أنّه يتمّ - إذا سار أقلّ - بمجرد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره ؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط : سعيد)

☜ أمّا إذا لم يصر ثلاثة أيّام ، فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

☜ احسن الفتاوی: (۴/۸۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،عنوان : بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، [شق نمبر:۶]ط:سعید۔

(۲) ذكر الحاكم في " المنتقى " : رجل حمل رجلاً و ذهب به ، ولايدري أين يذهب به ، قال : يتمّ الصلاة حتى يسير ثلاثاً ، فإذا سار ثلاثاً قصر ، ...... و في فتاوى أهل سمرقند : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ، ينظر إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلك ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لايعلم بذٰلك ، سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبني الأمر على ما كان هو في الأصل ، فإن كان مسافراصلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيما صلّى صلاة المقيمين . (المحيط البرهاني : (۲/۳۹۴، ۳۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في : بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☜ وذكر في المنتقى أيضاً : أن المسلم إذا أسره العدوّ وإن كان مقصده ثلاثة أيام قصر ، وإن لم يعلم سأله ، فإن لم يخبره وكان العدوّ مقيما أتمّ ، وإن كان مسافرا قصر ، وينبغي أن يكون هٰذا إذا تحقّق أنّه مسافر ...... وكذا ينبغي أن يكون حكم كل تابع يسأل عن متبوعه ، فإن أخبره عمل بخبره، =

ورنہ اندازہ سے سوا ستتر کلومیٹر کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

بس

''بس'' میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، بس والوں سے طے کر لیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر روک دے، اور اگر نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے اور اگر ''بس'' میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو ''بس'' سے اتر کر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

جب بس، گاڑی اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا، اور

= وإلّا عمل بالأصل الّذی کان علیه من إقامة أو سفر...... الخ. (غنیة المستملی شرح منیة المصلی، المعروف بـ" حلبی کبیر ": (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

🗀 (قوله: حتّی یعلم) لم یبین أنه یجب علیه السؤال من المتبوع أو لا، والظاهر الأوّل، ویؤیّده ما فی الدرایة والخانیة: مسلم أسره العدوّ، إن کانت مسیرة العدوّ مدة سفر یقصر وإلّا لا، وإن لم یعلم یسأله، وإن سأله ولم یخبره، ینظر، إن کان العدوّ مسافراً یقصر، وإلّا لا ...... الخ. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة السافر، ط: مکتبه غوثیه)

🗀 ظاہر ہے کہ جہاز کے عام ملازمین کمانڈر کے تابع ہیں اور اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ متبوع یعنی کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب نیت معلوم نہ ہو سکے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے کہ نیت اور ارادہ معلوم کرنا مشکل ہے تو اگر افسران نمازی ہیں تو ان کو دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، قصر کے ساتھ یا پوری نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ تابع یعنی جہاز کے باقی حضرات اپنی حالت کا اعتبار کریں، ۴۸ میل کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے اتمام یعنی پوری نماز پڑھیں۔ (احسن الفتاوی: (۸۳/۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۷]، ط: سعید)

(۱) أنظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲.

(۲) ومنها القیام فی فرض لقادر علیه ...... الخ. (الدر مع الرد: (۴۴۴/۱ـ ۴۴۵) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ط: سعید)

🗀 (والقیام) لقوله تعالیٰ: ﴿وقوموا للّٰه قانتین﴾، أی مطیعین، والمراد به: القیام فی الصلاة بإجماع المفسرین، وهو فرض فی الصلاة للقادر علیه فی الفرض وما هو ملحق به. (البحر الرائق: (۲۹۲/۱) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید)

🗀 بدائع الصنائع: (۱۰۵/۱) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا أرکانها، ط: سعید.

🗀 ویفترض القیام وهو رکن متفق علیه فی الفرائض والواجبات. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۳۰۹/۱، ۳۱۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأرکانها، ط: مکتبه غوثیه)

🗀 احسن الفتاوی: (۸۸/۴، ۸۹) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافرین، عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر گاڑی کا اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے، اور اگر آبادی سے باہر ہے تو وہاں پہنچ کر قصر کرے گا۔(۲)

بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا کہ وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو تین مرتبہ کہتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اور اس کے بعد یہ دعا فرماتے ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ

(۱، ۲) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر …… صلّى الفرض الرباعي ركعتين، قال الشامي: (قوله: من جانب خروجه) قال في شرح المنية: فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج …… الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

فيقصر الفرض الرباعي…… إذا جاوز بيوت مقامه، وجاوز أيضاً ما اتّصل من فنائه…… الخ. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/ ۹-۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه)

(من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً …… قصر الفرض الرباعي) بيان للموضع الّذي يبتدأ فيه القصر، ولشرط القصر، ومدته، وحكمه. أمّا الأوّل: فهو مجاوزة بيوت المصر، لما صحّ عنه عليه السلام أنّه قصر العصر بذي الحليفة، وعن علي: أنه خرج من البصرة فصلّى الظهر أربعاً ثمّ قال: إنا لو جاوزنا هٰذا الخص لصلينا ركعتين …… الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

الثالث: الخروج من عمران المصر، فلايصير مسافرا بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر، وأصله ما روي عن علي رضي الله عنه أنّه لما خرج من البصرة، يريد الكوفة صلّى الظهر أربعاً، ثمّ نظر إلى خص إمامه، و قال: لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد)

اَهْلِهَا اِلَيْنَا"(۱)

ترجمہ: اے اللہ! اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا، اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے، اور اس میں جو تیرے نیک بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے۔

بس میں نماز کا طریقہ

"ٹرین" یا "بس" میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ کوئی عذر ہو یا نہ ہو، بس اور ٹرین چل رہی ہو، یا رکی ہوئی ہو، البتہ استقبال قبلہ اور قیام اس میں بھی شرط ہے، ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی شرط شدید عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز نہیں ہوگی اور سنت اور نفل قیام کے بغیر بھی صحیح ہو جائے گی۔(۲)

(۱) اللّٰهمّ بارک لنا فيها (ثلث مرات) اللّٰهم ارزقنا جناها وحبّبنا إلى أهلها وحبّب صالحى أهلها إلينا . (حصن حصين : (ص: ۱۲۸) ، ط: نجم العلوم لكهنؤ)

عن عائشة رضى الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على أرض يريد دخولها، قال: اللّٰهم إنّى أسئلک من خير هٰذه الأرض وخير ما جمعت فيها، وأعوذبک من شرّها و شرّ ما جمعت فيها، اللّٰهمّ ارزقنا حماها، وأعذنا من وباها، وحبّبنا إلى أهلها، وحبّب صالحى أهلها إلينا. (عمل اليوم والليلة لابن سنّى: (ص: ۲۴۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد، رياض)

الاذكار للنووى : (ص: ۲۰۲) ، باب ما يقوله إذا رأى قرية يريد دخولها أو لايريد ، ط: مصطفى البابى الحلبى وأولاده بمصر ، ١٩٩٥م)

(۲) (ولو جعل تحت المحمل خشبة) أو نحوها (حتّى بقى قراره) أى: المحمل (إلى الأرض) بواسطة ما جعل تحته (كان) أى: صار المحمل (بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما) لا قاعداً بالركوع والسجود. (مراقى الفلاح مع شرحه للامام الطحطاوى : (۱/۵۵۶) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط: مكتبه غوثيه)

وفيه : فيقف عليها أى : مستقبل القبلة ...... فإن لم يمكنه صلّى أينما توجهت . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱/۵۵۵) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابّة ، ط: غوثيه)

الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه . =

اگر بس یا ٹرین میں اس قدر زیادہ رش ہے کہ قبلہ رو ہو کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، اور آگے چل کر وقت کے اندر اندر ٹرین یا بس میں یا کسی اسٹیشن پر اتر کر استقبال قبلہ اور قیام کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو دو سیٹوں کے درمیان قبلہ رو کھڑا ہو کر قیام اور رکوع کر کے نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے پچھلی سیٹ پر کرسی کی طرح بیٹھ جائے یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی سیٹ پر سجدہ کرے۔(۱)

اس صورت میں سجدہ کی حالت میں گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے مگر گھٹنے رکھنا فرض نہیں بلکہ واجب یا سنت ہے۔(۲)

= (ويتنفل قاعداً مع قدرته على القيام ابتداءً و بناءً) بيان أيضاً لما خالف فيه النفل الفرائض والواجبات وهو جوازه بالقعود مع القدرة على القيام ...... وأمّا الفرض فلايصحّ قاعداً مع القدرة على القيام ، ويأثم ويكفر إن استحلّه ، وإن صلّى قاعداً لعجزه أو مضطجعاً لعجزه فثوابه كثوابه...... أطلق في التنفل فشمل السنة المؤكدة والتراويح ، لكن ذكر قاضيخان في فتاواه من باب التراويح : الأصحّ أن سنة الفجر لايجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ والتراويح يجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ ...... وإلى أنّه إذا صلّى إلى غير ما توجهت به دابته لايجوز لعدم الضرورة إلى ذلك. (البحر الرائق : (۲/۶۲ ــ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۴۲۷ و مابعد) ، كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، مبحث في استقبال القبلة ، (۱/۴۴۳ و مابعد) و باب صفة الصلاة ، بحث القيام ، ط:سعيد .

البحر الرائق : (۱/۲۸۳ و مابعد) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، و (۱/۲۹۲) باب صفة الصلاة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۵ و ما بعد) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها فستة منها القيام، (۱/۱۱۷ وما بعد) فصل : وأمّا شرائط أركانها ، ط: سعيد .

(۱) اگلے صفحے (یعنی ص: ۲۴) کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ ملاحظۃ فرمائیں .

(۲) (قوله : واضعاً ركبتيه ثمّ يديه) قدمنا الخلاف في أنّه سنة أو فرض أو واجب ، وأن الأخير أعدل الأقوال ، وهو اختيار الكمال . (الدر مع الرد : (۱/۴۹۷ ، ۴۹۸) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها ، ط: سعيد)

وأمّا اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراضها وضعهما ، قال في التجنيس والخلاصة، وعليه فتاوى مشائخنا ،وفي منية المصلّي : ليس بواجب عندنا ، واختار الفقيه أبو الليث : الافتراض : وصحّحه في العيون ، ولا دليل عليه ؛ لأنّ القطعيّ إنّما أفاد وضع بعض الوجه =

عذر کے وقت اس کو ترک کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

لیکن دو سیٹوں کے درمیان اس طرح نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ٹرین یا بس مشرق یا مغرب کی جانب جارہی ہو، اور اگر شمال یا جنوب کی جانب جارہی ہوتو دو سیٹوں کے درمیانی جگہ میں کھڑے ہوکر اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اور اگر مذکورہ صورت بھی ممکن نہ ہوتو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۳)

بلندی اور پستی

سفر کے دوران جب بلندی پر چڑھے تو تین بار "الله اکبر" کہے اور جب پستی میں اترنے لگے تو تین بار سبحان اللہ کہے۔(۴)

= على الأرض دون اليدين والركبتين ، والظنّي المتقدم لايفيده ، لكن مقتضاه و مقتضى المواظبه الوجوب ، وقد اختاره المحقّق في فتح القدير ، وهو إن شاء الله تعالىٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول ، وإن صرّح كثير من مشائخنا بالسنية ، ومنهم صاحب الهداية . (البحر الرائق : (۳۱۸/۱) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل : وإذا أراد الدخول في الصلاة ، ط :سعيد)

فتح القدير ؛ (۲۶۴/۱ ، ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط : رشيديه .

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲.

(۲) احسن الفتاویٰ: (۸۹،۸۸/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

(۳) (فتصحّ الفريضة فيه قائماً) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلّى قاعداً كما هو مفاد كلاهم. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۵۵۶/۱) كتاب الصلاة باب الوتر وأحكامه ، فصل في صلاه الفرض والواجب على الدابّة ، ط: غوثيه)

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط : رشيديه .

انظر الحاشية السابقة رقم ۱ على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷ أيضاً.

(۴) وكان النبيّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبروا ، وإذا هبطوا سبّحوا ، فوضعت الصلاة على ذٰلك.(سنن أبي داؤد : (ص: ۴۴۱) كتاب الجهاد ، باب ما يقول الرجل إذا سافر ، [رقم الحديث : ۲۵۹۶] ، حديث ابن عمر رضي الله عنه ، ط: دار إحياء التراث العربي)=

بمباری میں مر جائے

مسافر کسی شہر میں پہنچا، وہاں اچانک بمباری شروع ہوگئی، اور اس میں وہ ہلاک ہو گیا، تو اس صورت میں وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہوگا، اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

بندرگاہ

بندرگاہ اور بحری جہاز یا کارگوشپ وغیرہ کی انتظارگاہ (یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں) فنائے مصر میں داخل ہیں، فناء مصر اور مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو سفر کے احکام میں فناء مصر،

= عن جابر بن عبد الله قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا و إذا نزلنا سبّحنا . وفى رواية أخرى عنه رضى الله عنه : قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا وإذا تصوّبنا سبّحنا . (صحيح البخارى : (۱/ ۴۲۰) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط وادياً ، باب التكبير إذا علا شرفاً ، ط: قديمى)

مصنف عبد الرزاق : (۵/ ۱۶۰) ، [رقم الحديث : ۹۲۴۵] ، باب القول فى السفر ، ط: المكتب الاسلامى ، بيروت .

(۱) (هو كل مكلّف مسلم طاهر)...... (قتل ظلماً) بغير حق (بجارحة) أى ما يوجب القصاص (ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص...... (ولم يرتث)...... (وكذا) يكون شهيداً (لو قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق ولو) تسببا أو (بغير آلة جارحة) فإن مقتولهم شهيد بأىّ آلة قتلوه؛ لأنّ الأصل فيه شهداء أحد، ولم يكن كلهم قتيل سلاح (أو وجد جريحاً ميتا فى معركتهم) المراد بالجراحة علامة القتل...... (فينزع عنه مالايصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنّة (وينقص) إن زاد (لـ) أجل أن (يتم كفنه) المسنون (ويصلى عليه بلاغسل، ويدفن بدمه و ثيابه) لحديث: زملوهم بكلومهم. (الدر مع الرد: (۲/ ۲۴۷ــ ۲۵۰) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۹۶ ، ۱۹۷) ، كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۶۷ ، ۱۶۸) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل السابع فى الشهيد ، ط: رشيديه .

احسن الفتاوی (۴/ ۲۵۴) کتاب الصلاۃ ، باب الجنائز، فصل فی الشہید ، زیرعنوان: بمباری سے شہید ہونے والے کا حکم، ط: سعید

مصر کے حکم میں ہوتا ہے۔(۱)

لہٰذا بندرگاہ سے متصل شہر میں رہنے والے لوگ روانگی اور واپسی کے وقت دونوں صورتوں میں بندرگاہ اور انتظارگاہ میں پوری نماز پڑھیں گے، قصر نہیں کریں گے، باقی انتظارگاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

البتہ جو آدمی بندرگاہ سے متصل شہر کا رہنے والا نہ ہو یا مقیم نہ ہو، اور یہاں پندرہ

---

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتىٰ وإلقاء التراب، وإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأنّ الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر ...... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

"لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا...... الخ" (احسن الفتاوی: (۴/۴۷) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

(۲) وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كربض المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن، ، فإنه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح...... وأمّا الفناء، وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي ...... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

غنية المستملي شرح منية المصلي: (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی.

"لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا...... الخ" (احسن الفتاوی: (۴/۴۷) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔(۱)

بوڑھی عورت

بوڑھی عورت بھی عورت ہے، اس کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

---

(۱) ......قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولايزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية ...... الخ . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۲/۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه)

''بندرگاہ اور انتظار گاہ یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں، فناء مصر میں داخل ہیں، فناء ومصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو احکام سفر میں فناء بحکم مصر ہے۔ لہٰذا بوقت روانگی اور بوقت واپسی دونوں صورتوں میں دونوں مقامات میں نماز پوری پڑھی جائے گی۔ البتہ جو شخص کراچی میں مقیم نہ ہو اور یہاں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ ہو وہ قصر پڑھے گا''۔ (احسن الفتاوی: (۴/۹۰) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بندرگاہ کراچی میں قصر نہیں)

(۲) عن ابن عباس قال : قال رسول الله ﷺ : لايخلونّ رجل بامرأة ، ولا تسافرنّ امرأة إلاّ و معها محرم ، فقال رجل : يا رسول الله !اكتتبت في غزوة كذا و كذا ، وخرجت امرأتي حاجّة ، قال : اذهب ، فاحجج مع امرأتك . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

صحيح البخارى : (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد ، باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة ...... ، ط: قديمي .

إعلاء السنن : (۷/۲۷۵ ، ۲۷۶) كتاب الصلاة ، أبواب صلاة المسافر ، باب مسافة القصر ، لاتسافر المرأة ثلاثة أيّام إلّا مع ذى محرم ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

أيضاً: (۱۷/ ۳۸۵، ۳۸۷) كتاب الحظر والإباحة، باب عدم جواز خروج المرأة إلى مدة السفر إلّا و معها زوج أو محرم، [رقم الحديث: ۵۷۰۵ـ ۵۷۰۸] ط: ادارة القرآن كراچى)

(وعنه): أى عن ابن عباس (قال: قال رسول الله ﷺ: "لايخلون"): أكّد النهى مبالغة ("رجل بامرأة") أى أجنبية، ("ولاتسافرن"): أى مسيرة ثلاثة أيام بلياليها عندنا ("امرأة"): أى: شابّة أو عجوزة ("إلّا ومعها محرم"): قال ابن الهمام في الصحيحين: لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا ومعها ذو محرم...... الخ. (مرقاة المفاتيح: (۵/۳۸۶) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، [رقم الحديث: ۲۵۱۳]، ط: حقانيه ملتان) =

اگر عورت اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اس کی شہوت ختم ہو چکی ہے تو جس طرح اس سے

= ...... ومع زوج أو محرم ...... لامرأة حرة ولو عجوزاً فی سفر . قال ابن عابدين رحمه اللّٰه :
(قوله : ولو عجوزاً) : أی لإطلاق النصوص . بحر . قال الشاعر :

لكل ساقطة فی الحیّ لاقطة
وكل كاسدة يوماً لها سوق

(قوله : فی سفر) هو ثلاثة أيّام ولياليها ، فيباح لها الخروج إلى ما دونه لحاجة بغير محرم ، وروی عن أبی حنيفة وأبی يوسف كراهة خروجها و حدها مسيرة يوم واحد ، وينبغی أن يكون الفتوی عليه ، لفساد الزمان ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، مبحث : شرائط وجوب الحج ، ط: سعيد)

ولاتثبت الاستطاعة للمرأة إذا كان بينها و بين مكة مسيرة سفر شابة كانت أو عجوزاً إلّا بمحرم ، وهو الزوج أو من لايجوز نكاحها له على التابيد ...... الخ . (الفتاوی الخانية على هامش الفتاوی الهندية : (۱/۲۸۳) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، و (۱/۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيّام ، هٰكذا فی المحيط . (الفتاوی الهندية : (۱/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج ...... و شرائطه ...... ، ط: رشيديه)

وأطلق المرأة ، فشمل الشابة والعجوز ، لإطلاق النصوص . (البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح : (۲/۴۰۷ ، ۴۰۸) كتاب الحج ، شروط فرضية الحج ، ط: مكتبه غوثيه)

وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزاً أنّها لا تخرج إلّابزوج أو محرم ؛ لأنّ ما روينا من الحديث لايفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى لايوجب الفصل بينهما ، لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها ، بل حاجة العجوز إلى ذٰلک أشدّ ؛ لأنّها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لا يؤمن عليها من أن يطّلع عليها الرجال حال ركوبها ونزولها ، فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذٰلک . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

وأجمعوا على أنّ العجوز لا تسافر بغير محرم ولاتخلو برجل شابا كان أو شيخاً ، ولها أن تصافح الشيوخ . (الفتاوی الخانية على هامش الفتاوی الهندية : (۱/۱۸۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

مصافحہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(۱)

بہترین ساتھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مثلاً کسی سفر کے) بہترین ساتھی وہ ہیں جو (کم از کم) چار کی تعداد ہوں“۔(۲)

---

(۱) وأمّا العجوز الّتی لا تشتهی ، فلا بأس بمصافحتها ومس یدها إذا أمن ، ومتی جاز المس جاز سفره بها ، ویخلو إذا أمن علیه و علیها ، وإلّا لا . وفی الأشباه : الخلوة بالأجنبیة حرام إلّا لملازمة مدیونة هربت و دخلت خربة ، أو کانت عجوزاً شوهاء ، أو بحائل .

قال الشامی رحمه اللّٰه:۔ (قوله: أمّا العجوز) وفی روایة: یشترط أن یکون الرجل أیضاً غیر مشتهی اهـ..... قال فی الذخیرة: وإن کانت عجوزاً لاتشتهی، فلا بأس بمصافحتها أو مسّ یدها، وکذٰلک إذا کان شیخاً یأمن علی نفسه و علیها فلابأس أن یصافحها وإن کان لایأمن علی نفسه أو علیها فلیجتنب..... (قوله: أو کانت عجوزاً شوهاء) قال فی القنیة: وأجمعوا أن العجوز لاتسافر بغیر محرم ، فلاتخلو برجل شابّاً أو شیخاً، ولها أن تصافح الشیوخ. (الدر مع الرد: (۳۶۸/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمسّ، ط: سعید)

ولابأس للرجل بمصافحة العجوز الّتی لاتشتهی ، وأن تغمز رجله . (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۴۰۷/۳) کتاب الحظر و الإباحة ، باب ما یکره من النظر والمسّ للأقارب والأجانب وما لا یکره ، ط : رشیدیه)

الخلوة بالأجنبیة حرام إلّا لملازمة مدیونة هربت و دخلت خربة، وفیما إذا کانت عجوزاً شوهاء. (الأشباه والنظائر لابن نجیم المصری مع شرحه للحموی: (۳۶۶/۲) الفن الثانی: الفوائد، کتاب الحظر والإباحة، مبحث: الخلوة بالأجنبیة حرام، [۱۷۳۲] ط: اداره القرآن والعلوم الإسلامیة کراچی)

وأمّا إذا کانت عجوزاً لاتشتهی ، فلا بأس بمصافحتها ومسّ بدنها لانعدام خوف الفتنة، وعن أبی بکر رضی اللّٰه عنه أنّه کان یصافح العجائز، وإذا کان شیخاً یأمن علی نفسه وعلیها یحلّ له المصافحة، وإن کان لا یأمن علیها ولا علی نفسه لا تحلّ له مصافحتها لما فیه من التعریض للفتنة. (البحر الرائق : (۱۹۲/۸) ، کتاب الکراهیة ، فصل فی النظر واللمس ، ط: سعید)

(۲) عن ابن عباس عن النبیّ ﷺ قال : خیر الصحابة أربعةٌ ، وخیر السرایا أربعمائة ، وخیر الجیوش أربعة آلاف ، ولن یغلب اثنا عشر ألفا من قلّة . (سنن أبی داؤد : (ص: ۴۴۳) کتاب الجهاد ، باب فی ما یستحب من الجیوش و الرفقاء والسرایا ، [رقم الحدیث : ۲۶۰۸] ط: دار إحیاء التراث العربی ، بیروت ، و (۳۷۵/۱) ط : رحمانیه)

مشکاة المصابیح عن الترمذی ، و أبی داؤد ، والدارمی : (ص: ۳۳۹) ، کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

سنن الترمذی : (۲۸۳/۱) ، أبواب السیر ، باب ما جاء فی السرایا ، ط: قدیمی .

چار ساتھیوں کو ''بہترین'' اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ فرض کیجیے اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک بیمار ہو جائے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے تین ساتھیوں میں سے کسی ایک ساتھی کو وصیت کرے تو باقی دو ساتھی اس کی وصیت کے گواہ ہو جائیں۔(۱)

ویسے علماء کرام نے لکھا ہے کہ سفر میں پانچ ساتھی چار ساتھی سے بہتر ہیں، بلکہ پانچ سے بھی جتنے زیادہ ہوں اتنے ہی بہتر ہوں گے، اور یہاں حدیث شریف میں ''چار'' کا ذکر کر کے گویا ادنیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے۔(۲)

بیٹے باپ کی جائے سکونت

''باپ بیٹے کی جائے سکونت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۷)

بیوی پر کوئی قبضہ کرلے

سفر میں بیوی ساتھ ہے، دشمنوں نے اغوا کرلیا، البتہ دشمنوں نے چند دنوں کے بعد واپس کر دیا، یا کسی سے شادی کر دی، تو اس سلسلہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے بدستور قائم رہے گا، دوسرا نکاح بالکل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (أربعة) : أي ما زاد على ثلاثة . قال أبو حامد : المسافر لا يخلو عن رحل يحتاج إلى حفظه، وعن حاجة يحتاج إلى التردد فيها ، ولو كانوا ثلاثة لكان المتردّد واحداً ، فيبقى بلارفيق، فلا يخلو عن خطر و ضيق قلب لفقد الأنيس . ولو تردّد الإثنان كان الحافظ وحده .

قال المظهر : يعني الرفقاء إذا كانوا أربعة خير من أن يكونوا ثلاثة ؛ لأنّهم إذا كانوا ثلاثة و مرض أحدهم ، وأراد أن يجعل أحد رفيقيه وصي نفسه ، لم يكن هناک من يشهد بإمضائه إلّا واحد ، فلا يكفي ، ولو كانوا أربعة كفى شهادة اثنين . (مرقاة المفاتيح : (۷/۴۵۶) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث : ۳۹۱۲] ، ط: حقانيه ملتان)

(۲) لأنّ الجمع إذا كانوا اكثر يكون معاونة بعضهم بعضا أتمّ، وفضل صلاة الجماعة أيضاً أكثر، فخمسة خير من أربعة، وكذا كل جماعة خير ممّن هو أقلّ منهم، لا ممّن فوقهم. (مرقاة المفاتيح: (۷/۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني، [رقم الحديث: ۳۹۱۲]، ط: حقانيه ملتان)

(۳) لايجوز للرّجل أن يتزوّج زوجة غيره وكذٰلک المعتدة كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۲۸۰)، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس، المحرمات الّتي يتعلق بها حق الغير، ط: رشيديه)

اگر دوسرے شوہر کو اس کے پہلے نکاح کا علم تھا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ پہلے شوہر کا ہوگا۔(۱)
اس صورت میں پہلے شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب ہوگی۔(۲)
اور اگر کسی سے نکاح نہیں ہوا بلکہ یونہی ساتھ رہی تو شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب نہیں ہوگی۔(۳)

= الدر مع الرد : (۳/۱۳۲) ، کتاب النکاح ، مطلب فی النکاح الفاسد ، ط : سعید .
قاضی خان علی هامش الهندیة: (۱/۳۶۶) کتاب النکاح، باب فی المحرمات، ط: رشیدیه.
(۱) غاب عن زوجته البکر سنین فتزوجت فجاء ت بأولاد ، أو سبیت امرأة فتزوجها حربی و أتت بأولاد ...... فالولد عند الإمام للأول ، نفاه الأوّل أو ادعاه ، أو ادعاه الثانی أو نفاه ...... وروی عبد الکریم الجرجانی عن أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ أن الأولاد للزوج الثانی ...... وقال الإمام ظهیر الدین الفتوی علی أنّه للأوّل ؛ لأنّ الولد للفراش بالنص ، ولو کان الأول حاضراً والمسئلة بحالها فالولد للأوّل کذا فی الوجیز للکردری . (الهندیة : (۱/۳۳۱) ، کتاب النکاح ، الباب الثامن فی النکاح الفاسد وأحکامه ، مطلب : غاب زوجها فتزوجت بغیره ، ط: رشیدیه)
الدر مع الرد: (۳/۵۵۲) کتاب النکاح ، باب العدة ، فصل : فی ثبوت النسب ، ط: سعید)
بدائع الصنائع : (۳/۳۳۲) ، کتاب النکاح ، فصل : ومنها ثبوت النسب ، ط: سعید .
(۲) (وعدة المنکوحة نکاحاً فاسداً) ، فلا عدة فی باطل و کذا موقوف قبل الإجازة اختیار ، لکن الصواب ، ثبوت العدة والنسب ، بحر ، وقال المحقق تحته (قوله : فلاعدة فی باطل) ...... أمّا نکاح منکوحة الغیر و معتدته فالدخول فیه لایوجب العدة إن علم أنّها للغیر ؛ لأنّه لم یقل أحد بجوازه فلم ینعقد أصلاً ...... (والموطوء ة بشبهة) ومنه تزوج امرأة الغیر غیر عالم بحالها ...... (غیر الآیسة والحامل) فإن عدتهما بالأشهر والوضع ، (الحیض للموت) أی موت الواطی ، (وغیره) کفرقة أو متارکة .... (الدر مع الرد : (۳/۵۱۶ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸) کتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب : عدة المنکوحة فاسداً أو الموطوء ة بشبهة ، ط: سعید)
الهندیة : (۱/۵۲۷) کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه .
الهدایة للمرغینانی : (۳/۲۸۶) کتاب الطلاق ، باب العدة ، مکتبة البشری .
(۳) وسبب وجوبها عقد النکاح المتأکّد بالتسلیم و ماجری مجراه من موت أو خلوة أی صحیحة...... وقال تحت قوله: وما جری مجراه...... وهٰذا خاص بالنکاح الصحیح، أمّا الفاسد فلا تجب فیه العدة إلّا بالوطء. (الدر مع الرد: (۳/۵۰۴)، کتاب الطلاق، باب العدة، ط: سعید)
الهندیة : (۱/۵۲۶) ، کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه .
التعریفات للسید الشریف الجرجانی الحنفی : (ص: ۱۰۶) ، باب العین ، ط: قدیمی .

بیوی سفر سے انکار کرے

شوہر بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے، اور بیوی سفر میں ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو بیوی شرعی اعتبار سے ''نافرمان'' شمار نہیں ہوگی، لہٰذا شوہر کے لیے مجبور کرنا صحیح نہیں ہوگا اور بیوی بدستور نان ونفقہ کی حق دار ہوگی۔(۱)

بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے

غیر مسلم میاں بیوی سفر میں ہوں، اور بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے، اور شوہر مسلمان نہ ہو تو بیوی کے لیے ازدواجی تعلق قائم رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس سے فوراً الگ ہو جانا ضروری ہوگا، البتہ قاضی یا حاکم اس کے شوہر پر اسلام پیش کرے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دونوں کا نکاح بدستور قائم رہے گا، اور جب تک قوی قرائن سے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرنا معلوم نہ ہو جائے بیوی اس کو سپرد نہ کی جائے، (بسا اوقات بیوی غیر مسلم شوہر کو حاصل کرنے کی غرض سے بظاہر اسلام قبول کر لیتا ہے، پھر بیوی کو زہریلا انجکشن دے کر مار دیتا ہے، جیسا کہ بہت سارے واقعات اس طرح ہو چکے ہیں)۔ اور اگر اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، تو قاضی یا حاکم ان دونوں میں تفریق کر دے۔(۲)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب أو أبت الذهاب إليه أو السفر معه أو مع أجنبى بعثه لينقلها فلها النفقة، (وقال تحت قوله : أو السفر معه) أى بناء على المفتى به من أنّه ليس له السفر بها لفساد الزمان فامتناعها بحق. (الدر مع الرد : (۵۷۷/۳)، كتاب الطلاق. باب النفقة، ط: سعيد الهندية (۵۴۵/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر : فى النفقات، الفصل الأوّل فى نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۷۹/۴)، كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين المجوسيين أو امرأة الكتابى، عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم فبها، وإلّا بأن أبى أو سكت، فرّق بينهما. (الدر مع الرد : (۱۹۱/۳)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۱۱/۳)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع : (۲۱۳/۲) كتاب النكاح، فصل : فى بيان ما رفع النكاح، ط: سعيد.

لیکن کافروں کے ملک میں اگر اس پر عمل کرنا دشوار ہو تو شوافع کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہوگی، یعنی عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت کی مدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔(۱)

بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

شوہر کے لیے بیوی کو اس کی رضامندی کے بغیر ملازمت کی جگہ پر لے جانا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر جب کہ بیوی کو ایذا رسانی اور تکلیف پانے کا اندیشہ ہو۔

بیوی کو اپنے مونس و ہمدم شوہر کی پاسداری کر کے اس کو راحت اور آرام پہنچانا چاہیے، یہ اس کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر اس کا اپنا مکان چھوڑ کر شوہر کے ساتھ دوسرے شہر میں جانے سے شوہر کی طرف سے ایذا اور ضرر کا اندیشہ ہے اور وہ جانا نہ چاہے تو شوہر اس کو مجبور کر کے سفر میں ساتھ نہیں لے جا سکتا۔(۲)

اور بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرنے کی وجہ سے نان ونفقہ سے محروم نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولو أسلم أحدهما ثمة لم تبن حتى تحيض ثلاثاً، فإذا حاضت ثلاثاً بانت؛ لأن الإسلام ليس سبباً للفرقة، والعرض على الإسلام متعذر لقصور الولاية، ولا بدّ من الفرقة دفعاً للفساد فأقمنا شرطها وهو مضي الحيض مقام السبب...... وذكر قبل أسطر. وإذا أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر، فإن أسلم وإلّا فرّق بينهما؛ لأن المقاصد قد فاتت فلابدّ من سبب تبتني عليه الفرقة، والإسلام طاعة فلايصلح سبباً...... وإضافة الشافعي الفرقة إلى الإسلام من باب فساد الوضع، وهو أن يترتب على العلة نقيض ما تقتضيه. (البحر الرائق: ۳/ ۲۱۱-۲۱۳) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

□ التاتارخانية: (۳/ ۱۸۲) كتاب النكاح، نوع منه في إسلام أحد الزوجين، ط: ادارة القرآن.

□ الدر مع الرد: (۳/ ۱۹۱) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

(۲) فليس له السفر مطلقاً بلارضاها لفساد الزمان؛ لأنّها لا تأمن على نفسها في منزلها فكيف إذا خرجت. (شامي: ۳/ ۱۴۶) كتاب النكاح، باب المهر، مطلب في السفر بالزوجة، ط: سعيد)

□ الهندية: (۱/ ۳۱۷) كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر في منع المرأة نفسها بمهرها ......، ط: رشيديه.

□ تبيين الحقائق: (۳/ ۵۷۶) كتاب النكاح، باب المهر، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰. (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی شوہر کے تابع ہے

بیوی شوہر کے تابع ہے، اس کا شوہر جہاں اس کو رکھے گا وہی اس کا وطن ہوگا۔(۱)

بیوی کا عارضی قیام

صرف بیوی کے عارضی قیام سے وہ جگہ مسافر شوہر کے لیے وطن اقامت نہیں بنے گی اگر شوہر ایسی جگہ پر پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

بیوی کا قیام

اگر مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا اور اس کا ارادہ خود وہاں قیام کرنے کا نہیں ہے لیکن بیوی کو وہیں میکہ میں رکھنے کا ارادہ ہے، تو شوہر یہاں سفر کر کے آنے کی صورت میں مقیم بن جائے گا۔(۳)

(۱، ۲) التبع كالعبد والغلام والجندي والمرأة إذا وفاها مهرها ...... تعتبر نية الإقامة والسفر من متبوعهم دونهم، فيصيرون مقيمين و مسافرين بنيتهم. (فتح القدير: ۲، ۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، فروع، ط: رشيديه)

شامي: (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

تبيين الحقائق: (۱/۵۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۳) وروى أنّ عثمان رضي الله عنه كان حاجًا يصلّى بعرفات أربعاً فاتبعوه فاعتذر و قال: إنّي تأهّلت بمكة، و قال النبيّ ﷺ: من تأهّل ببلدة فهو منها، والوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها...... قيدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً في بلدة أخرى، فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها...... وفي المحيط: ولو كان له أهل بالكوفة وأهل بالبصرة، فمات أهله بالبصرة و بقي له دور و عقار بالبصرة، قيل: البصرة لاتبقى وطناً له؛ لأنّها إنّما كانت وطناً بالأهل لا بالعقار، ألا ترى أنّه لو تأهّل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطناً له، وقيل: تبقى وطناً له؛ لأنّها كانت وطناً له بالأهل والدّار جميعاً، فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

(الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهّله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتمّ فيهما، قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: أو تأهّله) أي تزوجه، قال في شرح المنية=

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی مستقل طور پر مکہ کرمہ میں مقیم تھیں اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ میں آکر قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہے لیکن جب اس کی بیوی کا قیام مستقل طور پر دوسری جگہ پر ہوگا تو شوہر وہاں جا کر مقیم ہو جائے گا۔

بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر رکھنا یہ عملاً اقامت ہے، اس لیے شوہر یہاں آکر مقیم بن جائے گا، چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

اور اگر شوہر نے بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر نہیں رکھا بلکہ بیوی خود اپنی مرضی سے رہ رہی ہے تو شوہر وہاں جا کر مسافر رہے گا۔(۳)

اور اگر بیوی کو طلاق دے دی تو بھی سابقہ شوہر بیوی کے شہر میں جا کر مسافر رہے گا۔(۴)

بیوی کا وطن اقامت

اگر بیوی اپنی ضرورت یا ملازمت کی وجہ سے کسی جگہ پر سفر کر کے گئی ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو بیوی وہاں مقیم بن جائے گی اور قصر کرے گی۔(۵)

اگر شوہر سفر کر کے وہاں گیا ہے لیکن پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو شوہر بیوی کے قیام کی وجہ سے مقیم نہیں ہوگا۔(۶)

= (ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً، وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيّتهما دخلها صار مقيماً...... (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أى: وإن بقي له فيه عقار، قال في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنا له، وقيل: تبقى، كذا في المحيط و غيره. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/ ۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد .

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۱۲. (وروى أنّ عثمان رضى الله عنه)

بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے

’’نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم‘‘ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲؍۳۱۳)

بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا

’’بیوی کو چھوڑ کر علم کے لیے سفر کرنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۱۱۴)

بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا

بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) دینا۔(۱)

اور ہر چار ماہ میں ایک دفعہ حق زوجیت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، اگر شوہر ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے تو علم حاصل کرنے کے لیے سفر پر جانا جائز ہے، اور اگر شوہر کے سفر میں رہنے کی صورت میں عورت کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو شوہر کے لیے سفر میں رہنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی ساتھ لے جانے کا انتظام کرنا ہوگا، واضح رہے کہ ہر سفر کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) فتجب (أی: النفقة) للزوجة علی زوجها . (الدر مع الرد: (۳؍۵۷۲)، كتاب النكاح، باب النفقة، ط: سعيد)

☐ تبيين الحقائق: (۳؍۳۰۰)، كتاب النكاح، باب النفقة، ط: سعيد.

☐ الهندية: (۱؍۵۴۴)، كتاب النكاح، الباب السابع عشر فی النفقات، ط: رشيديه.

(۲) ويسقط حقها بمرة و يجب ديانة أحياناً ولايبلغ مدة الإيلاء إلّا برضاها. (قوله: ولا يبلغ مدة الإيلاء)...... أنه لاينبغی أن يطلق له مقدارمدة الإيلاء وهو أربعة أشهر...... ثم قوله وهو أربعة أشهر يفيد أن المراد إيلاء الحرة م ويؤيد ذلک أن عمر رضی الله عنه لما سمع فی الليل امرأة تقول: فوالله لو لاالله تخشی عواقبه لزحزح من هٰذا السرير جوانبه، فسأل عنها، فإذا زوجها فی الجهاد، فسأل بنته حفصة: كم تصبر المرأة عن الرجل: فقالت أربعة أشهر، فأمر أمراء الأجناد ألّا يتخلف المتزوج عن أهله أكثر منها...... (شامی: (۳؍۲۰۲)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۳؍۳۱۹)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

☐ النهر الفائق: (۲؍۲۹۴) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمی.

☐ عن ابن جريج قال: أخبرنی من أصدق أن عمر بينما هو يطوف سمع امرأة تقول: =

بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے

بیوی زندگی کی ساتھی ہے، اور زندگی کی ساتھی ہونے کی شان یہ ہے کہ سراپا مطیع وفرمانبردار ہو، اور اس کا قلب ودماغ شوہر کو آرام وراحت پہنچانے کے جذبہ سے سرشار ہو، اور خوشی ومسرت، عیش وطرب کی کیفیت ہو یا رنج وکلفت یا مشقت کی حالت ہو، فلک بوس عمارت ہو یا آسمان کے نیچے جنگل وبیاباں میں ہو بہر حال شوہر کی چاہت ودلداری پر سو جان قربان ہونے کے لیے تیار رہے، بشرطیکہ شوہر بھی قدر دان ہو۔(۱)

لہٰذا اگر شوہر بیوی کو سفر میں اپنے قلب ودماغ کی راحت وسکون کے لیے لے جانا چاہتا ہے تو اسے وفاداری کا حق ادا کرنا چاہیے، تاہم اگر وہ نہیں جاتی تو شرعاً پکڑ نہیں ہوگی۔(۲)

بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں

''تابع'' اور ''سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔

= تطاول هذا الليل و اسود جانبه ، وارقني أن لاحبيب ألاعبه فلولاحزار الله لاشيئ مثله ، لزعزع من هذا السرير جوانبه . فقال عمر : ومالك ؟ قالت : أغربت زوجي منذ أشهر وقد اشتقت إليه، قال : اردت سؤا ؟ قالت معاذ الله ! قال : فاملكي عليك نفسك فإنما هو البريد إليه ، فبعث إليه، ثم دخل على حفصة فقال : إن سائلك عن أمر قد أهمني فافرجيه عني ، في كم تشتاق المرأة إلى زوجها ؟ فخفضت رأسها فاستحيت ، قال : فإن الله لا يستحيي من الحق ، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر ، وإلّا فأربعة أشهر ، فكتب عمر أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر . (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (۱٦/ ۵٧٦) كتاب النكاح ، المباشرة وآدابها ، حقوق متفرقة ، [رقم الحديث : ۴۵۹۲۴] ، ط: مؤسسة الرسالة ۱۴۰۱ھ)

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ : لو كنت امر أحداً أن يسجد لأحدٍ لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها . (جامع الترمذي : (۱/ ۲۱۹) ، أبواب النكاح . باب ماجاء في حق الزوج على المرأة ، ط: قديمي)

عن أبي أمامة عن النبيّ ﷺ أنه يقول : مااستفاد المؤمن بعد تقوى الله خيراًله من زوجة صالحة ، إن أمرها أطاعته ، وإن نظر إليها سرّته وإن أقسم عليها أبرّته ، وإن غاب عنها نصحته في نفسها وماله . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲٦٨) ، كتاب النكاح ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱ ،على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰ . (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا

مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا، اور اس کا ارادہ خود اس شہر میں قیام کرنے کا نہیں ہے، لیکن بیوی کو وہیں اس کے والدین کے گھر میں رکھنے کا ارادہ ہے تو بیوی کی وجہ سے یہ آدمی اس شہر میں مقیم ہو جائے گا، جب بھی یہاں آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر

اگر بیوی سفر میں ہے، اور شوہر اس کے ساتھ ہے، تو اگر چہ بیوی اپنے ذاتی کام اور فائدہ کے لیے سفر کر رہی ہے، پھر بھی نفقہ کی مستحق ہوگی۔(۲)

ہاں اگر شوہر ساتھ میں نہ ہو تو اس پر نفقہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

اگر شوہر اپنی بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے اور بیوی جانے سے انکار کر دے،

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه. قال العلامة ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أو تأهّله) أي تزوّجه، قال في شرح المنية: ولو تزوّج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

(۲،۳) ......أمّا إذا حجّ الزوج معها فلها النفقة إجماعاً، وتجب عليه نفقة الحضر دون السفر، ولايجب الكراء. أمّا إذا حجّت للتطوع فلانفقة لها إجماعاً إذا لم يكن الزوج معها. هكذا في الجوهر النيرة. وإن حجّت مع زوجها حجّة نفلاً كانت لها نفقة الحضر لا نفقة السفر. (الفتاوى الهندية: (۵۴۶/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۸۱/۴) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۴۲۷/۱) كتاب النكاح، باب النفقة، ط: رشيديه.

تو شوہر بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) بند نہیں کرسکتا۔(۱)

بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟

اگر بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے، اور اسے منع نہ کرے تو جس طرح بیوی گنہگار ہوگی اسی طرح شوہر بھی گنہگار ہوگا۔(۲)

بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا

اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو سفر سے تحفہ لانے کی صورت میں سب میں برابر کرکے تقسیم کرنا ضروری ہے، ورنہ شوہر فاسق اور گنہگار ہوگا۔ دو بیویوں کے درمیان کھانے، کپڑے، تحفے تحائف اور پاس رہنے میں برابری کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب ، أو أبت الذهاب إليه ، أو السفر معه ، أو مع أجنبی بعثه لينقلها ، فلها النفقة . (الدر مع الرد : (۳/۵۷۷) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۴/۱۷۹) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد .

أمّا فی زماننا فلايملك الزوج أن يسافر بها وإن أوفی صداقها...... الخ. (الفتاوی الهندية: (۱/۵۴۵) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الأوّل فی نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

(۲) قال رسول الله ﷺ ؛ لايخلونّ رجل بامرأة ولا تسافرنّ امرأة إلّا ومعها محرم ...... الخ . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال : قال :رسول الله ﷺ : ألا كلّكم راعٍ وكلّكم مسئول عن رعيته ...... والرجل راع علی أهل بيته ...... الخ . (مشكاه المصابيح : (ص: ۳۲۰) كتاب الإماة والقضاء ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

وعن النبیّ ﷺ أنه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا ومعها محرم أو زوج ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ...... ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، [شرائط وجوب الحج] ، ط: سعيد .

(۳) (يجب)...... (أن يعدل) أی : أن لايجور (فيه) أی : فی القسم بالتسوية فی البيتوتة (وفی الملبوس ، والمأكول) والصحبة (لا فی المجامعة) كالمحبة بل يستحب . (الدر مع الرد: (۳/۲۰۱ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۱۸) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الفتاوی الهندية : (۱/۳۴۰) كتاب النكاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط: رشيديه.

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں، اوران میں مساوات اور برابری نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک شانہ گرا ہوا ہوگا۔(۱)

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبیّ ﷺ قال : إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقّه ساقط . رواه الترمذی و أبوداؤد و النسائی وابن ماجه والدارمی .
(مشكاة المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثانی : ط: قديمی)
جامع الترمذی : (۱/۲۱۷) أبواب النكاح ، باب ما جاء فی التسوية بين الضرائر ، ط:سعيد .
سنن أبی داؤد : (ص: ۳۶۳) كتاب النكاح ، باب فی القسم بين النساء ، رقم الحديث (۲۱۳۳) ط: دار إحياء التراث العربی ، بيروت .
مزید ''تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پ

پارکنگ

''گاڑی والے خیال رکھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ر۱۰۳)

پالکی

اگر کسی کو عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، تو پالکی پر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن پالکی جس وقت پالکی اٹھا کر چلنے والوں کے کاندھوں پر ہو اس وقت اس میں نماز پڑھنا درست نہیں، زمین پر رکھوالیں تب پڑھیں۔ (۱)

پانی اور مٹی نہ ملے

''طہارت کے لیے پانی اور مٹی نہ ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ر۳۹۴)

پانی خریدنا

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے، لیکن پانی مناسب قیمت پر مل رہا ہے، اور مسافر کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ پانی خریدنے کی وجہ سے سفر کی ضروریات میں دقت نہیں ہوگی تو

---

(۱) وكذا الو ركز تحت المحمل خشبة حتى بقي قرارة على الأرض لا على الدابّة يكون بمنزلة الأرض . كذا في التبيين . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك : الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

ولو جعل تحت المحل خشبة حتى بقي قراره إلى الأرض ، كان بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما . قال الطحطاوي تحته : (قوله : فتصحّ الفريضة فيه قائما) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلى قاعداً كما هو مفاد كلامهم ، أفاده بعض الأفاضل بحثا . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۱/۵۵۶) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابّة ، ط: مكتبه غوثيه ، و (ص: ۴۰۸) ، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابّة، ط: سعيد)

اس صورت میں وضو اور واجب غسل کے لیے پانی خریدنا واجب ہے۔(۱)

اور اگر پانی عام قیمت پر نہیں مل رہا ہے بلکہ مسافر کی ضرورت اور مجبوری سے فائدہ اٹھا کر فروخت کرنے والا بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے تو پانی خریدنا ضروری نہیں ہو گا، بلکہ تیمّم کرنا جائز ہوگا۔(۲)

پانی دور ہے

اگر کوئی شخص ایسے شہر یا ایسی بستی اور علاقہ میں ہے جہاں ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) تک کہیں پانی نہیں تو وہاں بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی

پانی قریب ہے لیکن وقت تنگ ہے، اگر پانی لینے جائے گا اور وضو کرے گا تو نماز کا

(۱، ۲) (وإن لم يعطه إلّا بثمن مثله) أو بغبن يسير (وله ذلک) فاضلاً عن حاجته (لايتيمم ولو أعطاه بأكثر) يعني بغبن فاحش، وهو ضعف قيمته في ذلک المكان (أو ليس له) ثمن (ذلک تيمم). (الدر مع الرد: (۱/ ۲۵۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱/ ۱۶۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

▭ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/ ۱۸۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه كراچی، و (ص: ۱۲۴، ۱۲۵، ط: قديمي.

(۳) أمّا العدم من حيث الصورة والمعنى فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ولم يذكر حد البعد في ظاهر الرواية، وروى عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً، فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمم، والميل ثلث فرسخ...... وأقرب الأقاويل اعتبار الميل؛ لأن الجواز لدفع الحرج، وإليه وقعت الإشارة في آية التيمم، وهو قوله تعالىٰ على أثر الآية: ﴿ مايريد اللّٰه ليجعل عليكم من حرج ولٰكن يريد ليطهّركم ﴾، ولا حرج في مادون الميل، فأمّا الميل فصاعداً فلايخلو عن حرج. (بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، ۴۷) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد)

▭ (ومنها: عدم القدرة على الماء) يجوز التيمم لمن كان بعيداً من الماء ميلاً، هو المختار في المقدار، سواء كان خارج المصر أو فيه، وهو الصحيح، و سواء كان مسافراً أو مقيماً. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأوّل في أمور لابدّ منها في التيمم، ط: رشيديه)

▭ البحر الرائق: (۱/ ۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

وقت نکل جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔(۱)

پانی کم ہے

اگر مسافر کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ وضو کے اعضاء کو صرف ایک ایک مرتبہ دھونا ممکن ہے، تب بھی وضو کرنا ضروری ہے، اگر پہلے تیمّم کیا تھا تو اتنے پانی پر قدرت ہونے پر تیمّم باطل ہو جائے گا۔(۲)

پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۸)

---

(۱) ......وهذا إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل أو أكثر ، فإن كان أقلّ منه لايجزئه التيمم وإن خاف فوت وقت الصلاة. (البحر الرائق: (۱/۱۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

......فإن كان الماء قريباً منه لايجوز له التيمم وإن خاف خروج الوقت. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: رشيديه)

(ويجب) أي يلزم (التاخير بالوعد بالماء ولو خاف القضاء) اتفاقا، إذا كان الماء موجوداً أو قريباً؛ إذ لاشكّ في جواز التيمم ومنع التاخير لخروج الوقت مع بعده ميلاً. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه، (ص: ۱۲۳)، ط: قديمي)

(۲) (وناقضه ...... وقدرة ماء) ولو إباحة في صلاة (كاف لطهره) ولو مرة مرة (فضل عن حاجته) كعطش وعجن و غسل نجس ولمعة جنابة ؛ لأنّ المشغول بالحاجة وغير الكافي كالمعدوم. قال ابن عابدين رحمه الله تحته : (قوله : كاف لطهره) أي : للوضوء لو محدثاً ، وللاغتسال ولو جنباً واحترز به عمّا إذا كان يكفي لبعض أعضائه أو يكفي للوضوء وهو جنب ، فلا يلزمه استعماله عندنا ابتداءً كمامر فلاينقض ، كما في الحلية . (قوله : ولو مرة مرة) فلو غسل به كلّ عضو مرتين أو ثلاثاً فنقص عن إحدى رجليه انتقض تيممه هو المختار ؛ لأنّه لو اقتصر على المرة كفاه. بحر عن الخلاصة .

(الدر مع الرد : (۱/۲۵۴ ، ۲۵۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، نواقض التيمم ، ط: سعيد) .

البحر الرائق : (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط :سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۱/۱۸۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: مكتبة، غوثيه ، و (ص: ۱۲۷) ط:قديمي.

پانی کے سفر میں موت ہو جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دریا اور سمندر کے سفر میں جس شخص کا سر گھومنے لگے اور اس کی وجہ سے اس کو الٹی ہو تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا، اور جو شخص سفر کے دوران دریا میں ڈوب جائے تو اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد)(۱)

ان دونوں کو شہید کا ثواب اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ جہاد کے لیے یا دینی علم طلب کرنے کے لیے یا حج جیسے مقاصد کے لیے دریا و سمندر میں سفر کر رہے ہوں، نیز اگر کسی کے سفر کا مقصد تجارت ہو، اور اس تجارت کی غرض اپنے جسم کو زندہ اور طاقت ور رکھنے اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہو اور وہ تجارت اس دریائی سفر کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ حکم ہے۔ (۲)

---

(۱) عن أمّ حرام عن النبيّ ﷺ قال: المائد في البحر الّذي يصيبه القيئ له أجر شهيد، والغريق له أجر شهيدين. رواه أبوداؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۳) كتاب الجهاد، الفصل الثاني، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/ ۳۵۹) كتاب الجهاد، باب في ركوب البحر في الغزو، [رقم الحديث: ۲۴۹۳]، ط: رحمانيه.

(۲) عن النبيّ ﷺ قال: المائد في البحر: اسم فاعل من ماد يميد إذا مال و تحرك، وهو الّذي يدور رأسه من ريح البحر، واضطرب السفينة بالأمواج، كذا في النهاية: (الّذي يصيبه القيئ): قال الطيبي: صفة مبينة لامخصصة، (له أجر شهيد): قال المظهري: يعني من ركب البحر وأصابه دوران، فله أجر شهيد إن ركبه لطاعة كالغزو والحجّ وتحصيل العلم، أو للتجارة إن لم يكن له طريق سواه، ولم يتجر لطلب زيادة المال، بل للقوت، (والغريق): أي في البحر لما ذكر، (له أجر شهيدين): أحدهما لقعود الطاعة والآخر للغرق، وكل منهما في حكم الشهادة. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۷/ ۴۰۱)، كتاب الجهاد، الفصل الثاني، [رقم الحديث: ۳۸۳۹]، حقانيه ملتان)

المائد في البحر: أي الذي حصل له غثيان...... قلت الّذي يظهر تقييد ركوب البحر أو السفر بما إذا كان لغير معصية وإلّا كان معصية لكونه سبباً للمعصية، فهو كمن قاتل عصبيةً فجرح ثمّ مات، فالمناسب مانقله عن بعضهم من تقييد السفر بالإباحة، والله أعلم. (شامي: (۲/ ۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، قبيل: باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۶۲۸)، كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمي.

پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی

پانی موجود ہے لیکن یاد نہیں رہا کہ پانی موجود ہے، اس لیے یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، اس کے بعد پتہ چلا کہ سامان میں پانی رکھا ہوا ہے تو اس صورت میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔(۱)

پانی میں ڈبو کر ماردیا

''سیلاب کی لاشیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۹/۱)

پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے اور پانی ملنے کی امید بھی نہیں ہے، تو بھی مسافر کے لیے بیوی سے جماع کرنا جائز ہے، جنابت کے غسل کے بجائے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) مسافر تيمّم وفي رحله ماء لم يعلم به حتى صلى ثم علم به أجزأه في قول أبي حنيفة و محمد، ولايلزمه الإعادة...... (بدائع الصنائع: (۴۹/۱) فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد)

(صلّى) من ليس في العمران بالتيمم (ونسي الماء في رحله) وهو ممّا ينسى عادة (لاإعادة عليه)...... الخ. قال ابن عابدين رحمه اللّٰه: (قوله: وهو ممّا ينسى عادة) الجملة حالية، ومحترزه قوله: كما لو نسيه في عنقه...... الخ (قوله: لاإعادة عليه) أي إذا تذكره بعد ما فرغ من صلاته، فلو تذكر فيها يقطع ويعيد إجماعاً. (الدر مع الرد: (۲۴۹/۱، ۲۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

تيمم وفي رحله ماء لايعلم به أو نسيه فصلى أجزأته عندهما خلافاً لأبي يوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ، كذا في محيط السرخسي . والخلاف في ما إذا وضعه بنفسه أو وضعه غيره بأمره أو بغير أمره بعلمه ، وإن كا بغير علمه لايعيد اتفاقاً . كذا في التبيين . (الفتاوى الهندية : (۳۱/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۵۹/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۲) وللمسافر أن يطأ جاريته وإن علم أنّه لايجد الماء . كذا في الخلاصة . (الفتاوى الهندية : (۳۱/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

خلاصه الفتاوى : (۳۹/۱) ، كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمم ،جنس آخر في المتفرقات ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۴۵/۱) ، كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا التيمم ،ط:سعيد .

پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے

اگر مسافر کے جسم یا کپڑے پر یا دونوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور پانی اتنا کم ہے کہ اس سے یا تو نجاست ہی زائل ہو سکتی ہے یا صرف وضو ہو سکتا ہے، تو اس صورت میں نجاست کا دھونا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر باتھ روم جانے کی حاجت ہو تو پانی کی جگہ ڈھیلا یا ٹیشو استعمال کرے، اور پانی سے وضو کرے۔(۲)

پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر لیا

اگر ٹرین وغیرہ میں پانی موجود ہے، لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں، تیمّم کیا اور نماز ادا کی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی، خواہ وقت باقی ہو یا نکل گیا ہو، دونوں صورتوں میں اعادہ کرنا لازم ہے۔(۳)

(۱، ۲) مسافر محدث على ثوبه نجاسة أكثر من قدر الدرهم ومعه مايكفي لأحدهما ، غسل به الثوب، ويتيمم للحدث عند عامة العلماء...... أن الصرف إلى النجاسة يجعله مصلياً بطهارتين حقيقة وحكميّة، فكان أولى من الصلاة بطهارة واحدة، ويجب أن يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم...... (بدائع الصنائع: (۱/۵۷) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا بيان ما ينقض التيمم، ط: سعيد)

طحطاوي على المراقي : (ص: ۱۵۱) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس والطهارة عنها ، ط: قديمي .

المحيط البرهاني : (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس في التيمم ، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۳) (قوله : ولم يعد إن صلى به ونسي الماء في رحله) أي ولم يعد إن صلى بالتيمم ناسياً الماء كائنا في رحله ، وهو ممّا ينسى عادة وكان موضوعاً بعلمه ...... وقال أبويوسف تلزمه الإعادة ، قيد بالنسيان ؛ لأنّ في الظن لايجوز التيمم إجماعاً ، ويعيد الصلاة ؛ لأنّ الرحل معدن الماء عادةً فيفترض عليه الطلب ، كما يفرض عليه الطلب في العمرانيات ؛ لأنّ العلم لايبطل بالظن . (البحر الرائق : ۱/۱۵۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

شامي : (۱/۲۵۰) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۴۹) ، كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا شرائط الركن فأنواع ، ط : سعيد.

پاؤں

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے، خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے، اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔

اگر کسی کے پاؤں میں ''لنگڑاپن'' ہے اور پنجوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لیے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔(۱)

پاؤں کٹا ہوا ہے

اگر کسی کا پاؤں کاٹا گیا ہو تو اگر قدم کی پشت کی جانب سے بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر باقی ہے تو موزوں پر مسح کرسکتا ہے، اور اگر بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر قدم کی پشت باقی نہیں ہے تو موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسح کرنے کی جگہ باقی نہیں ہے، البتہ دھونے کا محل باقی ہے اس لیے دھوئے گا۔(۲)

---

(۱) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ١٣١)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي)

البحر الرائق : (١٧٣/١) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (٣٢/١) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه .

(٢) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ١٣١)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي) =

اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ گیا ہے تو اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی رہ جائے گی تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

اور اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی نہیں ہے تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

پاؤں میں زخم ہے

اگر کسی آدمی کے ایک پاؤں میں زخم ہے، اور وہ اس کو نہ دھوسکتا ہے نہ مسح کرسکتا ہے تو اس کو دوسرے پاؤں پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۳)

اسی طرح اگر ٹخنوں کے اوپر سے ایک پیر کٹ گیا تو وہ بھی دوسرے پیر پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرسکتا ہے۔(۴)

= البحر الرائق : (۱/۱۷۳) ، کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۲) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، الفصل الأوّل فی الأمور الّتی لابدّ منها فی جواز المسح ، ط: رشيديه.

(۱، ۲) لو قطعت إحدی رجليه و بقی منها أقلّ منه أو بقی ثلاث أصابع لکن من العقب لا من موضع المسح ، فلبس علی الصحيحة أو المقطوعة لايمسح لوجوب غسل ذلک الباقی ...... الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ،ط: سعيد)

الدر مع الرد : ((۱/۲۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوی الهندية: (۱/۳۲) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، ط: رشيديه.

(۳، ۴) لو کانت باحدی رجليه جراحة لايقدربها علی الغسل والمسح يجوز له المسح علی الأخری، و کذا لو قطعت من فوق الکعب ، وإن قطعت من دونها و بقی من موضع المسح مقدار ثلاث أصابع يجوز المسح عليهما وإلّا لا . (الفتاوی الهندية : (۱/۳۲) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/۲۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوی الخانية علی هامش الفتاوی الهندية : (۱/۴۸) کتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه .

اور اگر پیر ٹخنے کے نیچے سے کٹا اور تین انگلیوں کے برابر اس پر مسح ہو سکتا ہے تو دونوں پیروں کے موزوں پر مسح کرے گا۔(۱)

پائلٹ

جہاز کے پائلٹ اور عملہ سفر کے دوران قصر کریں گے۔

اگر ائیر پورٹ آبادی سے باہر ہے تو اس صورت میں ائیر پورٹ میں بھی قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر ائیر پورٹ آبادی سے متصل ہے تو اس صورت میں ایئر پورٹ میں قصر نہیں کریں گے بلکہ پرواز کے بعد سے قصر کریں گے۔ (۳)

پراپرٹی

''زمین'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۳٦٠)

پرواز کے دوران محرم کا ہونا

مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ایئر پورٹ پر عورت کو پہنچا دے اور جدہ ایئر پورٹ پر دوسرا محرم موجود ہو، اور سفر کے درمیان ہوائی جہاز میں کوئی محرم موجود نہ ہو، تو یہ بھی ناجائز ہے، جس طرح ہوائی جہاز میں سفر کے دوسرے احکام جاری ہوں گے

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۲٦ . (لو كانت باحدى رجليه)

(۳،۲) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ، وفي الخانية : إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : من خرج من عمارة موضع إقامته) ...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر ...... وأمّا الفناء ، وهو : المكان المعدّ لمصالح البلد ، كركض الدوابّ و دفن الموتٰى وإلقاء التراب فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاورته ، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... الخ. (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مثلاً قصر وغیرہ اسی طرح چند گھنٹہ طے کرنے کے لئے بھی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے۔(۱)

پستی میں اترتے وقت

''بلندی اور پستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۲/۱)

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہوتو؟

اگر پلاسٹک کے موزے کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو ''مبطن'' کہا جاتا ہے۔بغیر سلائی کئے جراب پر مسح کرنا جائز نہیں۔(۲)

پلیٹ فارم

پلیٹ فارم پر جانے کے لئے جو طریقہ اور راستہ قانوناً رائج ہے اس کے خلاف کرنا

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ قال قال النبیّ ﷺ : لاتسافر المرأة إلّا مع ذی محرم ولایدخل علیها رجل إلاّ و معها محرم . (صحیح البخاری : (۲۹۸/۱) کتاب المناسک ، کتاب جزاء الصید ، باب حج النساء ، [رقم الحدیث : ۱۸۶۲] ط : الطاف اینڈ سنز کراچی)

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلاثة إلاّ و معها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۴۹۹/۱ ، ۵۰۰) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره ، ط: رحمانیه)

الدر مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

(۲) قال شمس الأئمة: هٰذا فی شرح کتاب الصلاة، الجورب أنواع : منها ما یکون من غزل و صوف، ومنها ما یکون من غزل، ومنها ما یکون من شعر...... وأما الثانی: فإن کان رقیقاً لایجوز المسح علیه بلاخلاف، وإن کان ثخیناً مستمسکاً، ویستر الکعب ستراً لایراه الناظر کما هو جوارب أهل المرو، فعلی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه: لایجوز المسح علیها، إلّا إذا کان منعّلاً أو مبطناً، وعلی قولهما یجوز .(المحیط البرهانی: (۲۱۲/۱) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ''نوع آخر'' فی مایجوز علیه المسح من الخفاف و ما بمعناه ومالایجوز، ط: دارإحیاء التراث العربی)

التاتارخانیة : (۲۶۷/۱) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین '' نوع آخر '' فی ما یجوز علیه المسح من الخفاف وما بمعناه وما لایجوز ، ط: ادارة القرآن .

منحة الخالق علی البحر الرائق: (۱۸۲/۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

جائز نہیں ہے، مثلاً کسی اسٹیشن پر قانون مقرر ہے کہ اسٹیشن ماسٹر کی اجازت ضروری ہے، تو اس کی اجازت کے بغیر پلیٹ فارم پر جانا جائز نہ ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن پر یہ قانون ہے کہ ٹکٹ کے بغیر پلیٹ فارم پر جانے کی اجازت نہیں تو وہاں پر پلیٹ فارم کی ٹکٹ لے کر جانا ضروری ہے، اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں۔(۱)

مزید ''حق برابر ہے'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پناہ مانگے

''سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۲۹)

پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا

''اتفاقیہ قیام'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے

مسافر کے لیے سفر کے دوران کسی جگہ پر مقیم ہونے کے لیے ایک ساتھ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا ضروری ہے، اگر ایک ساتھ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

مثلاً کسی مسافر نے کسی جگہ پر شروع میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی، پھر چھ دن گذرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کر لی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نماز پڑھے گا اگر چہ ساری

---

(۱) عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبیّ ﷺ قال : السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما أحب و کرہ ما لم یؤمر بمعصیة ، فإذا أمر بمعصیة فلاسمع ولا طاعة . (صحیح البخاری : (۲/ ۱۰۵۷) ، کتاب الأحکام ، باب السمع والطاعة للإمام ، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد : (۱/ ۳۷۶) ، کتاب الجهاد ، باب فی الطاعة ، ط: رحمانیہ .

سنن الترمذی : (۱/ ۲۹۸) أبواب الجهاد ، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، ط:قدیمی .

عمر اسی طرح گذر جائے۔(۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

پنشن کے لیے سفر کرنا

شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ کے لیے پنشن کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ جائے، اور دفتر میں جانے کے بغیر پنشن ملنا مشکل ہو، اور نہ جانے کی صورت میں اس مہینہ کی پنشن ساقط ہو جاتی ہو، تو مال کی حفاظت کی غرض سے جا سکتی ہے، لیکن ہر ممکن کوشش یہ کرے کہ دن کو پردہ کے ساتھ جائے اور دن کو واپس آجائے اور رات اپنے اسی مکان میں گذارے۔(۳)

---

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غداً أو بعده (ولو بقى) على ذلک (سنين) . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر ؛ لأن حالته تنافى عزيمته . (الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وقيد بنصف شهر ؛ لأنّ نية إقامة مادونها لاتوجب الإتمام ...... ، (قوله : وقصر إن نوى أقلّ منها أو لم ينو و بقى سنين) أى أقلّ من نصف شهر . (البحر الرائق : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وأمّا اقتداء المسافر بالمقيم فيصحّ فى الوقت و يتمّ . (الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۳) (ومعتدة موت تخرج فى الجديدين و تبيت) أكثر الليل (فى منزلها) لأنّ نفقتها عليها فتحتاج للخروج ، حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلايحلّ لها الخروج . فتح . وجوّز فى القنية خروجها لإصلاح ما لا بدّ لها منه كزراعة ولا وكيل لها . (الدر مع الرد : (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى الحداد ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۵۵۳/۱ ، ۵۵۴) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى ما يحرم على المعتدة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۵۳/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى الحداد ، ط: سعيد .

اسی طرح اگر بیوہ کا ویزا اتنا ضروری ہو کہ عدت کے بعد ویزا کے بغیر سفر کرنا ممکن نہ ہو، اور ویزا ملنے کے وقت، یا ویزا کی مدت میں اضافہ کے لیے مقررہ آفس میں نہ جانے سے ویزا منسوخ ہو جاتا ہو، اور سفر نہ کرنے کی صورت میں مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو عدت کے دوران مقررہ آفس میں ویزے کے لیے یا مدت میں اضافہ کرنے کے لیے جانے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

تاہم اگر بیوہ کے جانے کے بغیر متبادل کوئی صورت ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا چاہیے۔(۲)

پنکھے کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۷)

پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لیے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے

پورے سفر میں عورت کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے، اگر پروگرام کچھ اس طرح ہو کہ سفر کے شروع میں محرم ساتھ ہوگا آگے چل کر محرم کسی دوسری جگہ چلا جائے گا، اور یہ عورت وہاں سے محرم کے بغیر سفر کی مسافت طے کرتے ہوئے خود مکہ مکرمہ پہنچ جائے گی، یا یہ کہ حج کے دنوں میں محرم ساتھ رہا مگر واپسی میں عورت کو تنہا رخصت کر دے، تو سفر کی یہ

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة رقم:۳. علی الصفحة: ۱۳۰ . (ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین)

(۲) ......حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلایحلّ لها أن تخرج لزیارة ولالغیرها لیلاً ولا نهاراً. (البحر الرائق : (۱۵۳/۳) کتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الإحداد ، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۵۳۶/۳) کتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الحداد ، ط: سعید .

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۵۵۳/۱) کتب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی ما یحرم علی المعتدة ، ط : رشیدیه .

صورتیں بھی ناجائز ہیں، کیونکہ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

پیاس

پیاس ایسی شدید ہے کہ اس پر مرجانے کا اندیشہ ہے یا عقل ختم ہونے کا ڈر ہے تو روزہ توڑ سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۶/۱)

پیشہ اختیار کرنا

''سفرِ حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۴/۱)

---

(۱) وعنه (أی: عن ابن عباس) قال: قال رسول الله ﷺ: لایخلونّ رجل بامرأة ولاتسافرن امرأة إلّا ومعها محرم...... الخ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قديمی)

ویشترط فی حج المرأة من سفر زوج أو محرم بالغ عاقل غیر مجوسی ولا فاسق مع النفقة علیه. وأطلق المرأة فشمل الشابة والعجوز لإطلاق النصوص. (البحر الرائق: (۳۱۵/۲) کتاب الحج، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۴۶۴/۲) کتاب الحج، ط: سعيد.

احسن الفتاوی: (۵۳۲/۴) کتاب الحج، عنوان: عورت کے لیے بلا محرم سفر حج حرام ہے، ط: سعید۔

فتاوی رحیمیہ: (۶۵/۸) کتاب الحج، عنوان: (ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وخوف هلاک أو نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد. قال ابن عابدين: (قوله: وخوف هلاک الخ) كالأمة إذا ضعفت عن العمل وخشيت الهلاک بالصوم، وكذا الذی ذهب به متوكل السلطان إلى العمارة فی الأيام الحارة، والعمل حثيث، إذا خشی الهلاک أو نقصان العقل، وفی الخلاصة: الغازی إذا كان يعلم يقيناً أنّه يقاتل العدوّ فی رمضان ويخاف الضعف إن لم يفطر، أفطر ...... (وقضوا) لزوماً ...... الخ. (الدر مع الرد: (۴۲۱/۲ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط:سعيد)

البحر الرائق: (۲۸۱/۲ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، فصل فی العوارض، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ت

تابع

جو شخص دوسرے آدمی کا تابع ہو، اور اس کی اطاعت اس پر لازم ہو، تو وہ اس کی اقامت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور اسی کے سفر کی نیت پر نکلنے سے مسافر ہو جاتا ہے۔ (۱)

قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے اختیار سے اقامت کر سکتا ہے وہ اپنی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور جو شخص اپنے اختیار سے اقامت نہیں کر سکتا وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ اور غلام اپنے مالک کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاد کے ساتھ اور نوکر اپنے آقا کے ساتھ اور سپاہی اپنے افسر کے ساتھ سفر کریں تو ظاہر روایت کے مطابق وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے۔

یہ لوگ اس وقت مقیم سمجھے جائیں گے جس وقت ان کو اپنے امیر، آقا اور شوہر کی اقامت کی نیت کا علم ہو جائے، اور اگر علم سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر کیا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱، ۲) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم، والبلوغ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام ...... أو تابعاً لم ينو متبوعه السفر والتابع كالمرأة مع زوجها ...... والعبد غير المكاتب، فيشمل أم الولد والمدبّر، مع مولاه، والجندی مع أميره، إذا كان يرتزق منه والأجير مع المستأجر، والتلميذ مع أستاذه، والأسير والمكره مع من أكرهه على السفر ...... وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل كالزوج والمولىٰ والأمير، دون التبع كالمرأة والعبد والجندی إن علم التبع نية المتبوع فی الأصحّ فلايلزمه الإتمام بنية الأصل الإقامة حتى يعلم كما فی توجه الخطاب الشرعی وعزل الوكيل حتى لو صلّى مخالفاً له قبل علمه صحت فی الأصح.
(مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی)
البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.
الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم

''تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۶/۱)

تبلیغ والوں کی تشکیل

اگر کسی تبلیغی جماعت کی ایک شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مدت کے لیے تشکیل کی گئی تو جماعت کے یہ لوگ مقیم ہوں گے یا مسافر اس کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر رات کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں تو مقیم ہیں ورنہ مسافر ہیں، مثلاً اطراف میں گشت کے لیے نکلتے ہیں مگر رات کو ایک ہی مسجد یا تبلیغی مرکز میں ٹھہرتے ہیں تو یہ مقیم ہیں، اور اگر پندرہ دن میں دو تین رات ایک مسجد اور دو تین رات دوسری مسجد میں اور دو تین رات تیسری مسجد میں گزارتے ہیں تو مبیت (رات گزارنے کی جگہ) مختلف ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔(۱)

تبلیغی جماعت

اگر تبلیغی جماعت والے کراچی سے رائیونڈ جانے کے ارادہ سے نکلیں، اور یہ حضرات راستے میں کسی گاؤں میں ایک دن، کسی قصبہ میں دو دن، کسی شہر میں تین دن اس طرح کرتے ہوئے رائیونڈ پہنچیں تو ان لوگوں پر اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد سے

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بأحدهما، وكل واحدة أصل بنفسها، ...... وكذا تصحّ إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين ؛ لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت . (قوله : لم يعين المبيت بأحدهما) أمّا إذا عينه بأن نوى أن يقيم الليل فى إحداهما ويخرج بالنهار إلى الموضع الآخر ، فإذا دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالنهار لم يصر مقيماً أى حتى يدخل الموضع الّذى نوى المبيت فيه ، وإن دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيماً ، ثمّ بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافراً ؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه...... (طحطاوى مع المراقى: (ص: ۴۲۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

شامى : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

قصر کرنا واجب ہے، کیونکہ اس سفر میں آخری مقام رائیونڈ ہے اور رائیونڈ کی مسافت کراچی سے سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، اس وجہ سے یہ سب مسافر ہیں۔ (۱)

تبلیغی کام مختلف مساجد میں

اگر ایک بڑے شہر میں تبلیغی جماعت کی تشکیل ہوئی، اور وہاں چھوٹی چھوٹی بہت ساری مساجد ہیں، اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن اس شہر کے اندر رہنے کا ارادہ ہے تو اس شہر میں ایک مسجد سے دوسری مسجد میں جب جائیں گے تو پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے، اور اگر پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہے تو قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر تبلیغی جماعت کی ایسے علاقے کی طرف تشکیل ہوئی کہ اس میں چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، اور ان دیہاتوں کے درمیان کم سے کم آدھے میل کا فاصلہ ہے اور اس پورے علاقے میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو اس صورت میں قصر کریں گے پوری نماز نہیں پڑھیں گے۔ (۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ...... بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة ...... صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ مراقي الفلاح : (ص: ۴۱۹ ـ ۴۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

(۲، ۳) أمّا اتحاد لامكان فالشرط نية مدة الإقامة فى مكان واحد ؛ لأنّ الإقامة قرار ، والإنتقال يضادُّه ولا بدّ من الانتقال فى مكانين ، وإذا عرف هذا فنقول إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين ، فإن كان مصراً واحداً ، أو قرية واحدة صار مقيماً ؛ لأنّهما متحدان حكماً ...... وإن كان مصرين نحو مكة و منى ، أو الكوفة والحيرة ، أو قريتين ، أو أحدهما مصر والآخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۱/۹۸) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد)

☜ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى، والكوفة والحيرة لايصير مقيماً، وإن كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. (الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ الدر مع الرد : (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

واضح رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ یہ شہر اور دیہات اپنے گھر سے مسافت سفر پر ہو۔

تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے

اگر کسی تاجر نے تجارت کے سامان کے لیے اپنے وطن سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر مکان کرایہ پر لے کر رکھا ہے، اور اس مقام سے سامان دیہات میں لے جا کر فروخت کرتا ہے، دیہات سے کبھی ہفتہ، کبھی دس دن میں کرایہ کے مکان میں واپس آتا ہے، دو چار روز وہاں قیام کر کے پھر سامان لے کر چلا جاتا ہے اور اس کو فروخت کر کے واپس آجاتا ہے، اسی طرح وہاں کچھ دن گزار کر وطن اصلی کو واپس آجاتا ہے، تو یہ تاجر اگر ایک دفعہ بھی کرایہ کے مکان میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو اس صورت میں اس مکان میں اور قرب و جوار کے دیہات میں جہاں مسافت سفر نہ ہو پوری نماز پڑھے گا، اور اگر کرایہ کے مکان میں ایک دفعہ بھی پندرہ دن رہنے کی نیت سے نہیں ٹھہرا تو پھر کرایہ کے مکان اور اس کے آس پاس کے دیہات وغیرہ میں برابر قصر کرے گا اور راستہ میں بھی قصر کرے، پھر جب اپنے وطن کے شہر یا گاؤں میں آجائے تو پوری نماز پڑھے۔(۱)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر وإن نوی أقلّ من ذٰلک قصر ...... (قوله : ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی ...... الخ) ظاهر أن المراد حتی یدخل قریة أو بلداً فینوی ذٰلک وإلّا فنیة الإقامة بالقریة والبلد متحققة حال سفره إلیها ...... والأحسن فی الضابط لایزال مسافراً حتی یعزم علی الرجوع إلی بلده قبل استکمال مدة السفر ولو فی المفازة ...... أنّه إذا ثبت حکم السفر بالمفارقة ناویاً للسفر، ثمّ بدا له أن یرجع لحاجة أولا، فرجع صار مقیماً فی المفازة حتی أنّه یصلی أربعاً. (فتح القدیر : (۲/۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا

اگر کسی کے پاس متعدد بیویاں ہیں تو ان کے درمیان کھانا پینا ،لباس پوشاک، سکونت شب باشی اور ہدیہ تحفہ میں عدل اور برابری کرنا ضروری ہے۔(۱)

اگر کسی ایک کو دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو یہ ظلم اور ناانصافی ہے،اس کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوگی۔(۲)

تحفہ لانا

''ہدیہ دینا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۷۹)

تراویح کی نماز

مسافر سفر میں تراویح کی نماز بھی پڑھیں۔(۳)

(۱) يجب أن يعدل، أى لايجوز فيه أى فى القسم بالتسوية فى البيتوتة وفى الملبوس والمأكول والصحبة، (و فى الرد تحته)...... ففى الخانية: (وممّا يجب على الأزواج للنساء: العدل والتسوية بينهن فيما يملكه...... (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۱، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۲/ ۳۳۲) كتاب النكاح، فصل: و منها وجوب العدل بين النساء فى حقوقهن ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۳۴۰) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

(۲) وعن أبى هريرة عن النبىّ ﷺ قال : إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة و شقّه ساقط ، رواه الترمذى ، و أبوداؤد ، والنسائى ، وابن ماجه ، والدارمى . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

سنن الترمذى: (۱/ ۲۱۷) أبواب النكاح، باب ماجاء فى التسوية بين الضرائر ، ط: قديمى.

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمى .

(۳) فيقصر المسافر الفرض العلمى الرباعى ، فلاقصر للثنائى والثلاثى ، ولاللوتر فإنّه فرض عملى ، ولا فى السنن ، فإن كان فى حال نزول و قرار وأمن يأتى بالسنن وإن كان سائراً أو خائفاً فلايأتى بها وهو المختار . (قوله : وهو المختار) وقيل : الأفضل الفعل تقرباً ، وقيل الترك ترخصاً ، وقيل : كذلك إلاّ سنة الفجر ، والمغرب . (مراقى مع الطحطاوى : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:قديمى) . =

اگر تراویح کے وقت کسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جماعت سے ادا کریں، اور اگر جماعت نہ ملے تو تنہا پڑھیں، اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔(۱)

تردد کی حالت میں روزہ رکھنا

جو آدمی سفر کی حالت میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرے گا یا نہیں، تردد میں ہے، وہ بدستور مسافر ہے۔ نماز کی قصر کرے گا۔ اسی طرح جب تک قصر کرے گا روزہ کو بھی نہ رکھنا جائز ہوگا۔ البتہ سفر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا۔(۲)

تسبیح کم پڑھنا

مسافر کے لئے بھی رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھنا مسنون ہے اس

= الدر مع الرد : (۲/۱۲۳ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

الهندية: (۲/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(۱) فتسن أو تجب ...... على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج ...... فلاتجب على مريض و مقعد ...... وإرادة سفر ، (قال المحقق تحته :) أي وأقيمت الصلاة ويخشى أن تفوته القافلة بحر ، وأمّا السفر نفسه فليس بعذر . (الدر مع الرد : (۲/۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۷) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

(قوله : ويأتي المسافر بالسنن) أي الرواتب ، ولم يتعرض للقراءة لذكره لها في فصل القراءة حيث قال في المتن : ويسنّ في السفر مطلقاً الفاتحة وأي سورة شاء ، وتقدم أنّه فرّق في الهداية بين حالة القرار والفرار ، وتقدم الكلام فيه و قال في التاتارخانية ، ويخفف القراءة في السفر في الصلوات فقد صح "أنّ رسول الله ﷺ قرأ في الفجر في السفر الكافرون والإخلاص"...... (شامي : ۲/۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(۲) ولو دخل مصراً على عزم أن يخرج غداً أو بعد غدٍ ولم ينو مدة الإقامة حتى بقي على ذٰلك سنين قصر؛ لأن ابن عمر أقام بأذربيجان ستة أشهر ، و كان يقصر ، وعن جماعة من الصحابة رضي الله عنهم مثل ذٰلک...... (الهداية: مع فتح القدير: (۲/۱۰، ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) ، کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

سے کم نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

تشکیل مختلف مساجد میں

''تبلیغی کام مختلف مساجد میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۵/۱)

تعزیت تین دن بعد کرنا

''مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۲/۲)

تعزیتی سفر

تعزیتی سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ کسی کی مصیبت اور اس کے رنج وغم کے موقع پر مصیبت زدہ کے پاس پہونچ کر غم میں شریک ہونا اور تسلی کے کچھ کلمے کہہ دینا، اس کے لئے صبر وسکون کا بہترین سامان فراہم کرتا ہے، اور تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہنا، اس کے غم اور بے چینی کو ہلکا کر دیتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے ''کہ جس شخص نے مصیبت و پریشانی کی حالت میں مصیبت زدہ بھائی کو تسلی کے چند جملے کہہ دیئے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ بزرگی اور شرافت کے لباس سے اس کو سرفراز فرمائیں گے''

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ مصیبت زدہ کو ملے گا''۔(۲)

---

(۱) وأمّا التسبيحات فلاينقصها عن الثلاث . (شامي : ۲/ ۱۳۱) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

(۲) عن عبد الله عن النبيّ ﷺ قال : من عزّى مصاباً فله مثل أجره ...... (سنن الترمذي : (۱/ ۲۰۵) أبواب الجنائز ، باب ماجاء في أجر من عزّى مصاباً ، ط: قديمي)

📂 عن النبيّ ﷺ أنه قال : ما من مؤمن يعزّي أخاه بمصيبة إلّا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة يوم القيامة . (سنن ابن ماجه : (ص: ۱۱۵) أبواب ما جاء في الجنائز ، باب ماجاء في ثواب من عزّى مصاباً ، ط:قديمي)

📂 وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لا يفتن؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى أخاه بمصيبة، كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة، رواه ابن ماجه، وقوله عليه الصلاة والسلام: =

تفریح کے مقام

جس مقام پر انسان بیوی اور بچوں کے ساتھ مقیم ہو، خواہ مستقل ہو خواہ عارضی ہو، وہ اس کا وطن ہو جاتا ہے۔(۱)

= من عزى مصاباً فله مثل أجره، رواه الترمذى وابن ماجه، والتعزية أن يقول: أعظم الله أجرك، وأحسن عزاءك، وغفر لميتك. (شامى: (۲/۲۴۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبيل: مطلب في الثواب على المصيبة، ط:سعيد)

فتح القدير: (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، تتمة: قبيل: باب الشهيد، ط: رشيديه.

مراقى الفلاح: (ص: ۶۱۸، ۶۱۹) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل: فى حملها و دفنها، قبيل: فصل فى زيارة القبور، ط: قديمى.

(۱) (ثمّ) الأوطان ثلاثة، وطن أصلى، وهو: وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها..... فالوطن الأصلى ينتقض بمثله لا غير، وهو أن يتوطّن الإنسان فى بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها من بلدته، فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً له..... ثمّ الوطن الأصلى يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذلك، بأن كان له أهل و دار فى بلدتين أو أكثر، ولم يكن من نية أهله الخروج منها، وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل فى السنة، حتى أنّه لو خرج مسافراً من بلدة فيها أهله ودخل فى أى بلدة من البلاد الّتى فيها أهله، فيصير مقيماً من غير نية الإقامة، ولاينتقض الوطن الأصلى بوطن الإقامة ولا بوطن السكنىٰ؛ لأنّهما دونه، والشيئ لاينسخ بما هو دونه، وكذا لاينتقض بنية السفر، والخروج من وطنه مسافراً، وكان وطنه بها باقياً حتى يعود مقيماً فيها من غير تجديد النية. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً، مطلب فى: أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فى: الوطن الأصلى و وطن الإقامة، ط: سعيد.

والوطن الأصلى: هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها، وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير، وهو أن يتوطّن فى بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها، فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً، حتى لو دخله مسافرا لا يتمّ. قيّدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنّه استحدث أهلاً فى بلدة أخرىٰ فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها. وقيّد بقوله: بمثله؛ لأنّه لو باع داره ونقل عياله وخرج يريد أن يتوطّن بلدةً أخرىٰ ثمّ بدا له أن لايتوطّن ماقصده أوّلاً، ويتوطّن بلدة غيرها، فمرّ ببلده الأوّل، فإنّه يصلّى أربعاً؛ لأنّه لم يتوطّن غيره. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، [بحث الأوطان]، ط:سعيد)

جب تک وہاں اس کی بیوی بچے مقیم رہیں گے وطن رہے گا، صرف سفر سے وہ وطن باطل نہیں ہوگا، جب تک کہ وہاں سے بیوی بچوں کو لے کر منتقل نہ ہو جائے۔(۱)

مثلاً اگر کوئی شخص گرمی کے زمانہ میں سیر وتفریح کے ٹھنڈے مقام میں بیوی بچوں کے ساتھ قیام کرتا ہے، تو یہ مقام اس آدمی کا وطن ہو جائے گا۔ جب تک اس جگہ سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہو جائے گا، تب تک وطن رہے گا، اور پوری نماز پڑھے گا۔

تکبیر تشریق اور مسافر

اگر ۹، ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳، ذی الحجہ کی عصر تک کسی مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، تو مقیم امام کی اقتدا کی وجہ سے مسافر پر بھی فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر مسافر آدمی اکیلا نماز پڑھے گا تو اس پر تکبیر تشریق کہنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے اور اس پر فتوی ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱. علی الصفحة: ۱۴۰. ((ثمّ) الأوطان ثلاثة)

(۲) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر، والمرأة تخافت بالتکبیر. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذٰلک، تکبیرات التشریق، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۲/۱۶۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط:سعید.

الدر مع الرد: (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، [تکبیرات التشریق]، ط: سعید.

(۳) وأمّا شروطه فإقامة و مصر ومکتوبة...... الخ. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذٰلک تکبیرات أیّام التشریق، ط: رشیدیه)

وسنّ بعد فجر عرفة...... بشرط إقامة و مصر...... وشرط الإقامة احترازاً عن المسافر، فلاتکبیر علیه...... الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۶۴، ۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

فلایجب علی قروی ولا مسافر، ولو صلّی المسافرون فی المصر جماعة علی الأصحّ، بحر عن البدائع، أی: الأصحّ علی قول الإمام. (رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط:سعید) =

تنہا سفر نہ کرے

''سفر تنہا نہ کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۷۰/۱)

تہجد پڑھنا

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو تہجد پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= (وقالا: بوجوبه فور كلّ فرض مطلقاً) ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة؛ لأنّه تبع للمكتوبة...... (وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامّة الأمصار وكافّة الأعصار. قال ابن عابدين الشامي رحمه اللّٰه: (قوله: لأنّه تبع للمكتوبة) فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة، بحر. (قوله: وعليه الاعتماد...... الخ) هٰذا بناء على أنّه إذا اختلف الإمام وصاحباه فالعبرة لقوة الدليل، وهو الأصحّ، كما في آخر الحاوي القدسي. أو على أنّ قولهما في كلّ مسألة مروي عنه أيضاً وإلّا فكيف يفتي بقول غير صاحب المذهب. وبه اندفع ما في الفتح من ترجيح قوله هنا، وردّ فتوى المشايخ بقولهما، بحر. (الدر مع الرد: (۱۷۹/۲، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

وأمّا عندهما فهو واجب على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنّه تبع لها، فيجب على المسافر والمرأة والقرويّ. و قال في السراج الوهّاج والجوهرة: والفتوى على قولهما في هٰذا أيضًا، فالحاصل أنّ الفتوىٰ على قولهما في آخر وقته و فيمن يجب عليه. (البحر الرائق: (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) ''......بل السنة القصر و ترك التنفّل، ومراده النافلة الراتبة مع الفرائض كسنة الظهر والعصر، ونحوهما من المكتوبات، وأمّا النوافل المطلقة فقد كان ابن عمر يفعلها في السفر، وروى هو عن النبيّ ﷺ أنّه كان يفعلها، كما ثبت في مواضع من الصحيحين عنه، وقد اتّفق العلماء على استحباب النوافل المطلقة في السفر...... وأمّا النافلة فهي إلى خيرة المكلّف، فالرفق به أن تكون مشروعة، ويتخير إن شاء فعلها و حصل ثوابها وإن شاء تركها ولا شيئ عليه.'' (شرح النووي على صحيح مسلم: (۲۴۲/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي)

(ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار، وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنّه ترك لعذر. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

......وقد صحّ في كتب الأحاديث الصحاح عن جماعة من الصحابة ترك السنن في السفر، وقالوا: لو صلّينا السنّة لأكملنا الفريضة. (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية: (۷۳/۴) كتاب الصلاة، [الفصل] الثاني والعشرون في: السفر، نوع آخر، ط: رشيديه)

تیاری میں مدد دینا

حج اور جہاد بڑی عظیم عبادتیں ہیں، لیکن اگر کوئی شخص طاقت اور استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ عظیم عبادتیں خود انجام نہ دے سکے، اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ان عبادتوں کے ثواب میں حصہ دار بننے کا بہترین راستہ پیدا فرمایا ہے، وہ یہ کہ جو شخص کسی مجاہد کی تیاری میں مدد دے یا کسی حاجی کے حج کے سفر کی تیاری میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی جہاد اور حج کے ثواب میں حصہ دار بنا دیتے ہیں۔(۱)

تیمّم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر

مٹی کے ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

---

(۱) (أنّ رسول الله ﷺ قال: من جهّز غازيًا)، أى: هيّأ أسباب سفره، (في سبيل الله)، أى: في الجهاد (فقد غزا)، أى: حكماً، وحصل له ثواب الغزاة. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (٣٦٢/٧) كتاب الجهاد، الفصل الأوّل،] رقم الحديث: ٣٧٩٧]، رواية زيد بن خالد رضى الله عنه، وفيه أيضاً: (عن أبى أمامه رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: أفضل الصدقات ظلّ فسطاط فى سبيل الله): وهو أعمّ من أن يعطى للغازى أو الحاجّ و نحوهما، أو عارية، أو استظلالاً على وجه المشاركة. (٣٨٩/٧) الفصل الثانى، [رقم الحديث: ٣٨٢٧]، (قال رسول الله ﷺ: للغازى أجره): أى ثوابه الكامل المختصّ به، (وللجاعل): أى للمعين للغازى ببذل جعل له، أو بتجهيز أسبابه ومايحتاج إليه، (أجره): أى أجر نفقته، (وأجر الغازى): أى الذى يغزو بسبب أجرته. (مرقاة المفاتيح: (٤٠٣/٧)، كتاب الجهاد، الفصل الثانى، [رقم الحديث: ٣٨٤٢]، ط: حقانيه ملتان)

قوله ﷺ: من جهّز غازياً فقد غزا ......أى حصل له أجر بسبب الغزو، وهذا الأجر يحصل بكلّ جهاد، وسواء قليله و كثيره ولكلّ خالف له فى أهله بخير من قضاء حاجة لهم وإنفاق عليهم أو ذبّ عنهم أو مساعدتهم فى أمرهم. وقد يختلف قدر الثواب بقلّة ذلك و كثرته، وفى هذا الحديث الحث على الإحسان إلى من فعل مصلحة للمسلمين أو قام بأمر مهماتهم. (شرح النووى على صحيح مسلم: (١٣٧/٢، ١٣٨) كتاب الجهاد والإمارة، باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب و غيره ...... ،ط: قديمى)

نہیں ہوتا۔(۱)

تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا

اگر جنبی (ناپاک آدمی) نے شرعی عذر کی بنا پر تیمّم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے پر وہ تیمّم بھی ختم ہو جائے گا، مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، اگر پانی مل گیا اور استعمال پر قدرت بھی ہو گئی تو جنابت کا تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر مرض کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہو جائے گا، تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر کوئی کام غسل واجب کرنے والا پایا جائے گا تو تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۲)

اور وضو کو توڑنے والی چیزوں سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا، مثلاً کسی نے بیماری کی وجہ سے یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے جنابت کا تیمّم کیا، پھر وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش آئی مثلاً ریح خارج ہوئی یا خون نکلا یا پیشاب کیا وغیرہ تو اس سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا لیکن وضو والا تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۳)

---

(۱) وإذا تيمم مراراً من موضع واحد جاز ، كذا في التاتارخانية : (الفتاوى الهندية : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

▭ ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/۱۴۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

▭ بدائع الصنائع: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد.

▭ الدر مع الرد : (۱/۲۵۴) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۲،۳) (وناقضه ناقض الأصل) ولو غسلاً ، فلو تيمم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثاً لاجنبا ...... الخ. قال ابن عابدين الشامي تحته : ...... حاصله أنّه وإن نقض التيمم الوضوء كلّ ما نقض الغسل، لكن لاينقض تيممَ الغسل كل مانقض الوضوء ؛ لأنّه إذا تيمّم عن جنابة ثمّ بال مثلاً فهٰذا ناقض للوضوء ، لاينتقض به تيمم الغسل بل تنتقض طهارة الوضوء الّتي ضمنه ، فثبت له أحكام الحدث لا أحكام الجنابة ، فقد وجد ناقض الوضوء ،ولم ينتقض تيمّم الجنابة ...... (قوله : فلو تيمّم ...... الخ) ولو تيمم عن جنابه انتقض بناقض أصله وهو الغسل ، ومفهومه أنّه لاينتقض بغير ناقض أصله ...... الخ (الدر مع الرد : (۱/۲۵۴ ، ۲۵۵) كتاب الطهارة باب التيمم ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .

▭ مراقي الفلاح : (ص: ۱۲۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي .

تیمّم غسل کی نیت سے کرنا

"غسل کی نیت سے تیمّم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۱۱)

تیمّم کا حکم کب نازل ہوا؟

سن ۵ھ ہجری میں تیمّم کا حکم نازل ہوا۔ (۱)

جہاد کے ایک سفر کے دوران جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مدینہ طیبہ واپس آ رہے تھے، ایک ایسے مقام پر ٹھہرنا پڑا جہاں پانی دستیاب نہیں تھا جب نماز کا وقت آیا لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تب تیمّم کی یہ آیت نازل ہوئی (فلم تجدوا ماء...... الخ، سورۃ نساء) (۲)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن أبيه عن عائشة۔ زوج النبي۔ ﷺ قالت: خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره حتى إذا كنّا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقدٌ لي فأقام رسول الله ﷺ على التماسه و أقام الناس معه وليسوا على ماء، فأتى النّاس إلى أبي بكرن الصديق فقالوا: ألا ترى ماصنعت عائشة؟ أقامت برسول الله ﷺ والناس، وليسوا على ماء وليس معهم ماء...... فقام رسول الله ﷺ حين أصبح على غير ماء فأنزل الله۔ عزّ وجلّ۔ اٰية التيمم، فتيمّموا، فقال أُسيد بن الحضير: ما هي بأوّل بركتكم يا آل أبي بكر، قالت: فبعثنا البعير الّذي كنت عليه فأصبنا العقد تحته.
(صحيح البخاري: (۱/۴۸) كتاب التيمم، و قول الله عزّ وجلّ فلم تجدوا ماء......، ط: قديمي)

قوله: في بعض أسفاره: أي في غزوة بني المصطلق، وهي غزوة المريسيع الّتي كان فيها قصة الإفك. ۱۲ فتح الباري. (حاشية صحيح البخاري: (۱/۴۸) [رقم الحاشية: ۱])

ثمّ غزا بني المصطلق من خزاعة في شعبان سنة ست ...... وقال موسى بن عقبة سنة أربع قيل: سنة أربع سبق قلم من الكاتب في نسخ البخاري والّذي في مغازي موسى بن عقبة من عدة طرق أخرجها الحاكم و أبو سعيد النيسابوري و البيهقي في الدلائل و غيرهم سنة خمس، ولفظه عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب ثمّ قاتل رسول الله بني المصطلق وبني لحيان في شعبان سنة خمس. (عمدة القاري شرح الصحيح للبخاري: (۱۷/۲۰۱)، كتاب المغازي، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة، وهي غزوة المريسيع، ط: ادارة المطبعة المنيرية، بيروت)

فتح الباري شرح الصحيح للبخاري: (۷/۴۳۰)، كتاب المغازي، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة وهي غزوة المريسيع، ط: المكتبة السلفية.

(۲) يٰأيّها الّذين اٰمنوا لا تقربوا الصّلوٰة وأنتم سكارٰى ...... فلم تجدوا ماءً ا فتيمّموا صعيداً طيّبًا...... الأية. [النساء: ۴۳] =

تیمّم کا معنی

''تیمّم'' کے لغوی معنی قصد کرنا، اور شریعت کی زبان میں اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت سے پاک مٹی یا پاک مٹی کے قائم مقام کسی چیز کا قصد کرنا اور اس پاک مٹی کو چہرہ اور ہاتھوں پر لگانا۔(۱)

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی وغیرہ پر مارتے ہیں پھر

= عن هشام عن أبيه عن عائشة أنّها استعارت من أسماء قلادة، فهلكت فبعث رسول اللهﷺ رجالاً في طلبها، فوجدوها وأدركتهم الصلاة، وليس معهم ماء، فصلوا بغير وضوء فشكوا ذٰلك إلى رسول الله ﷺ، فأنزل الله آية التيمم، فقال أسيد بن الحضير لعائشة: جزاك الله خيراً، فوالله ما نزل بك أمر تكرهينه إلّا جعل الله لك وللمسلمين فيه خيراً. (جامع البيان في تفسير القرآن، تأليف الإمام الكبير المحدّث الشهير أبي جعفر محمد بن جرير الطبري: [المتوفى سنة ۳۱۰ھ] (ص: ۶۹) المجلد الرابع، الجزء الخامس، [النساء: ۴۳]، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

جامع أسباب النزول للسيوطي: (ص: ۱۰۰، ۱۰۱) سورة النساء، رقم الآية: ۴۳، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۱/۴۴)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا التيمم، ط: سعيد.

(۱) فالتيمم في اللغة: القصد، يقال: تيمم و يمم، إذا قصد. ومنه قول الشاعر:

وما أدري إذا يمّمت أرضا　　أريد الخير أيهما يليني

أألخير الّذي أن أبتغيه　　أم الشرّ الّذي هو يبتغيني

قول: يمّمت: أي قصدت. و في عرف الشرع: عبارة عن استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة. (بدائع الصنائع: (۱/۴۵) كتاب الطهارة، [بحث التيمم]، فصل: وأمّا التيمم ..... وأمّا بيان معناه، ط: سعيد)

التيمم لغةً: مطلق القصد، بخلاف الحجّ، فإنّه القصد إلى معظم، وشواهدهما كثيرة، واصطلاحاً على ما في شروح الهداية: القصد إلى الصعيد الطاهر للتطهير، وعلى ما في البدائع وغيره، استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة، وزيف الأول، بأنّ المقصد شرط لا ركن، والثاني لايشترط استعمال جزء من الأرض حتى يجوز بالحجر الأملس. فالحقّ: أنهّ اسم: لمسح الوجه واليدين على الصعيد الطاهر. والقصد شرط؛ لأنّه النية. (البحر الرائق: (۱/۱۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

هو من خصائص هٰذه الأمة، وهو لغةً: القصد مطلقاً. والحجّ لغةً: القصد إلى معظم. وشرعاً: مسح الوجه و اليدين عن صعيد مطهر، والقصد شرط؛ لأنّه النية. (مراقي الفلاح المطبوع مع حاشيته للعلامة الطحطاوي: (ص: ۱۱۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمي)

دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں، اس کے بعد ان ہاتھوں کو پورے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر ملتے ہیں۔(۱)

تیمّم کر کے نماز شروع کی، نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا

اگر کسی آدمی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی پانی مل گیا تو تیمّم فاسد ہو گیا، وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) صفحہ نمبر: ۱۴۸، کا حاشیۃ نمبر: ۲، (وأمّا کیفیۃ التیمّم) ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن وجد الماء فی الصلاة، فإن وجده قبل أن یقعد قدر التشهد الأخیر انتقض تیمّمه و توضأ واستقبل الصلاة عندنا......؛ لأنّ المتیمّم لایصیر محدثاً برؤیة الماء عندنا، بل الحدث السابق علی الشروع فی الصلاة، إلّا أنّه لم یظهر أثره فی حقّ الصلاة المؤداة للضرورة، ولاضرورة فی الصلاة الّتی لم تؤدّ فظهر أثر الحدث السابق...... وإن وجده بعد ما قعد قدر التشهد الأخیر أوبعد ما سلم وعلیه سجدتا السهو وعاد إلی السجود فسدت صلاته عند أبی حنیفة، ویلزمه الاستقبال، وعند أبی یوسف و محمّد یبطل تیمّمه وصلاته تامّة. وهٰذه من المسائل المعروفة بالاثنی عشریة...... وبیان ذٰلک: أنّ المتیمّم إذا وجد الماء صار محدثاً بالحدث السابق فی حقّ الصلاة الّتی لم تؤدّ؛ لأنّه وجد منه الحدث ولم یوجد منه مایزیله حقیقة؛ لأنّ التراب لیس بطهور حقیقةً إلاّ أنّه لم یظهر حکم الحدث فی حق الصلاة المؤداة للحرج، کیلا تجتمع علیه الصلوات، فیحرج فی قضائها فسقط اعتبار الحدث السابق دفعاً للحرج، ولا حرج فی الصلاة الّتی لم تؤدّ، وهٰذه الصلاة غیر مؤداة، فإنّ تحریمة الصلاة باقیة بلاخلاف، وکذا الرکن الأخیر باق؛ لأنّه وإن طال فهو فی حکم الرکن، کالقراءة إذا طالت، فظهر فیها حکم الحدث السابق، فتبیّن أن الشروع فیها لم یصحّ، کما لو اعترض هٰذا المعنی فی وسط الصلاة. (بدائع الصنائع: (۱/۵۷ ـ ۵۹) کتاب الطهارة، [التیمم]، فصل: وأمّا بیان ما ینقض التیمّم، ط: سعید)

☜ ثمّ اعلم أنّ المتیمّم إذا رأی مع رجل ماء کافیاً، فلایخلو إمّا أن یکون فی الصلاة أو خارجها، وفی کل منها إمّا أن یغلب علی ظنّه الإعطاء أو عدمه أو یشکّ، وفی کل منها إمّا إن سأله أو لا، وفی کل منها إمّا إن أعطاه أو لا، فهی أربعة و عشرون. فإن کان فی الصلاة و غلب علی ظنّه الإعطاء قطع وطلب الماء، فإن أعطاه توضأ وإلّا فتیمّمه باق، فلو أتمّها ثم سأله، فإن أعطاه استأنف وإن أبی تمّت، وکذا إذا أبی ثمّ أعطی، وإن غلب علی ظنّه عدم الإعطاء أو شکّ، لایقطع صلاته، فإن قطع وسأل، فإن أعطاه توضّأ وإلّا فتیمّمه باق، وإن أتمّ ثمّ سأل، فإن أعطاه، بطلت، وإن أبی تمّت. (البحر الرائق: (۱/۱۵۴)، کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید) =

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد پانی ملا ہے تو وہ نماز ہوگئی، اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

تیمّم کرنے کا طریقہ

پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لے اور اچھی طرح چہرہ پر مل لے کہ ایک بال کے برابر جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر جھاڑ لے اور دونوں ہاتھوں پر، کہنیوں تک مل لے۔(۲)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۱۴۷. (وإن وجد الماء في الصلاة)

= وفيه أيضاً : أن المتيمّم إذا سبقه حدث في خلال صلاته فانصرف ثمّ وجد ماء يتوضّأ ويبنى، والفرق بينه و بين المتيمّم الّذى وجد الماء في خلال صلاته حيث يستأنف؛ أنّ التيمّم ينتقض بصفة الاستناد إلى وجود الحدث عند إصابة الماء؛ لأنّه يصير محدثا بالحدث السابق؛ لأنّ الإصابة ليست بحدث، وفي هٰذه الصلاة لم ينتقض التيمّم عند إصابة الماء بصفة الاستناد لانتقاضه بالحدث الطارئ على التيمّم. (البحر الرائق: (۱/۱۵۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

(۲) وأمّا كيفية التيمّم، فذكر أبويوسف في الأمالي، قال: سألت أبا حنيفة عن التيمّم، فقال: التيمّم ضربتان: ضربة للوجه و ضربة لليدين إلى المرفقين، فقلت له: كيف هو؟ فضرب بيديه على الأرض، فأقبل بهما وأدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بهما وجهه، ثمّ أعاد كفّيه على الصعيد ثانياً، فأقبل بهما و أدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بذٰلك ظاهر الذراعين و باطنهما إلى المرفقين. و قال بعض مشايخنا: ينبغي أن يمسح بباطن أربع أصابع يده اليسرى ظاهر يده اليمنى من رؤوس الأصابع إلى المرفق، ثمّ يمسح بكفّه اليسرىٰ دون الأصابع باطن يده اليمنىٰ من المرفق إلى الرسغ، ثمّ يمرّ بباطن إبهامه اليسرىٰ على ظاهر إبهامه اليمنىٰ، ثمّ يفعل باليد اليسرىٰ كذٰلك. و قال بعضهم: يمسح بالضربة الثانية بباطن كفّه اليسرىٰ مع الأصابع ظاهر يده اليمنىٰ إلى المرفق، ثمّ يمسح به أيضاً باطن يده اليمنىٰ إلى أصل الإبهام، ثمّ يفعل بيده اليسرىٰ كذٰلك، ولايتكلّف. والأوّل أقرب إلى الاحتياط؛ لما فيه من الاحتراز عن استعمال التراب المستعمل بالقدر الممكن؛ لأنّ التراب الّذى على اليد يصير مستعملاً بالمسح، حتى لايتأدّى فرض الوجه واليدين بمسحة واحدة بضربة واحدة. ثمّ ذكر في ظاهر الرواية: أنّه ينفضهما نفضةً. وروى عن أبي يوسف: أنّه ينفضهما نفضتين. وقيل: إنّ هٰذا لايوجب اختلافاً؛ لأنّ المقصود من النفض تناثر التراب، صيانةً عن التلوّث الّذى يشبه المثلة؛ إذ التعبّد ورد بمسح كف مسّه التراب على العضوين، لاتلويثهما به، فلذٰلك ينفضهما. وهٰذا الغرض قد يحصل بالنفض مرّةً، وقد لايحصل إلّا بالنفض مرّتين على قدر مايلتصق باليدين من التراب، فإن حصل المقصود بنفضة واحدة اكتفى بها، وإن لم يحصل نفض نفضتين. =

تیمّم میں ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔(۱)

تیمّم کی شرائط

تیمّم صحیح ہونے کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

ا۔مسلمان ہونا ۲۔طہارت حاصل کرنے کی قابلیت ہونا ۳۔عذر ہونا یعنی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا، خواہ پانی میسر نہ ہو یا مرض کی وجہ سے استعمال کرنے پر قادر نہ ہونا ۴۔زمین کی جنس سے تیمّم کرنا ۵۔استیعاب یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر جھاڑنے کے بعد چہرے پر اور کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرے، یعنی ہر جگہ ہاتھ پھیرے کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے ۶۔نیت کرنا، یعنی دل سے ارادہ کرنا کہ تیمّم کرتا ہوں۔

ان شرطون میں سے اگر کوئی بھی ایک شرط موجود نہیں ہوگی تو تیمّم کرنا جائز نہیں ہو گا، مثلاً پانچ شرطیں موجود ہیں، مگر ایک شرط نہیں پائی جاتی تو تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔اسی طرح

= (بدائع الصنائع: (۱/۴٦) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل، وأمّا كيفية التيمّم، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر المختار: (۱/۲۳۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في صورة التيمّم، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/۲۸) كتاب الطهارة باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

الفتاوى الهندية: (۱/۳۰) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

(۱) وفي الفيض: ويخلّل لحيته و أصابعه ...... فبقي تخليل اللحية من السنن. (رد المحتار على الدر المختار: (۱/۲۳۲) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

ويخلل الأصابع ويمسح جميع بشرة الوجه. قال الطحطاوي في شرحه: وعن أبي يوسف: يمسح وجهه من غير تخليل اللحية، كذا في البناية. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/۲٦) كتاب الطهارة، باب التيمّم، بحث شروط صحّة التيمّم، الشرط الرابع: استيعاب المحلّ، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

اگر ایک موجود ہے، پانچ نہیں تو بھی تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

ہر عاقل و بالغ مسلمان خواہ مسافر ہو یا مقیم، خواہ شہر کی آبادی میں ہو یا شہر کی آبادی سے باہر، گاؤں میں ہو یا خالی میدان میں، ان شرائط کی موجودگی میں تیمّم کر سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) وشرطه ستّة : النية ، والمسح ، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ، والصعيد ، وكونه مطهرا ، و فقد الماء ...... و زاد ابن وهبان في الشروط : الإسلام ...... قال الشامي رحمه الله : وشرطه تسعة: وهي الستة الّتي في بيت الشارح ، وكون المسح بأكثر اليد ، وزوال ما ينافيه ، وطلب الماء لو ظنّ قربه . (الدر مع الرد : (۱/ ۲۳۰ ـ ۲۳۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

🗁 يصحّ بشروط ثمانية : الأول : النية ...... وشروط صحّة النية ثلاثة : الإسلام ، والتمييز ، والعلم بما ينويه ...... الثاني : العذر المبيح للتيمّم : كبعده ميلاً عن ماءٍ ، ولو في المصر ، وحصول مرض ، و برد ، يخاف منه التلف أو المرض ...... الثالث : أن يكون التيمّم بطاهر من جنس الأرض ، كالتراب والحجر والرمل ، ...... الرابع : استيعاب المحلّ بالمسح ...... الخامس: أن يمسح بجميع اليد ، أو بأكثرها ...... السادس : أن يكون بضربتين ، بباطن الكفين ...... السابع: انقطاع ماينافيه : من حيض ، أو نفاس ، أو حدث . الثامن : زوال من يمنع المسح ، كشمع ، و شحم . (نور الإيضاح مع مراقي الفلاح ، المطبوع مع حاشية الإمام أحمد الطحطاوي: (۱/ ۱۶۶ ـ ۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

🗁 بدائع الصنائع: (۱ / ۴۶ وما بعد) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع...... ط: سعيد.

(۲) الثاني: العذر المبيح للتيمّم: كبعده ميلاً عن ماءٍ، ولو في المصر...... الخ. (مراقي الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوي: (۱/ ۱۶۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

🗁 (والجنب الصحيح في المصر إذا خاف إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه يتيمّم عند أبي حنيفة رحمه الله...... وإن كان خارج المصر يتيمّم بالاتفاق، وإن خرج مسافراً أو محتطباً) أي غير مريد للسفر (أو خرج من قرية إلى قرية) أخرى (يجوز له التيمّم...... الخ). (غنية المستملي شرح منية المصلي، المعروف بـ"حلبی کبیر"، (ص: ۶۶، ۶۷) فصل في التيمّم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

🗁 إن خاف الجنب أو المحدث إن اغتسل أو توضأ أن يقتله البرد أو يمرضه تيمّم سواء كان خارج المصر أو فيه...... الخ. (البحر الرائق: (۱/ ۱۴۱)، كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

🗁 "......أجزأه التيمّم سواء كان في المفازة أو في المصر...... ولأبي حنيفة ما روى عن رسول الله ﷺ أنه بعث سرية وأمر عليهم عمرو بن العاص...... فقال لهم رسول الله ﷺ: ألاترون صاحبكم، كيف نظر لنفسه ولكم، ولم يأمره بالإعادة ولم يستفسره أنّه كان في مفازة أو مصر، ولأنّه علّل فعله بعلّة عامة وهي خوف الهلاك ورسول الله ﷺ استصوب ذلك منه. والحكم يتعمّم بعموم العلة...... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/ ۴۸) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن، ط: سعيد)

تیمّم کے لیے کتنا بڑا ڈھیلا ہونا چاہئے

''ڈھیلا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۸/۱)

تیمّم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجا میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں، فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضوکرنے کو ادب کے خلاف کہا ہے، اور وجہ یہی لکھی ہے کہ وضو کا پانی احترام کے قابل ہے، تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔(۱)

تیمّم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟

تیمّم وضو کے چار اعضاء میں سے صرف دو اعضاء کے لیے مشروع ہے، یعنی محض چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم ہوتا ہے باقی اعضاء کا نہیں ہوتا، کیونکہ تیمّم کی اجازت سہولت کے پیش نظر ہے، اس لیے تیمّم میں وضو کا کچھ حصہ کافی خیال کیا گیا ہے۔(۲)

---

(۱) و مکروهه ...... التوضّؤ ...... فی موضع نجس ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (الدر مع الرد : (۱/ ۱۳۱ ـ ۱۳۳) کتاب الطهارة ، مبحث : مکروهات الوضوء ، ط: سعید)

☐ وکره تحریماً [أی الاستنجاء]...... وأمّا الشیئ المحترم فلما ثبت فی الصحیحین من النهی عن إضاعة المال. (الدر مع الرد: (۳۳۹/۲) کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء قبل کتاب الصلاة، ط: سعید)

☐ قال فی شرح النقایة: وقد ضبط بعض العلماء ضبطاً جیداً. فقالوا: یجوز الاستنجاء بکلّ جامد، طاهر، منقّ، قلاع للأثر، غیر مؤذ، لیس بذی حرمة ولا شرف، ولایتعلق به حق للغیر. (فتح الملهم للشیخ العثمانی رحمه اللّٰه: (۱۷/۲)، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: مکتبه دار العلوم کراچی)

☐ (و) یسن (أن یستنجی بحجر منقٍ) بأن لایکون خشناً کالآجر ، ولاأملس کالعقیق ؛ لأن الإنقاء هو المقصود ولایکون إلاّ بالمنقی (ونحوه) من کلّ طاهر مزیلٍ بلاضرر ولیس متقوّماً ولامحترماً . (مراقی الفلاح مع حاشیة العلامة الطحطاوی : (۱/ ۲۶) کتاب الطهارة ، فصل فی الاستنجاء ، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

(۲) لماذا شرع التیممّ فی عضوین من أعضاء الوضوء ، وهما الوجه والیدان دون باقی الأعضاء ؟ الجواب : إن الغرض من التیمّم إنّما هو التخفیف فیکفی فیه أن یأتی ببعض صورة الوضوء علی أن العضوین الّذین یجب غسلهما دائما فی الوضوء : هما الوجه والیدان : أمّا الرأس فإنّه یجب مسحها فی جمیع الأحوال. وأمّا الرجلان فتارةً یغسلان، وتارةً یمسحان، وذلک فیما إذا کانا =

مزید یہ کہ یہ دونوں اعضاء وہی ہیں جن کا وضو میں دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ، اور سر کا تو بہر حال مسح ہوتا ہے دھونا نہیں ہوتا، اور دونوں پاؤں بھی دھوئے جاتے ہیں اور کبھی جب چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں، مسح کرلیا جاتا ہے ۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے صرف ان دو اعضاء کا مسح تیمّم میں فرض فرمایا جن کو دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں سہولت ہوگئی۔(۱)

تیمّم، وضو، غسل کا قائم مقام ہے

پانی دستیاب نہ ہونے، یا دستیاب ہونے کی صورت میں استعمال پر قدرت نہ ہونے، یا پانی کے استعمال سے معذور ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کی صورت میں تیمّم

= لابسا للخف فالله سبحانه و تعالىٰ أوجب التيمّم في العضوين اللّذين يجب غسلهما دائماً، ولايخفى ما في ذٰلك من التخفيف . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (١ / ١٥٠) ، قبل " أقسام التيمّم " ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

قال الشيخ ولي الله الدهلوي ـ قدّس الله روحه " لما دان من سنة الله من شرائعه أن يسهل عليهم كل ما لايستطيعونه، وكان أحق أنواع التيسير أن يسقط ما فيه حرج إلى بدل لتطمئنّ نفوسهم، ولا تختلف الخواطر عليهم بإهمال ما التزموه غاية الالتزام مرة واحدة، ولايألفوا ترك الطهارات أسقط الوضوء والغسل في المرض والسفر إلى التيمّم، ولما كان كذالك، كذٰلك نزل القضى في الملأ الأعلىٰ بإقامة التيمّم مقام الوضوء والغسل، وحصل له وجود تشبيهي أنّه طهارة من الطهارات...... أقول: إنّما خصّ الأرض؛ لأنّها لاتكاد تفقد، فهي أحق ما يرفع به الحرج، ولأنّها طهور في بعض الأشياء كالخفّ والسيف بدلاً عن الغسل بالماء، ولأنّ فيه تذللاً بمنزلة تعفير الوجه في التراب، وهو يناسب طلب العفو. وإنّما لم يفرّق بين بدل الغسل و الوضوء ولم يشرع التمرغ؛ لأنّ من حق مالايعقل معناه بادي الرأي أن يجعل كالمؤثر بالخاصية دون المقدار، فإنّه هو الّذي اطمأنّت نفوسهم به في هٰذا الباب، ولأنّ التمرّغ فيه بعض الحرج فلايصلح رافعاً للحرج بالكلية...... وإنّما لم يؤمر بمسح الرجل بالتراب؛ لأنّ الرجل محلّ الأوساخ، وإنّما يؤمر بما ليس حاصلاً ليحصل به التّنبّه. (فتح الملهم: (٣/ ٢٣٥، ٢٣٨) كتاب الطهارة، باب التيمّم، [رقم الحديث: ٨٢٦]، ط: مكتبه دار العلوم كراچى)

حجة الله البالغة : (١ / ١٨٠) من أبواب الطهارة ، مبحث في حكمة التيمّم ، ط: مير محمد كتب خانه .

(١) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ٢. على الصفحة: ١٥١ . (لماذا شرع التيمّم في عضوين)

وضو اور غسل کا قائم مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ان جلیل القدر نعمتوں میں سے ایک ہے جو اس نے اپنے فضل وکرم سے صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی، گزشتہ امتوں کی تربیت میں تیمّم کرنا جائز نہیں تھا۔(۱)

تین دن سے زائد ٹھہرنا

اگر کوئی شخص کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو میزبان کے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرنا بالکل مناسب نہیں ہے، ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو، اور وہ خود درخواست

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰہ الأنصاری قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ أعطیت خمساً لم یعطهن أحد قبلی...... وجعلت لی الأرض طیبة و طهوراً و مسجداً...... الخ . عن حذیفة قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: فضّلنا علی النّاس بثلاث...... وجعلت لنا الأرض کلّها مسجداً، وجعلت تربتها لنا طهوراً، إذا لم نجد الماء...... الخ. (صحیح المسلم: (۱/۱۹۹) کتاب المساجد، و مواضع الصلاة، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح : (ص: ۵۴) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، الفصل الأوّل ، ط : قدیمی .

وهو رخصة و فضیلة اختصّت به هٰذه الأمة دون سائر الأمم کما صرّحت به الأحادیث الصحیحة المشهورة . (معارف السنن شرح سنن الترمذی للعلامة محدث العصر محمد یوسف البنوری [المتوفّی : ۱۳۹۷] : (۱/۵۳۸) کتاب الطهارة ، باب ماجاء فی التیمّم ، ط: مجلس الدعوة التحقیق الإسلامی ، کراچی)

وهو من خصائص هٰذه الأمة بلاارتیاب. قال ابن عابدین رحمه اللّٰہ:۔ دلیله: قوله ﷺ: أعطیت خمسا لم یعطهم أحد من الأنبیاء قبلی: نصرت بالرعب مسیرة شهر، وجعلت لی الأرض، وفی روایة: ولأمّتی مسجداً و طهوراً...... رواه الشیخان و غیرهما. بل قال السیوطی: إنه متواتر، فلذا قال الشارح: بلا ارتیاب. (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

هو من خصائص هٰذه الأمة ...... الخ . (مراقی الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوی : (۱/۱۶۶) ، کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

ثمّ إعلم أنّ التیمّم لم یکن مشروعاً لغیر هٰذه الأمّة ، وإنّما شرع رخصةً لنا ، والرخصة فیه من حیث الآلة حیث اکتفی بالصعید الّذی هو ملوّث ، وفی محلّه بشطر أعضاء الوضوء . کذا فی المستصفی . (البحر الرائق : (۱/۱۳۸) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: سعید)

وهو خصوصیة ، خصّ اللّٰه سبحانه و تعالیٰ به هٰذه الأمة ۔ زادها اللّٰه تعالیٰ شرفاً ۔ (شرح النّووی علی صحیح مسلم : (۱/۱۶۰) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط : قدیمی)

کرے تو اس کی درخواست پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر کوئی مہمان کسی کے پاس ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس کو تین دن سے زائد ٹھہرنا پڑے، تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیے، میزبان کو تنگی اور پریشانی میں مبتلا نہ کرے۔(۲)

تین میل پر قصر کرنا

اگر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع ہو جاتا ہے، اگر اس صورت میں تین میل پر شہر کی آبادی ختم ہو

(۱) عن أبي شريح الكعبي أنّ رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، جائزته يوم وليلة، والضيافة ثلاثة أيام، فما بعد ذلک فهو صدقة، ولايحلّ له أن يثوى عنده حتى يحرّجه.
(صحيح البخاري: (۲/۹۰۶) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمي)
سنن أبي داؤد: (ص: ۶۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث: ۳۷۴۴، ۳۷۴۵]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، و (۲/۱۷۰)، ط: رحمانيه، لاهور)
مشكاة المصابيح: (ص: ۳۶۸) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، ط: قديمي.
مرقاة المفاتيح: (۸/۷۱) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، ط: حقانيه، ملتان.
وكذا من شرطه عجزه عن استعمال الماء، فالحاصل أن شروط التيمّم خمسة: النية، والمسح، والصعيد، وكونه طاهراً، والعذر: وهو العجز عن استعمال الماء حقيقة أو حكماً..... حتى أن المريض إذا خاف زيادة المرض بسبب الوضوء أو بالتحرک أو باستعمال الماء أو خاف إبطاء البرء من المرض بسبب ذلک جاز له التيمّم. (حلبي كبير: (ص: ۵۷) فصل في التيمّم، ط: نعمانيه، كوئٹه)
مراقي الفلاح: (ص: ۱۱۴، ۱۱۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمي.
البحر الرائق: (۱/۱۳۸–۱۴۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.
(۲) عن أبي شريح الكعبي أنّ رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، جائزته، يوم وليلة، والضيافة ثلثة أيام، فما بعد ذلک فهو صدقة، ولا يحلّ له أن يثوى عنده حتّى يحرّجه.
(صحيح البخاري: (۲/۹۰۶) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمي)
سنن أبي داؤد: (ص: ۶۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث: ۳۷۴۴]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، و (۲/۱۷۰) ط: رحمانيه.
مرقاة المفاتيح: (۸/۷۰، ۷۱) كتب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، [رقم الحديث: ۴۲۴۴]، ط: مكتبه حقانيه، ملتان.

جاتی ہے تو قصر شروع ہو جائے گا۔(۱)

اور اگر ۴۸ میل سے کم مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو اس صورت میں کسی حال میں بھی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا چاہے تین میل پر ہو یا اس سے زیادہ پر، بہر حال قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اگر کسی نے ایسی صورت میں قصر کیا تو اس نماز کو دوبارہ چار رکعات کے حساب سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲، ۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه ...... (قاصداً) ...... (مسيرة ثلاثه أيّام ولياليها) ...... الخ . قال ابن عابدين : (قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج ، إلى أنّه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافراً . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳ ، ۹۴) كتب الصلاة ، [بحث صلاة المسافر] فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط :سعيد .

يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ...... ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لا يترخّص أبداً . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ٹ

ٹخنے کٹ گئے

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۶/۱)

ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں

حکومت کی جانب سے ٹریفک کے جو قواعد اور ضوابط مقرر کیے گئے ہیں ان کا مقصد گزرگاہوں میں نظم وضبط پیدا کرنا ہے، اور ان کی پابندی صرف قانون کا تقاضا ہی نہیں، بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، اگر ان قوانین کی پابندی کی جائے گی تو معاشرے میں نظم وضبط پیدا ہوگا، لوگوں کو راحت ملے گی، اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لیے ممکنہ کوشش ہو سکے گی، تو ان سب اعمال پر ان شاء اللہ اجر وثواب ملے گا، اور اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس سے دو بڑے گناہ ہونگے: ایک لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا۔(۱) اور دوسرے نظم وضبط میں خلل ڈالنے کا، اور ذمہ داروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کا۔(۲)

---

(۱) عن أبی بكر الصديق رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به. (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸) كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر، الفصل الثانی: ط: قديمی)

عمدة القاری: (۲۱۸/۱) كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ط: رشيديه.

مرقاة المفاتيح: (۱۱۲/۶) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه.

(۲) عن عبدالله رضی الله عنه عن النبیﷺ قال: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحبّ وكره مالم يؤمن بمعصية، فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة. (صحيح البخاری: (۱۰۵۷/۲)، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام، ط: قديمی)

سنن أبی داؤد: (۳۷۲/۱) كتاب الجهاد، باب فی الطاعة، ط: رحمانية.

سنن الترمذی (۲۹۸/۱) أبواب الجهاد، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق، ط: قديمی.

ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم

ٹرین کے بیت الخلاء میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، اس سے وضو کرنا جائز ہے اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست نہیں۔(۱)

ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا

''پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۴)

ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ

''بس میں نماز کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۰)

ٹکٹ

ریل کے جس درجہ کا ٹکٹ ہے اس سے بڑے درجہ میں سفر کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱) وأقسام المياه الّتي يجوز أي يصلح التطهير بها سبعة مياه، أصلها ماء السمع ...... وماء البحر ...... وماء النهر وماء البئر، وكذا ما ذاب من الثلج والبرد ...... وماء العين، ثمّ المياه من حيث هي على خمسة أقسام: طاهر مطهر غير مكروه، وهو الماء المطلق الذي لم يخالفه مايصير به مقيداً. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲) كتاب الطهارة، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۱/۱۷۹) كتب الطهارة، باب المياه، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۷ ــ ۱۹) كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، : فيما يجوز به التوضؤ، ط: رشيديه.

الأصل بقاء ماكان على ماكان، وتتفرّع عليها مسائل: منها: شك في وجود النجس، فالأصل بقاء الطهارة، ولذا قال محمد: حوض تملأ منه الصغار والعبيد بالأيدي الدنسة و الجدار الوسخة، يجوز الوضوء منه ما لم يعلم به نجاسة. (شرح الأشباه والنظائر للحموي رحمه الله: (۱/۱۸۷، ۱۸۸) الفن الأوّل في القواعد الكليّة، النوع الأوّل، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشک، ط: ادارة القرآن)

(۲) وعن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ: الا لاتظلموا، الا لايحلّ مال امرئ إلّا بطيب نفس منه. رواه البيهقي. (مشكاة المصابيح: (۱/۲۵۵)، باب الغصب والعارية، الفصل الثاني: (ط: قديمي)

لايجوز التصرف في مال غيره بلا إذنه ولا ولايته ...... الخ. (الدر مع الرد: (۶/۲۰۰)، كتاب الغصب، ط: سعيد)

البتہ اپنے ٹکٹ سے کم درجہ کی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنا جائز ہے، لیکن اس صورت میں دونوں کے پیسوں کے درمیان جو فرق ہے اس کو کسی ترکیب سے وصول کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ریل والوں نے متعینہ درجہ میں بیٹھ کر سفر کرنے سے نہیں روکا، بلکہ مسافر خود اپنی مرضی سے کم درجہ کے ڈبہ میں بیٹھا ہے، اس میں ریل والوں کا قصور نہیں ہے۔ یہی حکم جہاز کا بھی ہے۔(۱)

ٹھہر گیا راستہ میں

''راستہ میں کہیں ٹھہر گیا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۸/۱)

---

(۱) ليس لذى الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه الشافعي وهو الأوسع. (الدر مع الرد:..................)

(قوله : وجوزه الشافعي) قدمنا في كتاب الحجر : أن عدم الجواز كان في زمانهم ، أمّا اليوم فالفتوى على الجواز (قوله : وهو الأوسع) لتعيّنه طريقاً لاستيفاء حقه فينتقل حقه من الصورة إلى المالية كما في الغصب والاتلاف " مجتبى " وفيه وجد دنانير مديونه وله عليه دراهم، فله أن يأخذه لاتحادهما جنسا في الثمنية . (شامي : (۴۲۲/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع ، ط: سعيد)

ج

جانور خریدنے کے بعد سفر کیا

''قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸/۲)

جانور کو مارنا

''سواری کے جانور کو مارنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۵۲/۱)

جائیداد

رہائش کے بغیر صرف جائیداد کی وجہ سے آدمی مقیم نہیں بنتا۔

اگر ایک آدمی کا مکان اور جائیداد ایک شہر یا گاؤں میں ہے، اور رہائش بھی اسی مکان میں تھی بعد میں اس گاؤں یا شہر سے دوسری جگہ منتقل ہوگیا اور وہاں گھر بنالیا، اور پہلی جگہ کی رہائش ختم کردی، اب صرف پہلی جگہ پر جائیداد زمین ہے رہائش نہیں ہے، اور زمین کی وجہ سے وہاں جانا پڑتا ہے اور دونوں جگہوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو اس صورت میں اگر یہ شخص جائیداد والی جگہ میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

---

(۱) (الوطن الأصلی) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي وإن بقي فيه عقار، قال: في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لا تبقى وطنا له ...... (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة)

🗁 البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب (صلاة) المسافر، ط: سعيد.

🗁 فتح القدير: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اور اگر جائیداد والی جگہ میں جاتے وقت پندرہ دن تک ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ دو چار دن میں واپس جانے کا ارادہ تھا یا جب رقم یا آمدنی وصول ہو جائے گی تو واپس آجائے گا، ان صورتوں میں برابر قصر کرے گا۔ اگر چہ بلا ارادہ زیادہ دن ٹھہرنا پڑے۔(۱)

جگہ شہر سے الگ ہوگئی

''محلّہ شہر سے الگ ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۱۲۰)

جگہ گھیرنا

جب تک دوسرے شرکاء کی رضامندی نہ ہو تو استحقاق سے زیادہ جگہ گھیرنا جائز نہیں ہے، مثلاً دس مسافروں کی سیٹ ہے اور دس ہی سوار ہیں تو ہر شخص کا حصہ ایک تختہ کا دسواں حصہ ہے تو دوسرے مسافروں کی رضامندی کے بغیر اس سے زیادہ جگہ پر قبضہ کرنا درست نہیں ہے، اور اگر آٹھ مسافر بیٹھے ہیں تو بقیہ دو سیٹوں میں سے ہر سیٹ کا چوتھائی حصہ ہر ایک مسافر کا حق ہے اس سے زیادہ نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولایزال) المسافر الّذی استحکم سفرہ ثلاثة بمضی أیام مسافر ، (یقصر حتی یدخل مصرہ یعنی وطنه الأصلی أو ینوی إقامته نصف شهر ببلد أو قریة ...... (وقصر إن نوی أقلّ منه) أی من نصف شهر (أو لم ینو) شیئًا (و بقی) علی ذٰلک (سنین) وهو ینوی الخروج فی غد أو بعد جمعة ؛ لأنّ علقمة بن قیس مکث کذٰلک بخوارزم سنین یقصر الصلاة . (مراقی الفلاح : (ص : ۴۲۵ ، ۴۲۶) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : قدیمی)

▭ شامی : (۱۲۶/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

▭ البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط : سعید .

(۲) عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ألا لاتظلموا ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه . (مشکاة المصابیح : (ص : ۲۵۵) ، کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، والفصل الثانی ، ط : قدیمی .

▭ لایجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیرہ بلاإذنه أو وکالة منه ...... وإن فعل کان ضامناً .
(شرح المجلة : (۶۱/۱) رقم المادة : ۹۶ ، ط : حنفیه)

▭ الهندیة : (۲۰۱/۲) ، کتاب الشرکة ، الباب الأوّل ، ط : رشیدیه .

جماعت ثانیہ

مسافروں کی جماعت کسی ایسی مسجد میں پہونچی، کہ اس میں امام، موذن متعین ہیں اور باقاعدہ جماعت ہو چکی ہے، تو ان کے لئے بھی مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ مسجد سے باہر جماعت کرانا بلا کراہت جائز ہے۔

اور اگر ایسی مسجد ہے جہاں امام اور موذن متعین نہیں ہیں تو وہاں دوسری جماعت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

جمع کرنا

''دونمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا

جس جگہ پر شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز درست نہیں ہے وہاں مسافروں نے جمعہ کی نیت سے دو رکعت فرض نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، بلکہ ظہر کی نیت

---

(۱) وتكرار الجماعة إلّا في مسجد على طريق فلابأس بذلک . (وقال ابن عابدين تحت قوله : و تكرار الجماعة) لما روى عبد الرحمٰن بن أبي بكر عن أبيه " أنّ رسول الله ﷺ خرج من بيته ليصلح بين الأنصار ، فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة ، فدخل رسول الله ﷺ في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة " ، ولو لم يكره تكرار الجماعة في المسجد لصلّى فيه، وري عن أنس " أنّ أصحاب رسول اللّٰه ﷺ كانوا إذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلوا في المسجد فرادى " ولأنّ التكرار يؤدى إلى تقليل الجماعة ؛ لأنّ الفأس إذا علموا أنّهم تفوتهم الجماعة يتعجلون فتكثر وإلا تأخرو اهـ بدائع ، وحينئذٍ فلو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى أهله فيه فإنّهم يصلون وحدانًا ، وهو ظاهر الرواية ، ظهيرية (قوله : إلّا في مسجد على طريق) هو ما ليس له إمام و مؤذن راتب فلايكره التكرار فيه بأذان و إقامة ، بل هو الأفضل. (الدر مع الرد : (۱/ ۳۹۵) باب الأذان ، مطلب في المؤذّن إذا كان غير محتسب في أذانه، ط: سعيد و (۱/ ۵۵۳) باب الإمامة ، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۵۴) ، كتاب الصلاة ، الباب الثاني : في الأذان ، الفصل الأوّل : في صفته وأحوال المؤذن ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

سے دو رکعت قصر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید و فروخت کرنا

"مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۶۲)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لیے ہوٹل میں کھانا کھانا چائے پینا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر تہمت کے گمان سے بچنے کے لیے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟(۲)

جمعہ کی نماز

مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے، اگر کہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے اور جمعہ کی نماز ادا کرے تو اچھا ہے، ضروری نہیں ہے، اگر مسافر نے جمعہ کی نماز پڑھ لی تو

---

(۱) و فی ما ذکرنا إشارة إلی أنّه لاتجوز فی الصغیرة الّتی لیس فیها قاض و منبر و خطیب ...... ألا تری أن فی الجواهر : لو صلّوا فی القری لزمهم أداء الظهر . (رد المحتار علی الدر المختار : (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

شرط صحتها أن تؤدی فی مصر ، حتی لا تصحّ فی قریة و لا مفازة ...... الخ . (البحر الرائق : (۱۴۰/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۱۱۵/۲ ، ۱۱۶) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : مکتبه غوثیه کراچی .

(۲) وفیه استحباب التحرز من التعرض لسوء الظن، وطلب السلامة...... (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: (۲۱۷/۱۱) أبواب الاعتکاف، باب هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد، تحت حدیث "إن الشیطان یبلغ من الإنسان مبلغ الدم......" رقمه: ۲۰۳۵، ط: رشیدیه)

فتح الباری لابن الحجر : (۲۸۰/۴) أبواب الاعتکاف ، بابٌ : هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد ، ط: دار المعرفة .

"فی نفسہ جائز ہے مگر ظنۂ تہمت سے بچنے کے لیے احتراز واجب ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے" (احسن الفتاوی: (۱۲۷/۴) کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ والعیدین، عنوان: اذان جمعہ کے بعد مسفر کے لیے خرید و فروخت، ط: سعید)

اس کے ذمہ سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی، اور اگر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی تو ظہر کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) حتی لا تجب الجمعة علی العبید والنسوان والمسافرین والمرضی ...... ومن لا جمعة علیه إن أدّاها جاز عن فرض الوقت ...... وإن نوی أن یخرج فی یومه ذٰلک قبل دخول الوقت أو بعد الدخول لاجمعة علیه، ولو صلّی مع ذٰلک کان مأجوراً. (الفتاوی الهندیة : (۱/۱۴۴، ۱۴۵) کتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط: رشیدیه)

(ومن لاجمعة علیه) کمریض و مسافر و رقیق وامرأة وأعمی ومقعد (إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) ؛ لأن سقوط الجمعة عنه للتخفیف علیه فإذا تحمّل ما لم یکلف به وهو الجمعة جاز عن ظهره کالمسافر إذا صام ، وکلام الشراح یدلّ علی أنّ الأفضل لهم الجمعة غیر أنّه یستثنیٰ منه المرأة ، لمنعها عن الجماعة .

قال العلامة الطحطاوی رحمه اللّٰه : (قوله : إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) قال القهستانی : الکلام مشیر إلی أنّ فرض الوقت هو الظهر فی حق المعذور و غیره ، لکنه مأمور بإسقاطه بأداء الجمعة حتما ، والمعذور له رخصة ، فالجمعة لیست بدلاً عن الظهر ؛ لأنّ حقیقة البدل هو مایصار إلیه عند تعذّر الأصل ، ولیس هٰذا کذٰلک ، ولیس الظهر بدلاً عنها ؛ لأنه هوفرض الوقت بل هی فرض مستقل فی ذٰلک الیوم یسقط به الظهر . قال فی الفتح : وهٰذا الوجه یستلزم وجوب الظهر أوّلا ثمّ إیجاب اسقاطه بالجمعة . وفائدته هٰذا الوجوب جواز المصیر إلیه عند العجز عن الجمعة ، اهـ (قوله : وکلام الشراح یدلّ ...... الخ) لقولهم : إن الظهر لهم یوم الجمعة رخصة ، فدلّ علی أن العزیمة صلاة الجمعة کذا فی الشرح . (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی : (۲/۱۳۷، ۱۳۸) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مکتبه غوثیه ، کراچی)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۲/۱۵۴ ، ۱۵۵) کتاب الصلاة ، ط: سعید .

(۲) وجاز للعبد والمریض والمسافر أن یؤم فیها...... الخ. (مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح المطبوع مع حاشیة الإمام الطحطاوی علیه : (۲/۱۲۶) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/۱۷۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیه.

ویصلح للإمامة فیها من صلح لغیرها ، فجازت لمسافر و عبد و مریض ...... الخ (الدر مع الرد : (۲/۱۵۵) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) ، کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

جمعہ کے دن سفر کرنا

جمعہ کے دن زوال سے پہلے سفر کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے۔ ہاں اگر جمعہ نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو حرام نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) (لابأس بالسفر يومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) كذا في الخانية. لكن عبارة الظهيرية وغيرها بلفظ دخول بدل خروج. (و قال في شرح المنية: والصحيح أنّه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصليها ولايكره قبل الزوال. قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: لابأس بالسفر ...... الخ) أقول: السفر غير قيد بل مثله ما إذا أراد الخروج إلى موضع لاتجب على أهله الجمعة، كما في التاتارخانية، (قوله: كذا في الخانية) وذكر مثله في التجنيس، وقال: إنّه استشكله شمس الأئمة الحلواني بأن اعتبار آخر الوقت إنّما يكون فيما ينفرد بأدائه والجمعة إنّما يؤدّيها مع الإمام والناس، فينبغي أن يعتبر وقت أدائهم، حتّى إذا كان لايخرج من المصر قبل أداء النّاس، ينبغي أن يلزمهم شهود الجمعة. اهـ

قلت: وذكر في التاتارخانية عن التهذيب اعتبار النداء، قيل: الأوّل، وقيل: الثاني، واعتمده في الشرنبلالية.

(قوله: و قال في شرح المنية) تأييد لما في الظهيرية، أفاد به أن ما في الخانية ضعيف، ط. وعلّله في شرح المنية بقوله: لعدم وجوبها قبله وتوجه الخطاب بالسعي إليها بعده اهـ.

قلت: وينبغي أن يستثنى ما إذا كانت تفوته رفقته لو صلّاها ولايمكنه الذهاب وحده. تأمل (الدر مع الرد: (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

▭ المصري إذا أراد أن يسافر يوم الجمعة لابأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر؛ لأنّ الجمعة إنّما تجب في آخر الوقت وهو مسافر في آخر الوقت. والمسافر إذا قدم المصر يوم الجمعة على عزم أن لايخرج يوم الجمعة لاتلزمه الجمعة مالم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً. (البحر الرائق: (۱۴۰/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (قوله: ويجب السعي إليها و ترك البيع ......) ...... والمراد من البيع ما يشغل عن السعي إليها حتى لو اشتغل بعمل آخر سوى البيع فهو مكروه أيضاً. كذا في السراج الوهّاج، وأشار بعطف ترك البيع على السعي إلى أنّه لو باع أو اشترى حالة السعي فهو مكروه أيضاً. وصرّح في السراج الوهّاج بعدمها إذا لم يشغله، وصرح بالوجوب ليفيد أن الاشتغال بعمل آخر مكروه كراهة تحريم؛ لأنّه في رتبته، ويصحّ إطلاق اسم الحرام عليه كما وقع في الهداية. وبه اندفع ما في غاية البيان من أن فيه نظراً؛ لأنّ البيع وقت الأذان جائز، لكنه مكروه. فإن المراد بالجواز الصحة لا الحلّ. (البحر الرائق: (۱۵۶/۲)، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)=

جن علاقے کے لوگوں پر جمعہ واجب ہونے کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ واجب نہیں وہاں کے لوگوں کے لیے زوال کے بعد بھی سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

اگر چند آدمی سفر میں ہیں اور شہر کی آبادی سے باہر ہیں تو جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں بلکہ ایسے مسافروں کو شہر میں جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کی صورت میں شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد ظہر کی نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔(۲)

= ولایکره الخروج للسفر یوم الجمعة قبل الزوال و بعده، وإن كان يعلم أنّه لايخرج من مصره إلّا بعد مضي الوقت يلزمه أن يشهد الجمعة، ويكره له الخروج قبل أدائها. كذا في محيط السرخسي. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

إذا أراد الرجل أن يسافر يوم الجمعة لابأس به إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر ؛ لأن الجمعة إنّما تجب في آخر الوقت وهو مسافر في آخر الوقت . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۱۷٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

(وكره) لمن تجب على الجمعة (الخروج من المصر) يوم الجمعة (بعد النداء) أي : الأذان الأوّل ، وقيل : الثاني ، (مالم يصلّ) الجمعة ؛ لأنّه شمله الأمر بالسعي قبل تحققه بالسير ، وإذا خرج قبل الزوال فلابأس به بلا خلاف عندنا ، وكذا بعد الفراغ منها وإن لم يدركها .

مراقي الفلاح مع حاشية الإمام الطحاوي (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: غوثيه.

(۱) (قوله : وكره لمن تجب عليه الجمعة) أطلق الكراهة فتكون تحريمية ، وأخرج من لاتجب عليه ، فلاكراهة في خروجه . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مكتبه غوثيه ، كراچى)

الهندية: (۱/۱۴۸، ۱۴۹) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۷٦) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط:رشيديه.

(۲) (ولا بأس بالسفر يومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) . (الدر مع الرد : (۲/۱٦۲) باب الجمعة ، ط : سعيد)

(وحرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها في يومها بمصر) (قوله بمصر) أمّا لو كان في قرية فلايكره لعدم صحة الجمعة فيها . (شامي : (۲/۱۵۵) باب الجمعة ، مطلب في شروط وجوب الجمعة ، ط: سعيد)

(وكره) تحريماً (لمعذور و مسجون) ومسافر (أداء ظهر بجماعة في مصر) قبل الجمعة و بعدها ؛ لتقليل الجماعة و صورة المعارضة . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : تحريماً) ذكر في البحر : أنّه ظاهر كلامهم . قلت : بل صرّح به القهستاني . (قوله : أداء الظهر بجماعةٍ) مفهومه : =

....

= أن القضاء بالجماعة غير مكروه ، وفي البحر : وقيد بالظهر ؛ لأن في غيرها لابأس أن يصلّوا جماعة ، اهـ (قوله : في مصر) بخلاف القرىٰ ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، فكان هٰذا اليوم في حقهم كغيره من الأيام ، شرح المنية . وفي المعراج عن المجتبى : من لاتجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة . (قوله : لتقليل الجماعة) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، بحر . وكذا إذا علم أنه يصلي بعدها بجماعة ربما يتركها ليصلي معه ، فافهم . (قوله : وصورة المعارضة) ؛ لأنّ شعار المسلمين في هٰذا اليوم صلاة الجمعة و قصد المعارضة لهم يؤدّى إلى أمر عظيم فكان في صورتها كراهة التحريم . رحمتي . (الدر مع الرد : (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : سعيد)

ومن لاتجب عليهم الجمعة من أهل القرىٰ ، والبوادى لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة . والمسافرون إذا حضروا يوم الجمعة في مصر يصلّون فرادىٰ ، وكذٰلك أهل المصر إذا فاتتهم الجمعة ، وأهل السجن والمرض ، ويكره لهم الجماعة ، كذا في فتاوى قاضي خان . (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط : رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۱۷۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط : رشيديه .

(قوله : وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في المصر) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، وما علّل به في الهداية أوّلاً بقوله : لما فيه من الإخلال بالجمعة إذ هي جامعة للجماعات ، مبنى على عدم جواز تعدّدها في مصر واحد ، وهو خلاف المنصوص عليه رواية و دراية . قيد بالمصر ؛ لأن الجماعة غير مكروهة في حق أهل السواد ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، وأفاد بالكراهة أن الصلاة صحيحة لاستجماع شرائطها . وفي فتاوى الولوالجي : قوم لا يجب عليهم أن لايحضروا الجمعة لبعد الموضع صلّوا الظهر جماعة ؛ لأنّه لا يؤدى إلى تقليل الجماعة في الجمعة اهـ . فإن كانوا في السواد فظاهر ، وإن كانوا في المصر فهي مستثناة من كلام المصنف، ولو حذف المصنف المعذور والمسجون لكان أولىٰ ، فإن أداء الظهر بجماعة مكروه يوم الجمعة مطلقاً ، قال في الظهيرية : جماعة فاتتهم الجماعة في المصر فإنّهم يصلّون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة اهـ . وذكر الولوالجي : ولا يصلّي يوم الجمعة جماعة في مصر ولا يؤذن ولا يقيم في سجن و غيره لصلاة . ولو زاد أو أداءه منفرداً قبل صلاة الإمام لكان أولىٰ ، لما في الخلاصة : ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة ، وإن لم يؤخر يكره ، هو الصحيح اهـ . .....بالجماعة ، لما في التفاريق : أنّ المعذور يصلّي الظهر بأذان وإقامة وإن كان لاتستحبّ الجماعة ، و قيد بالظهر ؛ لأنّ في غيرها لابأس أن يصلوا جماعة وظاهر كلامهم : أن الكراهة في مسئلة الكتاب تحريمية ؛ لأنّ الجماعة مؤدية إلى الحرام ،وما أدى إليه فهو مكروه تحريماً . (البحر الرائق : (۲/۱۵۴) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : سعيد)

جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۱)

جمعہ میں قضا یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا نماز یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

---

(۱) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تأخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة، وإن لم يؤخر يكره في الصحيح. كذا في الوجيز للكردي. (الفتاوى الهندية: (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

أمّا المعذور فيستحب له تأخيرها إلى فراغ الإمام، كمايأتي. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض تأخيرها إلى فراغ الإمام وكره إن لم يؤخر، هو الصحيح. قال ابن عابدين الشامي رحمه الله: (قوله: ويستحبّ للمريض) عبارة القهستاني: المعذور، وهي أعم، (قوله: وكره) ظاهر قوله: يستحب، أن الكراهة تنزيهية، نهر. وعليه فما في شرح الدرر للشيخ اسمٰعيل عن المحيط من عدم الكراهة اتفاقاً محمول على نفي التحريمية. (الدر مع الرد: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة وإن لم يؤخره يكره، هو الصحيح اهـ. (البحر الرائق: (۱۵۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۲) إذا تذكر في صلاة الجمعة أن عليه فجر يوم أو فائتة أخرىٰ، فهو على وجوه، إن كان الوقت بحال لو اشتغل بالفائتة يخرج الوقت يمضي في الجمعة عند الكلّ؛ لأن الترتيب يسقط عند ضيق الوقت، وإن كان في الوقت سعة بحيث يعلم أنه لو اشتغل بالفائتة لا تفوته الجمعة فإنّه يقطع الجمعة في قولهم، ويقضي الفائتة. وإن علم أنّه لو اشتغل بالفائتة تفوته الجمعة لكن يمكنه أداء الظهر في آخر الوقت اختلفوا فيه، قال أبو حنيفة و أبو يوسف رحمهما اللّٰه تعالىٰ: يقطع الجمعة و يقضي الفائتة، ويصلّي الظهر، و قال محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ: ويمضي في الجمعة ولايقطع. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه) =

جنابت کا تیمّم کب ٹوٹے گا؟

''تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۴/۱)

جنابت لاحق ہو جائے تو کیا کرے؟

مسجد میں سونے کی حالت میں جنابت لاحق ہوگئی تو احساس ہوتے ہی غسل کے لیے فوراً نکل جائے، مستحب یہ ہے کہ تیمّم کرلے پھر نکلے، اور اگر کسی وجہ سے فوراً نکلنا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرنا واجب اور ضروری ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، یعنی اگر بعض افراد جنازہ کی نماز ادا کرلیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے، اگر راستہ میں جنازہ ملے، اور اس جنازہ پر نماز پڑھی جا چکی ہے تو مسافر کے لئے دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں، اور اگر اس جنازہ پر نماز

= ولو ذكر في الجمعة أن عليه الفجر ، فإن كان لايخاف فوت الجمعة يقطعها ويبدأ بالفجر ، ولو فات الوقت يتمّ الجمعة لسقوط الترتيب بضيق الوقت ، أمّا لو خاف فوت الجمعة لا الوقت فعندهما يبدأ بالفجر و عند محمد يتمّ الجمعة كذا في معراج الدراية . (الفتاوى الهندية : (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۵۲/۲ ، ۱۵۳) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة، [صلاة الجمعة] فصل: وأمّا كيفية فرضيتها، ط: سعيد.

(۱) ولو احتلم فيه ، إن خرج مسرعاً تيمم ندباً ، وإن مكث لخوف فوجوباً ولايصلّي ولايقرأ .
وفي الرد : (قوله : تيمم ندباً ...... أقول : والظاهر أن هذا في الخروج أمّا في الدخول فيجب ...... ولو أصابته جنابة في المسجد ، قيل : لايباح له الخروج من غير تيمم اعتباراً بالدخول ، وقيل : يباح اهـ . فجعل الخلاف في الخروج دون الدخول ، والوجه فيه ظاهر ولا يخفى على الماهر . (الشامية : (۱۷۲/۱) كتاب الطهارة ، مطلب ، سنن الغسل ، ط:سعيد)

الطحطاوي على الدر : (۹۸/۱) كتاب الطهارة ، ط: مكتبة العربية .

(وإذا احتلم في المسجد يتيمم للخروج إذا لم يخف) من لص أو غيره لعدم الضرورة وإن خاف يجلس مع التيمم للضرورة ، فإن الضرورات تبيح المحظورات . (حلبي كبير : (ص: ۶۱) كتاب الطهارة ، سنن الغسل ، فروع إن اجنبت المرأة ، ط: سهيل اكيڈمی)

نہیں پڑھی گئی تو مسافر کے لئے بھی جنازہ کی نماز میں شریک ہونا بہتر ہے، ہاں اگر کچھ دشواری ہو، یا اس کو جانے کی جلدی ہو اور نماز جنازہ میں تاخیر ہو تو مسافر جنازہ کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔(۱)

جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمّم کی شرط

جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر تیمّم کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ اس پر غبار ہو، اور غبار اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے، اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكراً كان أو أنثىٰ سقط عن الباقين. (الهندية: (۱/۱٦۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه)

الشامية: (۲/۲۰۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۸۳) كتاب الصلاة، فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى.

وبعضهم جوّزوا للمسافر ترك السنن، والمختار أنّه لايأتى بها فى حال الخوف، ويأتى بها فى حال القرار والأمن. (الهندية: (۱/۱۳۹)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه

(۲) و سورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبا أو لبدا أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة الّتى عليها غبار فإذ وقع الغبار على يديه تيمّم ...... ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد كذا فى السراج وهو الصحيح. (الهندية: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمم، الفصل الأوّل فى أمور لابدّ منها فى التيمم، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/٦۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل فيما يجوز به التيمم، ط:رشيديه.

(قوله: وإن لم يكن عليه نقع وبه بلا عجز) أى وإن لم يكن على جنس الأرض غبار حتى لو وضع يده على حجر لا غبار عليه يجوز ...... وقوله: وبه بلا عجز، أى بالنقع يجوز التيمم بلاعجز عن التراب. (البحر الرائق: (۱/۱۴۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم

جنگ بندی کے بعد سفر کی حالت میں فوج جس افسر کے ماتحت ہیں، اس سے معلوم کریں، اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایک جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو پوری نماز پڑھ لیا کریں، اور اگر پندرہ دن سے کم رہنا معلوم ہو جائے تو قصر کریں یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔

لیکن اگر متعلقہ افسر کچھ نہ بتلائے تو پھر فوج جس حالت میں ہو اس کا اعتبار ہوگا یعنی اگر سفر میں ہیں تو قصر کرے اور اگر مقیم ہے تو پوری پڑھا کرے اسی طرح اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایک ہی جگہ پر رہنا ہے پھر پوری نماز پڑھا کرے۔ (۱)

(۱) و كل من كان تبعًا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي، فيصير الجندي مقيماً في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر، كذا في الكافي في نواقض الوضوء، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه، ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه، حتى أن المرأة إذا كانت مع الزوج، والرقيق مع مولاه، والتلميذ مع استاذه، والأجير مع مستأجره، والجندي مع أميره، فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط ...... إن لم يعلم التبع بإقامة الأصل، قيل: يصير مقيماً، وقيل: لايصير مقيماً، وهو الأصح؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجاً و ضرراً، وهو مدفوعٌ شرعاً. (الهندية: (۱/۱۴۱)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

و في "الفتاوى العتابية": و كل من صار مقيماً بنية غيره، وهو يقصر ولايعلم في "المنتقى": أنه يعيد عند محمد، و قال أبو الليث عن أبي يوسف: لايعيد، هذا إذا أخبر أصحابه، وأمّا إذا نوى في نفسه ولم يخبر أحداً قالوا: بأنّه لايلزمه الإعادة، و في الينابع: فإن نوى الإقامة، ولم يخبر هم إلا بعد أيّام فإن صلاتهم في تلك الأيام جائزة، ويتمون صلاتهم بعد ما علموا. وروى عن أصحابنا رحمهم الله: أن عليهم أن يعيدوها، والأوّل أصحّ. (الفتاوى التاتارخانية: (۱۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته و يصير مقيماً بنية إقامة غيره. ط: قديمي)

(والمعتبر نية المتبوع)؛ لأنّه الأصل لاالتابع كامرأة و فاها مهر المعجل، وعبد غير مكاتب وجندي إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال و أجير و أسير و غريم و تلميذ مع زوج و مولى وأمير و مستأجر لف نشر مرتب (الشامية: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم

اگر جنگ کا میدان وطن اقامت سے سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو قصر کریں، اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں۔(۱)

جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے

اگر کوئی شخص گھنے جنگل میں رہتا ہے تو جب تک وہ جھاڑی سے باہر نہیں نکل جائے گا مسافر نہیں ہوگا جبکہ وہ جنگل بہت زیادہ وسیع نہ ہو ورنہ صرف آبادی سے باہر نکلنے کی صورت میں مسافر ہو جائے گا۔(۲)

جنگ میں گم ہوگیا

''مسافر انقلاب میں گم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۲/۲)

جنگی قیدی دار الحرب میں قصر کریں یا اتمام

جنگی قیدی دار الحرب میں پوری نماز پڑھیں قصر نہ کریں، کیونکہ جنگی قیدی

---

(۱) أقلّ مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيام، كذا في التبيين. (الهندية: ۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الشامية: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) قوله (من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها: قال في الإمداد، فيشترط مفارقتها ولو متفرقة، وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطبا واسعاً جداً. (الشامية: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الفقه الإسلامي وأدلته: (۱۳۵۱/۲) الباب الثاني: الصلاة، المبحث الثالث صلاة المسافر، المطلب الأوّل قصر الصلاة الرباعية، ثالثاً، شروطِ القصر، ط: رشيديه.

دارالحرب کے افسروں کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں مسافر نہیں ہیں۔(۱)

اگر جنگی قیدی دارالحرب کے کسی شہر، قصبہ یا فناء شہر میں ہیں تو جمعہ اور عیدین کی نماز بھی پڑھیں۔(۲)

جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

''بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۴)

جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف تو صحیح ہو جائیگا، بشرطیکہ ہوائی جہاز طواف کے دوران مسجد کی حد میں داخل رہے، لیکن عذر کے بغیر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے دم دینا واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔اسی طرح

---

(۱) وحكم الأسير كحكم العبد لاتعتبر نيته . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۱٦٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الشامية : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

الهندية:(۱/۱۴۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والسابع الإذن العام ...... فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة ؛ لأن الإذن العام مقرر لأهله و غلقه لمنع العدو لاالمصلي ...... وفي الشامية تحت (قوله ؛ أو قصره) ...... قلت : وينبغي أن يكون محل النزاع ما إذا كانت لاتقام إلّا في محل واحد ، أمّا لو تعددت فلا ؛ لأنّه لايتحقق التفويت كما أفاده التعليل ، تأمل . (الشامية : (۲/۱۵۱ ، ۱۵۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط:سعيد)

وهي فرض عين كذا في التهذيب (ثمّ لوجوبها شرائط في المصلي) وهي الحرية والذكورة والإقامة والصحة ......حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الهندية : ۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

اعلم أن للجمعة شروط للوجوب ...... و شروط للأداء ...... الثاني الإقامة ، فلاتجب على المسافر لقوله عليه السلام الجمعة واجبة إلّا على صبي أو مملوك أو مسافر . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۸) ، كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الجمعة ، ط: سهيل اكيڈمی)

اگر کسی نے عذر کے بغیر گاڑی یا جھولے پر سوار ہو کر طواف کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ طواف کی حقیقت بیت اللہ کے چاروں طرف گھومنا ہے، اور بیت اللہ کے متعلق یہ تصریح موجود ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک ''کعبہ'' ہے اس لئے طواف، خانہ کعبہ سے اوپر ہو کر کرنا بھی جائز ہے۔(۲)

جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر میدان عرفات کے اوپر سے گزرنے سے عرفات کا وقوف ادا نہیں ہوگا، کیونکہ وقوف عرفہ کے متعلق یہ تصریح نہیں کہ زمین سے آسمان تک میدان عرفہ ہے بلکہ اکثر و بیشتر کتابوں میں عرفات میں ٹھہرنے کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا ركنه فحصوله كائنا حول البيت سواء كان بفعل نفسه أو بفعل غيره، و سواء كان عاجزا عن الطواف بنفسه...... أو كان قادرا على الطواف بنفسه...... غير أنه إن كان عاجزا أجزأه ولا شيئ عليه وإن كان قادرا أجزأه لكن يلزمه دم. (بدائع الصنائع: (۱۲۸/۲) كتاب الحج، فصل أمّا ركنه، ط: سعيد)

☜ الشامية : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

☜ ارشاد السارى إلى مناسك ملاعلى قارى : (ص: ۱۴۹) فصل فى مكان الطواف مكانه حول البيت لا فيه ، ط، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

☜ البحر العميق: (۱۱۰۶/۲) الباب العاشر، فصل فى بيان أنواع الأطوفة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) (ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعا عن البيت (أى من جدرانه كما صرح به صاحب الغاية (جاز) لأن حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهوى . (ارشاد السارى إلى مناسك ملا على قارى : (ص: ۱۵۰) ، فصل فى مكان الطواف ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

☜ أن القبلة هى الكعبة عرصتها و هوائها إلى عنان السماء لا البناء؛ لأنه ينقل، ولذا حين أزيل البناء فى زمن ابن زبير والحجاج لم يترك الصحابة والتابعون الصلاة...... فعلم أن القبلة هى العرصة والهواء ولذا لو صلى على أبى قبيس جاز بلا خلاف. (حلبى كبير: (ص: ۶۱۶) مسائل شتى، ط: سهيل اكيڈمى)

☜ الشامية : (۳۵۳/۲) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فى الكعبة ، ط: سعيد .

(۳) (فإذا نزل) أى بعرفات (يمكث فيها) أى لايخرج عنها . (ارشاد السارى إلى مناسك ملاعلى قارى : (ص: ۱۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☜ بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكانه ، ط: سعيد .

☜ ومكانه أى من أرض عرفات للوقوف و نفس المسجد للطواف . (الشامية : (۴۶۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .)

جہاز کے پانی کا حکم

جہاز کے باتھ روم میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر وضو نہیں ہے تو ایسے پانی سے وضو کرلیا کرے تیمّم نہ کرے۔ (۱)

جہاز کے عملہ کا حکم

''بحری جہاز کے عملہ کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۹۰)

جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

''قبلہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۳)

جہاز میں عید کی نماز کا حکم

عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے وہ تمام شرائط ہیں جو جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی شرائط ہیں، یعنی جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست ہے وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں اور جمعہ صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے اور یہی تمام شرائط عید کے لئے بھی ہیں، بحری جہاز ہو یا ہوائی جہاز نہ شہر ہے نہ فنائے شہر ہے نہ قصبہ اور گاؤں ہے اس لئے وہاں جمعہ اور عید کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر جہاز میں پندرہ دن قیام رہے تو اس سے آدمی مقیم نہیں بنے گا۔

---

(۱) عند أبي يوسف: لابأس بالوضوء إذا لم يتغير أحد أوصافه كذا في شرح الوقاية، وفي النصاب و عليه الفتوى كذا في المضمرات. (هندية: (۱/ ۱۷) كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱/ ۱۲۳) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه الّتي يجوز الوضوء بها والّتي لايجوز. الخ، ط: قديمي.

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/ ۳) كتاب الطهارة، فصل في الطهارة بالماء، ط: رشيديه.

اسی طرح ریل وغیرہ کی سواری میں بھی عید کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔(۱)

جہاز والے سے ضمان لینا

مسافر لوگ جہاز میں جو بیگ وغیرہ بورڈنگ کارڈ لیتے وقت جہاز والے کے حوالہ کرتے ہیں اور ان سے ٹوکن لیتے ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری جہاز والوں پر ہے، اگر ایسا بیگ یا سامان وغیرہ گم ہو جائے تو جہاز والوں سے اس کا ضمان لینا جائز ہے

اگر ایسا بیگ یا سامان دیتے وقت مقررہ وزن سے زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے وزن چارج دینا پڑا تو وہ رقم بھی لینا جائز ہوگا۔

یہی حکم بس اور ریل کا بھی ہے۔(۲)

---

(۱) وأما شرائط وجوبها و جوازها فكل ما هو شرط وجوب الجمعة و جوازها فهو شرط وجوب صلاة العيدين و جوازها من الإمام والمصر والجماعة والوقت إلّا الخطبة فإنّها سنة بعد الصلاة.
(بدائع الصنائع: (۲۷۵/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين في شرائط وجوبها و جوازها، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۵۷/۲)، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۶۶) فصل في صلاة العيد، ط: سهيل اكيڈمي.

(۲) (ويضمن بالتعدى) وهذا حكم الأمانات. (الشامية: (۳۲۰/۴) باب الشركة، ط: سعيد)

فتح القدير: (۸۰/۹) كتاب الرهن، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۳۴/۶) كتاب الهبة، فصل في حكم الهبة، ط: سعيد.

ولا يضمن ماهلك في يده وإن شرط عليه الضمان ...... خلافاً للأشباه (قوله: خلافاً للأشباه) أي من أنّه إن شرط ضمانه ضمن اجماعاً، وهو المنقول عن الخلاصة، وعزاه ابن ملك للجامع،...... قلت: عن الأشباه معزيًا للزيلعي: إنّ الوديعة بأجر مضمونة فليحفظ. الدر مع الرد: (۶۵/۶ ــ ۶۸) كتاب الأجارة، باب ضمان الأجير، مطلب: يفتى بالقياس على قوله: و مطلب: ضمان الأجرى المشترك مقيد بثلاثة شرائط، ط: سعيد)

چ

چاشت

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو چاشت کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

چپل چرانا

مسجد وغیرہ سے چپل چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

اور اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک مسجد سے چوری کا دوسرے مالک کو تکلیف پہنچانے کا، ایسے لوگوں کی موت عبرتناک ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ویأتی) المسافر (بالسنن) إن کان (فی حال أمن و قرار وإلّا) بأن کان فی خوف و فرار (لا) یأتی بها هو المختار؛ لأنّه ترک لعذر، تجنیس، و قیل: إلّا سنة الفجر. وفی الشامیة: و قال الهندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر. (الشامیة: (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندیة: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

التاتارخانیة: (۵/۲)، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی.

(۲) ﴿ یٰأیّها الّذین اٰمنوا لاتأکلوا أموالکم بینکم بالباطل ﴾ بما لم یتجه الشریعة من نحو السرقة، والخیانة، والغصب، والقمار، وعقود الربا. (تفسیر مدارک: (۲۴۸/۱) سورة النساء: [رقم الآیة: ۲۹] ط: قدیمی)

الکشاف: (۵۳۳/۱) سورة النساء: ([رقم الآیة: ۲۹] ط: قدیمی.

صفوة التفاسیر للصابونی: (۲۴۸/۱) نساء: [رقم الآیة: ۲۹]، ط: قدیمی.

(۳) من أراد أدنی مضرة للمسلمین ابتلاه اللّٰه تعالیٰ فی ماله و نفسه و من أراد نفعهم أصابه اللّٰه فی نفسه و ماله خیراً. (مرقاة المفاتیح: (۱۱۲/۶)، کتاب البیوع، باب الاحتکار، الفصل الثالث، ط: رشیدیه)

﴿ والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً وإثماً مبیناً ﴾.

(والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات) یفعلون بهم مایتأذون به من قول أو فعل (فقد احتملوا بهتاناً أی فعلًا شنیعًا) وقیل ما هو کالبهتان أی الکذب الّذی یبهت الشخص لفظاعته فی الإثم.

(روح المعانی: (۳۵۹/۲۲) [رقم الآیة: ۵۸] ط: رشیدیه)

الشامیة: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید.

چٹائی

مسافر کے لئے مسجد کی چٹائی لیٹنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے مگر احتیاط کرنا بہتر ہے نماز کے اوقات کے علاوہ مسجد کی بجلی اور پنکھا استعمال نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ مسجد کے چراغ کو نماز کے اوقات کے علاوہ اوقات میں درس وتدریس کے لئے استعمال کرنا درست نہیں، تہائی رات تک چونکہ عموماً عشاء کی نماز ہوتی ہے اس لئے تہائی رات تک مسجد کے چراغ کی روشنی میں درس وتدریس میں مشغول رہنا جائز ہے اس کے بعد نہیں لہذا تہائی رات کے بعد سونے کے لئے بھی بجلی اور پنکھے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔(۱)

چرانا

جہاز وغیرہ کے باتھ روم سے صابن، تیل اور میک اپ وغیرہ کا سامان چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں، اسی طرح مسجد کے وضو خانوں سے صابن، تیل، تولیہ وغیرہ، چرانا اور اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲) اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک چوری کا دوسرے بعد

---

(۱) ولابأس بترک سراج المسجد إلى ثلث الليل ؛ لأنّ لهم أن يؤخروا الصلاة إلى ثلث الليل ولايترک أكثر من ذلک ، إلّا إذا شرطه الواقف أو كان معتاداً فى ذلک الموضع ويجوز أن يدرس الكتاب بضوئه قبل الصلاة وبعدها ما دام النّاس يصلون فيه . (حلبى كبير : (ص: ۶۱۴) فصل فى أحكام المسجد ، ط: سهيل اكيڈمى)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۶۸/۱) كتاب الطهارة، فصل فى المسجد، ط: رشيديه.

الهندية : (۱۱۰/۱) كتاب الصلاة ، قبيل الباب الثامن فى صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

(۲) عن أبى حرة الرقاشى عن عمه قال قال رسول الله ﷺ : ألا لاتظلموا ألا لايحل مال امرئ إلّا بطيب نفس منه . رواه البيهقى فى شعب الإيمان والدار قطنى فى المجتبى . (مشكاة المصابيح : (۲۶۱/۱) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، ط: رحمانيه)

متولى المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد إلى بيته، وله أن يحمله من البيت إلى المسجد. (الهندية: (۴۶۲/۲) كتب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۲۹۴/۳) ، كتاب الوقف ، باب الرجل يجعل داره مسجداً ، ط: رشيديه .

میں آنے والوں کی تکلیف دہی کا۔(۱)

چلتا پھرتا تاجر

"چلتا پھرتا مسافر" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۸)

چلتا پھرتا مسافر

چلتا پھرتا مسافر تاجر جو دور دراز علاقے میں جاتا ہے، اور کسی بھی مقام پر چند دن سے زائد نہیں ٹھہرتا بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور علاقے جایا کرتا ہے تو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہیں آئے گا یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا تب تک وہ قصر کرتا رہے گا۔(۲)

چلتی گاڑی میں نماز کا حکم

چلتی گاڑی میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص چلتی گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہے، اور وقت کے اندر اسٹیشن پر اتر کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحشية السابقة رقم : ۳ في الصفحة رقم: ۱۷۶ . (من أراد أدنى مضرة للمسلمين)

(۲) وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيماً : فالمسافر يصير مقيما بوجود الإقامة . والإقامة تثبت بأربعة أشياء : أحدها : صريح نية الإقامة ، وهو أن ينوى الإقامة خمسة عشر يوماً في مكانٍ واحدٍ، صالحٍ للإقامة ، فلابدّ من أربعة أشياءٍ : نية الإقامة ، ونية مدّة الإقامة ، واتحاد المكان ، وصلاحيته للإقامة .
(بدائع الصنائع : (۱/۹۷) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد)
الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلوة المسافر ، ط: رشيديه .
حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلوة المسافر ، ط: سهيل اكيدمي .

(۳) وإذا صلى قاعداً في السفينة وهي تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه الله وعندهما لا تجوز ...... وأجمعوا أنه لو كان بحال يدور رأسه لوقام تجوز الصلاة فيها قاعداً كذا في الخلاصة . (الهندية : (۱/۱۴۳ ، ۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، قبيل الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)
الشامية: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد.
التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

چمڑا

سور کی کھال کے علاوہ باقی جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور موزے پاک کھال سے ہی بنائے جاتے ہیں اس لئے بازار میں عام طور پر چمڑے کے جو موزے ملتے ہیں وہ پاک ہیں استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم

چمڑے کے موزوں کے اندر عام سوتی اور اونی موزے وغیرہ پہننا درست ہے۔(۲) اور ایسے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۱) وكل إهاب دبغ فقد طهر ...... إلّا جلد الخنزير والآدمي . (البحر الرائق : (۱/۹۹ ، ۱۰۰) كتاب الطهارة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۲۰۳ ، ۲۰۴) كتاب الطهارة ، باب المياه ، مطلب : في أحكام الدباغة، ط: سعيد .

الهندية : (۳/۱۱۵) كتاب البيوع ، الباب التاسع فيما يجوز بيعه و مالايجوز ، الفصل الخامس في بيع المُحرِم الصيدَ ، وفي بيع المحرمات ، ط: رشيديه .

ويمسح على الجورب المجلد وهو الّذي وضع الجلد على أعلاه ، وأسفله . (الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۴۶) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

الشامية : (۱/۲۶۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ونقل من فتاوى الشاذي أنّ ما يلبس من الكرباس المجرد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً وقطعة كرباس تلف على الرجل لايمنع ؛ لأنّه غير مقصود باللبس لكن يفهم ممّا ذكر في الكافي أنّه يجوز المسح عليه ؛ لأنّ الخف الغير الصالح للمسح إذا لم يكن فاصلاً فلأن لا يكون الكرباس فاصلاً أولىٰ . اهـ وقد وقع في عصرنا بين فقهاء الروم بالروم كلام كثير في هٰذه المسئلة فمنهم من تمسك بما في فتاوى الشاذي وأفتى بمنع المسح على الخف الّذي تحته الكرباس ...... ومنهم من أفتىٰ بالجواز وهو الحق لما قدمناه عن غاية البيان . (البحر الرائق: (۱/۱۸۱ ، ۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

منحة الخالق على البحر الرائق: (۱/۱۸۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۱۱۲) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی .

الشامية : (۱/۲۶۹) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

چندہ کی بقیہ رقم

اگر کسی علاقے میں کوئی مسافر آکر وفات پا گیا، اس کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ کیا گیا اس میں سے کچھ رقم بچ گئی تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہے کہ بقیہ رقم کس نے دی ہے تو وہ رقم اس کو دے دی جائے، اور اگر بقیہ رقم کس نے دی ہے معلوم نہیں تو کسی غریب آدمی کی تجہیز و تکفین میں استعمال کی جائے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہو رقم کسی غریب محتاج کو صدقہ کر دے۔ (۱)

چور نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۷۱)

چوڑائی پر مسح کرنا

اگر دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (۲)

---

(۱) رجل مات فی مسجد قوم فقام أحدهم وجمع الدراهم، ففضل من ذلک شیئ إن عرف صاحب الفضل رده علیه، وإن لم یعرف کفن به محتاجاً آخر، وإن لم یقدر علی صرفه إلی الکفن یتصدق به علی الفقراء. (الهندية: (۱/۱۶۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه)

☜ الخانية علی هامش الهندية: (۱/۱۸۹) کتاب الصلاة، باب فی غسل المیت وما یتعلق به من الصلاة علی الجنازة والتکفین وغیر ذلک، ط: رشیدیه.

☜ قلت: وفی مختارات النوازل لصاحب الهداية: فقیر مات فجمع من النّاس الدراهم وکفنوه وفضل شیئ، إن عرف صاحبه یرد علیه، وإلّا یصرف إلی کفن فقیر آخر أو یتصدق به. (الشامية: (۲/۲۰۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل فی الکفن، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج، ط: سعید)

☜ التاتارخانية: (۲/۱۱۳) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم آخر فی کیفیة التکفین، ط: قدیمی.

(۲) ولو مسح بثلاث أصابع موضوعة غیر ممدودة یجوز ویکون مخالفاً للسنة کذا فی منیة المصلی. (الهندية: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه)

☜ وکذا لو مسح علیهما عرضاً جاز وکذا لو مسح بثلثة أصابع موضوعة وضعاً غیر ممدودة یجوز أیضاً لما قلنا ولکنه یکون مخالفاً للسنة فی جمیع ذلک. (حلبی کبیر: ص: ۱۱۰)، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی) =

چومنا

''گلے ملنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۵/۲)

چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے

جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے وہاں نمازوں کے اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کی جائیں۔ مثلاً چوبیس گھنٹے کے دن رات ہوتے ہیں اس میں اندازہ سے پانچوں نمازوں کے اوقات الگ الگ متعین کر کے پانچوں وقت کی نماز ادا کریں، اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کی ابتداء اور انتہا کے اوقات کو بھی متعین کریں، یا ایسے علاقے کے لوگ ان کے ایسے قریبی علاقے کے اعتبار سے روزہ کی ابتداء اور انتہا کا حساب کریں جہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔ (۱)

مزید تفصیل کے لئے ''طویل دن والے علاقوں میں روزے کا حکم'' کے عنوان کے تحت ''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص ۱۴۵ دیکھیں۔

= لو مسح عليهما عرضاً أجزأه ولكن يكون مخالفا للسنة . (التاتارخانية : (١/ ١٩٩) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، النوع الأول في صورة المسح وكيفيته و مقداره ، ط: قديمي)

(١) قال الرملي في شرح المنهاج : ويجرى ذلك فيما لو مكث الشمس عند قوم مدة ، قال في إمداد الفتاح قلت : وكذلك يقدر لجميع الأجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة ، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعاً في الصلوات. (الشامية : (١/ ٣٦٥) كتاب الصلاة ، مطلب في فاقد وقت العشاء ، ط: سعيد)

(قوله : وليس مثل اليوم) روى مسلم عن النواس بن سمعان قال : ذكر رسول الله ﷺ الدجّال و لبثه في الأرض أربعين يوماً ، يوم كسنة و يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيّامه كأيّامكم قلنا فذلك اليوم الّذى كسنة يكفينا فيه صلاة يوم ؟ قال : لا ، قدروا له قدره اهـ . قال الأسنوى ويقاس عليه اليوم التاليان واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالاً بحديث الدجّال ، وتبعه ابن الشحنة في ألغازه وذكر في المنح أنّه المذهب ، ولاينوى القضاء لفقد وقت الأداء . (الطحطاوى على المراقي : ص: ١٧٨) كتاب الصلاة ، ط: قديمي)

(البحر الرائق : (١/ ٢٤٧) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

چیز لے لی قیمت ادا نہ کر سکا

''قیمت ادا نہ ہو سکی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۸۵)

چیز ملی

جہاز ریل یا گاڑی وغیرہ میں اگر کسی کی کوئی چیز ملی ہے، تو اس کو اٹھا کر اپنے کام میں لانا جائز نہیں،، بلکہ مالک کو واپس کرنے کی نیت سے حفاظت سے رکھے اور اگر ممکن ہے تو اعلان بھی کرے، اگر اعلان اور انتظار کے بعد مالک کے ملنے سے مایوسی ہوگئی تو کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کر دے، اور اگر خود محتاج اور زکوۃ کے مستحق ہے تو خود استعمال کر سکتا ہے۔

اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو مالک کو بتا دے کہ صدقہ کر دیا ہے، اگر وہ اس پر راضی ہو جائے بہتر ورنہ اپنی جیب سے رقم دیدے، اور ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔(۱)

---

(۱) وإذا رفع اللقطة يعرّفها ......ويعرف الملتقط في الأسواق والشوارع مدة يغلب على ظنه أن صاحبها لايطلبها بعد ذلك ...... ثمّ بعد تعريف المدة المذكورة ، الملتقط مخيّر بين أن يحفظها حسبة وبين أن يتصدّق بها ، فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط ...... إن كان الملتقط محتاجًا ، فله أن يصرف اللقطة إلى نفسه بعد التعريف ، كذا في المحيط وإن كان الملتقط غنيا لايصرفها إلى نفسه بل يتصدق . (الهندية : (۲/ ۲۸۹ ، ۲۹۱) كتاب اللقطة ، ط: رشيديه)

الشامية : (۴/ ۲۷۸ ــ ۲۸۰) ، كتاب اللقطة ، ط: سعيد .

المحيط البرهاني : (۸/ ۱۷۲) ، كتاب اللقطة ، الفصل الثاني في تعريف اللقطة ومايصنع بها بعد التعريف ، ط : ادارة القرآن .

ح
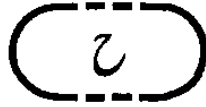
حاجی پر قربانی کا حکم

''مسافر حاجی پر قربانی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۵)

حاجی حج کے سفر میں مرجائے

''حج کے سفر میں حاجی مرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۸۶)

حاجی کی اقامت کی نیت

اگر حاجی ۲۳، ذی قعدہ کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اس کی نیت درست نہیں اور وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اس کو درمیان میں عرفات میں ضرور جانا ہے اس لئے اقامت صحیح ہونے کی شرط نہیں پائی جائے گی، اور وہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا البتہ مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

حادثہ میں مسافر مرگیا

اگر مسافر ٹرین، بس وغیرہ سے گر کر مرجائے یا کٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا، دینوی اعتبار سے اس پر شہادت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو غسل دینے کے بعد کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۲)

---

(۱) ذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيّام العشر و نوى الإقامة نصف شهر لاتصح ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلى عرفات فلايتحقق الشرط . (الهندية : (۱/۱۴۰) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۱/۹۸)، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير به المسافر مقيماً، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) شهيد في حكم الآخرة فقط ......والغريق إذا مات بالغرق ، والغريب إذا مات بالغربة . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/۱۵۸۹) المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحكام الجنائز والشهداء والقبور ، المطلب الرابع في الشهادة في سبيل الله ، ط: رشيديه) =

حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر

اگر حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا آدمی کا سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام ہو چکا ہے تو وہ مقیم ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن قیام نہیں ہوا بلکہ اس سے کم ہوا ہے تو وہ مسافر ہے مقیم نہیں ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرے گا، البتہ اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع أو احترق بالنّار أو مات تحت هدم لايكون شهيدا أى فى حكم الدنيا وإلّا فقد شهد رسول الله ﷺ للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنّهم شهداء، فينالون ثواب الشهداء ، كذا في البدائع . (البحر الرائق : (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط:سعيد)

ولما أطلق الشهيد بطريق الاتساع على الغريق والحريق والغريب و غيرهم مما كان لهم ثواب المقتولين . (مجمع الأنهر : (۲۳۳/۱) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى والكوفة والحيرة لايسير مقيماً وإن كان إحداهما تبعاً للآخر ...... يصير مقيماً . (الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حين أتاها كان بينه و بين يوم التروية خمسة عشر يوماً أو أكثر فحينئذٍ يصير مقيماً ثمّ بالخروج إلى منى و عرفات لايصير مسافراً . (المبسوط للسرخسى : (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قوله: (لابمكة ومنى) أى لونوى الإقامة بمكة خمسة عشر يوماً فإنّه لايتم الصلاه؛ لأنّ الإقامة لاتكون في مكانين . (البحر الرائق : (۱۳۲/۲) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين ، فإن كانا مصراً واحداً أو قريه واحدة صار مقماً ؛ لأنّهما متحدان ...... وإن كانا مصرين نحو مكة و منى أو الكوفة والحيرة أو قريتين ، أو إحداهما مصراً والأخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنّهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، فصل فى بيان ما يصير به المسافر مقيماً ، ط: سعيد)

حج کے سفر کے وقت کی دعا

حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے دوست احباب اور قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کرے اور ان سے اپنا قصور معاف کرائے اور ان سے خیر و بھلائی کی دعا کی درخواست کرے جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، اور جب دروازہ کے قریب آئے تو سورۃ انا انزلنا الخ پڑھے، اور جب گھر سے باہر آئے اپنی استطاعت کے مطابق کچھ صدقہ کرے اور آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْیُجْهَلَ عَلَیَّ“.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

اگر اس دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو مضمون اور مفہوم کے مطابق اپنی زبان میں دعا کرے، اور جہاز پر سوار ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھے۔(۱)

---

(۱) وليتصدق بشيئ عند خروجه من منزله...... وإذا خرج من منزله فليقل اللّٰهم إنّي أعوذبك أن أضل أو أضل أ وأزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ . (فتح القدير : (۳۱۹/۲) كتاب الحج ، مقدمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط: رشيديه)

☜ وإذا أراد الخروج من باب منزله يقول : بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ، توكّلت على اللّٰه ربّ العرش العظيم لاحول ولا قوّة إلّا باللّٰه ، استغفر اللّٰه وأتوب إليه ، ثمّ قرأ " ﴿ إنّا أنزلناه ...... ﴾ وختمها . (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر : (۲٦٥/۱) كتاب الحج ، باب ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت : ۱۴۱۰ھ ، ۱۹۹۸ م)

☜ فإذا بلغ باب داره قرأ : ﴿ إنّا أنزلناه في ليلة القدر ﴾ . (فتح القدير : (۳۲۰/۲) ، كتاب الحج ، (المقدمة الموعودة) ط: المكتبة الرشيديه)

☜ إذا أراد الرجل أن يحج قالوا ينبغي أن يقضي ديونه ......و سنتهما أن يصلي ركعتين بسورة الإخلاص ويدعو بالدعاء المعروف للاستخارة عنه عليه السلام ثم يبدأ بالتوبة وإخلاص النية وردّ المظالم والاتحلال من خصومه ومن كل من عامله كذا في فتح القدير ، وقضاء ما قصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك ...... =

حج کے سفر میں حاجی مرجائے

اگر حج کے سفر کے دوران مسافر کا انتقال ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

ا۔جس سال حج فرض ہوا تھا اگر اسی سال حج کے لئے چلا گیا تھا، اور موت کی وجہ سے حج ادا نہیں کر سکا، تو اس صورت میں انتقال کے وقت حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۔اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، اور تاخیر کر کے دوسرے کسی سال کو حج کے لئے جارہا تھا کہ سفر کے دوران فوت ہو گیا، تو اس کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا

= ويتجرد عن الرياء والسمعة والفخر ...... ويودع أهله و أخواته ويستحلهم ويطلب دعائهم ويأتيهم لذٰلک...... ويصلي ركعتين قبل أن يخرج من بيته . (الهندية : (۱/ ۲۱۹، ۲۲۰) كتاب المناسک ، الباب الأوّل في تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه الخ، ط: رشيديه)

☜ ويستأذن أبويه و دائنه و كفيله ويودع المسجد بركعتين و معارفه و يستحلهم ويلتمس دعائهم ويتصدق بشيئ عند خروجه .(الشامية : (۲/ ۴۷۱) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

☜ التاتارخانية : (۲/ ۴۳۸ ، ۴۳۹) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن كراچی .

☜ يستحب أن يتصدق بشيئ من ماله قبل خروجه و بعده على الفقراء ...... ينبغي إذا أراد الخروج من منزله أن يصلي ركعتين ...... ويستحب أن يقرأ بعد سلامه آية الكرسي ولإيلاف قريش ...... يستحب أن يودع المسافر أهله و عياله وأقاربه و جيرانه وإخوانه ويلتمس منهم الدعاء ويستحل منهم ، ويتوصل إلى تطييب قلوبهم بمايقدر عليه ، فبذٰلک يخلصون له الدعاء...... إذا خرج من بيته يستحب أن يقول ما صح عن النبيّ ﷺ في ذٰلک و هو ما روته أم سلمة ، أنّ النبيّ ﷺ : كان إذا خرج من بيته قال : بسم الله توكلت على الله ، اللّٰه إنّي أعوذبک أن أضل أو أضلّ أو أزلّ أو أزلّ أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ " ...... (البحر العميق : (۱/ ۴۵۹ ، ۴۶۱ ، ۴۶۳ ، ۴۶۷) الباب الخامس في أمور تتعلق بالسفر ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكية)

☜ ويتصدق بشيئ عند خروجه من منزله ...... وإذا كرج من منزله فليقل اللّٰهم إنّي أعوذبل أن أضل أو أضل ؤو ؤزلّ أو أزلّ أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ . (فتح القدير : (۲/ ۳۱۹) كتاب الحج ، مقدّمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط: رشيديه)

واجب ہوگا، اگر وصیت نہیں کرسکا تو پھر ورثاء اگر اپنی طرف سے حج بدل کرادیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

حج کے سفر میں موت آجائے

"سفر حج میں موت ہوجانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۷۶)

حق برابر ہے

ریل یا جہاز میں یا ریلوے پلیٹ فارم پر یا ویٹنگ روم میں جہاں سب مسافروں کا حق برابر ہے اس میں کوئی اپنا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں مثلاً گندگی پھیلانا، پھل وغیرہ کھا کر چھلکے بکھیر دینا، پان کی پیک یا سگریٹ کا دھواں اس طرح نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو، سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر لعنت کے الفاظ آچکے ہیں۔(۲)

---

(۱) خرج المكلّف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه ، إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه ، أمّا لو حج عن عامه فلا . (الشامية : (۲/۶۰۴) ، كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب في حج الصرورة ، ط:سعيد)

وإذا حج الرجل عن أبيه أو عن أمه حجة الإسلام من غير وصية أوصى بها الميت أجزأه إن شاء اللّٰه تعالىٰ . (كتاب المبسوط للسرخسي : (۴/۱۷۸) كتاب المناسک ، باب الحج عن الميت و غيره ، ط: رشيديه)

ارشاد الساري إلى مناسک الملاعلي القاري : (ص: ۶۱۱ ـ ۶۱۴) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

غنية الناسک : (۳۲۲ ـ ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، ط: ادارة القرآن .

(۲) عن أبي بكر الصديق رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: "ملعون من ضارّ مؤمناً أو مكر به". (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸)، كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر، الفصل الثاني ط: قديمي)

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده .... الأولىٰ فيه : الحث على ترک أذى المسلمين بكل مايؤذي .... (عمدة القاري : (۱/۲۱۸) كتاب الإيمان ، باب : المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ، ط: رشيديه)

أن من أراد أدنى مضرة للمسلمين ابتلاه اللّٰه تعالىٰ في ماله و نفسه، ومن أراد نفعهم أصابه اللّٰه في نفسه و ماله خيراً. (المرقاة: (۶/۱۱۲) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا

حنفی مسلک کے مطابق مسافر کے لئے قصر کرنا واجب ہے، اور شافعی مسلک میں مسافر پر قصر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ قصر نہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

لہذا حنفی مسلک کے مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرتے ہوئے سفر میں قصر نہ کرنا درست نہیں بلکہ ہر مسلک والوں کو اپنے اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔(۲)

باقی اگر ایسے مسافر نے تنہا نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور گناہ بھی ہوگا۔(۳)

---

(۱) قال أصحابنا رحمهم الله : فرض المسافر فی كل صلاة رباعية ركعتان : و قال الشافعی رحمه الله تعالىٰ : فرضه أربع والركعتان رخصة . (المحيط البرهانی : (۲/۳۸۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

☜ قال الحنفية : القصر واجب عزيمة ، وفرض المسافر فی كل صلاة رباعية ركعتان لاتجوز له الزيادة عليهما عمداً . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۱۳۳۹) الباب الثانی : الصلاة ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة :المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ حلبی كبير : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۲) قال من القنية فی كتاب الكراهية : ليس للعامی أن يتحول من مذهب إلى مذهب ، ويستوی فيه الحنفی والشافعی . الشامية : (۵/۴۸۱) ، كتاب الشهادات ، باب القبول و عدمه ، ط: سعيد)

☜ و قالوا : المنتقل من مذهب إلى مذهب باجتهاد و برهان اثم يستوجب التعزير ، فبلااجتهاد و برهان أولىٰ . (البحر الرائق : (۶/۴۴۷) ، كتاب القضاء ، ط: رشيديه)

☜ فتح القدير : (۶/۳۶۰) كتاب أدب القاضی ، ط: رشيديه .

(۳) وإن أثم ، فإن قعد فی الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة له ويصير مسيئًا لتاخير السلام . (حلبی كبير : (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة ، فصل المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

☜ فإن أتمّ الرباعية وصلّى أربعا وقد قعد فی الركعة الثانية مقدار التشهد أجزأته الركعتان عن فرضه وكانت الركعتان الأخريان له نافلة ويكون مسيئًا ، وإن لم يقعد فی الثانية مقدار التشهد بطلت صلاته ؛ لاختلاط النافلة قبل إكمالها . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/۱۳۳۹) ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ الشاميه : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد.

اور اگر امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں شوہر یا محرم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اور مسافت سفر طے کر کے مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی اور وہاں پہنچنے کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو یہ عورت مکۃ المکرّمۃ (اللہ تعالیٰ اس کی عزت وشرف کو بڑھائے) میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، گویا کہ وہ شرعی مسافت سفر طے کئے بغیر مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی۔(۲)

سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر ہے، جب عورت اپنے وطن ہندوستان یا پاکستان وغیرہ سے چلی تو پاک تھی مگر سوا ستتر کلومیٹر جانے سے پہلے مثلاً پچاس کلومیٹر کے بعد حیض آ گیا تو حیض آنے سے پہلے اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے

---

(۱) فلو أتمّ المقيمون صلاتهم معه فسدت ؛ لأنّه اقتداء المفترض بالمتنفل ، ظهيريه ، أى إذا قصدوا متابعته . (الشامية : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مسافر أمّ قوم مقيمين فلما صلى ركعتين نوى الإقامة لالتحقيق الإقامة بل ليتمّ صلاة المقيمين لا يصير مقيماً ولاينقلب فرضه أربعاً . (الخانية : (۱/۱۶۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والحائض إذا طهرت وقد بقي بينها و بين مقصدها أقل من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح. (حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى)

طهرت الحائض ، و بقى لمقصدهايومان تتمّ فى الصحيح كصبى بلغ بخلاف كافر أسلم......

(قوله : تتمّ فى الصحيح) كذا فى الظهيريه : قال : ط وكأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته (قوله كصبى بلغ ...... الخ)أى فى أثناء الطريق وقد بقى لمقصده أقلّ من ثلاثة أيّام ، فإنّه يتمّ ولا يعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه .

الشامية : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

منحة الخالق على البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۱)

ایک حائضہ عورت گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلی اور مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر پہلے حیض سے پاک ہوئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی تو وہ مقیم ہے پوری نماز پڑھے گی۔

اگر حائضہ عورت مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے سوا ستتر کلومیٹر پہلے پاک ہوگئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت طے کی ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرے گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۲)

اگر عورت حیض کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی اور پاک ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک مکۃ المکرّمہ میں پندرہ دن نہیں گزرے تو بھی یہ عورت قصر نہیں کرے گی، کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے

اگر عورت مکہ مکرمہ پہنچ کر پاک ہوئی اور اس کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہری تو بھی وہ عورت مقیم ہے اور وہ پوری نماز ادا کرے گی قصر نہیں کرے گی۔(۳)

---

(۱) و فی حکم السفر من فارق بیوت هو فیه من مصر أو قریة ناویا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذلک الموضع المسافة المذکورة صار مسافراً. (حلبی کبیر: (۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

التاتارخانیة: (۴/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: ......)

الاختیار لتعلیل المختار: (۸۴/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) حواله حاشیه نمبر ۲ رقم الصفحة: ۱۸۹. (والحائض إذا طهرت وقد بقی بینها)

(۳) طهرت الحائض، و بقی لمقصدها یومان تتمّ فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر أسلم ......

(و قال العلامة الشامی تحت قوله: تتمّ فی الصحیح) کذا فی الظهیریه: قال: ط و کأنه لسقوط الصلاة عنها فیما مضی لم یعتبر حکم السفر فیه، فلمّا تأهّلت للأداء، اعتبر من وقته. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، (فروع)، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی. =

اور اگر عورت پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی، اور پہنچنے کے پندرہ دن نہیں گزرے تو یہ عورت مسافر ہے، قصر کرے گی۔

اور اگر پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سات ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس زائد دن ٹھہرے، تو وہ مقیم ہے، پوری نماز ادا کرے گی، اور اس صورت میں اگر شوہر ساتھ ہے تو بیوی کی نیت شوہر کی نیت کے تابع ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟

عورت حیض کی حالت میں مسافر نہیں بنتی، البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ باقی ہے تو مسافر بنے گی اور قصر کرے گی، اور

= ▭ طحطاوی علی الدر: (۱/۳۳۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبه العربیة.

▭ حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی.

▭ التاتارخانیة: (۲/۱۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیما، ط: قدیمی.

(۱) وذكر فی كتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مكة فی أيّام العشر و نوى الإقامة خمسة عشر يوماً أو دخل قبل أيام العشر لكن بقی إلی يوم التروية أقلّ من خمسة عشر يوماً ونوى الإقامة لايصحّ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلى عرفات فلايتحقق نية إقامته خمسة عشر يوماً فلايصحّ. (بدائع الصنائع: (۱/۹۸) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، فصل فی بیان مایصیر المسافر به مقیماً، ط: سعید)

▭ البحر الرائق: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة باب المسافر، ط: سعید.

▭ تبیین الحقائق (۱/۲۱۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

▭ (والمعتبر نية المتبوع)؛ لأنّه الأصل، لا التابع كإمرأة ...... وعبد ...... وجندی. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۳) باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة، ط: سعید)

▭ ثمّ المعتبر فی السفر والاقامة نية الأصل دون التبع ...... والزوج مع زوجته. (حلبی کبیر: (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

▭ التاتار خانیة: (۲/۱۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً، الخ، ط: قدیمی.

▭ شامی: (۲/۱۳۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

اگر پاک ہونے کے بعد سفر کی مسافت سواستتر کلو میٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں بنے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔

مثلاً کوئی عورت حیض کی حالت میں (۸۰) اسی کلو میٹر دور جانے کی نیت سے گھر سے نکلی، اور پچاس کلو میٹر تک حیض کی حالت میں گذرنے کے بعد پاک ہوئی، اور آگے منزل تک صرف تیس کلو میٹر باقی ہے تو یہ مسافر نہیں ہوگی غسل کر کے پوری نماز پڑھے گی۔ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر مطلوبہ جگہ تک سواستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہے یا گھر سے نکلتے وقت پاک تھی راستہ میں ماہواری آ گئی تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہے قصر کرے گی۔(۱)

---

(۱) طهرت الحائض، و بقي لمقصدهايومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم ...... (و قال العلامة الشامي تحت قوله : تتمّ في الصحيح) كذا في الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته . (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، (فروع) ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

طحطاوي على الدر : (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبه العربية .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي .

التاتارخانية : (۱۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما ، ط: قديمي .

خ

خانہ بدوش

اگر خانہ بدوش کے علاوہ دوسرے لوگ جنگل کے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو وہ لوگ جنگل میں مقیم نہیں بنیں گے بدستور مسافر رہیں گے۔(۱)

البتہ اگر خانہ بدوش لوگ جنگل میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو نیت صحیح ہو جائے گی اور وہ مقیم ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ جنگلوں میں رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور عام آدمی جنگلوں میں رہنے کے عادی نہیں ہوتے۔(۲)

خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے

''خانہ بدوش''یعنی خیموں میں رہنے والوں کے سفر کا آغاز اس وقت خیال کیا جائے گا جب وہ خیموں اور بچوں کے کھیلنے کے میدان، کوڑے کی جگہ یا جانوروں کے باڑہ سے آگے چلے جائیں۔

---

(۱) أمّا المكان الصالح للإقامة فهو موضع لبث و قرار في العادة ، نحو : الأمصار والقرىٰ ، فأما المفاوزة والجزيرة والسفينة فليست بموضع الإقامة . (تحفة الفقهاء : (۱۵۱/۲) باب صلاة المسافر ، بيان مايبطل به حكم السفر ، ط: دار الباز مكة .

شامي : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) واختلف المتأخرون في الّذين يسكنون في الخيام والأخبية والفساطيط كالأعراب والأتراك والبرامكة الّذين في زماننا ، منهم من يقول : لم يكونوا مقيمين ، قال الشيخ شمس الأئمة السرخسي : الصحيح أنّهم مقيمون ، وفي الغياثية وعليه الفتوىٰ . (التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

تحفة الفقهاء : (۱۵۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، بيان ما يبطل به حكم السفر ، ط: دار الباز مكة .

اسی طرح اگر خیمہ اونچی جگہ پر ہے تو اس کے نشیب سے، اور اگر خیمہ نشیب میں ہے تو اس کی بلندی سے گزر رہے جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوگا، اور وادی کے عرض سے گزر جانے پر بھی سفر کا آغاز ہو جائے گا، اور یہ مسائل اس صورت میں ہیں جبکہ اس نشیب وفراز یا وادی کا رقبہ اعتدال کی حد سے زیادہ نہ ہو، اور اگر یہ رقبہ بہت زیادہ وسیع ہے تو صرف اس جگہ سے آگے جانے پر مسافر ہو جائے گا جہاں لوگ رات کو بات چیت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں مثلاً وہ مکانات جہاں جمع ہو کر بستی کے لوگ ایک دوسرے سے اپنی ضروریات حاصل کرتے ہیں۔(۱)

خانہ بدوشوں کی نیت

جو لوگ خانہ بدوش ہیں، اور ہمیشہ جنگلوں میں خیمے ڈال کر یا جھونپڑی میں رہتے ہیں، ان کے لئے خیمے اور جھونپڑی اقامت کی جگہ ہیں اس لئے یہ لوگ ہمیشہ نماز پوری چار رکعت پڑھیں گے، عام طور پر یہ لوگ ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں اگر ایسے لوگ ایک دم اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے خیمہ بستی سے نکل جائیں گے تو مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے جب تک کہ کسی جگہ پر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کریں۔(۲)

خبر گیری کرنا

اگر کوئی شخص جہاد یا حج وغیرہ کے سفر پر گیا ہے تو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی

---

(۱) وفی حکم السفر من فارق بیوت موضع هو فیه من مصر أو قریة ناویا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذٰلک الموضع المسافة المذکورة صار مسافراً. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

🗁 وإذ کان ساکناً فی الأخبیة (الخیام) فلابدّ من مجاورتها، وإذا کان مقیما علی ماء أو محتطب فلابدّ من مفارقته، مالم یکن المحتطب واسعاً جداً ...... وإلّا فالعبرة بمجاوزة العمران. (الفقه الإسلامی وأدلّته: ۲/۱۳۵۱) الباب الثانی: الصلاة، المبحث الثالث: صلاة المسافر، ثالثا: شروط قصر الصلاة، ط: رشیدیه)

🗁 الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

(۲) انظر الحاشیة رقم: ۲، ۱ علی الصفحة السابقة رقم: ۱۹۳. (۲، أمّا المکان، ۱، وفی حکم السفر)

خبر گیری کرنا، ان کی ضروریات پوری کر دینا بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان جہاد یا حج کے ثواب میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ جَهَّزَ حَاجًا اَوْ خَلَّفَهُ فِيْ اَهْلِهِ أو أفطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئ"(۱)

ترجمہ: جو شخص کسی مجاہد کو جہاد کے لئے تیار کرے، یا کسی حاجی کو حج کے لیئے تیار کرے (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے یا کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا ثواب ملتا ہے، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

خدمت کا ثواب

سفر کے ساتھیوں کا امیر وہ ہے جو ہم سفر ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اور جس نے سفر کی حالت میں خدمت میں پیش قدمی کی تو فضیلت اور ثواب میں اس سے کوئی دوسرا سبقت نہیں کر سکتا، سوائے اس مرد مجاہد کے جس نے میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا وہ فضیلت اور ثواب میں سبقت کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولفظ ابن خزيمة والنسائي: من جهّز غازياً أو جهّز حاجًا أو خلفه في أهله أو فطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئٌ ...... (مرقاة المفاتيح: (۲۵۷/۴) كتاب الصوم، باب: أي في مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان)

من جهّز غاذيًا في سبيل الله، أو خلفه في أهله، كتب له مثل أجره حتى إنّه لاينقص من أجر الغازي شيئ. (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس: (ص: ۳۰۴) الباب الحادي عشر في فضل تجهيز الغزاة في سبيل الله وخلفهم في أهلهم، ط: دار البشائر الإسلامية)

الصحيح البخاري: (۳۹۸/۱) كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهّز غازيًا، ط: قديمي.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله! ما يعدل الجهاد في سبيل الله؟ قال: لاتستطيعونه، فأعادوا عليه مرتين أو ثلاثاً كل ذلك يقول: لاتستطيعونه، ثم قال: مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لايفتر من صلاة ولاصيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله،=

خوش آمدید کہنا

حدیث شریف میں سفر سے آنے والے کو ''خوش آمدید'' کہنے کا ذکر ہے۔(۱)

خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی موقع پر دشمن وغیرہ سے اچانک نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو ''سورۃ لایلٰف قریش'' آخر تک پوری سورت پڑھے۔

حضرت ابوالحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ یہ سورت ہر نقصان و مضرت سے امان دینے والی ہے، آزمودہ ہے۔(۲)

خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۶/۱)

= رواه البخاری و مسلم . (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس : (ص: ۱۴۹) ، فصل فی أنّ أحداً لایستطیع عملا یعدل الجهاد فی سبیل اللّٰه ، ط: دار البشائر الإسلامية)

وعن سهل بن سعد رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : سيد القوم فی السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلّا الشهادة ، رواه البیهقی فی شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمی)

(۱) قالت عائشة رضی اللّٰه عنها : قال النبیّ ﷺ لفاطمة : مرحبا یا بنتی و قالت أمّ هانئ جئت إلی النبیّ ﷺ فقال : مرحبا بأمّ هانئ . (صحيح البخاری : (۹۱۲/۲) ، كتاب الآداب ، باب قول الرجل مرحبا، ط: قديمی)

سنن الترمذی : (۱۰۲/۱) أبواب الاستئذان والادب عن رسول اللّٰه ﷺ ، باب ما جاء فی مرحبا، ط: قديمی .

الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب الصلاة ، باب استحباب صلاة الضحٰی ، ط: قديمی.

(۲) وإن خاف من عدوّ أو غيره فقراء ة ﴿ لإيلاف قريش ﴾ أمان من كل سوء . مجرّب . (حصن حصين : (ص: ۱۲۴) دعاء رخصة المسافر ، ط: مجتبائی ، دهلی)

ويستحب أن يقرأ سورة ﴿ لإيلاف قريش ﴾ : فقد قال الإمام السيد الجليل أبو الحسن القزوينی الفقيه الشافعی صاحب الكرامات الظاهرة والأحوال الباهرة والمعارف المتظاهرة : إنّه أمان من كل سوء " . (الأذكار للنووی : (۴۸۶/۱) كتاب أذكار المسافر ، باب أذكاره عند إرادته الخروج من بيته ، ط: دار ابن حزم)

د
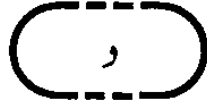
دار الاقامۃ میں رہنے والوں کا حکم

''ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۶/۲)

دار الحرب

اگر کوئی شخص دار الحرب میں ''ویزا'' لے کے داخل ہوا، اور ٹھہرنے کی جگہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اور وہ مقیم ہو جائے گا۔(۱)

اگر دار الحرب میں رہنے والا کوئی کافر دار الحرب میں ہی مسلمان ہوا، اور کافروں کو اس کے اسلام لانے کی خبر ہوئی، اور وہ لوگ اسے قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے، اور وہ خوف وڈر کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو مسافر ہو جائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا رہے، اس لئے کہ اب وہ ان کے ساتھ لڑنے والا ہو گیا۔(۲)

---

(۱) ومن دخل دار الحرب بأمان ونوى الإقامة في موضع الإقامة صحت نيته، كذا في الخلاصة.(الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

طحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى .

(۲) الكافر فى دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع فى الخلاصة ، و فتاوى قاضى خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجى عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر فى غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبى كبير : (ص: ۴۶۵) فصل فى صلاة المسافر ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/۱۴۰)، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۰ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، النوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيها نية الإقامة والّتى لا تصح ، ط: قديمى .

اگر کوئی شخص ویزا لے کر دار الحرب میں داخل ہوا تھا، اور وہ وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت سے مقیم بن گیا تھا، پھر اس کے بعد دار الحرب والے اپنا عہدو پیمان توڑ کر اس کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے اور وہ ڈر وخوف کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو وہ مسافر ہو جائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ دن چھپا ہوا رہے۔(۱)

اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص دار الحرب کے کسی شہر میں مقیم تھا جب وہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو یہ اسی شہر میں کہیں چھپ گیا تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا اس لئے کہ وہ اس شہر میں مقیم تھا اور جب تک وہاں سے باہر نہ نکلے گا مسافر نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع في الخلاصة ، و فتاوى قاضي خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبى كبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/ ۱۴۰)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/ ۱۰ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لا تصح ، ط: قديمى .

(۲) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هٰؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنّه كان مقيما بهٰذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذٰلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ...... وكذٰلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنّهم يتمّون الصلاة .

(التاتارخانية : (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصحّ ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمى .

المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ نية الإقامه فيها والّتي لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

اگر دارالحرب میں سے کسی ایک شہر کے لوگ مسلمان ہو گئے اور دارالحرب کے لوگوں نے ان سے لڑائی شروع کردی، جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو اگر وہ اپنے شہر ہی میں ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر دارالحرب والے مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور وہ مسلمان سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے ارادہ سے وہاں سے نکل جائیں تب بھی وہ پوری نماز پڑھیں گے، اور اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے نکلے ہیں تو نماز میں قصر کریں گے۔(۲)

---

(۱) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هٰؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنّه كان مقيما بهٰذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذٰلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ...... وكذٰلك لوكان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنّهم يتمّون الصلاة . (التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصحّ ، ط: قديمي)

الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمي .

المحيط البرهاني : (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ نية الإقامه فيها والّتي لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وكذٰلك إن غلبهم أهل الحرب على مدينتهم فخرجوا منها يريدون ثلاثة أيّام قصروا الصلوة. (التاتارخانية : (۱۱/۲) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة ، والّتي لا تصح، ط: قديمي)

الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

المحيط البرهاني: (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح نية الإقامة فيها والّتي لاتصحّ نية الإقامة فيها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

انظر الحاشية السابقة [رقم : ۱] على الصفحة ۱۸۸ .

اگر یہ مسلمان پھر اپنے شہر میں واپس آجائیں اور مشرکین اس شہر میں آنے سے ان کا تعرّض نہ کریں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر مشرکین لڑائی کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور اقامت اختیار کرلیں پھر مسلمان اپنے شہر کی طرف واپس ہوں اور مشرکین اس کو خالی کردیں، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مسلمان اس شہر میں اپنے گھر و مکانات بنالیتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تو وہ دارالاسلام سمجھا جائے گا اور اس میں پوری نماز پڑھیں گے اور اگر وہاں گھر وغیرہ تعمیر کرنے کا خیال نہیں ہے بلکہ ایک مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام میں آنے کا ارادہ ہے تو نماز قصر کریں گے۔

اگر مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں لڑنے کے لئے داخل ہوا، اور کسی شہر پر غالب آگیا، اور اس میں اپنے گھر وغیرہ تعمیر کرلئے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا

"اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۶۰)

(۱، ۲) فإن عادوا إلى مدينتهم ولم يكن المشركون عرضوا لها، يعني لمدينتهم أتمّوا فيها الصلاة؛ لأنّ مدينتهم كانت دار الإسلام حين أسلموا وكانت موضع إقامة لهم مالم تعرض المشركون فهي وطن أصلي في حقهم فيتمّون الصلاة إذا وصلوا إليها ، وإن كان المشركون غلبوا على مدينتهم و قاموا فيها ، ثمّ إنّ المسلمون رجعوا إليها ، وخلى المشركون عنها ، فإن كانوا اتخذوها داراً و منزلاً ، ولايبرحونها فصارت دار الإسلام ، يتمّون فيها الصلاة ؛ لأنّها صارت في في حكم دار الحرب حين غلب المشركون وحين ظهر المسلمون عليها وعزموا على المقام فيها فقد صارت دار الإسلام ، ونية المسلم الإقامة في دار الإسلام صحيحة ، وإن كانوا لايريدون أن يتخذوها داراً ولكن يقيمون فيها شهراً ثمّ يخرجون إلى دار الإسلام يقصرون الصلاة فيها ، وكذلك عسكر من المسلمين دخلوا دار الحرب ، فغلبوا على مدينة فإن اتخذوها داراً ، فصارت دار الإسلام يتمّون فيها الصلاة . (التاتارخانية : (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح فيها نية الإقامة والّتي لا تصحّ، ط: قديمي)

المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح نية الإقامة فيها والّتي لا تصحّ نية الإقامة فيها، ط: ادارة القرآن.

الهندية : (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

داماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا

اگر مرد کا سسرال سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو اگر یہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے سسرال جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر بیوی کی رخصتی ہو چکی ہے اور وہ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے والدین سے ملنے آئے گی تو وہ بھی مسافر ہوگی اور قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت سے آئے گی تو پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

دب جائے

''مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۴۷)

درود پڑھیں

قصر نماز میں بھی دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اس

---

(۱) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أیّام فی بر أو بحرٍ أو جبل قصر الفرض الرباعی ...... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامه نصف شهر ببلد أو قریةٍ ...... (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

☐ التاتارخانية: (۲/۵ ـ ۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أدنی مدة السفر الّذی یتعلق به قصر الصلاة، و نوع آخر فی بیان مدة الإقامة، ط: قدیمی.

☐ الحلبی الکبیر : (ص: ۴۶۱ ـ ۴۶۵) فصل فی صلاة المسافر ، ط: قدیمی .

☐ وطن الإقامة ما ینوی فیه الإقامة خمسة عشر یوماً فصاعداً أو لم یکن مولده ولا له به أهل، و وطن السفر ماینوی فیه الإقامة أقلّ من خمسة عشر یوماً ، ولیس مولده ولا له به أهل ویسمّی وطن السکنی أیضاً ...... ثمّ الأصلی ینتقض بمثله حتی لو کان له وطن أصلی فانتقل عنه واستوطن غیره خرج عن کونه وطناً له حتی لو دخله بعد ذٰلک لایلزمه الإتمام مالم ینو الإقامة . (الحلبی الکبیر : (ص: ۴۶۸ ، ۴۶۹) فصل فی صلاة المسافر ، الرابع فی الوطن ، ط: قدیمی)

☐ الهندية : (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

☐ المحیط البرهانی : (۲/۴۰۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر مقیماً بدون نیة الإقامة ، ط: ادارة القرآن .

کے بعد دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کریں، بالکل فجر کی فرض نماز کی طرح قصر نماز ادا کریں، ان دونوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے؟

اگر کوئی شخص دریائی علاقہ میں رہتا ہے تو جب تک دریائی علاقے (لنگر انداز ہونے کی جگہ) سے باہر نہیں نکل جائے گا تو وہ مسافر نہیں ہوگا۔(۲)

دعائے خوف

''خوف کے وقت کی دعا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۹۶)

دعائے رخصت

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۹)

دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی

''سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۱۴)

---

(۱) وفرض المسافر في الرباعية ركعتان كذا في الهداية، والقصر واجب عندنا، كذا في الخلاصة، فإن صلّى أربعاً و قعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة و يصير مسيئاً لتأخير السلام، وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلب كذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۳ ــ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأنّ بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطف يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات. (شامي: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الحلبي الكبير: (ص: ۶۲۲) فصل في صلاة المسافر، الثاني فيما يصير به المقيم مسافراً، ط: قديمي.

دعوت کرنا

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی''۔(۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے اس سے لطف وسرور میں اضافہ ہوگا، اور باہمی محبت اور تعلق میں مزید استحکام پیدا ہوگا، لیکن دعوت پر جانے کے لئے ہدیہ اور تحائف پیش کرنے کو ضروری اور لازم سمجھنا غلط ہے، اور یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔

سفر میں روانگی کے وقت بھی دعوت کرنا بہتر ہے، کیونکہ دعوت باہمی الفت ومحبت کے اظہار اور اس کو مضبوط اور پختہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر قال: لما قدم النبیّ ﷺ المدينة نحر جزوراً، أو بقرة. (سنن أبی داؤد: (۲/۱۷۰) كتاب الأطعمة عند القدوم من السفر، ط: رحمانيه)

مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، ط: قديمی.

(۲) السنة لمن قدم من السفر أن يضيف بقدر وسعه ذكره الطيبی. و قال ابن الملك الضيافة سنة بعد القدوم. (مرقاة المفاتيح: (۷/۳۳۲) باب آداب السفر، الفصل الأول، قبيل: الفصل الثانی، ط: امداديه ملتان)

(قوله إذا كان لأهل بيته) أفاد أنّ ما ذكره المصنف فی الولائم و أنواعها أحد عشر نظمها بعضهم فی قوله:

إن الولائم عشره مع واحد	من عدّها قد عزّ فی أقرانه
فالخرس عند نفاسها و عقيقة	للطفل و الإعذار عند ختانه
و لحفظ قرآن و آداب لقد	قالوا الحذاق لحذقه و بيانه
ثم الملاک لعقده و وليمة	فی عرسه فاحرص على إعلانه
و كذٰلک مأدبة بلا سبب يرى	و وكيرة لبنائه لمكانه
و نقيعة لقدومه و وضيمة	لمصيبة و تكون من جيرانه
و لأوّل الشهر الأصم عتيرة	بذبيحة جاء ت لرفعة شأنه

(شامی: (۶/۱۶) كتاب الإجارة، ط: سعيد)

دفن کا حکم

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی میت کو دفن کرنے کا موقع ہے تو دفن میں شریک ہو جائے ثواب ملے گا، اور اگر جلدی ہے دفن میں شریک ہونے کی صورت میں سفر میں پریشانی ہوگی تو دفن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

دن بڑا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو؟'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹۲)

دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے

وہ ممالک جہاں معمول کے خلاف دن کافی بڑے ہوتے ہیں مثلاً لیپ لینڈ وغیرہ، یہ وہ ملک ہے جہاں عام طور پر ۲۲، ۲۳ گھنٹے کے دن ہوتے ہیں تو ایسے ملک میں اگر کوئی مسافر رمضان المبارک کے مہینہ میں پہنچا تو وہاں سورج غروب ہونے کے بعد ہی اس کے لئے افطار کرنا جائز ہوگا اپنے ملک کے سورج غروب کے وقت کا اندازہ کرکے

---

(۱) أن أباهريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من شهد الجنازة حتی يصلی فله قيراط، ومن شهد حتی تدفن كان له قيراطان، قيل وما القيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين.
(الصحيح للبخاری: (۱/۱۸۰) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتی تدفن، ط: قديمی)
☜ صحيح المسلم: (۱/۳۰۷) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة علی الجنازة وأتباعها، ط: قديمی.
☜ سنن أبی داؤد: (۲/۹۸) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة علی الجنازة، ط: رحمانيه.
☜ دفن الميت فرض علی الكفاية كذا فی السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن والنقل من مكان إلی آخر، ط: رشيديه)
☜ شامی: (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن الميت، ط سعيد.
☜ والكلام فی الدفن في مواضع بيان وجوبه ...... أمّا الأوّل فالدليل علی وجوبه توارث النّاس من لدن آدم صلوات اللّٰه عليه إلی يومنا هذا مع النكير علی تاركه وذا دليل الوجوب إلّا أنّ وجوبه علی سبيل الكفاية حتّی إذا قام به البعض سقط عن الباقين لحصول المقصود. (بدائع الصنائع: (۱/۳۱۸) كتاب الصلاة، فصل: والكلام فی الدفن، ط: سعيد)

افطار کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر دن چوبیس گھنٹے سے بھی زائد لمبے ہوں تو ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے اتنا پہلے افطار کرلے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھاپی لے اور افطار کر سکے، لیکن اگر اتنے طویل دن میں روزہ پورا کرنے میں مسافر کو یا مریض کے مرض میں اضافہ، یا اسے اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہوگا۔(۲)

اور اگر برداشت کرسکتا ہو پھر بھی توڑ دیا تو گنہگار ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ صبح صادق کے بعد اس نے سفر کی ابتداء کی ہو، اور اگر صبح صادق سے پہلے ہی سفر شروع کر چکا تھا، اور اس نے روزہ رکھنے کی نیت کر لی تھی اور بعد میں توڑ دیا تو گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) هو لغة إمساك عن المفطرات الآتية حقيقة أو حكماً...... في وقت مخصوص و هو اليوم. (قوله: وهو اليوم) أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ...... والمراد بالغروب زمان غيبوبة جرم الشمس بحيث تظهر الظلمة في جهة الشرق، قال ﷺ: إذا أقبل الليل من ههنا فقد أفطر الصائم. (الدر مع الرد: (۲/ ۳۷۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۷۷) كتاب الصوم، فصل: وأمّا شرائطها، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱/ ۱۹۴) كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه و تقسيمه و سببه ووقته وشرطه، ط: رشيديه.

(۲) لم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لايقدر فيه الصائم على أكل مايقيم بنيته، ولايمكن أن يقال بوجوب مؤالاة الصوم عليهم؛ لأنّه يؤدي إلى الهلاك، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم كما قاله الشافعية هنا أيضاً، أم يقدر لهم بما يسع الأكل والشرب، أم يجب عليهم القضاء، دون الأداء؟ كل محتمل، فليتأمل. (الدر مع الرد: (۱/ ۳۶۶) كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد)

▭ (قوله: العاجز عن الصوم) أي عجزاً مستمراً كمايأتي، أما لو لم يقدر عليه لشدة الحر كان له أن أن يفطر و يقضيه في الشتاء. (أيضاً: (۲/ ۴۲۷) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲/ ۲۸۶) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

▭ فتح القدير: (۲/ ۲۷۷) كتاب الصوم، فصل: ومن كان مريضاً في رمضان فخاف...... ط: رشيديه.

(۲) ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام و نوى الصوم في وقتها قبل الزوال صحّ مطلقاً...... كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أي رمضان سافر فيه أي في ذلك اليوم ولكن لاكفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوّله و آخره. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)=

اور اگر ایسے بڑے دن والے ممالک کے باشندے مشرقی ممالک کا سفر کریں جہاں ان کے اعتبار سے دن بہت چھوٹے ہیں مثلاً دو تین گھنٹے کا دن ہے تو ایسے مسافر بھی اس علاقہ کے لوگوں کی طرح سحری اور افطاری میں عمل کریں۔(۱)

دن چھوٹا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹۲)

دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف نسبت نہ رکھو، اس لئے کہ تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرنے والے ہو، لہٰذا تم اس دنیا کو اپنا وطن نہ بناؤ، دنیا کی لذتوں کے ساتھ الفت نہ رکھو، دنیا دار لوگ، اور ان کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ تم ان سب لوگوں سے جدا ہونے والے ہو، اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے کا وہم وگمان بھی نہ رکھو، ان تمام چیزوں سے لازمی طور پر پرہیز کرو جن سے ایک مسافر پردیس میں پرہیز کرتا ہے، اور ان چیزوں میں مشغول نہ رہو جن میں وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو اپنے اہل وعیال اور اپنے وطن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے، گویا کہ تم مکمل طور پر اس دنیا میں بالکل اسی طرح رہو جس طرح ایک مسافر اپنے وطن اور اپنے اہل وعیال سے دور پردیس میں رہتا ہے۔

پھر آگے زیادہ مبالغہ کے ساتھ فرمایا ''بلکہ راستہ چلنے والے کی طرح رہو'' کیونکہ مسافر تو اپنے سفر کے دوران مختلف شہروں میں قیام بھی کر لیتا ہے لیکن راستہ چلنے والے تو کسی طرح بھی کسی جگہ پر قیام نہیں کرتے۔ لہٰذا دنیا کو نہ صرف سفر کی جگہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا

= البحر الرائق : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی : (ص: ٦٨٦) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: قديمي .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۵ .(هي لغة إمساك عن المفطرات)

چاہئے کہ راستہ چل رہا ہوں نہ تو وطن میں ہوں اور نہ سفر کی حالت میں کہیں ٹھہرا ہوا ہوں۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسافر پردیس کو اور راستہ کو اپنا اصلی وطن نہیں سمجھتا، اور وہاں رہنے کے لئے لمبے چوڑے انتظامات نہیں کرتا اسی طرح مومن کو چاہئے کہ اس دنیا کو اپنا اصلی وطن نہ سمجھے، اور یہاں کی ایسی فکر نہ کرے جیسے کہ یہاں ہی اس کو ہمیشہ رہنا ہے بلکہ اس کو ایک پردیس اور رہ گزر سمجھے۔(۱)

دنیا کی طرف رغبت نہ کرے

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۶/۱)

دو بیویاں

کسی کی دو بیویاں ہیں مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور دونوں جگہ آرام وراحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا چاہے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمر قال: أخذ رسول اللّٰه ﷺ بمنكبي، فقال كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۹)، باب تمنّي الموت و ذكره، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۹۴۹/۲) كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب ......، ط: قديمي.

فقال: كن في الدنيا كأنك غريب أي لاتمل إليها فإنك مسافر عنها إلى الآخرة، فلاتتخذها وطناً، ولاتألف بمستلذاتها واعتزل عن النّاس و مخالطتهم فإنك تفارقهم ولزم يدك اللازم ولاتحدث نفسك بطول البقاء، ولاتتعلّق بما لايتعلّق به الغريب في غير وطنه، ولاتشغل فيها بما لايشتغل به الغريب الّذي يريد الذهاب إلى أهله ووطنه ...... أو عابر سبيل أو فيه للتخيير والإباحة والأحسن أن تكون بمعنى بل، شبّه النّاسك السالك بالغريب الّذي ليس له مسكن يأويه ثمّ ترقي وأضرب عنه بقوله أو عابر سبيل؛ لأنّ الغريب قد يسكن في بلاد الغربة، ويقيم فيها بخلاف عابر سبيل القاصد للبلد الشاسع ...... (مرقاه المفاتيح: (۵/۴) باب تمنّي الموت وذكره، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

بھی کی ہو، بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے یہ خود بخود مقیم بن جائے گا۔(۱)

دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہو گیا

اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے مقیم ہو جائے اور صبح صادق سے ابھی تک روزہ کے خلاف کوئی کام نہیں کیا مثلاً کھایا پیا نہیں تو اس پر یہ روزہ رکھنا ضروری ہے، ورنہ گناہ ہوگا البتہ فاسد کر دینے کی صورت میں کفارہ دینا واجب نہیں ہوگا صرف قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

دو جگہ اقامت کی نیت کرنا

اگر کسی مسافر نے دو مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کی، اور وہ

(۱) وإذا لم ینقل أهله بل استحدث أهلاً أیضاً ببلدة أخریٰ فلا یبطل وطنه الأوّل، وکل منهما وطن أصليّ له. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۹)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

التاتارخانیة: (۱۹/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن.

الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم یتناول شیئًا ثم نوی الصلاة ثمّ جامع متعمّداً فی یومه ذٰلک لا کفارة علیه بالاتفاق. (التاتارخانیة: (۸۸/۲، ۳۸۷) کتاب الصوم، الفصل الخامس فی وجوب الکفارة فی إفساد الصوم، ط: ادارة القرآن)

وفی المحیط: ولو أراد المسافر أن یقیم فی مصر أو یدخل مصره کره له أن یفطر؛ لأنّه اجتمع فی الیوم المبیح وهو السفر والمحرم وهو الإقامه فرجحنا المحرم احتیاطاً. (البحر الرائق: (۲۸۳/۲) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید

(قوله: ولو نوی المسافر الإفطار ثمّ قدم و نوی الصوم فی وقته صحّ) ...... وحیث أفاد صحة صوم الفرض لزم علیه صومه إن کان فی رمضان لزوال المرخص فی وقت النیّة ...... إلّا أنّه إذا أفطر ...... لا کفارة علیه لقیام شبهة المبیح. (البحر الرائق: (۳۸۹/۲، ۲۹۰) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

والأصل عندنا أن من صار فی بعض النّهار علی صفة لو کان علیها فی أوّل النّهار یلزمه الصوم فعلیه الإمساک فی بقیة النّهار. (کتاب المبسوط للسرخسی: (۶۲/۳) کتاب الصوم، المکتبة الغفاریة، کوئٹه)

مسافر أصبح صائماً فی رمضان ثمّ أفطر قبل أن یقدم مصره أو بعد ما قدم فلا کفارة علیه؛ لأنّ أداء الصوم فی هٰذا الیوم ما کان مستحقا علیه حین کان مسافرًا فی أوّله. (المبسوط للسرخسی: (۸۳/۳) کتاب الصوم، ط: المکتبة الغفاریة، کوئٹه)

دونوں مقام جدا جدا ہوں (یعنی وہ دونوں جگہیں ایک دوسرے سے ملحق اور ایک ہی شہر کے دو حصے نہ ہوں بلکہ دونوں الگ الگ مستقل مقام ہوں مثلاً دیوبند اور سہارنپور، گنگوہ اور نانوتہ، کراچی اور منوڑا وغیرہ تو ایسے دو مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے سے وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اقامت کی نیت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک مقام پر ہی کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

اور اگر دونوں مقام ایک دوسرے کا حصہ اور ایک دوسرے ملحق ہوں مثلاً ایک شہر ہو اور اسی شہر سے ملحق و متصل گاؤں جو بالکل کنارے پر ہو اور عرف و کارپوریشن میں شہر کا حصہ سمجھا جاتا ہو جیسا کہ بمبئی اور کراچی شہر کے مختلف علاقے تو اگر شہر میں دس دن اور اسی شہر کے متصل علاقہ، کالونیوں میں پانچ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گا۔

اور اگر دو علیحدہ علیحدہ مقام پر ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ رات تو ایک ہی مقام پر اور دن دوسرے مقام پر گزاریں گے تو اس طرح اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گی لہذا جس مقام پر دن میں رہنا ہے اگر پہلے وہاں پہونچا تو ابھی مقیم نہ ہوگا بلکہ جہاں رات گزارنی ہے وہاں پہونچنے پر مقیم ہوگا۔(۱)

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لايصير مقيماً وإن كان أحدهما تابعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً، ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيماً إذا دخل الّتي نوى البيتوتة فيها هٰكذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولو أن خراسانيا أوطن الكوفة والحيرة عشرين يوماً صلّى ركعتين؛ لأنّه نوى الإقامة في الموضعين، وإنّما تعتبر نية الإقامة في موضع واحدٍ إلّا أن يكون نوى أن يكون بالليل بالحيرة والنهار بالكوفة فحينئذٍ يصير مقيماً إذا انتهى إلى الحيرة؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۲/۱۰۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية)

(قوله لا بمكة و منى) أى لو نوى الإقامة بمكة خمسة عشر يومًا فإنّه لا يتمّ الصلاة؛ لأنّ الإقامة لاتكون في مكانين الا إذا نوى أن يقيم بالليل في أحدهما فيصير مقيما بدخوله فيه لأنّ إقامة المرأ يضاف إلى مبيت. (البحر: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

دوران سفر کیا کرے

سفر کے دوران بے ہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یا ایسی دینی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے، جس سے عمل کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔(۱)

دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہنچ گئی تو؟

اگر مسافر متعدد بیویوں میں سے ایک بیوی کو سفر میں ساتھ لے گیا، اور اس کے ساتھ کسی منزل تک جا پہنچا اس دوران دوسری بیوی بھی شوہر کے پاس پہنچ گئی تو اب شوہر پر دونوں بیویوں کے درمیان شب باشی وغیرہ میں مساوات اور برابری کرنا واجب ہوگا ہاں اگر ان میں سے ایک بیوی اپنا حق ساقط کر دے تو برابری کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

مزید ''سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۱/۳۲۵)

(۱) عن علی بن الحسین قال: قال رسول اللہ ﷺ: من حسن الإسلام المرء ترکہ مالایعنیہ..... (مشکوۃ المصابیح: (ص:۴۱۳) کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیہ: عن سهل ابن سعد قال: قال رسول اللہ ﷺ: من یضمن لی ما بین لحییه ، وما بین رجلیه ضمن له الجنة، رواہ البخاری. (مشکاة المصابیح: (ص: ۴۱۱) الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیہ: (عن أبی هریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن العبد لیتکلم بالکلمة من رضوان اللہ لایلقی لها بالاً یرفع اللہ بها درجات، وإن العبد لیتکلّم بالکلمة من سخط اللہ لایلقی لها بالا یهوی بها فی جهنم، رواہ البخاری. (مشکاة المصابیح: (ص: ۴۱۱) ط: قدیمی)

(۲) یجب أن یعدل أی لایجوز فیه أی فی القسم بالتسویة فی البیتوتة وفی الملبوس والمأکول والصحبة ...... (وفی الرد تحته : ...... ففی الخانیة وممّا یجب علی الأزواج للنساء : العدل والتسویة بینهنّ فیما یملکه ...... لا بما لایملکه وهو الحب والجماع) ...... وترکت قسمها بالکسر : أی نوبتها لضرتها صحّ . ولها الرجوع فی ذٰلک فی المستقبل . (الدر مع الرد : (۳/ ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۶ ،) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط : سعید)

بدائع الصنائع : (۲/ ۳۳۲) کتاب النکاح ، فصل : ومنها وجوب العدل بین النساء فی حقوقهنّ ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/ ۳۴۰) کتاب النکاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط:رشیدیه .

دو شہروں میں مقیم ہے

اگر کسی آدمی کی ایک شہر میں مستقل رہائش ہے اور دوسرے شہر میں ملازمت کی وجہ سے مقیم ہے، تو سفر کے دوران قصر نماز کے لئے دونوں شہروں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے سفر شروع کرے گا وہاں کا بھی اور دوسرے شہر کا بھی اعتبار ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے تو وہ جگہ کراچی سے سوا ستتر کلومیٹر یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب یہ شخص مسافر ہوگا اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

دو مقام پر رہتا ہے

ایسا شخص جس نے اصلی مکان کے علاوہ دو جگہ کرایہ پر لے رکھی ہیں اور دونوں کے درمیان مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، وہ کبھی ایک مقام پر اور کبھی دوسری جگہ پر رہتا ہے تو وہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو سفر کے راستے اور منزل مقصود دونوں میں قصر کرے خواہ وہاں اہل وعیال کیوں نہ رہتے ہوں، البتہ جس مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو اب مقیم ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته...... مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها من أقصر أيّام السنة...... صلى الفرض الرباعي ركعتين. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين .... (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وتعتبر المدة من أيّ طريق أخذ فيه. (البحر الرائق: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

والثاني: أن يكون بين وطنه الأصلي وبين هذا الموضع الذي توطن فيه بنية الإقامة مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً. (بدائع الصنائع: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على نفس الصفحة. (من خرج من عمارة موضع إقامته......)

دو مکان

اگر کسی آدمی کی زمین اور مکان کراچی میں ہے، اور وہ حیدرآباد میں زمین ملنے کی وجہ سے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں چلا گیا، اور سکونت اختیار کر لی، چونکہ کراچی میں اس کے مکانات اور زمین ہیں، چھ ماہ بعد یا کم وبیش اس کے انتظام کے لئے کراچی آنا پڑتا ہے تو یہ شخص دونوں جگہوں پر پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے البتہ کراچی اور حیدرآباد کے شہر کے درمیان راستہ میں قصر کرے۔(۱)

دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا

سفر کے دوران دو وقت کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، بلکہ ہر وقت کی نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر اندر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا جا سکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور پچھلی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھ لیا جائے، تو یہ درست ہے، اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہو جائیں گی، اور بظاہر دیکھنے میں صورتاً جمع ہوں گی لیکن حقیقت میں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوں گی۔

اور اگر پہلی نماز کو اس قدر موخر کر دیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہو گئی، اور اگر پچھلی نماز کو اس طرح مقدم کر دیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی داخل نہیں ہوا تھا تو وہ نماز ہی ادا نہیں ہو گی اور اس نماز کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا۔(۲)

(۱) وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرىٰ ، فلايبطل وطنه الأوّل ، وكل منهما وطن أصلي له . (مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي)

الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الهندية : ۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

وأيضاً انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ على الصفحة السابقه رقم ۲۰۲ .

(۲) ولايجمع بين فرضين في وقت إذ لا تصحّ الّتي قدمت عن وقتها ولايحلّ تأخير الوقتيه إلى دخول وقت آخر بعذر ، كسفر و مطر ، وحمل المروى في الجمع من تأخير الأولىٰ إلى قبيل آخر وقتها وعند فراغه دخل وقت الثانية فصلاها فيه. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۱۷۹) كتاب الصلاة، ط: قديمي)=

ظہر کی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے اول وقت میں جمع کر کے پڑھنا درست ہے، یہ دیکھنے میں صورتاً جمع ہے حقیقۃً جمع نہیں ہے۔

ظہر کو عصر کے وقت میں اور عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا درست نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک حج میں ۹، ذی الحجہ کو عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر کسی بھی وقت میں سفر ہو یا نہ ہو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا درست نہیں۔(۱)

= ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر سفر ومطر خلافاً للشافعي ، وما رواه محمول على الجمع فعلاً لا وقتاً ، فإن جمع فسد لو قدم الفرض على وقته وحرم لو عكس أى أخره عنه وإن صحّ بطريق القضاء . (الدر مع الرد : (۱/۳۸۲) كتاب الصلاة ، قبيل باب الأذان ، ط: سعيد)

عن ابن عباس قال: جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر و بين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولامطر...... وبالجملة قال أبوحنيفة و أصحابه: لايجوز الجمع الحقيقي وقتاً فيما عدا عرفة والمزدلفة، وجميع الروايات المثبتة للجمع فيراد به الجمع الفعلي دون الحقيقي الوقتي بأن يصلّى صلاة في آخر وقتها والأخرى في أول وقتها...... قال شيخنا: هذا تكلف والصحيح الّذى يعتمد أن يقال: كان هو الجمع فعلاً لا وقتاً، واعترف به الحافظ ابن حجر في الفتح. (معارف سنن: (۲/۱۶۲) أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجمع بين الصلاتين، ط: المكتبة البنورية)

(۱) ولايجمع بين فرضين في وقت ...... إلاّ في عرفة ...... بشرط أن يصلّى الحاج مع الإمام الأعظم ...... وبشرط الإحرام ، ...... فيجمع الحاج بين الظهر والعصر جمع تقديم ...... ويجمع الحاج بين المغرب والعشاء جمع تأخير فيصلهما بمزدلفة .... (مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة ، ط: قديمى)

الهندية : (۱/۵۲) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل في المواقيت ، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الأوقات ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱/۲۵۴) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۱۲. (ولايجمع بين فرضين فى وقت)

دھماکہ میں گم ہوگیا

''مسافر انقلاب میں گم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۲)

دیوارِ مسجد پر تیمّم کرنا

''مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۱۲)

ڈ

ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۱/۲)

ڈبل موزہ پر مسح کرنا

اگر کسی شخص نے چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا، تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کیا ہے، اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے موزے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

اندر کپڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) وإذا لبس الجرموقين وإن لبسهما فوق الخفين فإن كانا من كرباس أو مايشبهه لايجوز المسح عليهما إلّا أن يكونا رقيقين يصل البلل إلى ما تحتهما ، وإن كانا من أديم أو مايشبهه أجمعوا أنّه إذا لبسهما بعد ما أحدث قبل أن يمسح على الخفين أو بعدما أحدث و مسح عليهما لايجوز المسح عليهما وإن لبسهما قبل أن يحدث جاز المسح عليهما عندنا ، هكذا في المحيط، ولو لبس الخفين ولبس أحد الجرموقين جاز له أن يمسح على الخف الّذى لا جرموق عليه وعلى الجرموق ، كذا في فتاوى قاضي خان ، والخف على الخف كالجرموق ، كذا في الخلاصة...... (الهندية : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه)

وأيضاً فيه : وإن نزع الجرموق بعد ما مسحهما يعيد المسح على الخفين ، هكذا في المحيط . (الهنديه : (۳۴/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية (۵۲/۱) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۷۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: ادارة القرآن.

(۲) (وهو جائز) ...... (على ظاهر خفيه) من رؤس أصابعه إلى معقد الشراك ...... (أو جرموقيه) ولو فوق خف أو لفافة ، ولا اعتبار بما في فتاوى الشاذى ؛ لأنّه رجل مجهول لايقلد فيما خالف النقول.(قوله : ولااعتبار بما في فتاوى الشاذى) ......ثمّ الّذى في هذه الفتاوى هو مانقله عنها =

اگر اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹ جائے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

ڈرائیور

اگر ڈرائیور لوگ اپنے علاقہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جاتے ہیں، اور جس جگہ پر جا رہے ہیں وہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہے تو اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۳)

= فی شرح المجمع من التفصیل . وهو أن مایلبس من الكرباس المجرد تحت الخف یمنع المسح علی الخف لكونه فاصلاً و قطعة كرباس تلف علی الرجل لاتمنع ؛ لأنّه غیر مقصود باللبس . (الدر مع الرد : (۱/۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۲۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین، ط:سعید)

🗁 و كذا الخف فوق اللفافة یدلّ علیه ما فی غایة البیان من أن ماجاز المسح علیه إذا لم یكن بینه و بین الرجل حائل ، جاز المسح علیه إذا كان بینهما حائل ، كخف إذا كان تحته خف أو لفافة ، فهٰذا صریح فی أن اللفافة علی الرجل لاتمنع المسح علی الخف فوقها . (البحر الرائق : (۱/۱۸۱) ، كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

(۱) وإن كان انفتاحه ثلاثة أصابع یظهر منه أطراف ثلاثة أصابع من أصغر أصابع الرجل لایجوز ؛ لأنَ الثلاث أكثر القدم . (الخانیة : علی هامش الهندیة : (۱/۴۸) كتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط: رشیدیه)

🗁 التاتارخانیة: (۱/۲۶۵) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط:ادارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (۱/۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

(۲) إذا جاوز المقیم عمران مصره قاصداً مسیرة ثلاثة أیام ولیالیهابسیر الإبل أو مشی الأقدام یلزمه قصر الصلاة . (الخانیة : علی هامش الهندیة : (۱/۱۶۴) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

🗁 التاتارخانیة: (۲/۴) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر، ط: ادارة القرآن.

🗁 البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

(۳) وإن اقتدی مسافر بمقیم یصلی رباعیة ولو فی التشهد الأخیر فی الوقت صحّ اقتداء ه وأتمّها أربعاً تبعاً لإمامه. (مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

🗁 البحر الرائق : (۲/۱۴۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

اگر ڈرائیور لوگ سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم ایام کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں تو اس صورت میں بھی قصر کریں۔(۱)

سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کرنے کی صورت میں قصر پڑھیں گے۔(۲)

بحری جہاز کے ڈرائیور (کپتان) وغیرہ جب سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے سفر کے لئے روانہ ہوں گے اور لنگر گاہ کی حدود سے باہر نکلیں گے تو قصر کریں گے اور جب تک اپنے شہر کی لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے قصر کرتے رہیں گے۔(۳)

ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو

واضح رہے کہ جو ملازمین مالک کے ساتھ سفر میں ہوتے ہیں، وہ لوگ مقیم بننے کے لئے مالک کی نیت کے تابع ہوتے ہیں۔

اگر ڈرائیور مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہے، اور سفر کے دوران نماز پڑھتے ہوئے مالک نے اسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو مالک مقیم ہونے

(۱) وعندنا ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لايتمّ الصلاة . (التاتارخانية : (۲/ ۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: إدارة القرآن)

ولايزال على حكم السفر حتى ينو الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية: (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الحلبي الكبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۲) ولو فات عن المسافر صلوات ثمّ أقام قضاها ركعتين . (التاتارخانية : (۱/ ۷۶۹) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في قضاء الفائتة ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۷) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۳) وفي البحر : ثلاثة أيام ولياليها في البحر بعد أن تكون الرياح مستوية غير غالبة ولا ساكتة ، وبعضهم قدر أدنى مدة السفر بثلاث مراحل ، وبعضهم قدرها بالفراسخ ...... ويعتبر مجاوزة عمران المصر من الجانب الذي خرج ...... (الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۱۶۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کی وجہ سے پوری نماز پڑھے گا لیکن ملازم ڈرائیور کو جب تک مالک کی نیت کا علم نہیں ہوگا وہ قصر کرے گا البتہ علم ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

ڈھیلا

تیمّم کے لئے ''ڈھیلا'' اتنا بڑا ہو چاہئے کہ اس پر دونوں ہاتھوں کو مار سکیں، یا کم از کم اتنا بڑا ہو کہ ایک ہاتھ پورا یعنی ہتھیلی تمام انگلیوں کے ساتھ اس پر آ جائے، اور یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کو اس پر مار سکیں، کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ہاتھ مارنا تیمّم کا رکن ہے۔(۲)

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجاء میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو خلاف ادب کہا ہے، اور یہی وجہ لکھی ہے کہ وضو کا

---

(۱) وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما باقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وإن لم يعلم التبع باقامة الأصل قيل يصير مقيماً وقيل لايصير مقيماً وهو الأصح؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجا وضررا وهو مدفوع شرعاً. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع. (بدائع الصنائع: (۱/۲۶۴)، كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: دار إحياء التراث العربي)

ثمّ في هذه الفصول إنّما يصير التبع مقيماً بإقامه الأصل فأمّا إذا لم يعلم فلا حتى لو صلى التبع صلاة المسافرين قبل العلم بنيّة الأصل فإن صلاته جائزة ولايجب عليه إعادتها. (بدائع الصنائع: (۱/۲۶۷) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۲) هو ...... قصد صعيد ...... مطهر ...... واستعماله حقيقة أو حكماً ليعم التيمم بالحجر الأملس بصفة مخصوصة، هذا يفيد أن الضربتين ركن، وهو الأصحّ، الأحوط ...... وركنه شيئان الضربتان والاستيعاب، وشرطه ستة: النية والمسح، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ...... (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹، ۲۳۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

مراقي الفلاح: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹)، كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمي.

امداد الأحكام: (۱/۳۸۶، ۳۸۷) كتاب الطهارة، فصل في التيمّم، ط: دار العلوم كراچي.

پانی احترام کے قابل ہے۔(۱)

تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابلِ احترام ہے۔

مٹی کے ''ڈھیلے'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔(۲)

(۱) والتوضؤ فی مکان طاهر ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (شامی : (۱/ ۱۲۵) ، کتاب الصلاة، مطلب فی تتميم مندوبات الوضوء ، ط: سعید)

(۲) وإذا تيمّم مراراً من موضع واحد جاز ، کذا فی التاتارخانية . (الهندية : (۱/ ۳۱) ، کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التيمّم ، الفصل الثالث فی المتفرقات ، ط: رشيديه)

لو تيمّم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمّم إنّما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل ، كالماء الفاضل فی الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/ ۱۴۷) ، کتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۱/ ۵۳) کتب الطهارة (التيمّم) فصل فی شرائط رکن التيمّم ، ط: سعید .

ذ

ذکر کی فضیلت

سفر میں راحت وآرام، مشقت و پریشانی کے ہجوم میں مسافر کے قلب ودماغ پر کبھی کبھی اضطراری کیفیت طاری ہوتی ہے، اس کا بہترین علاج اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب سفر کے دوران مسافر کی زبان اللہ کے ذکر اور یاد میں مشغول ہوتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت اس کو قلبی اور ذہنی راحت وسکون فراہم کرتا ہے، اور ذکر کی مٹھاس، حلاوت اور چاشنی زبان اور قلب کو تروتازہ رکھتی ہے، اور اگر فضول بات، شعر وشاعری اور نغمہ سرائی میں مشغول رہے تو ایک شیطان اس کا رفیق سفر بن کر رنج والم، غم و پریشانی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

”مَامِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّا رَدَفَهٗ مَلَكٌ وَّلَا يَخْلُوْ بِشَعْرٍ وَنَحْوِهٖ اِلَّا رَدَفَهٗ شَيْطَانٌ.“

ترجمہ: جو مسافر سفر کے درمیان اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہتا تو ایک فرشتہ اس کا ہم سفر ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی مسافر شعر گوئی میں مشغول ہوتا ہے، تو کوئی شیطان اس کا رفیق سفر بن جاتا ہے۔(۱)

---

(۱) عن عبداللّٰه بن شرحبيل قال سمعت عقبة بن عامر يقول : قال النبيّ ﷺ : ما من راكب يخلو في مسيره باللّٰه وذكره إلّا ردفه ملك ، ولايخلو بشعر و نحوه إلّا ردفه شيطان . (المعجم الكبير للطبراني : (۱۷/ ۳۲۴) عقبة بن عامر الجهني ، [رقم الحديث : ۱۴۵۸۲] ، ط : مكتبة العلوم والحكم ، موصل .

مجمع الزوائد : (۱۰/ ۱۸۵) ، كتاب الأذكار ، باب مايقول إذا ركب دابة ، [رقم الحديث : ۱۷۰۹۶] ، ط: دارالفكر .

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (۶/ ۷۱۳) حرف السين ، كتاب السفر ، الفصل الثاني في آداب السفر ، آداب متفرقة ، [رقم الحديث : ۱۷۵۳۱] ، ط: إدارة تأليفات أشرفية.

ر

رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے

لمبا عرصہ سفر کرنے کے بعد واپسی کے لئے رات کا وقت اختیار کرنا مناسب نہیں ہے، بہتر یہ ہے کہ سفر سے واپسی کی ابتداء ایسے وقت کی جائے کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات ہونے سے پہلے پہنچ جائے تا کہ رات کے وقت گھر پہنچنے کی وجہ سے گھر والے بے آرام نہ ہوں اور ان کی نیندوں میں خلل نہ پڑے، اور اگر اپنے شہر اور اپنی آبادی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے لئے اس وقت تک انتظار کرے کہ اس کی بیوی کو اس کا آنا معلوم ہو جائے اور وہ بناؤ سنگھار (میک اپ)(۱) کے ذریعہ اپنے آپ کو آراستہ کر لے، اور بستر وغیرہ کا انتظام کر لے تا کہ جب شوہر اس کے پاس جائے تو سفر کی تکان اور جدائی کا غم، جسمانی خوشی اور فرحت میں بدل جائے۔ (۲)

---

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا أطال أحدکم الغیبة فلایطرق أھله لیلا، متفق علیه. وعنه أنّ النبیّ ﷺ قال: إذا دخلت لیلا فلاتدخل أھلک حتی تستحدّ المغیبة وتمتشط الشعثة. متفق علیه. (مشکوٰۃ: (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

صحیح البخاری: (۲/ ۷۶۰) کتاب النکاح، باب تزویج الثیبات، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) کتاب الامارۃ، باب کراھیة الطروق، وھو الدخول لیلاً لمن ورد من سفر، ط: قدیمی

(۲) عن جابر أنّ النبیّ ﷺ نھی أن یطرق الرجل أھله لیلاً حتی تمتشط الشعثة وتستحدّ المغیبة. (السنن الکبریٰ: (۵/ ۴۲۶)، کتاب الحج، باب لایطرق أھله لیلاً ولکن یقدم غدوۃ أو عشیة، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

وکان ینھی أن یطرق الرجل أھله لیلاً إذا طالت غیبته عنھم. (زاد المعاد: (۲/ ۴۱۲) فصل فی ھدیه ﷺ فی أذکار السفر وآدابه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

عن جابر أنّ النبیّ ﷺ قال: إذا دخلت لیلاً فلاتدخل أھلک حتی تستحدّ المغیبة أو تمتشط الشعثة. متفق علیه. (مشکوٰۃ: (ص: ۳۳۹) کتاب الجھاد، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

موجودہ دور میں ٹیلیفون، موبائل، فیکس، انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے سے اطلاع دینا ممکن ہے لہٰذا اگر پہلے سے اطلاع دی گئی ہے تو رات کو بھی واپس آنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور اگر لمبے سفر سے نہیں بلکہ چھوٹے سفر سے واپس آرہا ہے، یا اس کے گھر والوں کو رات کے وقت اس کے پہنچنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کے لیے رات کے وقت گھر پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

رات کے وقت سفر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت چلنا اپنے لئے ضروری سمجھو، کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) هذه كلها تكره لمن طال سفره فأمّا من سفره قريب يتوقع إتيانه ليلاً فلابأس لقوله : " إذا أطال الرجل المغيبة " ، وكذا إذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم وعلمت امرأته وأهله أنّه قادم فلابأس بقدومه ليلاً لزوال المعنى الّذى هو سببه فإن المراد التهيؤ وقد حصل ذٰلک.

(شرح الطيبى : (۳۳۷/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، ط:ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

☜ أنّه يكره لمن طال سفره أن يقدم على امرأته ليلاً بغتةً ، فأمّا من كان سفره قريبا تتوقع امرأته إتيانه ليلاً فلابأس كما قال فى إحدىٰ هٰذه الروايات : " إذا أطال الرجل الغيبة " ، وإذا كان فى قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم و وصلوهم وعلمت امرأته وأهله أنه قادم معهم وأنهم الآن داخلون فلابأس بقدومه متى شاء لزوال المعنى الّذى نهى بسببه ، فإنّ المراد أن يتأهبوا وقد حصل ذٰلک ولم يقدم بغتةً . (تحفة الأحوذى : (۳۳۹/۷) كتاب الاستيذان والآداب ، باب ما جاء فى كراهية طروق الرجل أهله ليلاً ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) عن أنس قال:قال رسول الله ﷺ : عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل. (بذل المجهود: (۴۳۲/۳) كتاب الجهاد، باب فى الدلجة، ط: معهد الخليل الإسلامى)، وكذا فى الفتح الربانى: (۵۶/۵) أبواب صلاة السفر وآدابه، باب فضل السفر، والحث عليه، ط: دار إحياء التراث العربى)

☜ عن الربيع بن انس قال : قال رسول الله ﷺ : عليكم بالدلجة ، فإن الأرض تطوى بالليل . (السنن الكبرىٰ : ۴۱۰/۵) كتاب الحج ، باب كيفية السير والتعريس ، وما يستحب من الدلجة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

☜ عن أنس قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : عليكم بالدلجة فإنّ الأرض تطوى له بالليل . رواه أبوداؤد.(مشكاة: (ص: ۳۳۹) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانى : ط: قديمى)

یعنی رات میں سفر کرنا منع نہیں ہے، مسافر اپنی سہولت کے مطابق دن اور رات میں جب بھی چاہے سفر کر سکتا ہے۔

اور رات کے وقت زمین لپیٹ دیئے جانے کا مطلب یہ ہے رات کے وقت چلنے کے علاوہ کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، دوسری وجہ یہ ہے کہ فاصلے کی علامات اور نشانات پر نظر نہیں پڑتی اور راستہ میں ان چیزوں پر نظر پڑنے سے سفر بھاری ہو جاتا ہے۔(۱)

راستہ طویل والا اختیار کرنا

''طویل راستہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۳/۱)

راستہ کا اعتبار ہے

''قصر کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۶۵/۲)

راستہ میں سفر کرتے ہوئے وطن سے گزرا

''سفر کے راستے میں وطن آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۸/۱)

---

(۱) و قال المظهری : یعنی لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل أیضاً فإنّه یسهل بحیث یظن الماشی أنّه سار قلیلاً و قد سار کثیراً . کذا فی المرقاة . (عون المعبود : (۱۹۷/۷) کتاب الجهاد ، باب فی الدلجة ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

وقال المظهر : والدلجة أیضاً اسم من ادلجوا بفتح الدال أو تشدیدها، إذا ساروا آخر اللیل أی لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل فإنّه یسهل بحیث یظن الماضی أنه سار قلیلاً وقد سار کثیراً. (بذل المجهود : (۴۳۲/۳) کتاب الجهاد ، باب فی الدلجة ، ط: معهد الخلیل الإسلامی)

قوله : تطوی أی یسهل السیر فیه بحیث یظن الماشی أنّه سار قلیلاً وقد سار کثیراً ولعل ذلک لعدم وجود الشاغل والصوارف من السیر فی اللیل وعدم مشاهدة الامارات والعلامات الّتی یتعدد ویثقل السیر فی نظر السالک . واللّٰه أعلم . والمراد لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل أیضاً . ولیس المراد : لاتسیروا بالنهاراً قطعاً . (لمعات علی هامش المشکاة : (ص: ۳۳۹) ، کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، ط: قدیمی)

مرقاة المفاتیح : (۴۵۵/۷) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث : ۳۹۰۹] ط: حقانیه.

راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا

اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے قریبی جگہ جانے کے ارادہ سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے راستہ میں شرعی مسافت کی مقدار یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ کیا، تو اگر نیت کی جگہ سے اس کی دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس ارادہ کے بعد جب سفر شروع کرے گا اس وقت سے مسافر ہو جائے گا اس سے پہلے مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

راستہ میں قصر کرے

شرعی مسافر اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا۔(۲)

البتہ کسی جگہ پر پہنچنے کے بعد وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام قیام کرنے کی

---

(۱) وأمّا الثانی وهو بیان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّالایترخص أبداً . (تبیین الحقائق : (۱/ ۵۰۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

والثانی نیة مدة السفر ؛ لأنّ السیر قد یکون سفراً وقد لایکون ؛ لأنّ الإنسان قد یخرج من مصره إلی موضع لاصلاح الضیعة ثمّ تبدو له حاجة أخرٰی إلی المجاوزة عنه إلی موضع آخر لیس بینهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلی أن یقطع مسافة بعیدة أکثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النیة للتمییز . (بدائع الصنائع : (۱/ ۹۴) کتاب الصلاة ، فصل فی بیان مایصیر به المقیم مسافراً ، ط : سعید)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّا حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّالایترخص أبداً . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ : یقصر حین یخرج من مصره ویخلف دور المصر کذا فی المحیط. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه

من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرض الرباعی . (البحر الرائق: (۲/ ۲۲۵ ــ ۲۳۰) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشیدیه)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسیرة ثلاثة أيام ...... صلی الفرض الرباعی رکعتین. (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعید)

نیت کرے گا تو مقیم بن جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔(۱)

اگر ایک آدمی کے دو مکان ہیں اور دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہے تو جس شہر سے نکلا ہے اس کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا اور دوسرے مکان کے شہر یا گاؤں میں جا کر پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

راستہ میں کہیں ٹھہر گیا

اگر شرعی مسافر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہ برابر مسافر رہے گا۔(۳)

(۱، ۲) وأمّا في غير وطنه فلا يصير مقيماً إلّا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً.
(حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر المختار على الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله، وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكن استحدث أهلاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتمّ فيهما. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الوطن الأصلي هو مولد ولادته أو تأهله أو توطنه يبطل بمثله إذا لم يبق له بالأوّل أهل فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما. قال تحته في الردّ: (قوله: بل يتمّ فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة. (شامي: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأمّا في غير وطنه فلايصير مقيما إلّا بنية الإقامة، وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يومًا. (حلبی کبیر: (۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيدمی)

صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

چار رکعت والی فرض نماز امام بن کر پڑھائے یا اکیلا پڑھے تو دو رکعت پڑھے گا۔(۱)

اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا، چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے یہاں سے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی وہ مقیم رہے گا مسافر نہیں بنے گا، نمازیں پوری پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بالمسافر . (التاتارخانیة : (۲/۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط : قدیمی)

والقصر من کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بمسافر . (المحیط البرهانی : (۲/۱۲۶) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (الحلبی الکبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر . (الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۲) صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر . (الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (الحلبی الکبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

(۳) (قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج إلی أنّه لو خرج ولم یقصد أو قصد ولم یخرج لایکون مسافراً . (شامی : (۲/۱۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

ولایصیر مسافراً بالنیة حتی یخرج ویصیر مقیماً بمجرد النیة ، (الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

أمّا شرط مجاوزة العمران ؛ لأنّ السفر فعل فلایوجد بمجرد النیة ، فیشترط قران النیة بأدنی فعل. (الخانیة علی هامش الهندیة : (۱/۱۶۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

پھر جب یہاں سے نکلے گا اور جہاں جا رہا ہے اس کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہوگی، تو پھر یہ آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہو جائے گا اور قصر کرے گا اور اگر اس جگہ کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہوگی تو مسافر نہیں ہوگا، اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت تھی کہ درمیان میں فلاں علاقہ میں پندرہ دن ٹھہرے گا تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا پورے راستے پوری نماز پڑھے گا، پھر اگر اس علاقہ میں پہنچ کر پورے پندرہ دن ٹھہرنا نہیں ہوا تب بھی وہ مسافر نہیں بنے گا۔

(نوٹ) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اگر فلاں علاقہ کی مسافت گھر سے سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہو۔ اور اگر مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہو تو راستہ میں قصر کرے گا۔ (۲)

---

(۱) وأمّا الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبداً . (تبيين الحقائق : (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ والثاني نية مدة السفر؛ لأنّ السير قد يكون سفراً وقد لايكون؛ لأنّ الإنسان قد يخرج من مصره إلى موضع لاصلاح الضيعة ثمّ تبدو له حاجة أخرىٰ إلى المجاوزة عنه إلى موضع آخر ليس بينهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلى أن يقطع مسافة بعيدة أكثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النية للتمييز. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

▭ ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبداً. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) فإن نوى المسافر الإقامة في موطنين خمسة عشر يوماً نحو مكة و منى ، أو الكوفة والحيرة، لم يصر مقيماً . (التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي)

▭ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى،...... لايصير مقيماً. (الهندية: (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

▭ (من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة ، صلى الفرض الرباعي ركعتين ولو عاصياً بسفره حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر بموضع صالح لها ، فيقصر إن نوى في أقلّ منه أو فيه لكن في غير صالح) أو كنحو جزيرة أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منى) . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ــ ۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے

اگر شرعی مسافر کا راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے مثلاً دس دن یہاں، پانچ دن وہاں، اور بارہ دن وہاں، لیکن پورے پندرہ دن کہیں بھی ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی وہ مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔ (۱)

راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا

''قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۷۰)

راہ گزر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۷۱)

رخصت کرتے وقت

☆......مہمان کو رخصت کرتے وقت مکان کے دروازے یا باہر کچھ دور تک اس کے ساتھ جانا سنت ہے۔ (۲)

میزبان کے لئے مہمان سے دعا کرنے کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے، اور مہمان کے لئے بھی میزبان کے واسطے دعا کرنا مسنون ہے۔ (۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۲۲۷. (ولو نوى الاقامة خمسة عشر يوماً)

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. رواه ابن ماجه و رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمي)

🗀 عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة، باب الضيافة، ط: قديمي)

🗀 عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (۶/ ۶) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) عن أنس قال: دخل النبيّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيدوا سمنكم في سقائه و تمركم في وعائه فإني صائم ثمّ قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل بيتها. =

☆......مہمان کو رخصت کرتے وقت "السلام علیکم ورحمة الله" کہنا چاہئے "السلام علیکم ورحمة الله" کے بجائے صرف "خدا حافظ" کہنا درست نہیں۔
ہاں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ "خدا حافظ" کہنا درست ہے۔ اسی طرح کوئی بھی دعائیہ کلمات کہے تو جائز ہے۔(۱)

رخصت کرتے وقت کی دعا

کسی کو رخصت کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیتے اور فرماتے یعنی دعا دیتے تھے:

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ".(۲)

ترجمہ: تمہارا دین، تمہاری امانت، اور خاتمہ والے اعمال کو میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ ان کی حفاظت فرمائے۔

= (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۸۱) كتاب الصوم، باب (بلاترجمة) قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمى)
🗁 عن أنس قال: دخل النبيّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيدوا سمنكم فى سقائه و تمركم فى وعائه فإنّى صائم ثمّ قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل بيتها. (صحيح البخارى: (۱/۲٦٦) كتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمى)
(۱) عن عمران بن حصين قال: كنا فى الجاهلية نقول: أنعم اللّٰه بك عيناً و أنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذٰلك. رواه أبوداؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثانى، ط: قديمى)
🗁 عن عمران بن حصين قال: كنا نقول فى الجاهلية: أنعم اللّٰه بك عيناً و أنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذٰلك. (بذال المجهود: (۵/۳۲۸)، كتاب الأدب، باب فى الرجل يقول أنعم اللّٰه بك عيناً، ط: معهد الخليل الإسلامى)
🗁 عن عمران بن حصين قال: كنا فى الجاهلية نقول: أنعم اللّٰه بك عيناً و أنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذٰلك. (عون المعبود: (۱۴/۲٦۵) كتاب الآداب، باب فى الرجل يقول: أنعم اللّٰه بك عيناً، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)
(۲) وكان إذا ودع أصحابه فى السفر يقول لأحدهم: استودع اللّٰه دينك وأمانتك و خواتيم عملك. (زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل فى هديه ﷺ فى أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)=

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو رخصت کرنے کے وقت مصافحہ فرمانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔(۱)

اور جب مسافر چلا جائے تو اس کے لئے یہ دعا کرے:

"اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ"(۲)

ترجمہ: اے اللہ خیر و عافیت کے ساتھ اس کی مسافت طے کرادے اور سفر کو اس کے لئے آسان کردے۔

= عن ابن عمر قال: كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمي)

عن ابن عمر قال: كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمي)

(۱) الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه: استودع الله دينک و أمانتک وخواتيم عملک زوّدک الله التقوى وغفر ذنبک ويسر لک الخير حيث ماكنت. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۶۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر، المبحث الأوّل، ط: دار الفكر، بيروت)

وكان إذا ودع أصحابه في السفر يقول لأحدهم: استودع الله دينک وأمانتک و خواتيم عملک. (زاد المعاد: (۴۰۷/۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن ابن عمر قال: كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمي)

عن ابن عمر قال: كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمي)

(۲) وقال له رجل إنّي أريد سفراً فقال أوصيک بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى قال: اللّٰهم ازوله الأرض وهوّن عليه السفر. (زاد المعاد: (۴۰۸/۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت) =

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو کم از کم "فالله خير حفظا وهو ارحم الرحمين" کہہ دے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعا دیتے تھے:

"زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوىٰ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتُ"(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ اور خشیت کا توشہ عطا فرمائے، تیرے گناہ معاف فرمائے اور جہاں بھی تو جائے خیر کی طرف تیری رہنمائی کرے۔

رخصت کرنا

جب مہمان جانے لگے تو دروازہ تک نکل کر اس کو رخصت کیا جائے۔(۳)

= عن أبي هريرة قال :إنّ رجلاً قال : يا رسول الله إنّي أريد أن أسافر فأوصني ، قال : عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال : اللّهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر .
(ترمذی : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط:قديمی)

عن أبي هريرة قال: إنّ رجلاً قال: يا رسول الله إنّي أريد أن أسافر فأوصني، قال: عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال: اللّهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمی)

(۱) سورة يوسف : رقم الآية : ۶۴ ، الجزء الثالث عشر .

(۲) و جاء إليه رجل و قال: يا رسول الله ! إنّي أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك الله التقوى، قال: زدني، قال: و غفر لك ذنبك ، قال : زدني ، قال : ويسّر لك الخير حيثما كنت . (زاد المعاد: (۴۰۸/۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر و آدابه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبيّ ﷺ قال: يا رسول الله ! إنّي أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك الله التقوى، قال: زدني، قال: و غفر ذنبك، قال: زدني- بأبي أنت وأمّي-، قال: ويسّر لك الخير حيثما كنت. (ترمذی (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء يقول إذا ودع إنساناً باب منه، ط: قديمی)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبيّ ﷺ قال: يا رسول الله ! إنّي أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك الله التقوى، قال: زدني، قال: و غفر ذنبك، قال: زدني- بأبي أنت وأمّي-، قال: ويسّر لك الخير حيثما كنت. (مشكاة المصابيح: (۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمی)

(۳) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. رواه ابن ماجه و رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمی)

عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة ، باب الضيافة ، ط: قديمی) =

اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کی رخصت کے لئے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔

رخصت کرنے کا طریقہ

کسی مہمان یا ملاقات کے لئے آنے والے کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہنچا دینا مستحب ہے۔(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام، اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جانا مسنون ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔(۳)

رخصت کرنے کی دعا

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

رخصت کے وقت

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔(۴)

= عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (٦/٦) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۱، ۲، ۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۳. على الصفحة: ۲۲۱. (عن أبی هريرة قال:)

(۴) عن قتادة قال: قال النبیّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام. رواه البيهقی فی شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب، باب السلام، الفصل الثانی، ط: قديمی) =

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا بھی جائز ہے۔(۱)

= عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل .
(شامی: (۶/ ۴۱۶) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل فى البيع ، ط: سعيد)

قال النبيّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱/ ۱۹۲) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

(۱) عن قتادة قال: قال النبيّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب ، باب السلام ، الفصل الثاني ، ط: قديمى)

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل . (شامی : (۶/ ۴۱۶) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل فى البيع ، ط: سعيد)

قال النبيّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱/ ۱۹۲) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينك و أمانتك وآخر عملك زوّدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ماكنت . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/ ۳۶۶) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأوّل ، ط: دار الفكر ، بيروت)

عن ابن عمر قال : كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك و آخر عملك . (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) ، كتاب الدعوات ، باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الثاني ، ط: قديمى)

عن ابن عمر قال : كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك . (ترمذی : (۲/ ۱۸۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط: قديمى)

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا

''حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب تم گھر میں داخل ہوتو اپنے گھر والوں کوسلام کرو''اور جب (تم گھر سے) نکلوتو اپنے اہل وعیال کوسلام کے ساتھ رخصت کرو۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جاتے وقت اپنے اہل وعیال کوسلام کے ذریعہ وداع کہو،اس لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ رخصتی کے وقت جوسلام کرتے ہیں اس کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ یہ سلام اصل میں ''دعا''اور''وداع'' ہے۔(۲)

اوراس کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے پاس ''سلام'' کوامانت رکھو، یعنی جب تم نے رخصت ہوتے وقت اپنے اہل وعیال کوسلام کیا تو گویا تم نے سلام کی خیرو برکت کواپنے اہل وعیال کے پاس امانت رکھا جس کوتم آخرت میں واپس لوگے،کیوں کی جب کوئی شخص اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھتا ہےتو پھراس کوواپس لے لیتا ہے۔

رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا

''مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یانہیں؟''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۷)

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة، رقم: ۱ علی الصفحة: ۲۲۳ (عن قتادة قال: قال النبیّ ﷺ: إذا دخلتم)

(۲) وإن سلم ثانياً فی مجلس واحد لایجب ردّ الثانی ، تاتارخانية . وفيها عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا علی القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل . (شامی : (۶/۴۱۶) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البيع ، ط: سعيد)

▭ يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه: استودع الله دينک و أمانتک وخواتيم عملک زوّدک الله التقوی وغفر ذنبک ويسر لک الخير حيث ماكنت . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۳۶۶) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأوّل ، ط: دار الفكر ، بيروت)

روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت

مسافر اپنے اہل وعیال کے لئے جن چیزوں کو چھوڑ کر سفر کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ برکت اور رحمت والی افضل ترین چیز وہ دو رکعت نفل نماز ہے جو سفر شروع کرنے سے پہلے گھر میں پڑھتا ہے، حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں:

''مَاخَلَفَ عَبْدٌ عَلیٰ اَهْلِهِ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یَرْکَعُهُمَا عِنْدَهُمْ یُرِیْدُ سَفَراً'' (۱)

ترجمہ: یعنی سفر کے وقت گھر والوں کے پاس جو دو رکعت پڑھتا ہے وہ ان کے لئے چھوڑی ہوئی چیزوں میں سب سے افضل ہے۔

روانگی کے وقت کی دعا

روانگی کے وقت جب مکان کے دروازہ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَذِلَّ اَوْاُذَلَ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ'' (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر کے اسی کا نام لے کر نکل رہا ہوں، گناہوں سے

(۱) عن المطعم بن مقدام قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ماخلف عبد علی أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید السفر. (مصنف ابن أبی شیبه: (۱/۴۲۴) کتاب الصلاة، الرجل یرید السفر، من کان یستحب له أن یصلی قبل خروجه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

ماخلّف هٰذا علی أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید سفراً. (ش عن المطعم بن مقدام مرسلاً). (کنز العمال: (۶/۷۱۳) کتاب السفر، الفصل الثانی، آداب متفرقة من الإکمال، ط: مؤسسة الرسالة)

صلاة سنة السفر: یستحب إذا أراد الخروج من منزله أن یصلی رکعتین ......جاء فی الحدیث: ماخلّف أحد عند أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید سفراً. (الفقه الإسلامی وأدلّته مع هامشه: (۳/۳۶۸)، الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر، المبحث الأوّل: آداب السفر للحج و غیره، ط: دار الفکر، بیروت)

(۲) عن أم سلمة أن النبیّ ﷺ کان إذا خرج من بیته قال: بسم اللّٰه توکّلت علی اللّٰه اللّٰهم إنّا نعوذبک من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نُظلم أو نجهل أ ویجهل علینا. (مشکاة المصابیح: =

بچنے کی قدرت اور عبادت کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اِنْتَشَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَاکْفِنِیْ مَااَھَمَّنِیْ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِی الْخَیْرَ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ"(۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری مدد میں چلا، تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تیری پناہ حاصل کی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اے اللہ! تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تو ہی میری امید ہے، اس لئے جو چیز مجھے فکر میں مبتلا کرنے والی ہے اس کے متعلق تو کفایت فرما، تیری تعریف بڑی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرما، میرے گناہ معاف فرما اور جہاں کہیں جاؤں خیر کی طرف میری رہنمائی فرما۔

=(ص: ۲۱۵) کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

عن أم سلمة أن النبیّ ﷺ کان إذا خرج من بیته قال: بسم اللّٰہ توکّلت علی اللّٰہ اللّٰهم إنّی أعوذبک من أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أو یجهل علیّ. (تحفة الأحوذی: (۲۳۶/۹)، [رقم الحدیث: ۳۴۲۷]، کتاب الدعوات، باب منه (باب مایقول إذا خرج من بیته)، ط: دار الکتب العلمیة، ط: بیروت)

عن أم سلمة قالت ما خرج رسول اللّٰہ ﷺ من بیتی قط إلّا رفع طرفه إلی السماء فقال: اللّٰهم إنّی أعوذبک أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أو یجهل علیّ. (عون المعبود: (۱۸۴/۱۴) کتاب الأدب، باب مایقول إذا خرج من بیته، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۱) عن أنس بن مالک قال: لم یرد رسول اللّٰہ سفراً إلّا قال حین ینهض من جلوسه: "اللّٰهم بک انتشرت وإلیک توجّهت وبک اعتصمت أنت ثقتی و رجائی، اللّٰهم اکفنی ما أهمنی وما لا اهتم به وما أنت أعلم به منی، اللّٰهم زوّدنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجّهنی إلی الخیر حیث ما توجّهت" ثمّ یخرج. (السنن الکبریٰ: (۴۱۰/۵)، کتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

عن أنس قال: لم یرد النبیّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حین ینهض من جلوسه: =

روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے

شوہر سفر میں گیا اور روپوش ہوگیا، وہ خود آتا بھی نہیں، اور بیوی کو بلاتا بھی نہیں، اور خرچہ کا انتظام بھی نہیں کرتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے، تو ایسی عورت اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں مسلمانوں کی شرعی پنچایت یا اسلامی مرکز میں مقدمہ دائر کرے، اور یہ دعویٰ کرے کہ فلاں بن فلاں سے اتنے سال پہلے اس کا نکاح ہوا ہے اور اس کو نکاح نامہ یا دو معتبر گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے اس کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ وہ اتنے سال سے روپوش ہے، اور نان نفقہ نہیں دے رہا ہے، نہ اس کا انتظام کیا ہے نہ ہی وہاں سے بھیجتا ہے، ان باتوں کو بھی دو گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے، اور اگر شوہر کے بغیر رہنے میں گناہ کا اندیشہ ہے تو قسم بھی اٹھائے کہ وہ شوہر کے بغیر مزید انتظار نہیں کرسکتی، جب یہ تمام باتیں گواہوں کی گواہی اور عورت کی قسم سے ثابت ہوجائیں تو جج اس عورت کے شوہر کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر بیوی کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ لے، اگر وہ حقوق ادا کرنے کا وعدہ نہ کرے تو عورت کو مزید ایک مہینہ انتظار کرنے کی مہلت دے، اگر شوہر اس مدت میں اپنی شرارت سے باز نہ آئے، تو جج نکاح فسخ کردے اور اگر آدمی بھیج کر معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اخبارات وغیرہ میں اعلان شائع کرے کہ اتنے دنوں تک حاضر ہوجاؤ ورنہ نکاح فسخ کردیا جائے گا، پھر اگر وہ نہ آئے تو جج قضا علی الغائب کے تحت تفریق کردے، اس کے بعد

= "اللّٰهم بک انتشرت وإليک توجهت وبک اعتصمت وعليک توكّلت اللّٰهم أنت ثقتي و أنت رجائي، اللّٰهم اكفني ما أهمني وما لا اهتم له وما أنت أعلم به مني عزّ جارک و جلّ ثناء ک ولا إله غيرک، اللّٰهم زوّدني التقوى واغفرلي ذنبي ووجّهني للخير أينما توجّهت، ثمّ يخرج. (زاد المعاد: (۲/۲۰۵) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، ط: بيروت)

عن أنس قال لم يرد النبيّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حين ينهض من جلوسه اللّٰهم بک انتشرت وإليک توجّهت وبک اعتصمت، اللّٰهم أنت ثقتي وأنت رجائي، اللّٰهم اكفني ما اهمني ومالا اهتم به وما انت أعلم به مني وزودني التقوى واغفرلي ذنبي و وجهني للخير حيث ما توجهت. (مجمع الزوائد: (۱۰/۱۳۵) كتاب الاذكار، باب مايقول إذا نهض للسفر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عورت تین ماہواری عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے،اوراگرشوہر عدت کے اندر واپس آگیا تو رجوع کرنے کا حق ہوگا،اوراگر عدت کے بعد واپس آیا تو رجوع کا حق نہیں ہوگا،مگر یہ کہ شوہر عورت کے دعویٰ کے خلاف کوئی بات ثابت کردے۔(۱)

روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

مسافر روزہ سے تھا اور کوئی اس کے روزہ کا دشمن تھا،اس نے روزہ توڑنے پر مجبور کیا کہ روزہ توڑ دو ورنہ جان سے ماردیں گے،یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کی دھمکی دی،تو اس صورت

---

(۱) قال في غرر الأحكام : ثمّ اعلم أن مشائخنا استحسنوا أن ينصب القاضي الحنفي نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبى عن الطلاق ؛ لأن رفع الحاجة الدائمة لايتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنّها لاتجد من يقرضها ، وغنى الزوج مآلاً أمر متوهم فالتفريق ضروری إذا طلبته . (شامی : (۳/ ۵۹۰) ، كتاب الطلاق ، ط: سعيد)

الحيلة الناجزة : (ص : ۷۷) ط: دار العلوم كراچی .

ورأى الجمهور غير الحنفية: أن للقاضي تطليق الزوجة بإعسار الزوج مطلقاً حاضراً أم نائباً، إلا أن المالكية قالوا: إن كان الزوج قريب الغيبة فيرسل له : إمّا أن يأتي أو يرسل النفقة أو يطلق عليه، وإن كان بعيد الغيبة كعشرة أيام فللقاضي التطليق إن لم يترک لها شيئًا، ولا وكل وكيلاً بالنفقة، ولا اسقطت عنه النفقة حال غيبته و تحلف على ماذكر. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۷/ ۶۸ ۷) القسم السادس، الباب الثاني، الفصل الخامس في النفقات، ثالثاً: نفقة زوجة الغائب، ط: دار الفكر، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے،پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا،نہ یہاں کوئی انتظام ہے......ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر،ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلالو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو،اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کردیں گے۔اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے،اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کردے......اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آجاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آجاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو،اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے......عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کردی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی......اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔(حیلۂ ناجزہ: (ص:۷۷،۷۹)،حکم زوجۂ غائب غیر مفقود،ط:دارالاشاعت)

میں مسافر کے لئے روزہ توڑ کر جان بچانا واجب ہے، اگر مسافر نے اس حالت میں روزہ نہیں توڑا اور مجبور کرنے والے نے جان سے ماردیا یا جسمانی نقصان اٹھانا پڑا تو گنہگار ہوگا۔(۱)

روزہ توڑنے کی اجازت

''مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۶۹/۲)

روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کردینا

اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کرنے کے بعد مسافر بن جائے ،تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کو لینے کے لئے اپنے گھر واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزہ کو توڑ دے تو اس کا

---

(۱) أنه لو أكره على أكل ميتة أو دم أو لحم خنزير أو شرب خمر بغير ملجئ كحبس أو ضرب أو قيد لم يحل وإن بملجئ كقتل، أو قطع عضو أو ضرب مبرح حل فإن صبر فقتل أثم..... ومثله سائر حقوقه تعالىٰ كإفساد صوم و صلاة..... ولهٰذا نقل هنا في البحر عن البدائع الفرق بين ما إذا كان المكره على الفطر مريضًا أو مسافرًا وبين ما إذا كان صحيحاً مقيماً بأنّه لو امتنع حتى قتل أثم في الأوّل دون الثاني. (شامي: (۲/ ۴۲۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

ومنه ما إذا أكره المريض والمسافر فإن الإفطار واجب ولايسعه الصوم حتى لو امتنع من الإفطار فقتل يأثم كالإكراه على أكل الميتة بخلاف ما إذا كان صحيحاً مقيماً فأكره بقتل نفسه فإنّه يرخص له الفطر والصوم أفضل حتى لو امتنع من الإفطار حتى قتل يثاب عليه . (البحر الرائق: (۲/ ۴۹۵) ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے......ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلالو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کردیں گے۔اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کردے......اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آجاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آجاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے...... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو سو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کردی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی......اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔(حیلۂ ناجزہ: (ص:۷۷،۷۹)، حکم زوجۂ غائب غیر مفقود، ط: دار الاشاعت)

کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱) (اور کفارہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنے ہیں اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے)۔(۲)

کیونکہ یہ شخص اس وقت مسافر نہیں ہے بلکہ مقیم ہے، مقیم اگر روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم ہوتا ہے۔

روزہ دار مہمان

روزہ دار مہمان کے لئے میزبان اور اس کے اہل وعیال کے حق میں دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة فی أوّله و آخره إلّا إذا دخل مصره لشيئ نسيه فأفطر فإنّه يكفر . (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

وفی فتاوی قاضی خان : المسافر إذا تذكر شيئًا قد نسيه فی منزله فدخل فأفطر ثم خرج قال عليه الكفارة قياساً ؛ لأنّه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله وبالقياس نأخذ . (البحر الرائق: (۲/ ۴۹۵) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

ولو سافر فی شهر رمضان ثم رجع إلى أهله ليحمل شيئًا نسيه فأكل بمنزله ثم خرج القياس أن تجب عليه الكفارة ؛ لأنّه رفض سفره قال الفقيه وبه نأخذ . (الهندية : (۱/ ۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

(۲) وأفاد بالتشبيه أن هٰذه الكفارة مرتبة فالواجب العتق ، فإن لم يجد فعليه صيام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . (البحر الرائق : (۲/ ۴۸۴) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم و مالا يفسده ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

أكل عمداً قضى و كفّر كفارة المظاهر : أی كذا فی الترتيب فيعتق أوّلاً ، فإن لم يجد صام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . (رد المحتار : (۲/ ۴۱۱ ، ۴۱۲) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم و مالايفسده ، ط: سعيد)

كفارة الفطر و كفارة الظهار واحدة وهی عتق رقبة مؤمنة أو كافرة فإن لم يقدر على العتق فعليه صيام شهرين متتابعين وإن لم يستطع فعليه إطعام ستين مسكيناً . (الهندية : (۱/ ۲۱۵) كتاب الصوم ، الباب السابع فی الاعتكاف ، بيان الكفارة ، ط: رشيديه)

(۳) عن أنس قال: دخل النبیّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيدوا سمنكم فی سقائه =

روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا

''میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۰۲)

روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا

''سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۸۰)

روزہ سفر میں رکھنا

''سفر میں روزہ رکھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۳۱)

روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا

گرمی کے موسم میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا، گرمی کی شدت کی وجہ سے کمزور ہمت کے آدمی نے سفر کا ارادہ کرلیا تا کہ گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا نہ پڑے۔(۱)

بلکہ سردی کے زمانہ میں قضا کرلے گا، یا کسی مقام تک جانے کے لئے دو راستے ہیں

= و تمركم في وعائه فإني صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (مشكاة المصابيح: (ص: ١٨١) كتاب الصوم، باب قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمى)

☜ عن أنس قال: دخل النبيّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيدوا سمنكم في سقائه و تمركم في وعائه فإني صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (صحيح البخارى: (١/٢٦٦) كتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمى)

☜ عن عبدالله بن الزبير قال : أفطر رسول الله ﷺ عند سعد بن معاذ فقال : أفطر عندكم الصائمون و أكل طعامكم الأبرار وصلت عليكم الملائكة. (ابن ماجة : (ص: ١٢٥) أبواب ما جاء في الصيام ، باب في ثواب من أفطر صائماً ، ط: قديمى)

(١) للمسافر أو حامل أو مرضع ...... الفطر . (الدر المختار : (٢/٤٢١-٤٢٣) كتاب الصوم، فصل في العورض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

☜ منها السفر الّذى يبيح الفطر . (الهندية : (١/٢٠٦) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

☜ السفر ليس بعذر في اليوم الّذى أنشأ السفر فيه وعذر في سائر الأيام . (التاتارخانية : (٢/٢٩٠) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمى)

ایک قریبی راستہ جس سے سفر کی مسافت پوری نہیں ہوتی اور ایک لمبا راستہ ہے جس سے سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے، اور یہ شخص لمبے راستہ کو صرف اس لئے اختیار کرتا ہے تا کہ روزہ رکھنا واجب نہ ہو۔(۱) تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد میں قضا کرنا کافی ہوگا۔(۲) مگر اس قسم کا حیلہ کرنا مذموم اور برا ہے۔(۳) اور رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی فضیلت سے محروم ہونے کا سبب ہے۔(۴)

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا . (الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشرفي صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر في الأوّل . (الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ، إن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة يوم لايقصر وإن أخذ في الطريق الذي هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة . (التاتارخانية: (۶/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

(۲) دیکھئے سابقہ صفحہ:۲۴۰ کا حاشیہ نمبر:۳۔(عن أنس قال) وحاشیہ نمبر:۱ صفحہ:۲۴۱۔(للمسافر أو حامل)۔

(۳) وأمّا الحيلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبي يوسف لاتكره وعند محمد تكره ويفتى بقول أبي يوسف في الشفعة...... وبضده وهو الكراهة في الزكاة والحج وآية السجدة . جوهرة . (الدر المختار: (۲۴۲/۶) كتاب الشفعة ، باب مايبطلها ، ط: سعيد)

قال الخصاف رحمه الله: كره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالىٰ: الحيلة في إسقاط الزكاة ورخص فيها بعضهم، قال الشيخ الإمام الأجل شمس الأئمة الحلواني رحمه الله: الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله. (الهندية: (۳۹۱/۶) كتب الحيل، الفصل الثالث في مسائل الزكاة، ط: رشيديه)

عن محمد بن الحسن قال: ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام الله بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق. (عمدة القاري: (۱۶۴/۲۴) كتاب الحيل، باب في ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه: من أفطر يوماً في رمضان من غير عذرٍ ولامرض لم يقضه صيام الدهر وإن صامه. (صحيح البخاري: (۲۵۹/۱) كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، ط: قديمي)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولامرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. (ترمذي: (۱۵۴/۱) أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمّداً، ط: قديمي)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة لم يجزه صيام الدهر . (ابن ماجة: (ص: ۱۲۰) أبواب ما جاء في الصيام، باب ماجاء في قضاء رمضان، ط: قديمي)

روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟

زوال شرعی سے پہلے مسافر گھر پہنچا اور پہونچنے کے بعد اس نے روزہ کی نیت کر لی اور بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

البتہ اگر بیوی جماع کرنے پر راضی تھی تو بیوی پر قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا، اور اگر بیوی راضی نہیں تھی شوہر نے زبردستی کر لیا ہے تو اس صورت میں بیوی پر بھی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا

اگر کوئی مقیم آدمی رمضان المبارک میں روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر کرے گا تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا، لیکن اگر وہ اس روزہ کو فاسد کر دے گا تو کفارہ

---

(۱) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ثمّ نوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً في يومه ذٰلك لا كفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: (۲/۲۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: قديمي)

إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ونوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً لا كفارة عليه. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد و ممّا يتّصل بذٰلك، ط: رشيديه)

(۲) وإذا طاوعت المرأة زوجها في الجماع فعليها الكفارة ...... وإن كانت مكرهة فلا كفارة عليها. (التاتارخانية: (۲/۲۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: قديمي)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة وإن كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة. (الهندية: (۱/۲۰۵) كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد و ما لا يفسد، ط: رشيديه)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة عندنا ...... وإن كانت المرأة مكرهة عليها القضاء دون الكفارة. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الفصل السادس فيما يفسد الصوم، ط: رشيديه)

لازم نہیں ہوگا صرف قضالازم ہوگی۔(۱)

روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو

''سفر کے دن روزہ دار ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۳)

روزے تیس سے زائد ہو جائیں

عرب ممالک میں عموماً ایک دودن پہلے ہی رمضان کے روزے شروع ہو جاتے ہیں وہاں رہنے والے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں نے وہاں کے مطابق روزہ شروع کیا پھر رمضان کے درمیان وطن واپس آئے، یہاں ان کے کُل روزے تیس ہوگئے جبکہ اپنے وطن کی رؤیت کے حساب سے مثلاً اٹھائیس روزے ہوئے، تو ان لوگوں کے جب تیس روزے پورے ہوگئے تو رمضان کا فریضہ ادا ہوگیا، تاہم ان کو مسلمانوں کی موافقت اور رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے روزہ رکھنا بہتر ہے لازم نہیں ہے اور یہ روزے نفل ہوں گے۔(۲)

---

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

فلو سافر نهاراً لا يباح له الفطر في ذلك اليوم وإن أفطر لا كفارة عليه بخلاف ما لو أفطر ثمّ سافر. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

سافر بعد دخول شهر رمضان جاز الفطر، وقيل لا، كما بعد طلوع الفجر، ولو أفطر لايكفر. (التاتارخانية: (۱/۲۹۱) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)

(۲) وقالا يتشبه بالمصلين أي احتراماً للوقت...... كالصوم، در مختار. (قوله: كالصوم) أي مثل الحائض إذا طهرت في رمضان فإنّها تمسك تشبّهًا بالصائم لحرمة الشهر ثمّ تقضي وكذا المسافر إذا أفطر فأقام. (الدر مع الرد: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

وهل يكره لها التشبه بالصوم أم لا؟ واعترض بأنّه يستحب لها الوضوء والقعود في مصلاها وهو التشبه بالصلاة اهـ تأمّل. (قوله: ولو شرعت تطوعًا فيهما) أي في الصلاة والصوم. (الدر مع الرد: (۱/۲۹۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

أمّا الأوّل فوقت صوم رمضان شهر رمضان، لقوله تعالىٰ: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، =

روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا

روزے رکھنے سے بچنے کے لئے سفر کرنے کا حیلہ کرنا بہت برا ہے۔(۱) اگرچہ شرعی مسافر ہونے کی صورت میں سفر کے دوران روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

= أی فليصم في الشهر ، وقول النبیّ ﷺ : وصوموا شهركم ، أی فی شهركم ؛ لأنّ الشهر لايصام وإنّما يصام فيه . (بدائع الصنائع : (۲/ ۸۰) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

لو صام رأى هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه السلام : صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون . (رد المحتار : (۲/ ۳۸۴) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

إنّ النبیّ ﷺ آلى من نسائه شهراً...... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهلة. (كتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء، إرقم الحديث: ۵۴۱) ط: ادارة القرآن)

وسبب صوم رمضان شهود جزء من الشهر من ليل أو نهار على المختار . (الدر مع الرد : (۲/ ۳۷۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الثالث شهود جزء من شهر رمضان من ليل أو نهار على المختار عند أبی حنيفة فيكون السبب شهود الشهر . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/ ۵۲۷) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف ، المبحث الثالث : المطلب الأوّل : متى يجب الصوم ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۱) و أمّا الحيلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبی يوسف لاتكره و عند محمد تكره و يفتى بقول أبی يوسف فی الشفعة ...... وبضده وهو الكراهة فی الزكاة والحج وآية السجدة . جوهرة . (الدر المختار : (۶/ ۲۴۶) كتاب الشفعة ، باب مايبطلها ، ط: سعيد)

قال الخصاف رحمه اللّٰه : كره بعض أصحابنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ : الحيلة فی إسقاط الزكاة. (الهندية : (۶/ ۳۹۱) كتب الحيل ، الفصل الثالث فی مسائل الزكاة ، ط: رشيديه)

عن محمد بن الحسن قال : ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام اللّٰه بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق . (عمدة القاری : (۲۴ / ۱۶۴) كتاب الحيل ، باب فی ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) للمسافر أو حامل أو مرضع ...... الفطر . (الدر المختار : (۲/ ۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

منها السفر الّذی يبيح الفطر . (الهندية : (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

السفر ليس بعذر فی اليوم الّذی أنشأ السفر فيه وعذر فی سائر الأيام . (التاتارخانية : (۲/ ۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمی)

رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں

اگر کسی آدمی کی رہائش مکانوں میں نہیں ہے اور خیموں میں بھی نہیں ہے تو اس کے سفر کا آغاز اس کی اقامت گاہ کی متعلقہ جگہوں سے آگے نکل جانے سے ہوگا اور وہ آدمی وہاں جا کر مسافر بن جائے گا۔(۱)

ریل

ریل میں عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر فرض اور واجب نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ریل کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، گر جانے کا خطرہ ہے تو اس آدمی کے لئے ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه. (حلبي كبير : (۵۲۶/۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

فإذا نوى السفر و خرج من العمران حتى صار مسافراً . (بدائع الصنائع : (۹۵/۱) كتاب الصلاة ، فصل في بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

(۲) يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذلك في الفرض . (بدائع الصنائع : (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايفارق التطوع الفرض فيه ، ط: سعيد)

ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۶۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

تجوز الصلاة الفريضة في السفينة والطائرة ، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبي حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۴۴/۲) تتمة الصلاة ، الصلاة في السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

وإذا صلّى قاعداً في السفينة وهي تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ وعندهما لاتجوز . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

عام حالات میں ہلکی رفتار سے چلنے والی ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل نہیں ہے بہت سارے لوگ ناواقفیت کی وجہ سے بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ادا نہیں ہوتی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر تیز رفتار ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہیں ہے تو وہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہے، مگر ریل میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے، تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے مگر بعد میں اس کو قضا کرنا لازم ہوگا کیونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے قیام کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔(۳)

(۱، ۲) وأمّا الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوفها في الفضاء فيصلي فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذلك في الطيارات الكبيرة . (معارف السنن : (۳/۳۹۵) ط: بنوری ٹاؤن)

ولو صلى في فلك قاعداً بلاعذر صحّ عند أبي حنيفة وقالا لايصح إلّا من عذر . (تبيين الحقائق : (۱/۴۹۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۱/۶۹) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

وأمّا أركانها فستة منها القيام . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۵) كتاب الصلاة ، فصل في أركان الصلاة ، ط:سعيد)

فاقد الطهورين يؤخرها عنده و قالا يتشبه بالمصلين وجوباً ، فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابساً وإلّا يؤمي قائماً ثمّ يعيد كالصوم . (الدر مع الرد: (۱/۲۵۳) كتاب الطهارة ، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين ، ط: سعيد)

(قوله : القيام) لقوله تعالىٰ : ﴿و قوموا لله قانتين﴾ أى مطيعين ، والمراد به القيام في الصلاة بإجماع المفسرين ، وهو فرض في الصلاة للقادر عليه في الفرض ...... الخ . (البحر الرائق: (۱/۲۹۲) باب صفة الصلاة ، ط: سعيد)

قال محمد :وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة ، فأحب له أن يخرج و يصلي على الأرض وإن صلى فيها جاز ، فإن صلّى فيها قاعداً وهو يقدر على القيام أو الخروج أجزأه عند أبي حنيفة استحساناً ...... وعندهما لايجزيه قياساً . (التاتارخانية : (۲/۳۶) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة ، ط: قديمى)

ریل گاڑی کھڑی ہو یا چل رہی ہو، دونوں حالتوں میں اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جب ریل اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا (چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھنا لازم ہوگا) اور جب تک اپنے شہر کی آبادی کے اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی کے باہر ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد قصر لازم ہوگا۔(۱)

ریل کے ڈبوں کا حکم

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل گاڑی کے پانی کا حکم

ریل گاڑی کے فلش میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔(۲) بلکہ اگر دوسرا پانی نہیں ہے تو فلش کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ قال محمد يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، وفي الغياثية والمعتبر من الخروج أن يجاوز المصر و عمراناته وهو المختار وعليه الفتوى. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

(۲) ﴿وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيّباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه﴾. (المائدة: ٦)

☜ وروى عنه أنّه قال: التراب طهور المسلم مالم يجد الماء. (بدائع الصنائع: (۱/۴۴) كتاب الطهارة، فصل في التيمّم، ط: سعيد)

☜ يجوز للمسافر التيمّم إذا لم يكن معه ماء. (المحيط البرهاني: (۱/۱٦۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم، ط: رشيديه)

لازم ہوگا، اگر اس پانی سے وضو کرنے میں طبعی کراہت ہو تب بھی تیمّم کرنا جائز نہ ہوگا۔(۱)

ریل گاڑی میں تیمّم کرنا

اگر ریل گاڑی کے کسی ڈبے میں پانی نہیں ہے، لیکن نماز کے وقت کے اندر اندر آنے والے اسٹیشن میں پانی ملنے کا یقین ہے تو نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔(۲)

اگر وہاں جا کر پانی مل جائے تو وضو کر کے نماز ادا کرے، اور اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو تیمّم کر کے نماز ادا کرے۔

ریل یا اسٹیشن میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنا صحیح ہونے کے لئے پانی کم سے کم ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) کی مسافت پر ہونا شرط ہے ورنہ تیمّم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله : فبتغير أكثرها) أى فالغلبة بتغير أكثرها وهو وصفان فلايضر ظهور وصف واحد فى الماء من أوصاف الخل مثلاً. (شامى : (۱۸۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المياه ، ط: سعيد)

ولو تغير الماء المطلق بالطين أو بالتراب أو بالجص أو بالنورة أو بطول المكث يجوز التوضؤ به ، كذا فى البدائع . (الهندية : (۲۰/۱) كتاب الطهارة ، الباب الثالث فى المياه ، الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه)

الماء الذى خالطه طاهر غير أحد أوصافه الثلاثة و سلط طهوريته ...... ولايضر ظهور وصف واحد لقلته . (الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲۳۴/۱) ، القسم الأوّل ، العبادات ، الباب الأوّل : الطهارات ، المبحث الثالث : أنواع المطهرات ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۲) وندب لراجيه رجاء قويا آخر الوقت المستحب ولو لم يؤخر و تيمّم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا . (الدر المختار : (۲۴۹/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

يؤخر التيمّم إلى آخر الوقت إذا كان يرجو وجود الماء . (بدائع الصنائع : (۵۵/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى بيان وقت التيمّم ، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنّه يجد الماء فى آخره . (الهندية : (۳۰/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۳) وأمّا العدم من حيث الصورة ، فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ...... عن محمد أنه قدره بالميل ، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمّم . (بدائع الصنائع : (۴۶/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى شرائط ركن التيمّم ، ط: سعيد) =

ریل کے سفر میں بعض لوگ معمولی کپڑے اور رومال اور تکیہ وغیرہ پر ہاتھ مار کر بلا تکلف تیمّم کر لیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اس پر غبار بھی ہے یا نہیں، گویا وہ کپڑے اور تکیہ ہی پر تیمّم جائز سمجھتے ہیں، حالانکہ اس میں تفصیل ہے کہ اگر جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر اتنا غبار ہے کہ اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے تو اس وقت اس پر تیمّم کرنا جائز ہے، اور اگر اتنا غبار نہیں تو اس پر ہاتھ مار کر تیمّم کرنا جائز نہیں۔(۱)

اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔(۲)

اگر گاڑی میں پانی نہ ملنے کی صورت میں کسی آدمی نے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی کہ گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آ گئی جہاں پانی ہے تو

= ولو لم يؤخّر وتيمّم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنّه أنّه يجد الماء في آخره إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل . (الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۱، ۲) ويجوز التيمّم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كانّ على الذهب أو الفضة أو على الحنطة، أو الشعير، أو نحوها غبار فتيمّم به أجزأه في قول أبي حنيفة ومحمد. (بدائع الصنائع: (۱/ ۵۴) كتاب الطهارة، فصل في بيان ما يتيمّم به. ط: سعيد)

ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو ماأشبهها من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم أو ينفض ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

وبهذا يعلم حكم التيمّم على جوخة أو بساط عليه غبار ...... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا ،...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوه من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (شامي : (۱/ ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط:سعيد)

اس صورت میں وضو کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آئی جہاں پانی ہے تو نماز ہوگئی۔(۲) اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر اگر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہئے ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاتهم . (خانية على هامش الهندية : (۱/۵۵) كتاب الطاهرة ، باب التيمّم ، فصل فيما يجوز له التيمّم ، ط: رشيديه)

جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاة الكل. (المحيط البرهاني: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

(۲) المصلي بالتيمّم إذا وجد الماء بعد الفراغ من الصلاة لايلزمه الإعادة ولو وجد في خلال الصلاة فسدت صلاته . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۵۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فصل فيما يجوز له التيمّم ، ط: رشيدية)

إن رأى الماء قبل الشروع في الصلاة ، توضأ به و صلى . وإن رأى الماء بعد ماصلى لايعيد الصلاة وإن كان في الوقت . (المحيط البرهاني : (۱/۱٦۷) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمّم ، نوع آخر في بيان ما يبطل التيمّم ، ط: رشيديه)

(۳) من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا ، فهو طاهر ما لم يستيقن ، وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا مايتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والثياب . (شامي : (۱/۱۵۱) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب في أبحاث الغسل ، ط: سعيد)

وفي الكتاب يقول: إذا كانت الغلبة للماء النجس يريق الكل ، ثم تيمم ، وهٰذا احتياط وليس بواجب ولكنه إن أراق فهو أحوط ، ليكون تيممه في حال عدم الماء بيقين وإن لم يرق أجزأه أيضًا اهـ . (الهندية : (۵/۳۸۴) كتاب التحري ، الباب الثالث في التحري اهـ ، ط: رشيديه)

فإنّ وجود الماء النجس لايمنعه من التيمم اجماعًا. (البحر: (۱/۱۳۹) باب التيمم، ط: سعيد)

وتعتبر الغلبة في أوان طاهرة و نجسة وذكية و ميتة، فإنّ الأغلب طاهرًا اهـ. (الدر مع الرد: (۶/۳۴۷) (قوله: وتعتبر الغلبة الخ) أقول: حاصل ما ذكره في الذخيرة البرهانية أنّه في الأواني إن غلب الطاهر تحرى في حالتي الاضطرار والاختيار للشرب والوضوء والا بأن غلب النجس أو تساويا، =

ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

"قبلہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۳/۲)

ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

ریل میں شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض واجب) نماز پڑھنا بالاتفاق جائز نہیں ہے، اگر کسی نے شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ریل میں جگہ ہے

جب تک ریل میں جگہ ہو خواہ مخواہ لوگوں کو دھکیلنا اور روکنا جائز نہیں ہے جب مقدار پوری ہوگئی تو روکنا اور منع کرنا جائز ہے، لیکن ضعیف، غریب اور پریشان مسافر کے ساتھ نرمی کرنا اور تنگی میں جگہ دے دینا بہت بڑا ثواب ہے۔(۲)

= ففی الاختیار لایتحری أصلًا، وفی الاضطرار یتحری للشرب لا للوضوء ...... حاصله أنه إن غلب الطاهر تحری فی الحالتین فی الکل اعتبارًا للغالب والا ففی حالة الاختیار لایتحری فی الکل، وفی الاضطرار یتحری فی الکل الا بالأوانی للوضوء إذ له خلف وهو التیمم. (شامی: (۳۴۷/۶) کتاب الحضر والإباحة، ط: سعید)

(۱) وإذا صلی قاعدًا فی السفینة وهی تجری مع القدرة علی القیام تجوز مع الکراهة عند أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ، وعندهما لاتجوز. (الهندیة: (۱۴۳/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

▭ تجوز صلاة الفریضة فی السفینة والطائرة والسیارة قاعداً ولو بلاعذر عند أبی حنیفة، ولکن بشرط الرکوع والسجود، وقال الصاحبان: لاتصحّ إلّا لعذر وهو الأظهر. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۴۴/۲) تتمة الصلاة، الصلاة فی السفینة، ط: دار الفکر، بیروت)

▭ ولو صلی فی فلک قاعداً بلاعذر صح عند أبی حنیفة و قالا لایصحّ إلّا من عذر. (تبیین الحقائق: (۴۹۵/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۲) ﴿ یٰأیّها الّذین آمنوا إذا قیل لکم تفسّحوا فی المجالس فافسحوا یفسح الله لکم ﴾. (المجادلة: ۱۱، پاره: ۲۸)

▭ عن أبی سعید الخدری قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: خیر المجالس أوسعها. (عون المعبود: (۲۷/۱۴) کتاب الادب، باب فی سعة المجالس، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

▭ (قوله: و ترک الإیذاء واجب) أی فلا یترک الواجب لفعل السنة. (شامی: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید)

ریل میں عید کی نماز کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۴)

ریل میں غسل جنابت کیسے کرے

اگر ریل میں غسل کے لئے پانی موجود ہے، تو جنابت کی صورت میں غسل کرنا لازم ہوگا تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ریل میں صرف وضو کے لئے پانی ہے، غسل کے لئے پانی نہیں (یعنی اتنا پانی ہے کہ وضو کے لئے کافی ہوسکتا ہے غسل کے لئے نہیں) تو ایسی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کرنا جائز ہوگا البتہ تیمّم کے جواز کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ ٹرین کے کسی ڈبہ میں اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہوسکیں۔(۲)

۲۔ راستہ میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا

---

(۱) ﴿وإن كنتم مرضٰى أو على سفر...... فلم تجدوا ماء فتيمّموا صعيدا طيّباً﴾. (المائدة : ٦)

وروى عنه أنه قال : التراب طهور المسلم مالم يجد الماء . (بدائع الصنائع : (۱/۴۴) كتاب الطهارة ، فصل في التيمم ، ط: سعيد)

عن حذيفة قال : قال رسول الله ﷺ : فضلنا على النّاس بثلاثٍ ، جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة ، و جعلت لنا الأرض كلها مسجداً ، وجعلت تربتها لنا طهوراً إذا لم نجد الماء . رواه مسلم. (مشكاة المصابيح : (ص: ۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: قديمى)

(۲) وقدرة ماء كاف لطهره. الدر المختار، وفي الشامية: (قوله: كاف لطهره) أي للوضوء لو محدثا وللاغتسال لو جنبًا واحترز به عما إذا كان يكفي لبعض أعضائه أو يكفي للوضوء وهو جنب فلايلزمه استعماله عندنا ابتداءً. (شامي: (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

لو كان مع الجنب مايكفي للوضوء ، يتيمّم . (الهندية : (۱/۳۰) ، كتب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

جنب وجد من الماء قدر مايكفي للوضوء دون الاغتسال فإنّه يتيمّم ولايلزمه استعمال ذٰلك الماء عندنا . (المحيط البرهاني : (۱/۱۷۶) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمّم ، وممّا يتّصل بهٰذه المسائل ، ط: رشيديه)

معلوم ہو۔(۱)

۳۔اگر مٹی یا پتھر وغیرہ کا ڈھیلہ نہ ہو اور ٹرین کی دیوار یا سیٹوں پر تیمّم کرنا ہے تو اس پر اتنی مٹی یا گرد وغبار جمی ہوئی ہو جس سے تیمّم ہو سکے۔(۲)

اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح ہو سکے اس وقت تو نماز پڑھ لے، بعد میں غسل کر کے اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا العدم من حیث الصورة ، فهو أن یکون الماء بعیداً عنه ...... عن محمد أنه قدره بالمیل ، وهو أن یکون میلاً فصاعداً فإن کان أقلّ من میل لم یجز التیمّم . (بدائع الصنائع : (۱/ ۴۶) کتاب الطهارة ، فصل فی شرائط رکن التیمّم ، ط: سعید)

☜ ولو لم یؤخر وتیمم و صلی جاز ، إن کان بینه و بین الماء میل وإلا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) کتاب الطهارة ، باب التیمم ، ط: سعید)

☜ ویستحب التاخیر إلی آخر الوقت لمن یغلب علی ظنه أنّه یجد الماء فی آخره إذا کان بینه و بین موضع یرجوه میل . (الهندیة : (۱/ ۳۰) کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التیمم ، الفصل الثالظ فی المتفرقات ، ط: رشیدیه)

(۲) ویجوز التیمّم بالغبار بأن ضرب یده علی ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو کان علی الذهب أو الفضة أو علی الحنطة ، أو الشعیر ، أو نحوها غبار فتیمّم به أجزأه فی قول أبی حنیفة و محمد . (بدائع الصنائع : (۱/ ۵۴) کتاب الطهارة ، فصل فی بیان ما یتیمّم به . ط: سعید)

☜ ویجوز بالغبار مع القدرة علی الصعید ...... وصورة التیمّم بالغبار أن یضرب بیدیه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو ماأشبهها من الأعیان الطاهرة الّتی علیها غبار فإذا وقع الغبار علی یدیه تیمّم أو ینفض ثوبه حتی یرتفع غباره فیرفع یدیه فی الغبار فی الهواء فإذا وقع الغبار علی یدیه تیمّم . (الهندیة : (۱/ ۲۷) کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التیمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه)

☜ وبهٰذا یعلم حکم التیمّم علی جوخة أو بساط علیه غبار ...... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا،...... وصورة التیمّم بالغبار أن یضرب بیدیه ثوباً أو نحوه من الأعیان الطاهرة الّتی علیها غبارة فإذا وقع الغبار علی یدیه تیمّم . (شامی : (۱/ ۲۴۱) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط:سعید)

(۳) (والمحصور فاقد الطهورین یؤخرها عنده و قالا یتشبه) بالمصلین وجوباً فیرکع ویسجد إن وجد مکاناً یابساً وإلّا یؤمی قائماً ثمّ یعید کالصوم . (الدر المختار : (۱/ ۲۵۲) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: سعید)

☜ ولو أنّ المحبوس إذا لم یجد ماءً ولاتراباً نظیفاً لا یصلی فی قول أبی حنیفة و محمد رحمهما اللّٰه: (الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/ ۵۹) کتاب الطهارة، باب التیمّم، فصل فی ما یجوز له التیمّم، ط: رشیدیه)=

ریل میں نماز

آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں جب تک اس کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے، اور زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہے بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

بعض حضرات عذر کے بغیر ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ان لوگوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

= ولو أنّ المحبوس لم يجد ماءً ولا تراباً نظيفاً لايصلى فى قول أبى حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه : (الهندية : (١/ ٣١) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرّقات ، ط: رشيديه)

الأسباب الّتى تجعل التيمّم مشروعاً يرجع هذه الأسباب إلى أمرين : أحدهما : فقد الماء ، بأن لم يجده أصلاً ، أووجد ماءً لايكفى للطهارة . (كتاب الفقة على المذاهب الأربعة : (١/ ١٥١) ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

الحنفية قالوا: إن كان فاقد الماء فى المصر ، وجب عليه قبل طلبه التيمّم ، سواء ظن قربه أو لم يظن ، أمّا إن كان مسافراً ، فإن ظن قربه منه بمسافة أقلّ من ميل ، وجب عليه طلبه أيضاً إن أمن الضرر على نفسه و ماله ، وإن ظنّ وجوده فى مكان يبعد عن ذٰلک ، كأن كان ميلا فأكثر فإنّه لايجب عليه طلبه فيه مطلقاً . الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (١/ ١٥٥) [رقم الحاشية : ١] الأسباب الّتى تجعل التيمّم مشروعاً ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

ولو تيمّم بالذهب والفضة كان مسبوقاً لايجوز، وإن لم يكن مسبوقاً و كان مختلطا بالتراب والغلبة للتراب جاز، كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (١/ ٢٧) الباب الرابع فى التيمّم، ط: رشيديه)

(١، ٢) ومنها القيام وهو فرض فى صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (١/ ٦٩) كتاب الصلاة ، الباب الرابع فى صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذٰلک فى الفرض . (بدائع الصنائع : (١/ ٢٩٧) كتاب الصلاة ، فصل فى بيان مايفارق التطوع الفرض فيه ، ط: سعيد)

تجوز الصلاة الفرضية فى السفينة والطائرة ، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبى حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامى و أدلّته : (٢/ ٤٤) تتمة الصلاة ، الصلاة فى السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

وأمّا الطائرات حالة طيرانها فى جو السماء أو عند وقوفها فى الفضاء فيصلى فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذٰلک فى الطيارات الكبيرة . (معارف السنن : (٣/ ٣٩٥) ط: بنورى ٹاؤن)

اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو بیٹھ کر یا اشارے سے نماز نہ پڑھے جب اسٹیشن آ جائے تب نماز پڑھے، اگر ریل میں مسافر اس قدر زیادہ ہیں کہ نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے اور سجدہ ورکوع نہ ہو سکے تو نماز کو ایسی حالت میں مؤخر کرنا چاہئے اور اشارہ سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔(۱)

گاڑی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے۔(۲)

ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز کے دوران قبلہ کا رخ بدل جائے تو نماز کی حالت میں ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے، ہاں اگر گاڑی میں قبلہ رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو خوب غور وفکر اور سوچ وبچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رخ اس طرف ہوگا اور اسی رخ نماز پڑھ لے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ جس رخ پر نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی تب بھی نماز ہوگئی دوبارہ لوٹانے کی

---

(۱) من تعذر عليه القيام لمرض...... تعذر القعود أوماء مستلقياً . (الدر مع الرد: (۲/ ۹۹) كتاب الصلاة باب صلاة المريض ، ط: سعيد)

إذا عجز المريض عن القيام ...... تعذر القعود أومأ بالركوع والسجود مستلقياً على ظهره . (الهندية : (۱/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ، ط: رشيديه)

صلاة المريض مايستطيع لقوله ﷺ لعمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه : صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى الجنب تؤمى إيماءً . (الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۱۷۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: رشيديه)

(۲) السادس : استقبال القبلة حقيقة أو حكما كعاجز . (الدر المختار : (۱/ ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب شروب الصلاة ، مبحث فى استقبال القبلة ، ط: سعيد)

لايجوز لأحد أداء فريضة ولانافلة ولاسجدة تلاوة ولاصلاة جنازة إلّا متوجّهاً إلى القبلة . (الهندية : (۱/ ۶۳) كتاب الصلاة ، الباب الثالث فى شروط الصلاة ، الفصل الثالث فى استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

ومن جملة ذلك استقبال القبلة . (التاتارخانية : (۱/ ۴۲۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة و واجباتها و سننها و آدابها ، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

ضرورت نہیں ہوگی۔اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ کے رخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے۔(۱)

ریلوے اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا البتہ آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن أراد أن يصلّي في سفينة تطوّعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة ولايجوز له أن يصلي حيثما كان وجهه ، كذا في الخلاصة . حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت ، كذا في شرح منية المصلي لابن أمير الحاج . وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد وصلى ، كذا في الهداية . فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها وإن علم و هو في الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها ، كذا في الزاهدي . وإذا كان بحضرته من يسأل عنها وهو من أهل المكان عالم بالقبلة فلايجوز له التحرّي ، كذا في التبيين . ولو بحضرته من يسأل عنها فلم يسأله و تحرى وصلى فإن أصاب القبلة جاز وإلّا فلا . (الهندية : (۱/۶۳ ، ۶۴) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثالث في استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

ويتحرى عاجز عن معرفة القبلة بمامر. قال فإن ظهر خطوه لم يعد وإن علم له في صلاته أو تحول رأيه استدار. الدر المختار. (قوله: بمامر) متعلق بمعرفة والّذي مر هو الاستدلال بالمحاريب والنجوم والسؤال من العالم بها...... حتي لوكان بحضرته من يسأله فتحرى ولم يسأله إن أصابه القبلة جاز لحصول المقصود وإلّا فلا. (قوله: فإن ظهر خطوه) أى بعد ما صلى. (الدر مع الرد: (۱/۴۳۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث في الاستقبال القبلة، ط: قديمی)

فإن كان بحضرته من يسأله عنها لايجوز له التحرى لما قلنا بل يجب عليه السؤال . فإن لم يسأل وتحرى و صلى فإن أصاب جاز وإلّا فلا . فإن لم يكن بحضرته أحد جاز له التحري...... فأمّا إذا ظهر خطأه بيقين بأن انجلى الظلام وتبيّن أنّه صلّى إلى غير جهة الكعبة ، أو تحرى و وقع تحريه على غير جهة الّتي صلى إليها إن كان بعد الفراغ من الصلاة يعيد وإن كان في الصلاة يستقبل . (بدائع الصنائع : (۱/۱۱۸ ، ۱۱۹) كتاب الصلاة ، فصل في شرائط الأركان ، ط: سعيد)

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه : يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر ، كذا في المحيط. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

ریلوے سے ضمان لینا

مسافرحضرات ریلوے کمپنی کو جو مال حوالہ کرتے ہیں، اس کی حفاظت کی ذمہ داری ریلوے کمپنی پر ہے، اگر ریلوے کمپنی سے یہ مال گم ہو جائے تو اس سے مال کا ضمان لینا جائز ہوگا۔(۱)

ریلوے ملازم کی نماز

جن ریلوے ملازمین کی ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوئی ہے، اور یہ لوگ ٹرین کے ساتھ اپنے شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں اور درمیان میں مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے، تو ایسے ملازمین اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے مثلاً ٹرین کراچی سے کوئٹہ جارہی ہے اور ملازمین کے گھر کراچی میں ہیں، تو کراچی کی آبادی سے

= من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أیام...... قصر الفرض الرباعی. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵۔ ۲۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشیدیه)، و (۲/۱۲۸) ط: سعید)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسیرة ثلاثة أیّام...... صلى الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

(۱) أن الودیعة بأجر مضمونة، الدر المختار. و فی الشامیة: وذکر الفرق بأن المعقود علیه فی الأجیر المشترک هو العمل، والحفظ واجب تبعاً، بخلاف المودع بأجر فإنّه واجب علیه مقصوداً ببدل. (الدر مع الرد: (۶/۶۸) کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، مطلب ضمان الأجیر المشترک مقید بثلاثة شرائط، ط: سعید)

والأجیر المشترک من یعمل لغیر واحد، والمتاع فی یده غیر مضمون بالهلاک، وماتلف بعمله کتخریق الثوب من دقه وزلق الحمال وانقطاع الحبل الّذی یشد به الحمل و غرق السفینة من مدها مضمون. (تبیین الحقائق: (۶/۱۳۹)، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

شرح المجلة لسلیم رستم باز: (ص: ۳۲۲)، [رقم المادة: ۶۰۰]، ط: حنفیه، کوئٹه)

امدادالفتاوی میں ہے: الجواب: ریلوے کمپنی ضامن ہوتی ہے، حفاظت اموال بریگ کی، اس لیے اس سے وصول کرنا درست ہے۔۲۹، ذی الحجہ۔ (امدادالفتاوی: (۳/۳۲۱) کتاب الکفالۃ، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)

نکلنے کے بعد قصر کریں گے، اور کراچی میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

ایسے ملازمین کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے لیکن سفر کے احکام ان پر بھی لاگو ہیں۔

دور دراز شہروں میں جانے والی گاڑی اور کوچ کے ساتھ جانے والے ملازمین کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

(۱، ۲) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وأمّا الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (تبيين الحقائق: (۱/ ۵۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ز

زکوٰۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا

''سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۴۲)

زکوٰۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے

''مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے دوسرے اسٹار کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۹)

زمین

موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں ملکیت کے طور پر پراپرٹی زمین خریدتے ہیں یا مکان بنالیتے ہیں تاکہ اس کی آمدنی آتی رہے یا اچھی خاصی ملکیت شہر میں محفوظ رہے ایسی جائیداد کے ہونے سے وہ جگہ وطن اصلی میں شمار نہیں ہوگی، کیونکہ کسی بھی نئی جگہ کے وطن اصلی ہونے کے لئے اس کو وطن بنا کر بودوباش اختیار کرنا ضروری ہے صرف مکان اور جائیداد کا حاصل کرلینا وطن اصلی بننے کے لئے کافی نہیں۔(۱)

لہٰذا ایسے شہر میں آنے کے بعد اگر کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی

---

(۱) والأوطان ثلاثة وطن أصلي ، وهو مولد الرجل ، والبلد الّذى تأهّل به . (التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

☜ ثمّ الأوطان ثلاثة ، وطن أصلي وهو وطن إنسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطن بها مع أهله وولده وليس من قصد الارتحال عنها بل التعيش بها . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً ، ط :سعيد)

☜ أنّ الأوطان ثلاثة وطن أصلي ، وهو مولد الرجل ، والبلد الّذى تأهّل به . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

نیت نہیں ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

مزید ''جائیداد'' کے عنوان تحت بھی دیکھیں۔ (۱/۱۵۹)

زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا

''مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۵)

زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی

''مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۰۱)

زوال سے پہلے مقیم ہوگیا

''دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۰۸)

زیارت قبر کے لئے سفر کرنا

''قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۰)

زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا

''مساجد کی نیت سے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۱۳۲)

---

(۱) وعندنا مالم ینو الإقامة خمسة عشر یوماً لایتمّ الصلاة . (التاتارخانیة : (۲/۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مدة الإقامة ، ط: قدیمی)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ط: رشیدیه)

وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة ، وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (حلبی کبیر : (ص : ۵۳۹ کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

س

ساتھی

''بہترین ساتھی'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۱۰۷)

ساتھی کا حق

''ہم سفر کا حق'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۳۸۰)

ساتھی کا خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۳۲۶)

سامان کا ضمان لینا

''جہاز والے سے ضمان لینا'' (۱/ ۱۷۵)، ''گاڑی والے سے ضمان لینا'' (۲/ ۱۰۴)، ''ریلوے سے ضمان لینا'' (۱/ ۲۵۸) عنوانات کے تحت دیکھیں۔

سامان کی حفاظت میں مارا جائے

ڈاکوؤں نے مسافر سے اس کے مال متاع، موبائل، گاڑی یا پیسے وغیرہ کو چھیننا چاہا مگر اس نے دینے سے انکار کیا، اور اس کے حملہ کی مدافعت بھی کی، مگر مقابلہ میں جم نہ سکا اور دم توڑ دیا تو دنیوی اعتبار سے شہید اس وقت ہوگا جب کہ دھاردار آلہ یا بندوق وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو۔ (۱)

---

(۱) هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد فى معركة و به أثر أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية فيكفن و يصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه...... الخ. وفى الشرح: من قتل مدافعاً عن نفسه أو عن ماله أو عن أهل الذمة من غير أن يكون القاتل واحد من الثلاثة فى الكتاب فإن المقتول شهيد، كما صرّح به فى المحيط. (البحر الرائق: (۲/ ۱۹۶، ۱۹۷) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وهو فى الشرع من قتله أهل الحرب والبغى وقطاع الطريق...... ومن قتل مدافعاً عن نفسه أو ماله أو عن المسلمين أو أهل الذمة بأىّ آلة قتل بحديد أو حجر أو خشب فهو شهيد، كذا فى محيط السرخسى...... وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه...... و يدفن بدمه و ثيابه. الخ (الهندية: (۱/ ۱۶۷، ۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه)=

اور اگر اسی وقت فوراً نہیں مرا یا دھار دار آلہ یا بندوق کے بغیر لاٹھی یا سریا وغیرہ سے زیادہ مارنے کی وجہ سے مر گیا تو شہید تو ہوگا لیکن اس پر شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔(۱)

= هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل (وكذا يكون شهيداً لو قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة). وفى الشامية: (قوله: أو قاطع طريق) والمكابرون فى المصر ليلا بمنزلة قطاع الطريق كما فى البحر عن شرح المجمع...... وذكر فى البحر أنه زاد فى المحيط سببا رابعا وهو من قتل مدافعاً ولو عن ذمى فإنّه شهيد بأىّ آلة قتل وإن لم يكن واجدا من الثلاثة أى ممن قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق. (الدر مع الرد: (۲/ ۲۴۷ـ ۲۴۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۱۰۶ ، ۱۰۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز ، الجنس الأوّل فى مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبه ، كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/ ۳۲۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (أو ارتث) بالبناء للمجهول: أى حمل من المعركة رثيثا أى جريحا وبه رمق، كذا فى الصحاح، وسمى مرتثا لأنّه صار خلقا فى حكم الشهادة بما كلف به من أحكام الدنيا أو وصل منافعها (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل، وهو شهيد فى حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

بدائع الصنائع : (۱/ ۳۲۲) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۱۷) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز ، الجنس الأوّل فى مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/ ۱۰۷ ، ۱۰۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط: قديمى)

الدر مع الرد : (۲/ ۲۵۱ ، ۲۵۲) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۱۹۸) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

سامان ملا

''جہیز ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۱۸۲)

سپاہی افسر کے تابع ہے

''تابع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۱۳۳)

سرکاری ملازم کا دورہ

ایجنٹ یا سرکاری ملازم یا وہ افراد جو اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں مقیم ہوں اور وہاں دورہ کرتے رہتے ہوں تو ایسے دورہ کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔ جن علاقوں کا دورہ کرتا ہے ان کی مجموعی مسافت اس کے قیام گاہ سے سواستتر کلومیٹر نہیں ہوتی تو اس طرح کے دورہ اور گردش سے وہ مسافر نہیں ہوگا لہذا قیام گاہ اور گردش کے دوران کسی جگہ قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

۲۔ اور اگر مجموعی مسافت سواستتر کلومیٹر ہو جائے، اور اس پوری مسافت کے ارادہ سے نکلا تھا تو سفر کے دوران اور واپسی پر دونوں جگہ قصر کرے، اگر یہی معمول ہمیشہ ہو تو ہمیشہ قصر کرتا رہے گا۔ (۲)

---

(۱) المقیم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافراً ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أیضا أقلّ من ثلاثة أیّام فإنّه لایکون مسافراً.
(البحر الرائق: (۲/ ۱۲۹)، کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

عمده الفقه: (۲/ ۴۱۴) أحکام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّا لایترخص أبدا...... الخ (الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

امدادالفتاوی: (۱/ ۳۴۷)، باب صلاة المسافر، قصر در دوره اهلکاران، ط: مکتبه سید احمد شهید اکوڑه خٹک.

(۲) عمدة الفقه: (۲/ ۴۱۴) احکام سفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم یجاوز من الجانب الآخر......=

سسرال

اگر عورت شادی کے بعد مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگی تو اس کا وطن اصلی سسرال ہے والدین کا گھر نہیں ہے، اگر سسرال والدین کے گھر سے اڑتالیس میل یعنی سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور عورت پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے والدین کے گھر جاتی ہے تو وہ مسافر رہے گی اور قصر کرے گی اور اگر سسرال اور والدین کے گھر کے درمیان اڑتالیس میل سے کم فاصلہ ہے تو مسافر نہیں ہوگی، دونوں جگہوں میں نماز پوری پڑھے گی۔(۱)

= (قاصدا مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/ ۲۸۷) الموضوع الأوّل : المسافة الّتى يجوز فيها القصر ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا...... الخ (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۳۸٦) شروط صحة القصر مسافة السفر الّتى يصحّ فيها القصر ، ط: دار الحديث القاهرة .

حلبى كبير: (ص: ۵۳۵، ۵۳٦) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امدادا لفتاوى : (۱/ ۴۴۷) باب صلاة المسافر ، قصر در دوره اهلكاران ، ط: مكتبه سيد احمد شهيد ، اكوڑه خٹک .

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلى الخ)...... و الوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن فى بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ. الخ (البحر الرائق: (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

اور اگر عورت کے دل میں سسرال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کی نیت نہیں تھی بلکہ وقتی طور پر چند روز رہنے کی نیت تھی تو اس صورت میں والدین کے گھر میں آنے کے بعد مسافر نہیں ہوگی بلکہ بدستور مقیم رہے گی اور نماز پوری پڑھے گی۔(١)

سسرال میں رہنے کا حکم

اگر بیوی شوہر کی اجازت سے والدین کے مکان پر رہے، اور بیوی کے والد اپنی لڑکی کا خرچہ خوشی سے برداشت کریں تو شوہر پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اور اگر سسر داماد کو خوشی سے کھانا کھلائیں تب بھی پکڑ نہیں اگر داماد کو اس بات کا احساس ہو کہ اس کا کھانا سسر پر بار ہے اور وہ اس پر خوش نہیں، تو اس کو وہاں نہیں کھانا چاہئے اور اگر داماد کے قیام سے بھی ان

= بدائع الصنائع : (١/١٠٣ ، ١٠٤) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام في صلاة المسافر ، مطلب في أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (٢/١٣١ ، ١٣٢) باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

(١) (قوله : ويبطل الوطن الأصلي الخ) ...... و الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن في بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ . الخ (البحر الرائق : (٢/١٣٦) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله ، وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ، ويتمّ فيها .

الهندية : (١/١٤٢) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ٣٤٩) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (١/١٠٣ ، ١٠٤) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام في صلاة المسافر ، مطلب في أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (٢/١٣١ ، ١٣٢) باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

کو ناگواری ہو تو وہاں قیام بھی نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

سسرال والوں کا مقام وطن نہیں

اگر بیوی اپنے ماں باپ کے پاس گئی، اور وہ مقام ماں باپ کا وطن نہیں، مگر بیوی کے ماں باپ وہاں مقیم ہیں، اور یہ مقام داماد کے گھر سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو اگر داماد وہاں پندرہ دن سے کم کی نیت سے جائے گا تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿لیس علی الأعمٰی حرج ...... ولا علیٰ أنفسکم أن تأکلوا من بیوتکم أو بیوت آبائکم أو بیوت أمّھاتکم ...... الآیة. (سورة النور: ٦١)

☜ عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی اللّٰه عنه قال: قال النبیّ ﷺ: ألا لاتظلموا، ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه. (مشکاة المصابیح: (ص: ۲۵۵) کتاب البیوع، باب الغصب والعاریة، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

☜ مسند احمد بن حنبل: (۷۲/۵) [رقم الحدیث: ۲۰۷۱۴] حدیث أبی حرة الرقاشی عن عمه، مسند الکوفیین، ط: مؤسسة قرطبة، القاھرة.

☜ مسند أبی یعلی: (۱۴۰/۳) [رقم الحدیث: ۱۵۷۰] مسند عم أبی حرة الرقاشی، ط: دار المامون للتراث، دمشق.

☜ سنن دارقطنی: (۴۲۴/۳) [رقم الحدیث: ۲۸۸۵، ۲۸۸٦] ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

☜ السنن الکبریٰ للبیھقی: (۱۰۰/٦) کتاب الغصب، باب من غصب لوحا فأدخله فی سفینة، ط: مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد ھند.

(۲) (قوله: أو توطنه) أی عزم علی القرار فیه وعدم الارتحال وإن لم یتأھل، فلو کان له أبوان ببلد غیر مولده وھو بالغ ولم یتأھل به فلیس ذٰلک وطنا له إلّا إذا عزم علی القرار فیه، وترک الوطن الّذی کان له قبله. شرح المنیة. (رد المحتار: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

☜ حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

☜ الوطن الأصلی ھو وطن الإنسان فی بلدة أخریٰ اتخذھا دارا أو توطن بھا مع أھله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنھا بل التعیش بھا وھٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وھو أن یتوطن فی بلدة أخریٰ وینقل الأھل إلیھا فیخرج الأوّل من أن یکون وطناً أصلیاً حتی لو دخله مسافراً لایتمّ. قیّدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأھله؛ لأنّه لو لم ینتقل بھم ولکنه استحدث أھله فی بلدة أخریٰ، فأنّ الأوّل لم یبطل ویتم فیھما. (البحر الرائق: (۱۳٦/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

اور اگر بیوی والدین کے پاس نہیں رہتی بلکہ شوہر کے پاس رہتی ہے تو شوہر اور بیوی دونوں سفر کی حالت میں وہاں جا کر قصر کریں گے۔(۱)

سفر آرام دہ ہے

''آرام دہ سفر میں قصر'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۴۸/۱)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اگر کسی کے حقوق دبائے ہیں تو وہ ان کو حوالہ کر دے اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچ دینا اپنے ذمہ ہو اس کا انتظام کرے، اور اگر کسی کی امانت اپنے پاس ہے تو وہ مالک کو واپس کرے، اور توشہ سفر حلال مال سے اتنا زیادہ لے کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۲)

واضح رہے کہ سفر کبھی موت کا سبب بنتا ہے اس لئے حقوق کی ادائیگی کر کے جانا چاہئے تا کہ آخرت میں پکڑ نہ ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة،رقم: ۲.علی الصفحة: ۲٦٧.(قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار)

(۲) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة ممن تلزمه نفقته، وبرد الودائع إن كانت عنده ولايأخذ لزاده إلّا الحلال الطيب، وليأخذ قدرا يوسع به على رفقائه. الخ (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۲) الفصل الثاني: في آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه وهي أحد عشر آداباً، ط: دار القلم، بيروت لبنان)

ولمن أراد الحج مهمات ينبغي الاعتناء بها وهي البداية بالتوبة بشروطها من ردّ المظالم إلى أهلها عند الإمكان و قضاء ماقصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه في ذٰلك والعزم على عدم العود إلى مثل ذٰلك والاستحلال من ذوي الخصومات والمعاملات . الخ (البحر الرائق : (۲/۳۰۸) كتاب الحج ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۹۷) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي.

(۳) أبو عيسى الترمذي : عن مطر بن عكامس قال : قال رسول الله ﷺ : إذا قجى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة ، قال أبو عيسى : وفي الباب عن أبي عزة ، وهٰذا حديث غريب ولا يعرف لمطر بن عكامش عن النبيّ ﷺ غير هٰذا الحديث . =

سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر شروع کیا، پھر اس سفر کو پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا تو جب سے واپسی کا ارادہ کیا اسی وقت سے پوری نماز پڑھنا لازم ہے، اور یہ حکم خاص طور پر اس صورت میں ہے جب کہ سفر کی مسافت پوری کرنے سے

= وعن أبی عزة قال :قال رسول اللّٰه ﷺ : إذا قضی اللّٰه لعبد أن یموت بأرض جعل له إلیها حاجة ، أو قال : بها حاجة ، قال هٰذا حدیث حسن صحیح ، وأبو عزة له صحبة ، واسمه یسار بن عبد . (جامع الترمذی (۳۶/۲) أبواب القدر ، باب ماجاء أنّ النفس تموت حیث ما کتب لها ، ط: قدیمی)

وانشدوا :

إذا ماحمام المرء کان ببلدة دعتــــه إلیهــا حـــاجة فیسطیـــر

وروی الترمذی الحکیم أبو عبد اللّٰه فی نوادر الأصول ، عن أبی هریرة ، قال خرج علینا رسول اللّٰه ﷺ یطوف ببعض نواحی المدینة ، وإذا بقبر یحضر ، فأقبل حتی وقف علیه ، فقال لمن هٰذا؟ قبل الرجل من الحبشة ، فقال : " لاإلٰه إلّا اللّٰه سیق من أرضه و سمائه ، حتی دفن فی الأرض التی خلق منها " وعن ابن مسعود رضی اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ أنّه قال : إذا کان أجل العبد بأرض أو ثبته الحاجة إلیها حتی إذا بلغ أقصی أثره قبضه اللّٰه فتقول الأرض یوم القیامة : ربّ هٰذا مااستودعتنی " خرجه ابن ماجه أیضًا .

(فصل) : قال علمائنا رحمه اللّٰه علیهم : فائدة هٰذا الباب : تنبیه العبد علی التیقظ للموت والاستعداد له بحسن الطاعة والخروج عن المظلمة ، و قضاء الدین ، واتیان الوصیة بماله أو علیه فی الحضر ، فضلا عن اوان الخروج عن وطنه إلی سفر ، فإنّه لایدری ؤین کتبت منیته من بقاء الأرض ، وأنشد بعضهم :

مشیناخُطی کُتبت علینا ومــن کتبــت عــلـی هـخُـطی مشـاهـا
وارزاق لنا متفرقات فـــمـــن لـــم تـــأتـــه أتـــاهـــا
ومن کتبت منیته بأرض فـلـیـــس یـمــوت فــی أرض ســواهـــا

وقد روی فی الآثار القدیمة : إن سلیمان علیه السلام کان عنده رجل یقول : یا بنی اللّٰه : إن لی حاجة بأرض الهند ، فأسالک أن تأمر الریح أن یحملنی إلیها فی هٰذه الساعة ، فنظر سلیمان إلی ملک الموت علیه السلام ، فرآه یتبسم ، فقال : مم تتبسم ؟ قال تعجبٌ : إنّی أمرت بقبض روح هٰذا الرجل فی بقیة هٰذه الساعة بالهند ، وأتاه أراه عندک ، فروی أن الریح حملته فی تلک الساعة التذکرة فی أحوال المولی وأمور الآخرة ، للقرطبی ص: ۸۸ ، باب یدفن العبد فی الأرض الّتی خلق منها ، ط: المکتبة التجاریة ، مصطفی أحمد الباز ، مکة المکرّمة .

پہلے ٹھہرنے کی نیت کر لی اور اگر سفر کی مسافت پوری کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا تو اس صورت میں جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی حدود میں داخل نہیں ہوگا قصر کرے گا۔(۱)

سفر تنہا نہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اس چیز کو جو تنہا سفر کرنے سے در پیش آتی ہے اتنا جان لیں جتنا میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات میں کبھی سفر کرنے کی ہمت نہ کرے''۔(۲)

---

(۱) المسافر إذا خرج من مصره ثم بداله أن يعود إلى مصره لحاجة، وذٰلک قبل أن يسير مسيرة ثلاثة أيام صلى صلاة المقيمين في مكانه ذٰلک في انصرافه إلى المصر، وإن كان قد سار مسيرة ثلاثة أيّام ثمّ بدا له أن يعود إلى مصره صلى صلاة المسافرين. (التاتارخانية: (۲/۱۷، ۱۸) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) باب صلاة المسافر، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) وعن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لو يعلم النّاس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. رواه البخاري. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمي.

جامع الترمذي: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۷) أبواب الأدب، باب كراهية الوحده، ط: قديمي.

مصنف ابن أبي شيبة: (۵/۳۱۰) في الرجل يبيت في البيت وحده، ط: مكتبة الرشد الرياض.

السنن الدارمي: (۳/۱۷۵۳) باب: أن الواحد في السفر شيطان، ط: دار المغني للنشر والتوزيع، المكة المكرّمة.

صحيح ابن حبان: (۶/۴۲۱) ذكر الزجر عن سفر المرء وحده، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

فتح الباري: (۶/۱۳۸) باب السير وحده، ط: دار المعرفة، بيروت.

عمدة القاري: (۱۴/۲۴۸) باب السرعة في السير، ط: دار إحياء التراث العربي.

''اس چیز سے'' دینی اور دنیوی نقصانات مراد ہیں، دینی نقصان یہ ہے کہ تنہائی کی وجہ سے نماز کی جماعت میسر نہیں ہوتی، اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت یا کوئی حادثہ پیش آئے تو کسی سے مدد حاصل کرنے کے لئے کوئی غم خوار اور مددگار نہیں ہوتا۔

''سوار'' اور ''رات'' کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ سوار کو رات میں خاص طور پر پیدل چلنے والے کی نسبت سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔(۱)

سفر جائز و ناجائز کا حکم

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز دونوں صورتوں میں شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد قصر کرنا واجب ہے، مثلاً کوئی شخص چوری کی غرض سے یا کسی کے قتل کرنے کے ارادے سے یا کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر سفر کرے یا کوئی لڑکا اپنے والدین کی مرضی کے خلاف سفر کرے تو یہ ناجائز ہے لیکن شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر واجب ہے جبکہ شرعی سفر ہو۔(۲)

---

(۱) مظاهر حق جديد : (۳/ ۷۴۳) ، [رقم الحديث : ۲] باب آداب السفر ، الفصل الأوّل، ط: دار الشاعت، كراچى

(۲) القصر ثابت فى حق كل مسافر سفر الطاعة والمعصية فى ذٰلک سواء كذا فى المحيط . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قال علمائنا : القصر ثابت فى حق كل مسافر سفر الطاعة و سفر المعصية فى ذٰلک سواء..... " الينابيع " : سفر المعصية كسفر العبد الآبق و قاطع الطريق و شارب الخمر و الزّانى ومأأشبه ذٰلک ، و سفر الطاعة كسفر المجاهد . (التاتارخانية : (۲/ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان من يثبت القصر فى حقه ، ط : قديمى)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۵) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى .

وعندنا يقصر من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره كآبق من سيده و قاطع الطريق لإطلاق نص الرخصة إذا جاوز بيوت مقامه ، قال فى الشرح: (قوله ولو كان عاصيا بسفره) بأن سافر لطلب الزنا أو قطع الطريق، ولو طرأ عليه قصد المعصية بعد إنشاء السفر فإنّه يترخص باتفاق. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد . =

ناجائز اور حرام کام کرنے کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے، ایسے لوگ حرام کام کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے، لیکن قصر واجب ہوگا۔

سفر حج کی راہ میں قصر کرنا

جو شخص سوا ستتر کلومیٹر کے قصد سے نکلے گا وہ شرعی مسافر ہے، اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد اس پر قصر کرنا لازم ہے، جب تک کسی جگہ پر کم سے کم پندرہ دن تک رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے، قصر کرتا رہے۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے قصر

= خلاصة الفتاوی : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره إذا جاوز بيوت مقامه) ولو بيوت الأخبية من الجانب الذي خرج منه، (ولو حاذاه في أحد جانبيه فقط لايضره. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵ــــ ۲۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه) ، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۱ ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶ ــــ ۵۴۰) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

نہ کرے۔(۱)

لہذا پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک سے چالیس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا حاجی بھی راستہ میں قصر ہی کرے گا، باقی اگر مقیم امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کی ہے تو پوری نماز پڑھے گا، اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہے گا تو مقیم بن جائے گا ورنہ مسافر رہے گا۔(۲)

البتہ حرم کے امام مقیم ہیں ان کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

(۱، ۳) وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أوّلها أو آخرها. (التاتارخانية: (۲/۲۰، ۲۱)، وفيه أيضاً: والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتدياً بالمسافر، أمّا إذا اقتدا المسافر بمقيم اتمّها متابعة له. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۹۳) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

خلاصة: (۱/۲۰۱)، ط: حبيبيه كوئٹه.

(۲) حتى يدخل موضع مقامه إن سار مدة السفر ...... أو ينوي إقامة نصف شهر حقيقة أو حكما لما في البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لايخرج إلا مع القافلة في نصف شوال أتمّ؛ لأنّه كناوي الإقامة بموضع واحد صالح لها من مصر أو قرية ...... فيقصر إن نوى الإقامة في أقلّ منه أو نوى فيه ...... لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصح نيته؛ لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة في غير موضعها و بعد عوده من منىٰ تصح. الخ (الدر مع الرد: ۲/۱۲۴ ـ ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

سفر حج کے وقت کی دعا

"حج کے سفر کے وقت کی دعا" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۸۵)

سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا

اگر نائی حج کو جاتا ہے، اور وہ آنے جانے کے راستہ میں یا مکہ مکرمہ میں رہ کر لوگوں کے بال بنا کر یا گنجا کر کے پیسہ کماتا ہے تو یہ جائز ہے، البتہ اگر حج میں جانے کا مقصد اپنے پیشہ کو اختیار کر کے پیسہ کمانا ہے تو حج تو ہو جائے گا لیکن ثواب کم ہو جائے گا، اور اگر اصل مقصد حج ہے اور کمائی تابع ہے تو ثواب کم نہیں ہوگا مگر اخلاص نہ ہونے کا شبہ ہوگا، اور اگر کمائی سے مقصد حج کے سفر میں سہولت حاصل کرنا ہے تاکہ وہاں تنگی پیش نہ آئے تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (۱)

---

(۱) قوله تعالىٰ : ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾ . (البقرة : ۱۹۸)

و تجريد السفر عن التجارة أحسن ولو اتجر لاينقص ثوابه كالغازى إذا اتجر . (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

والتجارة والإجارة لايمنعان جواز الحج ويجوز التاجر والأجير والمكارى لقوله عزّ وجلّ: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾ ، قيل : الفضل " التجارة " ، و ذٰلك أن أهل الجاهلية كانوا يتحرجون من التجارة في عشر في ذى الحجة فلمّا كان الإسلام امتنع أهل الإسلام عن التجارة خوفا من أن يضر ذٰلك حجهم فرخص الله سبحانه و تعالىٰ لهم طلب الفضل في الحج بهٰذه الآية ، وروى أن رجلاً سأل ابن عمر رضى الله عنه فقال : إنّا قوم نكرى و نزعم أن ليس لنا حج ، فقال : ألستم تحرمون ؟ قالوا: بلى ! قال : فأنتم حجاج جاء رجل إلى النبىّ ﷺ فسأله عمّا سألتنى عنه فقرأ هٰذه الأية: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربّكم﴾، ولأنّ التجارة والإجارة لايمنعان من أركان الحج وشرائطها فلا يمنعان من الجواز ، والله أعلم. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۶) كتاب الحج ، قبيل فصل وأمّا بيان ما يفسد الحج ، ط: سعيد)

أبو داؤد: (۱/۲۴۹) كتاب الحج، باب التجارة فى الحج، و باب الكرى، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسک ، وأمّا آدابه ، ط: رشيديه .

تفسير مقاتل بن سليمان: (۱/۱۰۵) سورة البقرة [رقم الآية: ۱۹۸]، ط : دارالكتب العلمية، بيروت.

تفسير الطبرى : (۲/۵۰۲) ط: دار هجر .

تفسير در المنثور : (۲/۳۹۹) ط: دار هجر ، مصر .

تفسير القرطبى : (۲/۴۱۳) ، ط: دار الكتب المصرية ، القاهرة .=

سفر حج میں مرنے والے کا حج

اگر کسی آدمی کا حج کے سفر میں حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اس کے ذمہ سے حج ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ اس بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس آدمی پر اس سال حج فرض ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ کر جاتے ہوئے حج ادا کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو حج کا فرض ساقط ہو گیا، اس کی طرف سے حج بدل کے لئے وصیت کرنا یا حج بدل کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے میت کو ثواب ملے گا۔(۲)

= تفسیر ابن کثیر : (۱/ ۵۴۹ ، ۵۵۰) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

تفسیر البغوی : (۱/ ۲۲۸) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

البحر المحيط : (۲/ ۲۹۲) ، ط: دار الفكر ، بيروت .

تفسير روح المعانی : (۱/ ۴۸۳ ـ ۴۸۵) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

أحكام القرآن لابن العربی : (۱/ ۲٦۷) المسألة الثانية : قال علمائنا : فی هذا دليل على جواز التجارة فی الحج للحاج مع أداء العبادة ، الخ ط: (بحواله مكتبه شامله).

أحكام القرآن للطحاوی : (۲/ ۳۷) ط: مركز البحوث الإسلامية ،التركی .

أحكام القرآن للجصاص : (۱/ ۳۸٦) ط: دار إحياء التراث العربی ، ط: بيروت.

(۱) فأمّا من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات فی الطريق لايجب عليه الإيصاء بالحج ؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب وإن مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الحج ولاتجب عليه الوصية ، أی من لزمه الحج فلم يحج حتى مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الفرض بالاتفاق . الخ (ارشاد الساری : (ص: ٤١١) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

خرج المكلف إلى الحج ومات فی الطريق ...... أمّا لو حج من عامه فلا . (الدر المختار : (۲/ ۶۰۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فی الوصية بالحج، ط:قديمی.

فتاوی سراجيه : (ص: ۳۴) كتاب الحج ، باب من يحج عن غيره ، ط: سعيد .

(۲) وإن لم يوص به فتبرّع الوارث عنه بالإحجاج أو الحج بنفسه ، قال أبوحنيفة رحمه الله : يجزيه إن شاء الله تعالىٰ ؛ لقوله ﷺ للخثعمية : " أرأيت لو كان على أبيك دين " الحديث انتهى . (الدر المختار : (۲/ ٦۰۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فی الوصيه بالحج، ط: قديمی.

اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، فرض ہونے کے بعد فوراً حج کے لئے سفر کرنے کا انتظام نہیں کیا بلکہ درمیان میں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر میدانِ عرفات میں وقوف کے بعد انتقال ہوا ہے تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر اس سے پہلے فوت ہو گیا تو حج کا فرض ساقط نہیں ہوگا، اس لئے ایسے آدمی پر موت سے پہلے اپنے شہر سے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اپنے شہر سے حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے کرایا جائے۔(۱)

سفرِ حج میں موت ہو جانا

اگر کوئی شخص حج کے سفر کے دوران راستہ میں انتقال کر جائے، یا کوئی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے موت آجائے تو اس کو حج افراد یا حج تمتع یا حج قران کے احرام کے اعتبار

---

(۱) خرج المكلف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه...... فإن فسر المال أو المكان فالأمر عليه أي على ما فسره وإلّا فيحج عنه من بلده قياساً لا استحساناً فليحفظ...... إن وفى به أي بالحج من بلده ثلثه وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحساناً. وفي الشامية: (قوله و مات في الطريق) أراد به موته قبل الوقوف بعرفة ولو كان بمكة، بحر. وفي التجنيس: إذا مات بعد الوقوف بعرفة أجزأ عن الميت؛ لأنّ الحج عرفة بالنص...... (وقوله: فالأمر عليه) أي الشان بني على ما فسره أي عينه فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه ح. قلت: والظاهر أنّه يجب عليه أن يوصي بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث سعة، فلو أوصى بما دون ذلك لو عين مكانا دون بلده يأثم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلده يسكنه. (الدر مع الرد: (۲/۶۰۴، ۶۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

ارشاد الساری: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

التاتارخانية: (۲/۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس في الوصية بالحج، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۶۶، ۶۷، ۶۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۵۸، ۲۵۹) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصيه بالحج، ط: رشيديه.

سے پورا پورا ثواب ملے گا۔(۱)

سفر رات کے وقت کرنا

''رات کے وقت سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۲)

سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا

''روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۴۱)

---

(۱) ﴿ومن يخرج من بيته مهاجراً إلى الله و رسوله ثمّ يدركه الموت فقد وقع أجره على الله﴾.
(سورة النساء : ۱۰۰)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : من خرج حاجًا أو معتمراً أو غازياً ثمّ مات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحاج والمعتمر . رواه البيهقي في شعب الإيمان .
(مشكاة المصابيح : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

مرقاة المفاتيح : (۵/۱۷۵۵) كتاب المناسك ، ط: دار الفكر ، بيروت لبنان .

فيض القدير : (۱/۳۶۲) حرف الهمزة ، ط: المكتبة التجارية .

الدر المنثور في التفسير: (۴/۶۵۰) تحت تفسير سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱ ، ط: دار هجر، مصر.

تفسير ابن كثير: (۲/۳۹۳) سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱ ، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

فتح القدير للشوكاني : (۲/۲۰۲) .

تفسير روح المعاني : (۳/۱۲۴) سورة النساء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

شعب الإيمان : (۶/۱۵) ، [رقم الحديث : ۳۸۰۶] ، كتاب المناسك ، فصل الحجّ والعمرة ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

ولقوله عليه الصلاة والسلام : من خرج حاجًا فمات كتب الله له أجر الحاج إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمراً فمات كتب الله له أجر المعتمر إلى يوم القيامة ، ومن خرج غازياً في سبيل الله فمات كتب الله له أجر الغازي إلى يوم القيامة . رواه الطبراني في معجمه ، و أبو يعلى الموصلي في مسنده . (بحواله فتح باب العناية بشرح النقاية للملاعلي القاري (۱/۷۳۵ ، ۷۳۶) كتاب الحج ، فصل في أحكام الحج عن الغير ، ط: سعيد)

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في طريق مكة لم يعرضه الله تعالىٰ ، ولم يحاسب . و روى الدار قطني عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في هذا الوجه من حاج أو معتمر لم يعرض ولم يحاسب ، وقيل له : ادخل الجنة . (حواله بالا)

سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا

''ہدیہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۷۹)

سفر سے واپسی کا وقت

''واپسی کا وقت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳۴)

سفر سے واپسی کی دعا

سفر سے واپسی کے وقت راستہ میں یہ دعا پڑھتا رہے:

''اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ''(۱)

سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے

جب مسافر سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز

---

(۱) عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنہا قال: کنّا مع النبیّ ﷺ مقفلہ من عسفان...... فلما أشرفنا علی المدینة قال: ائبون تائبون عابدون لربّنا حامدون، فلم یزل یقول ذٰلک حتی دخل المدینة. (صحیح البخاری: (۱/۴۳۴) کتاب الجهاد، باب مایقول إذا رجع من الغزو) وهٰکذا فیه: (۱/۲۴۲) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب مایقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۵) کتاب الحج، باب ما یقول إذا رجع من سفر الحج و غیره، ط: قدیمی.

جامع الترمذی: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب ما یقول إذا رجع من سفره، ط: سعید.

سنن أبی داؤد: (۲/۲۶) کتاب الجهاد، باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

مشکاة المصابیح: (۱/۲۱۳)، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

مؤطا إمام محمد: (ص: ۲۳۹) باب القفول من الحج أو العمرة، ط: قدیمی.

پڑھے پھر اس کے بعد گھر جائے۔(۱)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس میں شعائر اللہ یعنی مسجد کی تعظیم کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسجد گویا اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے اور مسجد میں جانے والا گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے، لہٰذا جو کوئی آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے حق میں اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اللہ کے گھر میں جائے اور اللہ سے ملاقات کرے جس نے اس کو سفر کی آفات سے محفوظ رکھ کر عافیت کے ساتھ اس کے اہل وعیال کے درمیان واپس پہنچایا۔(۲)

---

(۱) وكان ﷺ إذا قدم دخل المسجد أوّلا وصلى ركعتين ثم دخل البيت . (إحياء علوم الدين : (۳۳۷/۲) الحادى عشر فى آداب الرجوع من السفر ، الفصل الثانى ، ط: دار القلم. بيروت)

وعن كعب بن مالك قال : كان النبى ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهاراً فى الضحى فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه للنّاس . متفق عليه . وعن جابر رضى الله عنه قال كنت مع النبىّ ﷺ فى سفر فلمّا قدمنا المدينة قال لى ادخل المسجد فصل فيه ركعتين . رواه البخارى . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۹) الفصل الأوّل ، باب آداب السفر ، ط: قديمى)

وعن ابن عمر رضى الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناخ على باب مسجده ثمّ دخله فركع فيه ركعتين ثمّ انصرف إلى بيته . (سنن أبى داؤد : (۲/ ۲۸) كتاب الجهاد ، باب فى الصلاة عند القدوم من السفر ، ط: مكتبه حقانية ملتان)

ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. وفي الشامية: (قوله: ركعتا السفر والقدوم منه) عن مطعم بن المقدام قال: قال رسول الله ﷺ: ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. رواه الطبراني. وعن كعب بن مالك كان رسول الله ﷺ لايقدم من السفر إلّا نهاراً فى الضحى، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه. رواه مسلم شرح المنية ومفاده اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت، وركعتي القدوم منه بالمسجد وبه صرح الشافعية. (الدر مع الرد: (۲/ ۲۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى ركعتي السفر، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۴۳۱) صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

(۲) مظاهر حق جديد: (۲/ ۷۴۸، ۷۴۹)، [رقم الحديث: ۱۶] باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الإشاعت كراچى.

عن كعب بن مالك قال: كان النبىّ ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهارا فى الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين، ثمّ جلس فيه للنّاس. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹)=

سفر شرعی کی شرائط

''مسافر کی تعریف'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۸/۲)

سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا

سفر کا ارادہ ہے مگر ابھی سفر شروع نہیں کیا، اور نکلنے سے پہلے اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے کیونکہ اس نے اقامت کی حالت میں روزہ توڑ دیا۔(۱)

سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

''قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۰/۲)

سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت میں دو دن کے لئے گیا، اور وہاں پہنچ کر

= كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

سنن أبى داؤد: (۳٦/۲) كتاب الجهاد، باب فى الصلاة عند القدوم من السفر، ط: رحمانيه.

الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، باب استحباب ركعتين فى المسجد لمن قدم من سف أوّل قدومه ، ط: قديمى .

(۲) و فى فتاوى قاضيخان : " المسافر إذا تذكر شيئًا قد نسيه فى منزله فدخل فأفطر ثمّ خرج قال عليه الكفارة قياساً لأنّه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله و بالقياس نأخذ .

(البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ولو سافر فى نهار رمضان ولم يفطر حتى تذكر شيئًا فى منزله قد نسيه فرجع إلى منزله وأكل شيئًا ثمّ خرج من المنزل فعليه القضاء والكفارة كالمقيم إذا أكل ثمّ سافر . (خلاصة الفتاوىٰ : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم وفيما لايفسد و فيما يوجب القضاء والكفارة ، نوع منه ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه)

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

الدر المختار: (۴۳۱/۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

ضرورت کی بنا پر مزید سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے چلا گیا تو یہ شخص جاتے ہوئے قصر نہیں کرے گا کیونکہ دونوں مسافتیں الگ الگ طور پر شرعی مسافت کے برابر نہیں البتہ اگر دونوں مسافتوں کو جمع کرنے سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہوتی ہے تو اس صورت میں واپسی میں قصر کرے گا، کیونکہ یہ شرعی سفر ہے، اور اس سے کم ہے تو قصر نہیں کرے گا۔(۱)

سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا

اگر کوئی شخص گھر سے نکلا، اس وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کی نیت نہیں تھی مگر سفر کے درمیان میں اس نے شرعی مسافر بننے کی نیت کر لی تو یہ شخص اس جگہ پر قصر نہیں کرے گا بلکہ اس جگہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۲) مثلاً کوئی شخص کراچی سے واپس ہونے کی

(۱) وأمّا الثّاني فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخص وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنّهم يصلون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدة وكذٰلك المكث في ذٰلك الموضع أمّا في الرجوع فإن كانت مدة السفر قصروا ...... وذكر الاسبيجابي: المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً، وإن طاف آفاق الدنيا على هٰذا السبيل لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(قاصداً) ولو كافرا ومن طاف الدنيا بلاقصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) . وفي الشامية : (قوله : بلاقصدٍ) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلمّا بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ، وهلمّ جرّا ...... أمّا في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمي .

(۲) ولايصير مسافراً بالنية حتى يخرج، ويصير مقيماً بمجرد النية، كذا في محيط السرخسي. الخ =

نیت سے نوری آباد آیا مگر نوری آباد میں کوئی ایسی صورت پیش آئی کہ وہ حیدرآباد جانے لگا، تو اب یہ شخص نوری آبادی کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ یہاں مقیم کے حکم میں ہے البتہ نوری آباد کے حدود سے نکل کر حیدرآباد کی طرف جانے کی صورت میں قصر کرے گا۔

کراچی۔۔۔۔۔۔۔۔(سفر غیر شرعی) نوری آباد۔۔۔۔۔۔۔۔۔(شرعی سفر) حیدرآباد

سفر کا مقصد

''ملاقات'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۵۸/۲)

سفر کا مقصد پورا ہو جائے

''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں نہ تو (آرام وراحت سے) سونے دیتا ہے اور نہ (ڈھنگ سے) کھانے پینے دیتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص (کہیں سفر میں جائے اور) اپنے سفر کی غرض کو پورا کرلے (یعنی جس مقصد کے لئے سفر کیا وہ مقصد پورا ہو جائے) تو اس کو

= (الهندية : (۱/ ۱۳۹) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

رد المحتار : (۲/ ۱۲۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۴ـ ۳۴۶) ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۶) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

عمدۃ الفقہ : (۴۱۰/۲) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی لاہور۔

التاتارخانية : (۲/ ۷) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

الولوالجية : (۱/ ۱۳۴) كتاب الطهارة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ....الخ ، مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۱۹۸) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

چاہئے کہ کہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آجانے میں جلدی کرے۔''(۱)

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ سفر اپنی صورت کے اعتبار سے جہنم کے عذاب کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

جیسے جسمانی تکلیف اور روحانی اذیت کے اعتبار سے کسی شخص کے حق میں سفر پریشانیوں اور صعوبتوں کا ذریعہ ہونے سے کم نہیں ہوتا، خاص طور پر پرانے دور میں جب آج کی طرح سفر کے تیز رفتار واطمینان بخش ذرائع نہیں تھے لوگ سفر کے دوران کیسی کیسی پریشانیاں برداشت کرتے تھے اور کیسی کیسی مصیبتوں سے دوچار ہوتے تھے جس کا صحیح اندازہ آج کے دور میں نہیں لگایا جاسکتا۔

حدیث شریف میں خاص طور پر دو پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ سفر میں وقت پر طبیعت کے موافق کھانا پینا نہیں ملتا، اور آرام اور چین کی نیند نصیب نہیں ہوتی، یہ صرف مثال کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ سفر میں نہ معلوم کتنے ہی دینی ودنیاوی امور فوت ہوتے ہیں، جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے، گھر اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق بروقت ادا نہیں ہوتے، اور گرمی اور سردی کی مشقت وتکلیف اور اسی طرح کی دوسری پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

سفر کرنا جمعہ کے دن

''جمعہ کے دن سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۱۶۴)

---

(۱) وعن أبی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجّل إلى أهله. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/ ۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمی)

الصحيح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) كتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب .الخ، ط: قديمی.

صحيح البخاری: (۱/ ۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السرعة فی السير، ط: قديمی.

مؤطا امام مالک: (ص: ۷۳۰)، كتاب الجامع، باب ما يؤمر به من العمل فی السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

سفر کرنے کا مستحب طریقہ

جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو دو رکعت نفل نماز گھر میں پڑھ کر سفر کے لئے نکلنا مستحب ہے، اور جب سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد اپنے گھر جائے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ (۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه . الدر . تحتها في الشامية . " ومفاده (أى الحديث الذى سيأتى ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت . وركعتي القدوم منه بالمسجد " . (الدر مع الرد: (۲/۲۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

(۲) وروى الطبراني عن ابن عباس أنّ النبيّ ﷺ كان إذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع . (المعجم الأوسط : (۱/۲۴۹) ، [رقم الحديث : ۸۱۱] ، ط: مكتبة المعارف)

ويصلّي ركعتين قبل أن يخرج من بيته وكذا بعد الرجوع إلى بيته . (الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، أمّا آدابه ، ط: رشيديه)

وفي البخاري : (قال كعب بن مالك كان النبيّ ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه . (صحيح البخاري : (۱/۶۳) كتاب الصلاة ، باب الصلاة إذا قدم من سفر ، ط: قديمي)

وهٰكذا فيه : (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد ، الصلاة إذا قدم من سفر ، ط: قديمي .

عن المطعم بن المقدام قال: قال رسول الله ﷺ: ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً . "المصنف لابن أبي شيبة: (۳/۵۵۲) كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له أن يصلي قبل خروجه ، [رقم الحديث : ۴۹۱۴] ، ط: إدارة القرآن.

كنز العمّال : (۶/۷۱۳) [رقم الحديث : ۱۷۵۳۰] آداب متفرقة ، فصل ثاني في آداب السفر ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

الشامي : (۲/۲۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی منزل پر پہنچنے کے بعد وہاں قیام کا ارادہ ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن كعب بن مالك أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمى)

الشامي: (۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

وعن أنس بن مالك قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أى لانصلي سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالك قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرك على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبي حمزه أنس بن مالك ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

(۲) عن كعب بن مالك أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمى)

الشامي : (۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

وعن أنس بن مالك قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أى لانصلي سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالك قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرك على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبي حمزه أنس بن مالك ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة .

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

سفر کس دن کرنا چاہئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے، اور پیر کو بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا، لہذا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ان دونوں دنوں میں سفر کرنا چاہیے کیونکہ ان دنوں میں سفر کرنا مستحب ہے۔(۱)

سفر کس وقت کرنا چاہئے

صبح کا وقت بہت ہی زیادہ برکت کا وقت ہوتا ہے، کسی کام کے آغاز کے لئے وہ نہایت مناسب وقت ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل فرمائی ہے:

---

(۱) عن كعب بن مالك قال : قلّ ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلّا يوم الخميس. (أبو داؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب في أي يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان)

مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي .

و في التاتارخانية : وروى أنّ النبيّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس ، وكان يحب السفر يوم الخميس . (التاتارخانية : (۲/۳۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في المتفرقات ، ط: قديمي)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس اقتداء به عليه السلام وإلّا فيوم الإثنين في أوّل النهار . (الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، وأمّا آدابه ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس أو الإثنين. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

ويخرج يوم الخميس ففيه خرج عليه السلام في حجة الوداع أو الإثنين أو الجمعة . (الدر المختار : (۲/۴۷۱) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط : سعيد)

صحيح ابن خزيمة : (۴/۱۳۲) ، باب استحباب الخروج إلى الحج يوم الخميس ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت .

السنن الكبرىٰ للنسائي : (۸/۹۹) ، [رقم الحديث : ۸۷۳۴] ، باب اليوم الّذي يستحب فيه السفر ، ط: مؤسسة الرسالة .

السنن الكبرىٰ للبيهقي: (۵/۲۵۰)، [رقم الحديث: ۱۰۲۰۶]، كتاب الحج، باب ۳۵۹، باب اليوم الّذي يستحب أن يكون الخروج فيه، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد هند.

"اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِهَا"

ترجمہ: اے اللہ میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

حضرت صخرؓ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجنے لگا، تو اس دعا کی برکت سے پہلے کے مقابلہ میں غیر معمولی برکت ہونے لگی۔ (۱)

سفر کو بابرکت بنائیے

ہر مسافر کی دلی تمنا اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا سفر خیر و برکت کا باعث ہو اور اسے فراغت اور خوشحالی نصیب ہو، اگر کوئی مسافر واقعۃً ایسا ہی چاہتا ہے تو وہ سفر کے دوران "سورۃ الکافرون، سورۃ الفتح، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس" پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (۲)

---

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدی قال: قال رسول الله ﷺ: اللّٰهم بارک لأمّتی فی بکورها. وکان إذا بعث سریة أو جیشاً بعثهم من أوّل النهار، وکان صخر تاجراً، فکان یبعث تجارته أوّل النهار فأثری وکثر ماله. رواه الترمذی و أبوداؤد والدارمی. (مشکاة المصابیح: (۳۳۹/۲) کتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

أبوداؤد: (۳۵۷/۱) کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، ط: المکتبة الحقانیة ملتان.

جامع الترمذی: (۲۳۰/۱) أبواب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ط: سعید.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۲) أبواب التجارات، باب مایرجی من البرکة فی البکور، ط: قدیمی.

مصنف لابن أبی شیبة: (۵۳۴/۶) أی یوم یستحب أن یسافر فیه وأی ساعة. الخ، [رقم الحدیث: ۳۳۶۱۹] ط: مکتبة الرشد، ریاض. و (۲۰۲/۱۸، ۲۰۳) رقم الحدیث (۳۴۳۰۶، ۳۴۳۰۷، ۳۴۳۰۸)، ط: ادارة القرآن.

سنن دارمی: (۱۵۸۱/۲)، [رقم الحدیث: ۲۴۷۹]، باب بارک لأمّتی فی بکورها، ط: دار المغنی للنشر المکة المکرمة.

(۱) عن جبیر بن مطعم قال: قال رسول الله ﷺ: "یا جبیر أتحب إذا خرجت سفرا أن تکون من أفضل أصحابک وأکثرهم زادًا؟ اقرأ هذه السور الخمس [قل یأیّها الکافرون]، و [إذا جاء نصر الله والفتح]، و [قل هو الله أحد]، و [قل أعوذ بربّ الفلق]، و [قل أعوذ بربّ النّاس] وافتتح کلّ سورة ببسم الله الرحمٰن الرحیم، واختتم ببسم الله الرحمٰن الرحیم، قال جبیر: وکنت غیر کثیر المال، فمازلت اقرؤهنّ فی سفری و إقامتی حتی ماکان أحد من أصحابی مثلی. أبو الشیخ وابن حبان فی الثواب. (مسند أبویعلی موصلی: ۴۱۴/۱۳)، [رقم الحدیث: ۷۴۱۹].=

سفر کون سے دن کرے

سفر کرنے کے لئے کوئی دن متعین نہیں ہے، موقع اور سہولت کے مطابق سفر کرنا درست ہے، باقی سفر سے پہلے استخارہ کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے سفر کی ابتداء جمعرات کے دن سے کرتے تھے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جمعرات کے دن بندوں کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہا کرتے تھے کہ جہاد کا عمل آج ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے جمعرات کو ''خمیس'' کہتے ہیں، اور ''خمیس'' لشکر کو بھی کہتے ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن جہاد کے سفر کی ابتداء کر کے یہ نیک فال لیتے تھے کہ جس لشکر کے مقابلہ پر جا رہے ہیں اس پر فتح حاصل ہوگی۔(۱)

= کنز العمال فی سنن الأقوال: (۶/ ۷۴۱)، [رقم الحديث: ۱۷۶۴۹] كتاب السفر من قسم الأفعال، آداب متفرقة، فصل في آدابه، الفصل الأوّل، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

الجامع الصغير و زيادته : (۱/ ۱۱۱) ، [رقم الحديث : ۱۱۰۱] ، ط: ......

(۱) عن كعب بن مالك أنّ النبيّ ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك و كان يحب أن يخرج يوم الخميس ، رواه البخاري . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۳۸) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

قال التور بشتي اختياره ﷺ يوم الخميس للخروج محتمل لوجوه : أحدها : أنّه يوم مبارك يرفع فيه عمل صالح ، وثانيها : أنّه أتمّ أيّام الأسبوع عدداً ، وثالثها : أنّه كان يتفاول بالخميس في خروجه ، و كان من سنته أن يتفاول بالإسم الحسن ، والخميس الجيش ؛ لأنّهم خمس فرقة : المقدمة ، والقلب ، والميمنة ، والميسرة ، والساقة . فيرى في ذلك من الفال الحسن . حفظ اللّٰه له و إحاطه جنوده به حفظاً و حمايةً . و زاد القاضي : ولتفاوله بالخميس على أنّه يظفر على الخميس الّذي هو جيش العدوّ ويتمكن عليهم . (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (۷/ ۳۲۶) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: مكتبه امداديه)

الهندية :(۱/ ۲۲۰) ، كتاب المناسك ، الباب الأوّل : في تفسير الحج و فرضيته ، قبيل: وأمّا محظوراته فنوعان ، ط: رشيديه .

سفر کی حالت میں قصر واجب ہے

اگر کوئی شخص پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن سفر میں رہنے کی نیت سے گھر سے نکلا، اور درمیان کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا، جب مطلوبہ منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو وہاں پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

سفر کی حالت میں موت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ مرتا ہے تو اس کے وطن سے لے کر اس کے مرنے کے مقام تک اس کے جنت کی پیمائش کی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ)(۲)

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه) ، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يقصر الصلاة ، و نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .

بدائع الصنائع: (۱/۹۳ ــ ۹۷) كتاب الصلاة، فصل ما يصير به المقيم مسافراً والمسافر مقيماً، ط: سعيد.

(۲) عند عبد اللّٰه بن عمرو قال : توفي رجل بالمدينة ممّن ولد بالمدينة فصلى عليه النبيّ ﷺ فقال : يا ليته مات في غير مولده ، فقال رجل من النّاس : لم يا رسول اللّٰه ؟ قال : إن الرّجل إذا مات في غير مولده قيس له من مولده إلى منقطع أثره في الجنة . (سنن ابن ماجه : (ص: ۱۱۶) أبواب ماجاء في الجنائز ، باب ماجاء فيمن مات غريباً ، ط: قديمي)

مشكاة المصابيح : (۱/۱۳۸ ، ۱۳۹) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض، الفصل الثالث ، ط: قديمي .

النسائي : (۱/۲۵۹) كتاب الجنائز ، الموت بغير مولده ، ط: قديمي .

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سفر کی حالت کی موت شہادت ہے''(۱)

یعنی جو شخص جہاد یا دینی علم حاصل کرنے کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دینی کام کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے وطن سے دور مرا ہے، تو اس کے وطن اور اس کے مرنے کی جگہ تک درمیان میں جتنی مسافت ہوگی، اتنی مقدار جگہ اس کو جنت میں ملے گی۔

سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا

صرف ٹھہرنے کی نیت کرنے سے قصر کا حکم باطل نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی اور واقعی طور پر اقامت اختیار نہ کرلے، مثلاً کوئی شخص کراچی سے سفر میں نکلے اور لاہور میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرنے کی نیت ہو تو جب تک سفر میں ہے قصر واجب ہوگا یہاں تک کہ لاہور پہنچ کر اقامت نہ کرلے۔(۲)

سفر کی قسمیں

☆......انسان اپنے وطن عزیز کو دو وجہوں سے چھوڑ کر سفر کا راستہ اختیار کرتا ہے:

---

(۱) وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : موت غربة شهادة . (سنن ابن ماجه : (۱۱۲) أبواب ماجاء فی الجنائز ، باب ماجاء فيمن مات غريبا ، ط: قديمی)

مشكاة المصابيح : (۱۳۹/۱) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط:قديمی .

(۲) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا فی الهداية ...... ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط ، ترك السير حتى لو نوى الإقامة وهو يسير لم يصح وصلاحية الموضع حتى لو نوى الإقامة فی بر أو بحر أو جزيرة لم يصح ، واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأی ......الخ (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصاريه هرات افغانستان .

۱۔ کبھی تو مصائب اور پریشانی کے شکنجہ سے نجات پانے کے لئے سفر کرتا ہے

۲۔ کبھی کسی امید وتمنا، طلب وجستجو اور روزی روزگار کے تلاش کے لئے سفر کرتا ہے۔ (۱)

پہلی صورت یعنی وہ سفر جو مصائب و پریشانی سے حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اس کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ سفر ہجرت: دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا، یہ سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں بھی فرض تھا، اور موقع محل کے اعتبار سے قدرت اور استطاعت کی صورت میں قیامت تک فرض رہے گا۔ یہ فرضیت اس وقت ہے جبکہ دارالکفر میں اپنے جان، مال، دین وایمان، عزت وآبرو کا امن وامان نہ ہو، یا دین وشریعت کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ ہو، اگر ایسے لوگ ہجرت پر قادر ہونے کے باوجود ''دارالکفر'' میں رہیں گے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ ان پر ہجرت کرنا فرض ہو چکا ہے۔ (۲)

---

(۱) الفوائد الباعثة على السفر لاتخلو من هرب أو طلب. فإن المسافر إمّا أن يكون له مزعج عن مقامه ولولاه لما كان له مقصد يسافر إليه، وإمّا أن يكون له مقصد و مطلب. (إحياء علوم الدين: (۲۲۶/۲) الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

▭ المسألة الرابعة في السفر في الأرض: تتعدد أقسامه من جهات مختلفات فتنقسم من جهة المقصود به إلى هرب أو طلب. و تنقسم من جهة الأحكام إلى خمسة أقسام وهي من أحكام أفعال المكلفين الشرعية واجب و مندوب و مباح و مكروه وحرام. وينقسم من جهة التفريع في المقاصد إلى أقسام الأوّل الهجرة. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۳/۲)، مسألة السفر في الأوض، تحت الآية ﴿فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة﴾ [سورة النساء: ۱۰۱] وهٰكذا في تفسير القرطبي: قال ابن العربي: قسم العلماء رضي الله عنهم الذهاب في الأوض قسمين: هربا و طلبا. فالأوّل ينقسم إلى ستة أقسام. (تفسير القرطبي: (۳۴۹/۵، ۳۵۰) تحت آية: ۱۰۱، سورة النساء، ط: دار الكتب المصرية القاهرة وأيضاً طبعه: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

▭ معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۳۴۱/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ: ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) الأوّل الهجرة؛ وهي تنقسم إلى ستة أقسام: الأوّل: الخروج من دار الحرب إلى دار الإسلام، وكانت فرضا في أيام النبيّ ﷺ مع غيرها من أنواعها بيناها في شرح الحديث، وهٰذه الهجرة باقية مفروضه إلى يوم القيامة، والّتي انقطعت بالفتح هي القصد إلى النبيّ ﷺ حيث كان =

۲۔ بدعت کے مقام سے منتقل ہو جانا: ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سنا کہ کسی مسلمان کے لئے کسی ایسے مقام پر رہنا جائز نہیں جہاں اسلاف واکابر کو گالیاں دی جاتی ہوں۔

ابن عربیؒ اس قول کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ اگر تم کسی منکر کو ختم نہیں کر سکتے تو تم پر وہاں سے خود الگ ہو جانا ضروری ہے۔(۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ''وَاِذَارَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ'' سے معلوم ہوتا ہے۔(۲)

۳۔ جہاں حرام کا غلبہ ہو وہاں سے منتقل ہو جانا: ہر وہ مقام جہاں لوگوں میں حرام اور حلال میں فرق باقی نہ رہا، اور حلال رزق حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، تو وہاں

= فمن أسلم في دار الحرب وجب عليه الخروج إلى دار الإسلام، فإن بقي فقد عصى، ويختلف في حاله كما تقدم بيانه. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۰) تحت الآية: ۱۰۱، [سورة النساء] ط: دار الكتب المصرية القاهرة، و دار إحياء التراث العربي، بيروت.

معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ:۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۱) والمهروب عنه ...... وإمّا أمر له نكاية في الدين ...... كمن يدعى إلى البدعة قهراً أو إلى ولاية عمل لاتحل مباشرته فيطلب الفرار منه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶)، الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر و فضله و نيته، ط: دار القلم، بيروت)

الثاني الخروج م أرض البدعة. قال ابن القاسم: سمعت مالكا يقول: لايحل لأحد أن يقيم ببلد سُبَّ فيها السلف. وهٰذا صحيح. فإن المنكر إذا لم يقدر على تغييره نُزِل عنه، قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿ وإذا رأيت الّذين يخوضون في آياتنا فأعرض عنهم ...... الخ ﴾. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۰)، [سورة النساء: ۱۰۱]، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، وأيضًا: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حواله بالا).

(۲) سورة الأنعام: ۶۸.

سے منتقل ہو کر کسی اور جگہ چلا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر مسلمان پر حلال رزق تلاش کرنا اور حرام رزق سے بچنا فرض ہے۔(۱)

۴۔جسمانی تکلیف سے بچنے کے لئے سفر کرنا: جب دشمنوں سے جسمانی تکلیف پہنچنے کا خطرہ محسوس ہو، تو وہاں سے منتقل ہو جانا چاہئے تا کہ حادثات اور ناخوش گوار واقعات سے بچ سکے، اس قسم کا سفر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کیا تھا جبکہ قوم کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے عراق سے ملک شام روانہ ہوئے اور فرمایا:

"اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ" ۔(۲)

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کا سفر کیا۔(۳)

۵۔فضا کی خرابی اور بیماری کے اندیشہ سے جگہ کو چھوڑنا: صحت وتندرستی بڑی نعمت ہے، لہذا اگر کسی جگہ کی فضا اور آب وہوا موافق نہ وہ تو وہاں سے کسی مناسب جگہ کی طرف منتقل

---

(۱) الثالث: الخروج عن أرض غلب عليها الحرام ، فإن طلب الحلال فرض على كل مسلم .
(أحكام القرآن لابن العربي : (۲/۴۵۴) سورة الأنعام رقم الآية : ۶۸)
▭ تفسير القرطبي : (۵/۳۵۰) أقسام السفر ، تحت آية : ۱۰۱ ، [سورة النساء] ، ط: الكتب المصرية القاهرة .
▭ معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ : (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل : ۴۲]، پارہ:۱۴، ط:ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) سورة العنكبوت ، رقم الآية : ۲۶ ، پاره : ۲۰ .

(۳) الرابع : الفرار من الاذية في البدن ، وذلك فضل من الله عزّ وجلّ أرخص فيه فإذا خشي المرء على نفسه في موضع فقد أذن الله سبحانه له في الخروج عنه ، والفرار بنفسه ، ليخلصها من ذلك المحذور ، وأوّل من حفظناه فيه الخليل إبراهيم عليه السلام لما خاف من قوله تعالىٰ : ﴿ إنّي مهاجر إلى ربّي ﴾ . وقال : ﴿ إنّي ذاهب إلى ربّي سيهدين ﴾ . وموسى قال الله سبحانه و تعالىٰ فيه: ﴿ فخرج منها خائفاً يترقب قال ربّ نجّني من القوم الظالمين ﴾، وذلك يكثر تعداده.
(أحكام القرآن لابن العربي : (۲/۴۵۴) ، حوالة سابقة)
▭ وهكذا في تفسير القرطبي : (۵/۳۵۰)، أحكام السفر ، تحت الآية : ۱۰۱ ، [سورة النساء] ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .
▭ تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حواله بالا).

ہو جانا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ سے باہر جنگل میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا، جن کو مدینہ کی آب وہوا راس نہیں آئی تھی، حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو حکم بھیجا تھا کہ اپنا ٹھکانہ ''اردن'' سے کسی اونچے مقام پر لے جائیں جہاں کی فضا خوشگوار ہو، لیکن یہ سفر اس وقت درست ہے جبکہ اس مقام پر طاعون یا وبائی امراض پھیلے ہوئے نہ ہوں اور جہاں وبا پھیل چکی ہو وہاں کے رہنے والوں کے لئے وہاں سے بھاگنا جائز نہیں۔(۱)

۶۔ مال کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: جہاں چور ڈاکو کا خطرہ ہو وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہئے۔(۲)

---

(۱) الخامس: خوف المرض فی البلاد الوخمة، والخروج منها إلی الأرض النزهة، وقد أذن النبیّ ﷺ للدعاء حین استوخموا المدینة أن ینتزهوا إلی المسرح، فیکونوا فیه حتّی یصحّوا، وقد استثنی من ذٰلک الخروج من الطاعون، فمنع اللّٰه سبحانه و تعالیٰ منه بالحدیث الصحیح عن النبیّ ﷺ، بید أنّی رأیتُ علمائنا قالوا هو مکروه. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۴)، حواله بالا)

وهٰکذا فی تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰)، تحت الآیة: ۱۰۱، [سورة النساء]، أقسام السفر، ط: دار الکتب المصریة القاهرة، و دار إحیاء التراث العربی، بیروت.

تفسیر معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حواله بالا).

وعن أنس: أنّ أناس من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم النبیّ ﷺ فی إبل الصدقة، وقال: "اشربوا من أبوالها و ألبانها". (جامع الترمذی: (۲/۶) کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی شرب أبوال الإبل، ط: سعید)

الصحیح لمسلم: (۲/۵۷) کتاب القسامة، باب حکم المحاربین والمرتدین، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۵۰) کتاب الطب، باب أبوال الإبل، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۲/۸۵۲) کتاب الطب، باب من خرج من أرضٍ لاتلایمه، ط: قدیمی.

(۲) القسم الرابع: السفر هربا ممّن یقدح ...... أو فی المال کعلاء السعر أو مایجری مجراه ولا حرج فی ذٰلک بل ربما یجب الفرار فی بعض المواضع، وربما یستحب فی بعض بحسب وجوب ما یترتب علیه من الفوائد واستحبابه. (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲/۲۲۹) کتاب آداب السفر، الباب الأوّل، الفصل الأوّل فی فوائد السفر، ط: دار القلم، بیروت)

السادس: الفرار خوف الاذایة فی المال، فإنّ حرمة مال المسلم کحرمة دمه، والأهل مثله آکد فهٰذه امهات قسم الهرب. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۴، ۴۴۵) مسألة السفر فی الأرض، سورة النساء: ۱۰۱)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الکتب المصریة القاهرة.

تفسیر معارف القرآن: (۵/۳۴۲) سورة النحل: ۴۲، ط: ادارة المعارف)

☆...... سفر کی دوسری قسم یعنی کسی مطلوب اور مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سفر ہو تو اس کی نو صورتیں ہیں: (۱)

۱۔ سفر عبرت: قدرت الٰہی کی صنعت گری، اور گذشتہ اقوام کے عروج و زوال کا مشاہدہ کر کے اس سے عبرت کا درس اور سبق حاصل کرنے کے لئے سیر و سیاحت کرنا پسندیدہ اور قابل تعریف بات ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس قسم کے سفر کی ترغیب دی ہے:

"اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (۲)

حضرت ذوالقرنین کا مشہور سفر بھی اس قسم کا تھا۔ (۳)

۲۔ سفر حج: اگر حج فرض ہے تو اس کی ادائیگی کے لئے سفر کرنا۔ (۴)

۳۔ سفر جہاد: حالات اور وقت کے مطابق یہ سفر کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب اور

---

(۱) وأمّا قسم الطلب فينقسم إلى قسمين: طلب دين، و طلب دنيا ، فأمّا طلب الدين فيتعدد بتعدد أنواعه ولكن امهاته الحاضرة عندى الآن تسعة. (أحكام القرآن لابن العربى: (۲/۴۵۵) مسألة السفر)
🗁 تفسير القرطبى: (۵/۳۵۰) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.
🗁 تفسير معارف القرآن : (۵/۳۴۲) ، ط: ادارة المعارف .

(۲) سورة يوسف : رقم الآية : ۱۰۹ .

(۳) الأوّل : سفر العبرة قال الله تعالىٰ : ﴿ أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الّذين من قبلهم ﴾ وهٰذا كثير فى كتاب اللّٰه عزّ وجلّ ، ويقال أنّ ذالقرنين إنّما طاف الأرض ليرى عجائبها ، وقيل : ليُنفِذَ الحق فيها . (أحكام القرآن لابن العربى : (۲/۴۵۵)مسألة السفر فى الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)
🗁 تفسير القرطبى : (۵/۳۵۰) ، حواله سابقه .
🗁 تفسير معارف القرآن : (۵/۳۴۲) ، ط: ادارة المعارف .

(۴) الثانى سفر الحج ، والأوّل وإن كان ندبا فهٰذا فرض ، وقد بيناه فى موضعه . (أحكام القرآن لابن العربى : (۲/۴۵۵)مسألة السفر فى الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)
🗁 تفسرى قرطبى : (۵/۳۵۰ ، ۳۵۱) حواله بالا .
🗁 تفسير معارف القرآن : (۵/۳۴۳) ، ط: ادارة المعارف .

کبھی مستحب ہوتا ہے، جس کی تفصیل فقہ اور فتاویٰ کی کتابوں میں موجود ہے۔(۱)

۴۔روزگار کے لئے سفر کرنا: اپنے وطن میں ضرورت کے مطابق روزی روزگار کا مناسب ذریعہ نہ مل سکے تو روزی روزگار کی تلاش کے لئے سفر کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) الثالث سفر الجهاد : وله أحكامه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

☜ تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

☜ تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

☜ الجهاد فرض كفاية إذا لم يكن النفير عاما فإذا أقام به البعض يسقط عن الباقين فإذا صار النفير عاما فحينئذٍ يصير من فروض الأعيان يخاطب به المخاطبون من أهل الإيمان فيخرج الرجال والنساء والعبيد بغير إذن مواليهم من أراد الغزو ولم يكن النفير عاما وله أبوان لايخرج إلّا بإذنهما وإن أذن أحدهما ولم يأذن الآخر لايخرج. قال محمد رحمه اللّٰه: ولهما أن يمنعاه إذا دخل عليهما المشقة. الخ (الفتاوى السراجية: (ص: ۲۴) كتاب السير، باب الجهاد، ط: سعيد)

☜ الجهاد فرض كفاية ابتداءً فإن قام به البعض سقط عن الكل وإلّا أثموا بتركه ولا يجب على صبي وامرأة وعبد وأعمٰى ومقعد واقطع و فرض عين إن هجم العدوّ فتخرج المرأة والعبد بلا إذن زوجها و سيد . (البحر الرائق : (۷۰/۵ ، ۷۱ ، ۷۲) كتاب السير ، ط: سعيد)

☜ (هو فرض كفاية) كل ما فرض لغيره فهو فرض كفاية إذا حصل المقصود بالبعض ، وإلّا ففرض عين ولعله قدم الكفاية لكثرته (ابتداءً) وإن لم يبدؤ نا، وأمّا قوله تعالىٰ : ﴿ فإن قاتلوكم فاقتلوهم ...... الخ ﴾، (وإن قام به البعض) ولو عبيداً أو نساءً (سقط عن الكل وإلّا) يقيم به أحد في زمن ما (أثموا بتركه) أى أثم الكل من المكلفين ...... الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۴ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الجهاد ، مطلب في الفرق بين فرض العين و فرض الكفاية ، ط: سعيد)

☜ التاتارخانية : (۱۵۲/۵) كتاب السير ، الفصل الأوّل في بيان صفة الجهاد ، ط: قديمي .

(۲) الرابع : سفر المعاش : فقد يتعذر على الرجل معاشه مع الإقامة ، فيخرج في طلبه لايزيد عليه ولاينقُصُ من صيدٍ أو احتطاب أو احتشاش أو استئجار ، وهو فرض عليه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲)مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

☜ تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

☜ تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

۵۔سفر تجارت: خرید وفروخت، کاروبار اور تجارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔(۱)
قرآن مجید میں ہے: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ" (۲)
اس آیت میں "فضل" سے مراد تجارت ہے۔(۳)

۶۔علم کے لئے سفر: دین کی ضروری معلومات حاصل کرنا فرض عین ہے، اور اس

(۱) وأمّا مباح فمرجعه إلى النية: فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال و رعاية ستر المرؤة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هٰذا المباح بهٰذه النية من اعمال الآخرة. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۰)، الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط دار القلم، بيروت)

الخامس: سفر التجارة، والكسب الكثير الزائد على القوت وذٰلک جائز بفضل اللّٰه سبحانه. قال اللّٰه سبحانه: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم ...... الخ﴾ يعني التجارة. وهٰذه نعمة منّ بها في سفر الحج فكيف إذا انفردت. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۵) مسألة السفر في الأرض، تحت آية سورة النساء: ۱۰۱)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۳)، ط: ادارة المعارف.

(۲) القرآن: سورة البقرة: (رقم الآية: ۱۹۸).

(۳) ليس عليكم جناح أن تبتغوا تطلبوا فضلا عطاء و رزقا من ربّكم بالتجارة ونحو ذٰلک في سفر الحج ...... الخ. (التفسير المظهري: (۱/۲۳۵)، سورة البقرة: ۱۹۸، ط: رشيديه)

تفسير جلالين: (۱/۲۰۷) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: قديمي.

وأخرج أبوداؤد عن مجاهد أن ابن عباس قرأ هٰذه الآية: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾ قال: كانوا لا يتجرون بمنى فأمروا بالتجارة إذا أفاضوا من عرفات. وأخرج سفيان بن عيينة، وابن جرير عن مجاهد في قوله: ﴿ليس عليكم ......الخ﴾ قال: التجارة في الدنيا والأجر في الآخرة. (تفسير الدر المنثور: (۲/۴۰۰) ط: دار هجر، مصر)

تفسير مجاهد: (۱/۲۲)، قال مجاهد: "الفضل" التجارة في الموسم، سورة البقرة، ط: ....

تفسرى الطبرى: (۳/۵۰۱، ۵۰۲)، ط: دار هجر، مصر. رخص في التجارة ...... وابتغاء الفضل ورد في القرآن بمعنى التجارة، قال اللّٰه سبحانه و تعالىٰ: ﴿فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل اللّٰه ...... الخ﴾

تفسير القرطبي: (۲/۴۱۳) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير ابن الكثير: (۱/۵۴۹)، سورة البقرة، ط: دار طيبه للنشر والتوزيع.

تفسير البغوي: (۱/۲۲۸)، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

سے زائد حاصل کرنا فرض کفایہ ہے لہٰذا ضرورت پر پہلی صورت میں سفر کرنا فرض عین ہے، اور دوسری صورت میں فرض کفایہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنا واجب بھی ہے اور نفل بھی، اس لئے واجب علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا واجب ہے، اور نفلی علم کے لئے سفر کرنا نفل ہے۔

علمی سفر کی عجیب وغریب داستانیں مورخین نے لکھی ہیں، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے بارے میں منقول ہے، کہ اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ایک ماہ طویل مسافت طے کر کے مصر تشریف لے گئے، صرف اس لئے کہ ان کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن انیس انصاریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں، یہ حضرات ان کے پاس تشریف لے گئے، اور اس حدیث کی سماعت کا شرف حاصل کیا، حضرت سعید بن مسیّبؒ صرف ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن کا سفر کیا کرتے تھے۔(۱)

---

(۱) اعلم أنّ الفرض لايتميّز عن غيره إلّا بذكر أقسام العلوم، والعلوم بالإضافة إلى الغرض الّذى نحن بصدده تنقسم إلى شرعية و غير شرعية و أعني بالشرعية ما استفيد من الأنبياء صلوات الله عليهم و سلامه ولايرشد العقل إليه مثل الحساب ولا التجربة مثل الطب ولا السماع مثل اللغة، فالعلوم الّتى ليست بشرعية تنقسم إلى ماهو محمود وإلى ما هو مذموم وإلى ماهو مباح فالمحمود ما يرتبط به مصالح أمور الدنيا كالطب والحساب وذٰلک ينقسم إلى ماهو فرض كفاية وإلى ما هو فضيلة.

وفيه أيضاً: القسم الأوّل: السفر فى طلب العمل، وهو إمّا واجب وإمّا نفل وذٰلک بحسب كون العلم واجبا أو نفلاً. وذٰلک العلم إمّا علم بأمور دينه أو بأخلاقه فى نفسه أو بآيات الله و فى أرضه. وقد قال عليه السلام: "من خرج من بيته فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع"، وفى خبر آخر: "من سلک طريقا يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقا إلى الجنة". وكان سعيد بن المسيب يسافر الأيام فى طلب الحديث الواحد. وقال الشعبى: لو سافر رجل من الشام إلى أقصىٰ اليمن فى كلمة تدله على هدى أو ترده عن روى ماكان سفره ضائعاً. ورحل جابر بن عبد الله من المدينة إلى مصر مع عشرة من الصحابة فساروا شهراً فى حديث بلغهم عن عبدالله أنيس الأنصارى يحدث به عن رسول الله ﷺ حتىٰ سمعوه و كل مذكور فى العلم محصل له من زمان الصحابة إلى زماننا هٰذا، لم يحصل العلم إلّا بالسفر و سافر لأجله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲٦) الفصل الأوّل، فى فوائد السفر و فضله و نيّته، الباب الأوّل فى الآداب، ط: دار القلم، بيروت)

السادس: فى طلب العلم، وهو مشهور. (أحكام القرآن لابن العربى: (۲/۴۵۵) مسألة السفر فى الأرض. =

۷۔ کسی مقام کو مقدس سمجھ کر سفر کرنا: کسی جگہ کو متبرک سمجھ کر سفر کرنا، اس سفر کی بھی گنجائش ہے، امام غزالیؒ فرماتے ہیں زندگی میں جن لوگوں کی زیارت برکت کا باعث سمجھی جاتی ہے، مرنے کے بعد ان کے مزارات کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے، ان مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

۸۔ اسلامی سرحد کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: اس سفر کو ''رباط'' بھی کہا جاتا ہے اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔(۲)

= ▭ الدر المختار: (۴۲/۱) مطلب فی فرض الکفایة و فرض العین، مقدمة الکتاب، ط: سعید.

▭ تفسیر القرطبی: (۳۵۱/۵) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الکتب المصریة القاهرة.

▭ تفسیر معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ط: ادارة المعارف.

(۱) القسم الثانی: وهو أن یسافر لأجل العبادة...... ویدخل فی جملته زیارة قبور الأنبیاء علیهم السلام و زیارة قبور الصحابة والتابعین و سائر العلماء والأولیاء، و کل من یتبرک بمشاهدته فی حیاته یتبرک بزیارته بعد وفاته. ویجوز شدّ الرحال لهٰذا الغرض ولایمنع من هٰذا قوله علیه السلام: ''لاتشدّ الرّحال إلّا إلی ثلاثة مساجد'': مسجدی هٰذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصٰی؛ لأنّ ذٰلک فی المساجد، فإنّها مماثلة بعد هٰذه المساجد، وإلّا فلا فرق بین زیارة قبور الأنبیاء والأولیاء فی أصل الفضل وإن کان یتفاوت فی الدرجات تفاوتاً عظیما بحسب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه.

(کتاب إحیاء علوم الدین: (۲۲۸/۲) کتاب آداب السفر، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بیروت)

▭ السابع: قصد البقاع الکریمة، وذٰلک لایکون إلّا فی نوعین: أحدهما المساجد الإلٰهیة، قال رسول اللّٰه ﷺ: لاتشدّ الرّحال إلّا إلی ثلاثة مساجد: مسجدی هٰذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصٰی''. (أحکام القرآن لابن العربی: (۴۵۵/۲)

▭ تفسیر القرطبی: (۳۵۱/۵)، أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱.

▭ تفسری معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ط: ادارة المعارف.

(۲) وأمّا المطلوب فهو إمّا دنیوی کالمال والجاه، أو دینی، والدین إمّا علم أو عمل ...... والعمل إمّا عبادة وإما زیارة. والعبادة هو الحجّ، والعمرة، والجهاد. والزیارة أیضاً من القربات وقد یقصد بها مکان کمکة، والمدینة و بیت المقدس، والثغور، فإنّ الرّباط بها قربة. وقد یقصد بها الأولیاء والعلماء و هم إمّا موتی فتزار قبورهم وإما أحیاء فیتبرّک بمشاهدتهم و یستفاد من النظر إلی أحوالهم قوة الرغبة فی الاقتداء بهم. (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲۲۶/۲) کتاب آداب السفر، الفصل الأوّل فی فوائد السفر و فضله و نیته، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بیروت) =

۹۔ اقرباء اور دوست واحباب سے ملاقات کے لیے سفر کرنا: حدیث شریف میں اس سفر کو بھی اجروثواب کا باعث بتایا گیا ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب کہ ان کی ملاقات سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو۔(۱)

سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے)

عام طور پر سفر دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

۱۔ خالص دین کے لئے سفر کرنا، ۲۔ دنیا کے لئے سفر کرنا

اول کی مثال حج، جہاد اور علم دین طلب کرنے کے لئے سفر کرنا، علماء کرام نیک لوگ اور اپنے دینی بھائی وغیرہ کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور ایسے سفر کے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔

= الثامن : الثغور للرباط بها ،وتكثير السواد للذب عنها ، ففي ذلك فضل كثير . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف ، كراچي .

(۱) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من عاد مريضاً أو زار أخاله في الله ناداه مناد أن طبت ممشاک وتبوأت من الجنة منزلا . (جامع الترمذي : (۲۱/۲) باب ما جاء في زيارة الإخوان ، أبواب البرّ والصلة ، ط: سعيد)

شرح السنة : (۵۸/۱۳) باب زيارة الإخوان ، ط: المكتب الإسلامي دمشق ، بيروت.

مسند إمام أحمد بن حنبل: ۳۴۴/۲، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

شعب الإيمان : (۳۳۱/۱) قصة إبراهيم في المعانقة ، رقم الحديث : ۸۶۱۰ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

التاسع: زيارة الإخوان في الله ، وقد استوفينا ذلك في شرح الحديث .

(أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) ،أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اوان کے احکام سورہ نحل آیت: ۴۲، پارہ۱۴،ط:ادارۃ المعارف، کراچی۔

دوسرا سفر دنیا کے واسطے جیسے تجارت، بزنس اور روزی کی تلاش کے لئے سفر کرنا، یہ بھی ایک حد تک فرض، واجب اور مستحب ہوتے ہیں، اور ضرورت سے زائد مباح اور جائز ہے، لیکن عقلمند چالاک لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ ایسے سفر میں بھی دین کی نیت کریں، کیونکہ دنیا کے تمام جائز کاروبار دین کی نیت کرنے سے عبادت بن جاتے ہیں، مثلاً تجارت کے لئے سفر کو نکلے تو یہ نیت کرے کہ جن لوگوں کا نان ونفقہ اور اخراجات اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ واجب کیا ہے وہ ادا کروں گا، اور اس سے جو بچے گا اس میں سے اپنے مفلس بھائیوں کی امداد یا دوسری مذہبی ضرورتوں میں صرف کروں گا، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ، صدقۃ الفطر ادا کروں گا، اگر حج کے سفر کے لئے رقم جمع ہوگئی تو حج کروں گا اور قربانی کروں گا۔ (۱)

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۴۸/۳، ۴۹) رسالہ: ۳۷، رفیق سفر مع آداب السفر وأحکام السفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☐ وفی إحياء علوم الدين : أنّ السفر ينقسم إلى مذموم و إلى محمود وإلى مباح ...... والمحمود ينقسم إلى واجب كالحج وطلب العلم الّذى هو فريضة على كل مسلم ، وإلى مندوب إليه كزيارة العلماء و زيارة مشاهدتهم و من هٰذه الأسباب تتبين النية فى السفر فإن معنى النية الانبعاث للسبب الباعث والانتهاض لإجابة الداعية ، ولتكن نية الآخرة فى جميع أسفاره ، وذٰلك ظاهر الواجب والمندوب ، ومحال فى المكروه والمحظور . وإمّا المباح فمرجعه إلى النية فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال ورعاية ستر المروءة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هٰذا المباح بهٰذه النية من أعمال الآخرة ، ولو خرج إلى الحج وباعثه الرياء والسمعة لخرج كونه من أعمال الآخرة لقوله ﷺ : إنّما الأعمال بالنيات ...... (كتاب إحياء علوم الدين : (۲۲۹/۲ ، ۲۳۰) الباب الأوّل فى الآداب ، الفصل الأوّل فى فوائد السفر وفضله ونيته ، ط: دار القلم ، بيروت)

☐ الباب الخامس عشر فى الكسب وهو أنواع : فرض : وهو الكسب بقدر الكفاية لنفسه وعياله وقضاء ديونه ونفقته من يجب عليه نفقته ، فإنّ ترك الاكتساب بعد ذٰلك وسعه ، وإن اكتسب ما يدّخره لنفسه وعياله فهو سعة فقد صحّ أنّ النبىّ ﷺ ادّخر قوت عياله سنة كذا فى خزانة المفتيين . وكذا إن كان له أبوان معسران يفترض عليه الكسب بقدر كفايتهما كذا فى الخلاصة، ومستحب وهو الزيادة على ذٰلك ليواسى به فقيرا أو يجازى به قريباً فإنّه أفضل من التخلى لنفل العبادة ، ومباح ، وهو الزيادة للزيادة . (الهندية : (۳۴۸/۵ ، ۳۴۹) كتاب الكراهية ، الباب الخامس عشر فى الكسب ، ط: رشيديه)

سفر کی قضا نمازوں کا حکم

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر اور عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے، اور وتر کی بھی قضا پڑھے۔(۱)

سفر کی مسافت کی حد

''مسافت قصر کی حد'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱۴۲/۲)

سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے

''اٹھائیس روزے ہوئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۲/۱)

سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہوجانا

اگر کوئی شخص کسی ملک میں رہتے ہوئے رمضان کے روزے شروع کرے اور اس دوران کسی دوسرے ملک چلا جائے جہاں اس شخص کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن اس ملک میں ابھی تک ۲۸، یا ۲۹ روزے ہوئے ہیں تو تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو

---

(۱) ومن حكمه أنّ الفائتة تقضى على الصفة الّتي فاتت عنه إلّا لعذر وضرورة فيقضي المسافر في السفر مافاته في الحضر من الفرض الرباعي اربعاً والمقيم في الإقامة مافاته في السفر منها ركعتين...... وقد قالوا إنّما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول أبي حنيفة. (البحر الرائق: (۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت)، وفيه أيضاً: قوله: و فائته السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً...... الخ. (البحر الرائق: (۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

اختیار ہوگا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے البتہ روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے نفل ہو جائیں گے۔ (۱)

تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اکتیسواں روزہ رکھنا اس لئے لازم نہیں ہوگا کہ رمضان کا مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں اس سے زیادہ فرض نہیں، باقی روزہ نہ رکھنے کی صورت میں روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہو جانا

اگر کسی آدمی نے پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش وغیرہ کہیں روزے رکھنا شروع کئے اور پھر وہ شخص رمضان المبارک میں مثلاً عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ چلا گیا، وہاں والے ایک دو دن آگے تھے، اور ان کے روزے مکمل ہو گئے اور اس آدمی کے روزے مکمل نہیں ہوئے تو یہ آدمی روزے رکھے یا مکہ والوں کے ساتھ عید کرے؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص مکہ والوں کے ساتھ عید کے دن عید کرے روزہ نہ

---

(۱) لو صام رأى هلال رمضان واكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: "صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون". رواه الترمذى و غيره والناس لم يفطروا فى مثل هذا اليوم فوجب أن لايفطر نهر. (الشامية: ۲/۳۸۴)، مبحث فيصوم يوم الشك، كتاب الصوم، ط: سعيد)

فتاوىٰ رحيميه: (۲۱۵/۷)، كتاب الصوم ط: دار الإشاعت كراچى.

احسن الفتاوى: (۴۳۳/۴) كتاب الصوم، ط: سعيد.

أن النبىّ ﷺ آلا من نسائه شهراً...... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهلّة. (كتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء، رقم الحديث: ۵۴۱، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراتشى، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۲۳، ط: بیت العمار کراچی)

(۲) أنّ كل من صار أهلاً للزوم ولم يكن كذلك فى أوّل اليوم فإنّه يجب عليه الإمساك؛ لأنّه وجب عليه القضاء لحق الوقت؛ لأنّه وقت معظم ...... الخ. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۴۰۸)، كتاب الصوم، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۱۴) ط: رشيديه.

الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۷) ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

رکھے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضا کرے، یعنی اگر ۲۷ روزے اس کے ہوئے تو دو روزے رکھے اور ۲۸ ہوئے تو ایک روزہ رکھے اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور اگر مہینہ تیس دن کا ہے تو ۲۷ روزے ہونے کی صورت میں تین روزے اور ۲۸ روزے ہونے کی صورت میں دو روزے رکھے۔(۱)

سفر کے آداب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔(۲)

(۱) أهل مصر صاموا رمضان بغير رؤية و فيهم رجل لم يصم حتى رأى الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثين يوماً وهذا الرجل تسعة و عشرين ثم أفطروا جميعا فإن كان أهل المصر رأو الهلال شعبان و عدوا شعبان ثلاثين يوما كان على هذا الرجل قضاء يوم الأوّل . (التاتارخانية : (۲۶۸/۲) كتاب الصوم ، الفصل الثانى فيما يتعلق برؤية الهلال ، ط: قديمى)

فتاوی رحیمی : (۲۱۵/۷) کتاب الصوم ، ط: دار الإشاعت)

احسن الفتاوی : (۴۳۳/۴) کتاب الصوم ، ط: سعید .

لو صام رأى هلال رمضان .... (رد المحتار : (۳۸۴/۲) كتاب الصوم ، مبحث فى صوم يوم الشک ، ط: سعيد)

أن النبىّ ﷺ آلى من نسائه شهراً .... (كتاب الآثار : (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء ، [رقم الحديث : ۵۴۱] ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية) بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا : (ص: ۱۲۳) ، ط: بیت العمار ، کراچی .

(۲) عن كعب بن مالک قال: قلّ ما كان رسول الله ﷺ يخرج فى سفر إلّا يوم الخميس. أبو داؤد: (۳۵۷/۱) كتاب الجهاد، باب فى أىّ يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانية ملتان)

مشكاة المصابيح : (۳۳۸/۲) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

وروى أنّ النبىّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس وكان يحب السفر يوم الخميس. (التاتارخانية: (۳۲/۲) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى المتفرقات، ط: قديمى)

الهندية : (۲۲۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۳۰۹/۲) كتاب الحج ، ط :سعيد .

الدر المختار : (۴۷۱/۲) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط: سعيد .

صحيح البخارى: (۴۱۴/۱) كتاب الجهاد، باب من أراد غزوه...... ومن أحب الخروج يوم الخميس، ط: قديمى.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ دو آدمیوں کے ساتھ سفر کرنے کو بھی ناپسند فرمایا اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں۔(۱) اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. (مشكاة المصابيح: (۳۳۸/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۴۲۱/۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمي.

جامع الترمذي: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب. (جامع الترمذي: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي.

مؤطا إمام امالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ماجاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتب خانه.

وعن سعيد بن المسيب أنّه كان يقول قال رسول اللّٰه ﷺ: الشيطان يهم بالواحد والاثنين فإذا كانوا ثلاثة لم يهم بهم. (مؤطا مالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتاب خانه)

كنز العمال: (۷۱۱/٦)، [رقم الحديث: ۱۷۵۲۵] كتاب السفر، آداب متفرقة، الفصل الثاني في آداب السفر، من قسم الأقوال، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

مجمع الزوائد: (۲٦۹/۵) رقم الحديث: ۹۳۱۷، باب آداب السفر، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) وعن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: خير الصحابة أربعة وخير السرايا أربع مائة وخير الجيوش أربعة آلاف، ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة. رواه الترمذي: (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۲۸۳/۱) أبواب السير، باب ماجاء في السرايا، ط: سعيد.

أبو داؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب مايستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

جواهر الفقه جديد للمفتي محمد شفيعؒ: (۴۹/۳) فصل في المسافر، رساله آداب السفر، ط: مكتبه دارالعلوم كراچي۔=

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک آدمی کو امیر بنالیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا کھانا نہ ہو۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لمبے سفر سے واپس آؤ تو رات کو اپنے گھر

= وعن أبی ذر رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: اثنان خير من واحد و ثلاث خير من اثنين وأربعة خير من ثلاثة، فعليكم بالجماعة فإن اللّٰه عزّ و جلّ لن يجمع أمّتي إلّا على هدى. رواه أحمد. (مسند أحمد: (۵/۱۴۵)، ط: دار الفكر، بيروت) بحواله منتخب احاديث اردو: (ص: ۷۵۶)، حديث نمبر: ۱۴۱، نكلنے كے آداب و اعمال، ط: كتب خانه فيضى.

(۱) وعن أبی سعيد الخدری رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: إذا كان ثلاثة فی سفر فليؤمروا أحدهم. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قديمی)

أبوداؤد: (۱/۳۵۸) كتاب الجهاد، باب فی القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

جواہر الفقہ جدید: (۳/۵۰) فصل فی المسافر، رسالہ نمبر: ۳۷، آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

كنز العمال: (۶/۷۱۷)، رقم الحديث: ۱۷۵۴۸، ۱۷۵۴۹، ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۱، ۱۷۵۵۲، آداب متفرقة، الفصل الثانی، آداب السفر. كتاب السفر من قسم الأقوال حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وعن أبی سعيد الخدى قال: بينما نحن فی سفر مع رسول اللّٰه ﷺ إذا جاءه رجل على راحلة فجعل يضرب يمينه وشماله فقال رسول اللّٰه ﷺ من كان معه فضل ظهر فليعُد به على من لا ظهر له و من كان له فضل زاد فليعد به على من لا زاد له قال فذكر من اصناف المال حتى رأينا أنّه لا حق لأحد منا فی فضل. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمی)

الصحيح لمسلم: (۲/۸۱) كتاب اللقطة، باب استحباب المواساة بفضول المال، ط: قديمی.

كنز العمال: (۶/۷۱۱) رقم الحديث: ۱۷۵۲۳، كتاب السفر من قسم الأقوال، آداب متفرقة، الفصل الثانی فی آداب السفر، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

میں نہ جاؤ (ہاں اگر پہلے سے اطلاع کردی گئی ہو تو کوئی حرج نہیں)۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں تشریف لے جاکر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه قال: كان رسول الله ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله طروقاً. وعنه رضي اللّٰه عنه قال كنّا مع رسول الله ﷺ في سفر فلمّا ذهبنا لندخل قال امهلوا حتى ندخل ليلا لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة. (الصحيح لمسلم: (۱۴۴/۲)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق، ط: قديمى)

☜ أبو داؤد: (۲۷/۲) باب في الطروق، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.

☜ وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: إذا طال أحدكم الغيبة فلايطرق أهله ليلا. متفق عليه. وعنه أنّ النبيّ ﷺ قال إذا دخلت ليلا فلاتدخل أهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آدب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

☜ وعن جابر أنّ النبيّ ﷺ نهاهم أن يطرقوا النساء ليلاً. (جامع الترمذى: (۱۰۰/۲) أبواب الاستيذان و الآداب، باب ماجاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، ط: سعيد)

☜ صحيح البخارى: (۷۸۸/۲)، كتاب النكاح، باب لايطرق أهله ليلاً إذا طال الغيبة......الخ، ط: قديمى.

☜ إحياء علوم الدين: (۲۳۶/۲، ۲۳۷) كتاب آداب السفر، الباب الحادى والعشرون، الفصل الثان، ط: دار القلم، بيروت لبنان.

☜ جواهر الفقه جديد: (۵۹/۳) فصل في المسافر، رساله رفيق السفر مع آداب السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچى.

(۲) عن كعب بن مالك أنّ النبيّ ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً قال الحسن: في الضحى، فإذا قدم من سفر أتى المسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس فيه. (أبو داؤد: (۲۸/۲) كتاب الجهاد، باب في الصلاة عند القدوم من السفر، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

☜ مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

☜ الصحيح لمسلم: (۱۴۴/۲)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر، ط: قديمى.

خدمت گزار ہو۔ (۱)

سفر میں جن لوگوں کے پاس کتایا گھنٹی ہوان کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ (۲)

جب سرسبزی اور شادابی کے زمانے میں جانوروں پر سفر کرو تو اونٹوں کو چراتے ہوئے لے جاؤ۔

اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرو (تاکہ جانور جلدی منزل پر پہنچ کر آرام پالے)۔ (۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ جانور کے بالکل بے جان ہو جانے سے پہلے سفر ختم کردو۔ (۴)

---

(۱) وعن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: سيد القوم في السفر خادمهم ...... الخ.
(مشكاة المصابيح: (۲/۳۴۰)، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي)
سنن البيهقي في شعب الإيمان: (۶/۳۳۴) دار المعرفة، بحواله منتخب احاديث اردو (ص: ۷۵۵) دعوت تبليغ ميں نكلنے كے آداب، ط: كتب خانه فيضي لاهور.

(۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)
أبو داؤد: (۱/۳۵۳) كتاب الجهاد، باب في تعليق الأجراس، ط: مكتبه حقانيه ملتان.
جواهر الفقه جديد: (۳/۵۵)، ساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچي.
الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب كراهية الكلب والجرس في السفر، ط: قديمي.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حقها وإذا سافرتم في الجدب فأسرعوا السير وإذا أردتم التعريس فتنكبوا عن الطريق.
(أبو داؤد: (۱/۳۵۴)، كتاب الجهاد، باب في سرعة السير، ط: مكتبه حقانيه ملتان)
مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي.
الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمي.
مؤطا مالك: (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع، باب مايؤمر به من العمل في السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

(۴) وفي رواية: إذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۸) باب آداب السفر، ط: قديمي)
الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمي.

جب منزل پر پہنچ جائیں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھول دیں، پھر اس کے بعد نفل نماز یا کسی اور کام میں مشغول ہوں، صحابہ کرامؓ کا عمل یہی تھا۔(۱)

جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستے میں پھیل جاتے ہیں۔(۲)

جانور کے گلے میں پلاسٹک کی رسی وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اس سے گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے۔(۳)

---

(۱) عن حمزة الضبّی قال: سمعت أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال: کنا إذ انزلنا منزلا لانسبّح حتی نحل الرحال. وفی الحاشیة تحت قوله: لانسبّح ..... الخ. أی لانصلی سبحة الضحی حتی نحط و نحم المطی. قال الخطابی: وکان بعض العلماء لا یستحب أن لایطعم الراکب إذا نزل المنزل حتی یعلف الدابة. (أبوداؤد: (۱/۳۵۲) کتاب الجهاد، باب مایؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم، ط: المکتبة الحقانیه ملتان)

(۲) عن أبی هریرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ:..... وإذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فإنّها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل. (مشکاة المصابیح: (۲/۳۳۸) (باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۲/۱۴۴) کتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر، ط: قدیمی.

مؤطا امام مالک: (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع، باب مایؤمر به من العمل فی السفر، ط: میر محمد کتب خانه.

حدثنا جابر بن عبد اللّٰہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: إیّاکم والتعریس علی جواد الطریق والصلاة علیها فإنّها ماوی الحیات والسباع، و قضاء الحاجة علیها فإنّه من الملاعن. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۸) أبواب الطهارة و سننها، باب النهی عن الخلاء علی قارعة الطریق، ط: قدیمی)

مسند ابن حنبل: (۳/۳۰۵) رقم الحدیث: ۱۴۳۱۶، ط: مؤسسة قرطبة، قاهره.

صحیح ابن خزیمه: (۴/۱۴۴) رقم الحدیث: ۲۵۴۸، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.

(۳) وعن أبی بشیر الأنصاری أنه کان مع رسول اللّٰہ ﷺ فی بعض أسفاره فأرسل رسول اللّٰہ ﷺ رسولاً لاتبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر أو قلادة إلّا قطعت. (مشکاة المصابیح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۲/۲۰۲) کتاب اللباس والزینة، باب کراهیة قلادة الوتر فی رقبة البعیر، ط: قدیمی.

جب کسی منزل پر اترو تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو اور دور دور قیام نہ کرو۔(۱)

جب کوئی شخص تمہیں اپنی سواری پر بٹھانے لگے اور آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو اسے بتادو کہ آگے بیٹھنے کا حق تمہارا ہی ہے، اگر پھر بھی وہ آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو قبول کرلو۔(۲)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں نینداور کھانے پینے سے روکتا ہے۔
لہٰذا جب وہ کام پورا ہو جائے جس کے لئے تم گئے تھے تو جلد گھر واپس ہو جاؤ۔(۳)

---

(۱) وعن أبی ثعلبة الخشنی رضی اللّٰه عنه قال كان الناس إذا نزل منزلاً تفرقوا فی الشعاب والأودية ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : أن تفرقكم فی هٰذه الشعاب والأودية إنّما ذٰلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذٰلک منزلا إلّا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم .
(مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)
مظاہر حق جدید: (۳/ ۷۵۱) منزل پر پہنچ کر تمام رفقاء سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہئے، حدیث:۲۳، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دارالاشاعت کراچی۔
سنن أبی داؤد : (۱/ ۳۶۰) كتاب الجهاد ، باب مايؤمر من انضمام العسكر وسعته ، ط: المكتبة الحقانيه ، ملتان .

(۲) وعن بريدة رضی اللّٰه عنه قال : بينما رسول اللّٰه ﷺ يمشی إذ جاءه رجل معه حمار فقال : يا رسول اللّٰه ! اركب و تأخر الرجل ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : لا أنت أحق بصدر دابتک إلّا أن تجعله لی ، قال جعلته لک فركب . رواه الترمذی و أبو داؤد . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۴۰) باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)
سنن أبی داؤد: (۱/ ۳۵۴) كتاب الجهاد، باب ربُّ الدابة أحقّ بصدرها، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.
مظاهر حق جديد : (۳/ ۷۵۳) ، آنحضرت ﷺ كی حق شناسی ، حديث نمبر : ۲۷ ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: دار الاشاعت كراچی .

(۳) وعن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضی نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۸ ، ۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط:قديمی)
صحيح البخاری : (۱/ ۴۲۱) كتاب الجهاد ، باب السرعة فی السير ، ط: قديمی .
الصحيح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) كتاب الامارة، باب السفر قطعة من العذاب، ط: قديمی. =

اگر سواری کسی جانور پر ہے تو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر رکھنا جائز نہیں۔(۱)

جانور کے منہ پر مارنا منع ہے، اس سے پرہیز کرے۔(۲)

جانور کی پیٹھ پر نہ سوئے کیونکہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔(۳)

صبح اور شام کچھ دیر کے لئے جانور کی پشت سے اتر کر پیدل بھی چلے، یہی سلف صالحین کی سنت ہے، اس میں جانور کو بھی کچھ آرام مل جائے گا اور اپنے پاؤں بھی کھل جائیں گے۔(۴)

جانور یا گاڑی کرایہ پر لے تو اس کو ٹھیک بتادے کہ کیا کیا سامان اس پر رکھنا ہے۔(۵)

= مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع، باب مايؤمر به من العمل في السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

مظاهر حق جديد: (۳/۷۴۶) مقصد پورا ہوجانے پر گھر لوٹنے میں تاخیر نہ کرو، باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: دار الاشاعت کراچی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب الخروج إلى الحج، ط: قديمى.

كنز العمال: (۶/۷۱۱).

(۱، ۲، ۳، ۴) التاسع: أن يرفق بالدابه إن كان راكبا فلايحملها مالاتطيق، ولايضربها في وجهها فإنّه منهي عنه، ولاينام عليها فإنّه يثقل بالنوم و تتأذى به الدابة، كان أهل الورع لاينامون على الدواب إلّا عفوة. وقال ﷺ: لاتتخذوا ظهور دوابكم كراسي. ويستحب أن ينزل عن الدابة غدوة و عشية يروحها بذٰلک فهو سنة وفيه اثار عن السلف. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۵)، كتاب آداب السفر، الفصل الثاني في آداب السفر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

عن جابر رضي الله عنه قال نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه. (الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن الضرب الحيوان في وجهه، ط: قديمى)

جواهر الفقه جديد: (۳/۵۵، ۵۶) رساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، رفيق السفر و أحكام السفر، ط: مكتبه دارالعلوم کراچی.

(۵) وينبغي أن يقرر مع المكارى مايحمله عليها شيئا شيئا ويعرضه عليه، ويستأجر الدابة بعقد صحيح لئلا يثور بينهم نزاع يوذى القلب ويحمل على الزيادة في الكلام. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۴)، كتاب آداب السفر، الادب الثامن، الفصل الثاني في آداب المسافر، ط: دار القلم، بيروت)

جواهر الفقه جديد: (۳/۵۶) رساله نمبر: ۳۷، رفيق السفر مع آداب و أحكام السفر و آدابه، ط: مكتبه دار العلوم کراچی.

اگر سوار اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اگر فضول اشعار اور گانے میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہم سفر ہو جاتا ہے۔(۱)

کہیں ٹھہرے تو وہاں زیادہ جگہ نہ گھیرے، اور راستہ کو نہ روکے۔(۲)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے جن کے حقوق دبائے ہیں ان کے حوالہ کرے، اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچہ دینا اپنے ذمہ ہو اس کی فکر کرے، اور اگر کسی کی امانت ہو تو وہ مالک کے پاس پہنچا دے، اور توشۂ سفر حلال مال سے اتنا زیادہ ہو کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے:

۱۔آئینہ ۲۔سرمہ دانی ۳۔مسواک ۴۔کنگھی ۵۔سوئی دھاگہ و قینچی۔(۴)

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن شراحبيل قال سمعت عقبة بن عامر يقول: قال النبيّ ﷺ: ما من راكب يخلو في مسيره باللّٰه، وذكره إلّا ردفه ملك، ولا يخلو بشعر ونحوه إلّا ردفه شيطان. (المعجم الكبير للطبراني: (۱۷/۳۲۴) عقبة بن عامر الجهني، [رقم الحديث: ۱۴۵۸۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم موصل)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ۳۱۰، (وعن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه) وأيضاً: الحاشية: رقم: ۲. في الصفحة السابقة، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (عن أبي هريرة قال).

(۳) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة لمن تلزمه نفقته و برد الودائع إن كانت عنده ولايأخذ لزاده إلا الحلال الطيب وليأخذ قدرا يوسع به على رفقائه. (إحياء علوم الدين: ۲/۲۳۲)، كتاب آداب السفر، الفصل الثا[ني] في آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

البحر الرائق: (۲/۳۰۸) كتاب الحج، [illegible]

حاشية الطحطاوي: (ص: ۹۷[illegible])، كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۳۳۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

(۴) العاشر: ينبغي أن يستصحب ستة أشياء: قالت عائشة رضي الله عنها: كان رسول اللّٰه ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء. المرآة، والمكحلة، والمقراض، والسواك، والمشط. وفي رواية أخرى عنها، ستة أشياء: المرآة، والقارورة، والمقراض، [illegible]، المكحلة، والمشط. (إحياء علوم الدين. (۲/۲۳۶) كتاب آداب السفر، [illegible] عاشر، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت)

مكارم الأخلاق للخرائطي: (۱/[illegible]) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه، رقم الحديث: ۸۲۸، ط: دار الآفاق العربية، القاهرة. =

سفر کے بہترین ساتھی

''بہترین ساتھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۷۰۱)

سفر کے درمیان محرم بچھڑ جائے

''محرم بچھڑ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۷۱۱)

سفر کے درمیان مر جائے

اگر مسافر سفر کے درمیان مر جائے تو اس سفر میں جتنے روزے فوت ہوئے اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا اور اس کی طرف سے وارثوں کے لئے بھی فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سفر کے دن روزہ دار ہے

اگر سفر کے دن روزہ رکھا ہوا ہے تو سفر کے دوران روزہ کو توڑنا نہیں چاہئے لیکن

= المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها : (۱/۱۸۴) ، باب مايستحب للمسافر ، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق .

(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذٰلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدة ايام اخر .
وفى الشامية: (قوله فإن ماتوا......) اختصاص هٰذا الحكم بالمريض و المسافر . وفى البدائع:...... فإن كل من أفطر بعذر ومات قبل زواله لايلزمه شيئ...... الخ (قوله: أى فى ذٰلك العذر) على تقدير مضاف أى فى مدته. (قوله: لعدم ادراكهم...... الخ) أى فلم يلزمهم القضاء ووجوب الوصية فرع لزوم القضاء. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)
بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل : وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .
البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .
الهندية: (۲/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الاعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.
التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، نوع منه، الفص السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.
حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہے کفارہ نہیں ہے۔(۱)

سفر کے دوران ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۴۵)

سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں

ا۔''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ،

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا''

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل وعیال بیوی بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے، اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل وعیال میں ہمارا قائم مقام اور محافظ بن جا۔(۲)

---

(۱) كذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لايحل فطره في ذلك اليوم، ولو أفطر لاكفارة عليه. قلت: وكذا لاكفارة عليه بالأولى لو نوى نهاراً، فقوله ليلاً غير قيد. (الشامية: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، قبيل مطلب يقدم هنا القياس على الاستحسان، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۵۵ ، ۵۵٦) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم و يوجب القضاء من غير كفارة ، ط: المكتبة الأنصارية ، هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوى (۱/۲۵۷) كتاب الصوم ، نوع منه ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

الهندية : (۱/۲۰٦) كتاب الصوم ، النوع الثاني ممّا يتصل بذلك المسائل ، يوجب القضاء والكفارة ، ط: رشيديه.

(۲) عن عبد الله ابن سرجس قال: كان النبيّ ﷺ إذا سافر يقول: اللّٰهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل ، اللّٰهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في أهلنا . (جامع الترمذى : (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات ، باب مايقول إذا خرج مسافراً ، ط: سعيد)

زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل في الذكر عند ركوب الراحلة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

جواهر الفقه جديد للمفتى محمد شفيعؒ : (۳/۵۴) آداب السفر ، رساله نمبر : ۳۷، ط: مكتبه دار العلوم كراچى .

سنن الدارمى : (۳/۱۷۴۹) باب في الدعاء إذا سافر ، رقم الحديث : ۲۷۱۵ ، ط: دار المغني للنشر والتوزيع ، المكة المكرمة .

۲۔جب کسی بلندی پر چڑھے تو "اللّٰہ اکبر" کہے اور جب نیچے اترے تو "سبحان اللّٰہ" کہے۔(۱)

۳۔اگر سواری کے جانور یا گاڑی کو ٹھوکر لگے (ایکسیڈنٹ وغیرہ ہوجائے) تو فورا "بسم اللّٰہ" کہنا چاہئے یا "انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون" پڑھنا چاہئے۔(۲)

۴۔جب تک سفر میں رہے موقع کے اعتبار سے کبھی کبھی یہ پانچ سورتیں پوری پڑھ لیا کرے:(۱) سورۃ الکافرون، (۲) سورۃ النصر، (۳) سورۃ الاخلاص، (۴) سورۃالفلق، (۵) سورۃ الناس.

اور ہر سورت کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے ان کے پڑھنے سے سفر میں خیر و برکت اور سفر میں خوش حالی، بے فکری اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) وعن ابن عمر ...... وكان النبيّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبّروا وإذا هبطوا سبّحوا . (أبو داؤد : (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: المكتبة الحقانية ، ملتان)

وعن جابر رضي الله عنه قال : كنا إذا صعدنا كبرا وإذا نزلنا سبّحنا . (صحيح البخاري : (۱/۴۲۰) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط واديا ، باب التكبير إذا علا شرفا ، ط: قديمي)

(۲) ﴿ الّذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا لله وإنّا إليه راجعون ﴾ الخطاب للرسول ﷺ أو لمن تتأتى من البشارة ، والمصيبة ، تعم مايصيب الإنسان من مكروه لقوله عليه السلام : " كلّ شيئ يؤذى المؤمن فهو له مصيبة " . (تفسير البيضاوى : سورة البقرة ، رقم الآية : ۱۵۶)

قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿وبشر الصادقين الّذى إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا لله وإنّا إليه راجعون﴾. (البقرة: ۱۵۶،۱۵۵) وروينا فى كتاب ابن السنى عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ليسترجع أحدكم فى كل شيئ حتى فى شسع نعليه فإنّها من المصائب". (الأذكار للنووى: (ص: ۱۵۲) كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات، باب امايقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة، ط: دار البشائر)

الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: (۲/۷۵) البقرة: ۱۵۶، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب.

(۳) سمع جبير بن مطعم : وهو يقول : قال لى رسول الله ﷺ : أتحب يا جبير إذا خرجت سفراً أن تكون من أمثل أصحابك هيئة وأكثرهم زاداً ؟ فقلت : نعم بأبى و أمى ، قال : فاقرأ هذه السور الخمس : قل يٰأيّها الكافرون ، وإذا جاء نصر الله والفتح ، و قل هو الله أحد ...... الخ (مسند أبى يعلى موصلى : (۱۳ / ۴۱۴) ، ط: دار المامون للتراث ، دمشق)

الجامع الصغير وزيادته: (۱/۱۱۱) رقم الحديث: ۱۱۰۱، أوّل الكتاب، ط: المكتب الإسلامى.(مكتبه شامله)

كنز العمال : (۶/۲۱۷) ، رقم الحديث : ۱۷۵۲۶ ، آداب متفرقة فى آداب السفر .

سفر کے دوران جا بجا قیام کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا، مگر شرعی مسافت طے کرنے سے پہلے جگہ جگہ چند دن قیام کرتا رہا جو پندرہ دن سے کم ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرتا رہے، اور اگر کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہاں پہنچ کر مسافر نہیں رہے گا۔(۱)

لیکن اگر شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے کے وقت ہی سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے کسی مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو اس مقام تک وہ مسافر نہیں ہوگا اور وہاں پہنچنے تک اس کو قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر ، كذا فى الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيّام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما ...... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر ، هٰكذا فى الهداية . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

☜ الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هراة افغانستان .

☜ البحر الرائق : (۲/۱۲۸ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ امداد الفتاوى : (۱/۳۳۴) تحقيق قصر صلاة سيّاح را ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه سيد أحمد شهيد اكوڑه خٹک .

(۲) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

☜ ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر كذا فى الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما (الهندية : ۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر کے دوران کیا کرے

’’دوران سفر کیا کرے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۲۱۰)

سفر کے دوران وطن سے گزرنا

حیدرآباد......نوری آباد (مستقل رہائش)......کراچی (مثلاً ملازمت کی وجہ سے وطن اقامت ہے)

اب اگر یہ شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کررہا ہے اور نوری آبادی سے ہو کر گزر رہا ہے تو اس صورت میں اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد تک درمیان کے راستے میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور نوری آباد کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔

اور اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو نوری آباد تک مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں کرے گا، پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا۔(۱)

= امدادا الفتاوی: (۱؍۳۳۴) تحقیق قصر صلاۃ سیّاح را، باب صلاۃ المسافر، ط: مکتبہ سید أحمد شہید اکوڑہ خٹک.

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره ...... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر، أطلق في دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أولا ...... وفي المجتبى: لايبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲؍۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى، وتحته فى الشرح: (قوله: يعنى وطنى الأصلى) ومنتهى ذٰلك بالوصول إلى الربض. =

سفر کے راستے میں وطن آجائے

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے اصل وطن کا شہر یا اس کی مستقل رہائش گاہ راستہ میں آجائے، اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو داخل ہوتے ہی سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی، (۱)

= فإنّ الانتهاء كالابتداء ، والإطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أو لا ولحاجة نسيها . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٤٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (٢/ ١٢٣) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (١/ ١٣٩) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبى كبير : (ص: ٥٣٩) فصل فى صلاة المسافر ، ط؛ سهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية : (٢/ ١٧) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نيه الإقامة ، ط: قديمى .

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى . الخ (البحر الرائق : (٢/ ١٢٨) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (٢/ ١٢١ ــ ١٢٣) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٤١ ــــ ٣٤٣) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (١/ ١٣٩) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبى كبير : (ص: ٥٣٦) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية : (٢/ ٧) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (٢/ ١٢٩) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (١/ ١٣٩) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٤٤) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(١) (قوله : حتى يدخل مصره ...... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أوّلا ...... وفى المجتبى : لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة . (البحر الرائق : (٢/ ١٣١) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد) =

پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے لئے جانا ہے تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۱)

اور اگر آگے کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں

= (ولایزال) المسافر الّذی استحکم سفره بمضی ثلاثة أیّام مسافراً (یقصر حتی یدخل مصره) یعنی وطنه الأصلی . وتحته فی الشرح :(قوله : یعنی وطنه الأصلی) ومنتهی ذٰلک بالوصول إلی الربض ؛ فإن الانتهاء کالابتداء والاطلاق دال علی أن الدخول أعم من أن یکون للإقامة أوّلا ولحاجة نسیها . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(حتی یدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر ، وإلّا فیتمّ بمجرّد نیة العود لعدم استحکام السفر . وتحته فی الشامیة: (قوله حتی یدخل موضع مقامه) أی الّذی فارق بیوته سواء دخله بنیة الاجتیاز أو دخله لقضاء حاجة؛ لأنّ مصره متعین للإقامة فلایحتاج إلی نیة جوهرة، ودخل فی موضع المقام ماألحق به کالربض...... الخ (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وکذا إذا عاد من سفره إلی مصره لم یتمّ حتّی یدخل العمران . (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة : (۱۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیماً بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) من جاوز بیوت مصره مریدا سیرا وسطا ثلاثة أیّام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی . الخ (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم یجاوز من الجانب الآخر ...... (قاصدا) ......(مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها) ......(صلی الفرض الرباعی رکعتین) . (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۱ ، ۳۴۲ ، ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر به المقیم مسافراً، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶)، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتاخانیة : (۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان أن المسافر متی یقصر الصلاة ، ط: قدیمی .

کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص سسرال میں گھر داماد کی حیثیت سے رہتا ہے، اور سفر کے دوران اس شہر سے گزرے اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی اور نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

اگر کسی آدمی کو کسی جگہ سے سوا ستتر کلومیٹر جانے کا ارادہ ہے لیکن پونے چھبیس کلومیٹر پر اپنا گھر پڑے گا تو یہ آدمی مسافر نہیں ہوگا۔(۳)

اگر سفر کے دوران راستہ میں وطن آیا لیکن یہ شخص شہر کے اندر داخل نہیں ہوا بلکہ باہر باہر سے آگے سفر میں نکل گیا تو مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔(۴)

---

(۱) وذكر الاسبيجابي: المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ و) الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام ...... الخ). (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا يترخّص أبداً. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) لاحظ الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (قوله: حتى يدخل مصره ...... الخ).

(۳) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة، وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة. (الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/ ۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

عمدة الفقه: (۲/ ۴۲۶) وطن اصلی اور وطن اقامت کی تشریح: مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

(۴) والّذي يظهر أنّه لا بدّ من دخول المصر مطلقاً؛ لأنّ العلة مفارقة البيوت قاصدا مسيرة ثلاثة أيّام لا استكمال سفر ثلاثة أيّام بدليل ثبوت حكم السفر بمجرّد ذلك فقد تمّت العلة لحكم السفر فيثبت حكمه مالم تثبت علة حكم الإقامة وروى البخاري تعليقا أن عليا خرج فقصر وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا، حتى ندخلها يريد أنّه صلى ركعتين والكوفة بمرأى منهم فقيل له إلى آخره. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کو سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض کو صحت یاب ہونے کے بعد اتنا وقت نہیں ملا جس میں سفر اور بیماری کے فوت شدہ روزے رکھ سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں۔ (۱)

سفر سے لوٹنے یا بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جتنے دن بھی ملیں اتنے ہی روزوں کی قضا لازم ہوگی، اگر موت تک روزہ نہیں رکھا تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۳) کتاب الصلاة ، باب فی صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبی کبیر : (۵۳۷) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهيل اکیڈمی لاهور.

(۱) فإن ماتوا فيه أی فی ذٰلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراکهم عدة من أيّام أخر. (الدر المختار مع الرد: (۴۲۳/۲، ۴۲۴) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) کتاب الصوم، فصل وأمّا حکم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۰۷/۱) کتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی علی المراق : (ص: ۵۶۵) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط : المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ماأدرک فإن لم يصم حتی أدرکه الموت فعليه أن يوصی بالفدية کذا فی البدائع . ويطعم عنه وليه لکل يوم مسکينا نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير . کذا فی الهداية . (الهندية: (۲۰۷/۱) کتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) کتاب الصوم ، فصل وأمّا حکم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲۹۳/۲) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمی.

البحر الرائق : (۲۸۵/۲ ، ۲۸۶) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۴۲۴/۲) کتاب الصوم فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم

سفر کی حالت میں جو روزے نہ رکھنے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں ان کی قضا کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کا وقت ملا ہے تو قضا روزہ رکھنا ضروری ہے، اگر وقت ملنے کے باوجود کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور موت کا وقت قریب آ گیا ہے یا ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہا تو ان روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا ورنہ گنہگار ہوگا۔(۱)

اور اگر سفر کی حالت میں مر گیا یا مقیم ہو کر مرا لیکن روزہ قضا کرنے کا وقت نہیں ملا، تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية ، كذا في البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكيناً نصف صاع من بر أو صاعا من تمر ، أو صاعا من شعير ، كذا في الهداية . فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ، ولا يلزمهم من غير إيصاء . (الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل و أمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲۹۳/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۲۸۵/۲ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۴۲۴/۲) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط: سعيد .

(۲) فإن ماتوا فيه أي في ذٰلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيّام أخر . (الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اور اگر مقیم ہونے کے بعد صرف چند روز روزہ قضا رکھنے کا موقع ملا تو صرف اتنے روزوں کی قضا لازم ہے، اگر قضا روزہ رکھ نہ سکا تو ان دنوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا ضروری ہے، مثلاً سفر کی حالت میں دس دن کے روزے فوت ہو گئے اور پانچ روزے رکھنے کا وقت ملا لیکن قضا نہیں کی اور مر گیا یا بیمار ہو گیا تو ان پانچ روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہے اس سے زائد کی فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں۔(۱)

سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت اور محنت سے، واپسی کی بری حالت سے، اور نیک اعمال اور اہل و مال میں زیادتی کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے، اور واپس آ کر اہل و مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔(۲)

---

(۱) فأمّا إذا أدرک بقدر ما يقضي فيه البعض دون البعض بأن صحّ المريض أيّاماً ثمّ مات ذكر في الأصل أنّه يلزمه القضاء بقدر ما صحّ ولم يذكر الخلاف حتى لو مات لايجب عليه أن يوصي بالإطعام لجميع الشهر بل لذٰلک القدر الّذي لم يصمه وإن صامه فلاوصية عليه رأساً .

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

وإن أدرک العدة قضوا ما قدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض . وفي الشرح : (قوله : قضوا ما قدروا) ...... فلو فاته عشرة أيّام فقدر على خمسة أدى فديتها فقط .

حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) وعن عبد اللّٰه بن سرجس قال كان رسول اللّٰه ﷺ إذا سافر يتعوّذ من وعثاء السفر وكآبة المنقلب والحور بعد الكور و دعوة المظلوم و سوء المنظر في الأهل والمال . رواه مسلم .

(مشكاة المصابيح : (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الأوّل ، ط:قديمي)

جامع الترمذي : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب مايقول إذا خرج مسافراً ، ط: سعيد .

الصحيح لمسلم : (۴۳۴/۱) كتاب الحج ، باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجها لسفر حج أو غيره ...... الخ ، ط: قديمي . =

سفر معصیت کے دوران مرجائے

اگر ایماندار آدمی سفر کے دوران مرجائے، تو اس کا یہ سفر جائز ہو یا ناجائز بہر صورت اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا، اور ناجائز اور گناہ کے کام کے ارادے سے سفر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

سفر موقوف کر دیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلو میٹر مسافت شرعی طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے

= سنن ابن ماجه: (ص: ۲۷۷) أبواب الدعاء، باب مايدعو به الرجل إذا سافر، ط: قديمي.
سنن النسائي: (......) كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الحور بعد الكور، ط: قديمي.
مسند أحمد بن حنبل: (۸۲/۵) رقم الحديث: ۲۰۷۹۰، حديث عبد الله بن سرجس رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة، قرطبه القاهرة.
صحيح ابن خزيمه: (۱۳۸/۴)، رقم الحديث: ۲۵۳۳، كتاب المناسك، باب الدعاء عند الخروج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.
مسند الطيالسي: (۵۰۰/۲)، رقم الحديث: ۱۲۷۶، باب إذا أراد سفراً قال: حديث عبد الله بن السرجس، ط: دار هجر للطباعة والنشر.
السنن الكبرى للبيهقي: (۲۵۰/۵)، رقم الحديث: ۱۰۲۰۲، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد.
المستدرك على الصحيحين: (۱۰۹/۲)، رقم الحديث: ۲۴۸۴، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.
سنن دارمي: (۳۷۳/۲)، رقم الحديث: ۲۶۷۲، كتاب الاستيذان، باب في الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.
شرح السنة: (۱۳۶/۵)، رقم الحديث: ۱۳۴۱، باب مايقول إذا خرج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.
مصنف ابن أبي شيبة: (۱۰، ۳۵۹)، رقم الحديث: ۳۰۲۲۳)، باب في الرجل يريد السفر، ط: مكتبه دار سلفيه، بيروت.

(۱) من غرق في قطع الطريق فهو شهيد وعليه إثم معصيته، وكل من مات بسببه معصية فليس بشهيد، وإن مات في معصية بسبب من أسباب الشهادة فله أجر شهادته، وعليه معصيته. (شامي: (۲۵۳/۲) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب: المعصية هل تنافي الشهادة؟، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد)

واپسی کا ارادہ کرلیا، یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرلی، تو اب وہ مسافر نہ رہا قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے، سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں۔(۱)

سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے

سفر میں شوہر جس بیوی کو چاہے ساتھ رکھ سکتا ہے، اس پر شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية)...... و شمل ما إذا كان سار ثلاثة أيّام أو أقلّ، لكن المذكور في الشرح: أنّه يتمّ إذا سار أقلّ بمجرّد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام إذ هو يحتمل النقض...... وفي المجتبىٰ: لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية) قدره ابن عباس وابن عمر رضى اللّٰه عنه، وإذا لم يستحكم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضى ثلاثة أيّام يتم بمجرّد الرجوع، وإن لم يصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنّه ترك. مراقى: (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۱۲۴/۲، ۱۲۵) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

الهندية : (۱۳۹/۱) الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) (ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحبّ) تطييبا لقلوبهن. (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد) وفى الشامية: (قوله: ولا قسم فى السفر...... الخ)؛ لأنّه لايتيسّر إلّا بحملهنّ معه، وفى إلزامه ذٰلك من الضرر مالايخفىٰ، ولأنّه قد يثق بأحداهما فى السفر وبالأخرى فى الحضر والقرار فى المنزل لحفظ الأمتعة أولخوف الفتنة أو يمنع من سفر أحداهما كثرة سمنها فتعين من يخاف صحبتها فى السفر للسفر لخروج قرعها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافى للحرج، فتح. وانظر مالوسافر بهن هل يقسم (قوله: والقرعة أحبّ) و قال الشافعى مستحقة، لما رواه الجماعة من أنه ﷺ كان إذا أراد اسفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا كان استحباباً لتطييب قلوبهن...... الخ (حواله بالا ملاحظه هو)

التاتارخانية : (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

البحر الرائق : (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

فتاوى سراجيه : (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الهندية : (۳۴۱/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيديه.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

لیکن اگر مسافر کی دوسری بیوی بھی سفر میں پہنچ جائے یا بلالے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے۔(۱)

ہاں اگر ان میں سے ایک اپنا حق چھوڑ دے اور دوسری بیوی کو دے دے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں مسافر شوہر گنہگار نہ ہوگا۔(۲)

سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے

مسافر پر ضروری ہے کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی اور اچھے سلوک کا معاملہ کرے کم از کم ان کو تکلیف پہنچانے سے بچے۔

سفر میں بھی ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچے مثلا سگریٹ، بیڑی کا دھواں اس طرح سے چھوڑنا کہ ساتھ والوں کو تکلیف ہو۔

اسی طرح تھوکنا، گندگی پھیلانا، پھلوں کے چھلکے پھیلانا، ریل یا بسوں کی کھڑکیوں سے اس طرح سے تھوکنا یا پانی گرانا کہ دوسروں پر گرے، یا فلش وغیرہ کو گندہ کرنا یا وہاں کا سامان چرانا کہ جس سے بعد میں آنے والوں کو تکلیف ہو، جائز نہیں ہے بلکہ ڈبل

---

(۱) درج بالا عبارات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ سفر میں جس بیوی کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے، اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا۔ اور یہاں پر مسئلہ بالا میں ہے کہ: سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے یا بلالے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے، اس کے متعلق ''فتاوی دار العلوم'' میں ہے کہ اس سفر سے مراد وہ سفر ہے جو مہینہ/ پندرہ دن کیلئے اور دوسری بیوی بالکل نظر انداز نہ ہو۔ اور عنوان بالا کی صورت اس طرح لکھی ہے کہ: ''اگر وطن اصلی کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے۔ پوری تفصیل ملاحظہ ہو۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: (۳۵۴/۸، ۳۵۵)، سوال نمبر: ۱۴۹۶، نواں باب بیویوں میں عدل ومساوات اور حقوق زوجین، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۲) (ولو تركت قسمها) بالكسر: أي نوبتها (لضرتها صح، ولها الرجوع في ذيلك) في المستقبل. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۶/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

ولها أن ترجع إذا وهبت قسمها للأخرى) فأفاد جواز الهبة والرجوع أمّا الأوّل فلأن سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة رضي الله عنها ...... الخ (البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي.

فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

گناہ ہے۔(۱)

اسی طرح عام مسافر خانہ، پلیٹ فارم وغیرہ میں جہاں پر سب کے حقوق برابر ہوتے ہیں، بلاضرورت حد سے زیادہ جگہ گھیر لینا یا دوسرے لوگوں کو بیٹھنے کی سہولت نہ دینا، یہ بھی نامناسب کام اور غیر اخلاقی حرکت ہے ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے تاکہ ہم سفر اس کے اچھے اخلاق کو ذکر خیر کے ساتھ یاد کرے اور دل سے دعا دے ہوسکتا ہے یہ برتاؤ دیکھ کر اس کی بری عادت اور برے اخلاق بھی درست ہوجائیں، تو یہ ایک خاموش دعوت ہے جس کا ثواب آخرت میں ضرور ملے گا۔(۲)

(۱) تفسیر معارف القرآن: (۲/۴۱۳) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: ادارۃ المعارف، کراچی.

واعلم أن الشخصين يوجر على إماطة الأذى وكلّ مايوذى النّاس فى الطريق وفيه دلالة على أن الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق وكل مايوذى النّاس يخش العقوبة عليه فى الدنيا والآخرة . (عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۱۹/ ۳۱۹) كتاب المظالم والغصب ، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به .

وبالوالدين إحساناً وبذى القربىٰ واليتمى والمسٰكين والجار ذى القربىٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وبن السبيل . (سورة النساء : ۳۶)

(۲) تفسیر معارف القرآن: (۲/۴۱۳) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: ادارۃ المعارف، کراچی.

و فى تفسير الطبرى: "الثانية عشر — قوله تعالىٰ: ﴿والصاحب بالجنب﴾ أى الرفيق فى السفر، وأسند الطبرى أنّ رسول الله ﷺ كان معه رجل من أصحابه وهما على راحلتين، فدخل رسول الله ﷺ غيضة فقطع قضيبين أحدهما معوج، فخرج وأعطى لصاحبه القويم، فقال: كنت يارسول اللّٰه أحق بهٰذا! فقال: كلا يا فلان أن كلّ صاحب يصحب آخر فإنّه مسئول عن صحابته ولو ساعة من نهار. (تفسيرى القرطبى: (۵/۱۸۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، دار إحياء التراث العربى، البيروت)

إذا قيل لكم تفسّحوا ...... الآية : (سورة المجادلة : ۱۱)

وأخرج البخارى و مسلم عن عمر أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: لايقيم الرجل الرجل من مجلسه فيجلس فيه ولكن تفسّحوا و توسعوا. (تفسيرى الدر المنثور: (۱۴/ ۳۲۲) ط: دار هجر، مصر)

وأخرج البخارى و مسلم عن ابن عمر عن النبىّ ﷺ قال: لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه. وعنه عن النبىّ ﷺ أنّه نهى أن يقام الرجل من مجلسه ويجلس فيه آخر، ولكن تفسحوا و توسعوا...... و روى مسلم عن أبى هريرة رض اللّٰه عنه أنّ النبىّ ﷺ قال: إذا قام أحدكم...... ثمّ رجع فهو أحق به. قال علمائنا...... وقد قيل: إن ذٰلك على الندب؛ لأنّه موضع غير متملك لأحد =

سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی

''بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرسکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۱)

سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے

اگر بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ہے، راستہ میں شوہر جہاں اور جتنا عرصہ ٹھہرے گا، اتنا ہی عورت ٹھہرے گی، شوہر کی رضامندی کے بغیر زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو بیوی بھی مقیم بن جائے گی چاہے بیوی وہاں پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے بہر حال مقیم بن جائے گی اور اگر شوہر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی تو بیوی مسافر رہے گی مقیم نہیں بنے گی چاہے وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت بھی کرے، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۱)

= لاقبل الجلوس ولا بعده وهذا فيه نظر، وهو أن يقال: سلمنا أنّه غير متملك لكنه يختص به إلى أن يفرغ غرضه منه، فصار كأنّه يملك منفعته، إذ قد منع غيره من يزاحمه عليه. والله أعلم. (تفسير القرطبي: ۱۷/ ۲۹۸) تفسير سورة المجادلة: ۱۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة)

تفسير روح المعاني: ولما نهى عزّ وجلّ عمّا هو سبب للتباغض ...... الخ (تفسير روح المعاني: ۱۴/۲۲۳) سورة المجادلة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

تفسير الرازي: (۲۹/۲۳۳) ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۱) وكل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر، كذا في المحيط ......الأصل أنّ من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه حتى أنّ المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستأجره والجندي مع أميره فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط. (الهندية: (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

''بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۱)

سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیا کرتے تھے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے ۱۔آئینہ ۲۔سرمہ دانی ۳۔مسواک ۴۔کنگھی ۵۔سوئی دھاگہ قینچی۔(۱)

= الدر مع الرد : (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصه الفتاوٰى : (۱/۲۰۳) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية : (۲/۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ...... الخ ، ط: قديمى .

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد .

(۱) العاشر: ينبغي أن يستصحب ستة أشياء : قالت عائشة رضى الله عنها : كان رسول الله ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء . المرآة ، والمكحلة ، والمقراض ، والسواک ، والمشط . وفي رواية آخرى عنها ، ستة أشياء : المرآة ، والقارورة ، والمقراض ، والسواک، والمكحلة، والمشط أخرجه الطبراني في الأوسط والبيهقي في سننه ، والخرائطي في مكارم الأخلاق ، واللفظ له وطرقها كلها ضعيف . (إحياء علوم الدين : (۲/۲۳۶) كتاب آداب السفر ، الادب العاشر، الفصل الثاني ، ط: دار القلم ، بيروت)

عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر سافر بست بالمرآة ، والقارورة ، والمشط، والمقراض، والسواک ، والمكحلة. (المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها: (۱/۱۸۴)، باب مايستحب للمسافر، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق)مكارم الأخلاق للخرائطي : (۱/۲۶۹) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه ، رقم الحديث : ۸۲۸ ، ط: دار الآفاق العربية ، القاهرة .

عن عائشة رضى الله عنها قالت : خمس لم يكن رسول الله ﷺ يدعهن في سفر ولا حضر: المرآه، والمكحلة ، والمشط ، والمدرى ، والسواک . ابن نجار . كنز العمال في سنن الأقوال: (۶/۷۳۱) ، كتاب السفر من قسم الأفعال ، رقم الحديث : ۱۷۶۱۴ ، آداب متفرقة ، حرف السين ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

سفر میں پانچ سورتوں کی برکت

''سفر کو بابرکت بنائیے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۸۷)

سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی

اگر سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب یہ مقیم بن گیا اب روزہ نہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اب یہ مسافر نہیں رہا۔(۱)

البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرنے کی صورت میں روزہ نہ رکھنا درست ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم في وقتها) قبل الزوال (صحّ) مطلقاً (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (في رمضان) لزوال المرخّص (كما يجب على مقيم اتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۲۸۹ ، ۲۹۰) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۳۰۲) كتاب الصوم ، الفصل العاشر ، ط: قديمي .

(۲) قوله تعالىٰ : ﴿أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾ . (سورة البقرة : ۱۸۴)

وفي الشامية : (...... والمراد سفر خاص ، وهو الّذي تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر . (فتاوى الشامية : (۲/۱۲۰) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(لمسافر) سفرا شرعياً ...... (الفطر) . وفي الشامية : (قوله سفرا شرعيا) أي مقدرا في الشرع لقصر الصلاة و نحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها . (الدر مع الرد : (۲/۴۲۱ ــ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

والسفر الّذي يبيح الفطر هو مايبيح القصر . (التاتارخانية : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي)

الهندية : (۱/۱۳۸) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۶۴ ، ۵۶۵) ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، المكتبة الأنصارية ، هرات افغانستان.

وفي منحة الخالق على البحر الرائق : ((قوله : فجعل نفسه عذراً) أي نفس السفر عذرًا وظاهر إطلاقهم أنّه لو دخل بلدا ولم ينو فيه إقامة نصف شهر أنّ له الفطر . (منحة الخالق على هامش البحر الرائق : (۲/۲۸۲) ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت

''آرام کی کیفیت'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۴۹)

سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

''روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۳۸)

سفر میں روزہ رکھنا

سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے میں مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے، اور اگر سفر کے دوران رمضان کا روزہ نہیں رکھا تو بعد میں ان تمام روزوں کو رکھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اگر سفر میں چند افراد ساتھ ہیں اور وہ روزہ نہیں رکھتے اور ایک شخص تنہا روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن کھانے وغیرہ کے انتظام میں ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو سفر کے دوران

(۱) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالیٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر﴾ ولما رويناه أى من قوله ﷺ: إنّ الله وضع عن المسافر الصوم. (وصومه) أى المسافر (أحبّ أن لم يضره) لقوله تعالیٰ: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ وإن أدرك العدة (قضوا ما قدروا على قضائه بقدر الإقامة) من السفر. حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۲۰۶، ۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲/۹۴) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۲۸۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: ط: سعيد.

الدر المختار: (۲/۴۲۱-۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

روزہ نہ رکھے بعد میں رکھ لے۔(۱)

سفر میں روزہ رکھنا درست ہے اور ثواب ہے، اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔(۲)

اور سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستتر کلومیٹر ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) الصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاء ه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل . (خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۶۴) كتاب الصوم ، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

خانية على هامش الهندية : (۱/۲۰۵ ، ۲۰۶) كتاب الصوم ، الفصل الرابع فيما يكره للصائم ومالايكره ، ط: رشيديه .

الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، ط: رشيديه.

(۲) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيّام أخر......﴾ (وصومه) أى المسافر (أحب إن لم يضره) لقوله تعالىٰ: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾. (حاشية الطحطاوى: (۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، وفيه أيضاً: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار : (۲/۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

وعن عائشة رضى الله عنها قالت: إن حمزة بن عمرو الاسلمى قال للنبىّ ﷺ : أصوم فى السفر وكان كثير الصيام فقال : إن شئت فصم وإن شئت فأفطر . (مشكاة المصابيح : (۱/۱۷۷) باب صوم المسافر، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

(۳) والمراد سفر خاص ، وهو الّذى تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر . (الشامية: (۲/۱۲۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (لمسافر) سفرا شرعيا...... (الفطر)، وفي الشامية: (قوله: سفرا شرعيا) أى مقدرا فى الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها . (الدر مع الرد : (۲/۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد) =

سفر کی حالت میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں سلف کے علماء کی مختلف آراء ہیں ان میں سب سے زیادہ بہتر رائے یہ ہے کہ جو سفر ایسا ہو جس میں روزہ رکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو یا کچھ پریشانی تو ہو مگر آدمی تندرست ہے کسی مشقت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

اور جہاں روزہ رکھنے میں دشواری ہو، یا وقتی تقاضوں کے تحت اس وقت روزہ نہ

= البحر الرائق : (۲/۲۸۳) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعید .

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمی.

الهندية : (۱/۱۳۸) کتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۵۶۴) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً عندنا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۴) کتاب الصوم، فصل: وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد)

(۱) فعلم أنّ المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيّام فصاعداً عندنا و عند الشافعي يوم و ليلة...... وسواء كان السفر سفر طاعة أو مباح أو معصية و عند الشافعي سفر المعصية لايفيد الرخصة والمسئلة مضت في كتاب الصلاة، والله أعلم، وسواء سافر قبل دخول شهر رمضان أو بعده أنله أنيترخص فيفطر عند عامة الصحابة وعن علي و ابن عباس رضي الله عنهما أنّه إذا أهل في المصر ثم سافر لايجوز له أن يفطر وجه قولهما أنّه لما استهل في الحضر لزمه صوم الإقامة وهو صوم الشهر حتما فهو بالسفر يريد اسقاطه عن نفسه فلايملك ذٰلک كاليوم الذی سافر فيه أنه لايجوز له أن يفطر فيه لما بينا كذا هٰذا ولعامة الصحابة رضی الله عنهم قوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾ جعل الله مطلق السفر سبب الرخصة ولأنّ السفر إنّما كان سبب الرخصة لمكان المشقة وإنّما توجد فی الحالتين فتثبت الرخصة في الحالتين...... ثمّ الصوم فی السفر أفضل من الإفطار عندنا إذا لم يجهده الصوم ولم يضعفه، وقال الشافعي الإفطار أفضل بناء على أن الصوم في السفر عندنا عزيمة والإفطار رخصة وعند الشافعي على العكس من ذٰلک وذكر القدوری فی المسئلة اختلاف الصحابة فقال روی عن حذيفة و عائشة وعروة ابن الزبير مثل مذهبنا و روی عن ابن عباس رضیَ اللّٰه عنهما مثل مذهبه...... الخ (بدائع الصنائع: (۲/۹۴ـ ۹۶) کتاب الصوم، فصل: وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد)

مظاهر حق جديد: (۲/۳۲۹) کتاب الصوم، باب صوم مسافر، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت كراچی.

رکھنا بہتر ہوتو ایسے حالات میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں روزہ کی نیت کرلی

مسافر نے سفر میں روزہ کی نیت کی، مگر بعد میں نیت بدل دی اور کھا پی لیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے

''تابع'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۱۳۳)

سفر میں عمداً قصر نہ کرنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا واجب

---

(۱) ویکره للمسافر أن یصوم إذا أجهده الصوم فإن لم یکن کذٰلک فالصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم یکن رفقاءه أو عامتهم مفطرین فإن کانوا مفطرین أو عامتهم والنفقة مشترکة بینهم فالإفطار أفضل. (خلاصة الفتاویٰ: (۱؍۲۶۴) کتاب الصوم، الفصل الخامس فی الحظر والإباحة، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه)

التاتارخانیة: (۲؍۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی.

الدر مع الرد: (۲؍۴۲۳) فصل فی العوارض، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲؍۲۸۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

الهندیة: (۱؍۲۰۱) کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکره للصائم ومالایکره، ط: رشیدیه.

مظاہر حق جدید: (۲؍۳۱۵) کتاب الصوم، باب التنزیہ، وہ اعذر جن کی بناء پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وکذا لو نوی المسافر الصوم لیلاً وأصبح من غیر أن ینقض عزیمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لایحل فطره فی ذٰلک الیوم، ولو أفطر لا کفارة علیه اهـ. قلت: وکذا لا کفارة علیه بالأولیٰ لو نوی نهارا فقوله: لیلاً غیر قید. (الشامیة: (۲؍۴۳۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲؍۲۹۰) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

الهندیة: (۱؍۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۵۵) کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ویوجب القضاء، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۲؍۱۰۰) کتاب الصوم، فصل وأمّا حکم فساد الصوم، ط: سعید.

ہے، اگر ایسا آدمی قصداً قصر نہیں کرتا بلکہ پوری چار رکعت پڑھتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اس سے توبہ کرنا اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو امام کی اتباع کی وجہ سے پوری چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا اس صورت میں گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

---

(۱) فلو أتم مسافر إن قعد في القعدة (الأولیٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدا التاخير السلام وترك واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهٰذا لايحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النار، وفي الرد: (قوله: وترك واجب القصر) الاضافة بيانية أي واجب هو القصر ...... أي القصر الواجب ...... وظاهر كلامه أنّه يأثم بتركه زيادة على إثمه بهٰذه اللوازم تأمل ...... (قوله: بعد أن فسر أساء بإثم) وكذا صرّح في البحر بتأثيمه، فعلم أن الإساءة هنا كراهة تحريم، رحمتي. (قوله: واستحق النّار) أي إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وإن اقتدیٰ مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الاخيرة في الوقت صح اقتداءه وأتمّها أربعا تبعا لإمامه. (حاشية الطحطاوي: ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲/۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

سفر میں عورت کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

''عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی

''عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۴)

سفر میں کس بیوی کو لے جائے

دو بیویوں کے درمیان، نان ونفقہ، رہائش، سکونت اور رات گزارنے میں مساوات اور برابری کرنا ضروری ہے، ورنہ قیامت کے دن شوہر کی پکڑ ہوگی۔(۱)

البتہ سفر میں جہاں دیگر کئی چیزوں میں بہت سی آسانیاں اور سہولتیں حاصل ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی ایک بیوی کو لے جانا ہو تو لے جا سکتا ہے، اس میں عدل و مساوات کرنا اور قرعہ اندازی کر کے لے جانا ضروری نہیں، بلکہ جس کو

(۱) عن عائشة رض الله عنها أن النبیّ ﷺ كان يقسم بين نسائه فيعدل و يقول :اللّٰهم هذا قسمي فيما أملك فلاتلمني فيما تملك ولا أملك . وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبیّ ﷺ قال : إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط . (مشكاة المصابيح : (۲/۲۷۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۴۱) أبواب النكاه ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمي .

أبو داؤد: (۱/۲۹۷) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

جامع الترمذي: (۱/۲۱۶، ۲۱۷) أبواب النكاح، باب ماجاء في التسوية بين الضرائر، ط: سعيد.

صحيح البخاري : (۲/۷۸۵) كتاب النكاح ، باب العدل بين النساء ، ط: قديمي .

الصحيح لمسلم : (۱/۴۷۲) كتاب النكاح ، باب القسم بين الزوجات ، ط: قديمي .

(يجب) وظاهر الآية أنه فرض ، نهر (أن يعدل) أي أن لايجوز (فيه) أي في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي الملبوس و المأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب . (الدر المختار : (۳/۲۰۱ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۳/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

فتاوى سراجيه : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد .

چاہے لے جاسکتا ہے، ہاں قرعہ اندازی کر کے لے جانا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں کسی کو امیر بنانا

''امیر بنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۷۹)

سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں

سفر میں کم سے کم تین ساتھی ہونے چاہئیں، اول تو جماعت سے نماز ادا کریں اور دوسرے یہ کہ اگر کسی ساتھی کو سفر کے دوران کسی ضرورت سے کہیں جانا پڑے تو دو باقی رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی دل بستگی اور اطمینان کا ذریعہ بنیں، اور اس ساتھی کو آنے میں دیر ہو جائے تو دونوں میں سے ایک اس کی خبر گیری کرے اور تاخیر کا سبب جاننے کے لئے چلا جائے اور دوسرا ساتھی سامان وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا رہے، یہ سب مستحبات میں سے ہیں واجب اور لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة رض الله عنها أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه . (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمى)

سنن أبى داؤد: (۱/۲۹۸) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

صحيح البخارى: (۲/۷۸۴) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضًا: (۱/۴۰۳) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته فى الغزو دون بعض نسائه، ط:قديمى)

(ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن . (الدر مع الرد : (۳/۲۰۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

فتاوى سراجية : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۴۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۱/۴۴۰) كتاب النكاح ، فصل في القسم ، ط: رشيديه.

(۲) و عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول الله ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب . رواه مالك ، والترمذى وأبوداؤد ، والنسائى . (مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى) =

سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اس کو سفر میں جس بیوی کو چاہے پاس رکھنے کا اختیار ہے، قرعہ اندازی ضروری نہیں ہے، البتہ قرعہ اندازی کرنا بہتر ہے اگر قرعہ اندازی کے بغیر کسی ایک بیوی کو لے کر جائے گا تو گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

= مظاہر حق جدید: (۳/۷۴۹، ۷۵۰) [رقم الحدیث: ۱۹]، بعنوان: سفر میں کم سے کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا چاہیے، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی۔

المؤطأ الإمام مالک: (ص: ۷۲۹) کتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في للرجال والنساء، ط: میر محمد کتب خانه.

سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۸) کتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذي: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

مسند أحمد: (۲/۱۸٦) مسند عبد الله بن عمرو، ط: مؤسسة قرطبه القاهرة.

المستدرک على الصحيحين: (۲/۱۱۲) رقم الحديث: ۲۴۹۵، کتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

سنن البيهقي: (۵/۲۵۷) کتاب الحج، باب كراهية السفر وحده، ط: مكتبه دار الباز مكه مكرمه.

سنن النسائي: (......) کتاب السير، باب النهي عن سير الراكب وحده، ط: قديمي.

شرح السنة: (۱۱/۲۱) رقم الحديث: ۲٦۷۵، ط: المكتب الإسلامي دمشق

صحيح ابن حبان: (۱۰/۱۳) رقم الحديث: ۴۲۱۲، باب القسم، ذكر مايجب على المرء من الإقراع بين النسوة إذا كن عنده و أراد السفر، ط: مؤسسة الرساله.

مسند بزار: (۱۴/۳۳۴) رقم الحديث: ۸۰۱۱، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة.

سنن النسائي: (......) باب القسم للنساء، ط: قديمي.

مسند أبي يعلى: (۷/۳٦۲)، رقم الحديث: ۴۳۹۷، مسند عائشه، ط: دار المامون للتراث العربي.

(۱) عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح، باب القسمة بين النساء، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/۲۹۸) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

صحيح البخاري: (۲/۷۸۴) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضًا: (۱/۳۰۴) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم: (۲/۲۸٦) كتاب الفضائل، باب فضل عائشه، ط: قديمي. =

سفر اور مجبوری کی وجہ سے عورت کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ ہونے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

سفر میں گیا مگر سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آگیا

''مسافت شرعی سے پہلے واپس آگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۳۷)

= مسند أحمد: (۶/۱۱۴) رقم الحديث: ۲۴۸۷۸، حديث السيدة عائشه رضى الله عنها، ط: مؤسسة قاهرة .

(ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن . (قوله والقرعة أحب) وقال الشافعي : مستحقة لما روه الجماعة من أنه ﷺ كان إذا أراد سفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه ، قلنا : كان استحباباً بالتطييب قلوبهن لأنّ مطلق الفعل لايقتضى الوجوب مع أنه ﷺ لم يكن القسم واجب عليه ، وتمامه فى الفتح والبحر ، وهٰذا مع قوله قبله فتعيين من يخافه صحبتها ...... الخ ، صريح فى أنّ من خرجت قرعتها لايلزمه السفر بها . (الدر مع الرد : (۳/۲۰۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۲۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

فتاوى سراجية : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۴۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۱/۴۴۰) كتاب النكاح ، فصل فى القسم ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۲/۳۳۳) كتاب النكاح ، فصل : ومنها وجوب العدل بين النساء فى حقوقهن ، ط: سعيد .

(۱) (يجب أن يعدل فيه) أى فى القسم بالتسوية فى البيتوتة (وفى الملبوس والمأكول) والصحبة (لا فى المجامعة) كالمحبة بل يستحب . وتحتة فى الشامية : (قوله لا فى المجامعة) لأنّها تبتنى على النشاط ، ولا خلاف فيه . قال بعض أهل العلم : إن تركه لعدم الداعية والانتشار عذر ، وإن تركه مع الداعية إليه لكن داعيته إلى الضرة أقوى فهو ممّا يدخل تحت قدرته ...... الخ (الدر المختار مع الرد : (۳/۲۰۱ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

البحر الرائق : (۳/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

فتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۴۳۹)، كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

الهندية : (۱/۳۴۰) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

''مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۰/۲)

سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۰۸/۲)

سفر میں نماز قضا کرنا

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نماز قضا کر دیتے ہیں، اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ رش اور بھیڑ میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، پھر گاڑی، ریل اور جہاز وغیرہ میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہر حال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ (۱)

اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، اور وہ اپنے خیال میں تو ایک اہم فریضہ ادا کرنے جا رہے ہیں مگر ایک دن میں اللہ تعالیٰ کے پانچ فرض غائب کر دیتے ہیں، حاجیوں کو خاص طور سے یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ حج کے سفر کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت

---

(۱) روی أنّه علیه الصلاة والسلام قال: من ترک الصلاة حتی مضی وقتها ثمّ قضی عذب فی النّار حقباً والحُقُب ثمانون سنة. (مجالس الأبرار: (ص: ۳۹۸) المجلس الحادی والخمسون فی بیان فرضیة الصلاة بالکتاب والسنة وإجماع الأمة والوعید فی حق تارکها، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

و فی کشف الأسرار: إن المثلیة فی القضاء فی حق إزالة المأثم لا فی إحراز الفضیلة اهـ، والظاهر أنّ المراد بالمأثم ترک الصلاة، فلایعاقب علیها إذا قضاها، وأمّا أثم تأخیرها عن الوقت الّتی هو کبیرة فباق، لایزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بدّ منها. (البحر الرائق: (۷۹/۲) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید)

شامی: (۶۲/۲) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

فوت نہ ہو۔(۱)

بلکہ اگر ممکن ہے تو ریل وغیرہ میں بھی اذان، اقامت، اور جماعت کا اہتمام کریں۔

ہوائی جہاز میں اندر نماز پڑھنا ممکن ہے لہذا اگر پانی ہے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کریں، قضا نہ کریں، اگر ریل گاڑی میں رش ہے کسی بڑے اسٹیشن پر جب ریل رکے تو ٹھہرنے کا وقت معلوم کر کے نماز پڑھ لے اگر مسافر ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔ اور ''بس'' میں ڈرائیور سے کہہ کر مناسب جگہ پر روک کر نماز ادا کرنا ممکن ہے۔ ہاں اگر گاڑی نہ رکے وضو بھی نہ ہو اور وضو اور تیمّم کی کوئی صورت نہ ہو تو نماز نہ پڑھے بلکہ نمازیوں کی مشابہت اختیار کرے اور بعد میں جب پانی ملے تو وضو کر کے نماز ادا کرے۔(۲)

سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا

''وقت سے پہلے نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۲۷۳)

---

(۱) ومن علم أنه إذا خرج إلى الحج تفوته صلاة واحدة يحرم عليه الحج رجلاً كان أو امرأة؛ لأن من يترك صلاة واحدة لايكفرها أقلّ من سبعين حجة. (مجالس الأبرار: (ص: ۱۷۶) المجلس العشرون في بيان فضائل الحج المبرور و بيان البدعة فيه، ط سهيل اكيڈمی لاهور)

(۲) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بأن حبس في مكان نجس ولايمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنه المرض (يؤخرها عنده...... وقالا: يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابسا وإلّا يؤمي قائما ثمّ يعيد كالصوم (به يفتى وإليه صحّ رجوعه). الدر المختار: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/۱۴۴) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

وفي البحر أيضًا: (۱/۱۶۴) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فروع، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۱۸۶) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ومن لايجوز له التيمّم، ط: قديمي.

سفر نیت کے بغیر کرنا

''نیت کے بغیر سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۲۹/۲)

سفر ہمیشہ کرنے والا

ایک شخص جس کی پوری زندگی سفر میں گزر رہی ہے، رمضان یا غیر رمضان میں اقامت کا موقعہ نہیں ملتا، اور مستقبل میں بھی اقامت کا موقعہ نہیں مل سکے گا تو اس صورت میں اگر واقعۃ اقامت کا موقعہ نہیں ملا تو اس پر روزہ کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا، اور اس کے ورثاء پر بھی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا

سفیر کے پاس ذاتی پیسے، یا مدرسہ سے ملی ہوئی رقم، اگر ختم ہو جائے، اور اس کے پاس چندہ میں آئی ہوئی زکوٰۃ کی رقم موجود ہو، تو وہ سفیر اس رقم کو خرچ نہیں کر سکتا، کوئی دوسرا انتظام کرے کیونکہ سفیر اس رقم کا مالک نہیں، بلکہ اس کو مدرسہ تک پہنچانے کا وکیل ہے، اور وکیل کے لئے زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگر چہ بعد میں واپس کرنے

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ...... ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضي خان . (الهندية : (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

لمسافر أو حامل أو مرضع خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها أو مريض خاف الزيادة الفطر، وقضوا ماقدروا بلافدية و ولاء، ويندب لمسافر الصوم إن لم يضره ،فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر، فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر. (تنوير الأبصار (الدر المختار مع الرد): ۴۲۱/۲، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۲/۲ ، ۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

وإذا استدام السفر أو المرض حتى مات فلاقضاء عليه . (التاتارخانية : (۲۹۲/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط : قديمي .

کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

سلام کرنا

ملاقات کے وقت بھی سلام کرنا اور رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔(۲)

سلام کرنا رخصت ہوتے وقت

''رخصت ہوتے وقت سلام کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۳۴)

(۱) وللوكيل بدفع الزكاة أن يدفعها إلى ولد نفسه كبيراً كان أو صغيراً وإلى امرأته إذا كانوا محاويج ولايجوز أن يمسک لنفسه شيئًا. (البحر الرائق: (۲/۲۱۱) كتاب الزكاة ، ط؛ سعيد)

الدر المختار : (۲/۲۶۹) كتاب الزكاة ، ط: سعيد.

وفي الجامع الصغير : سئل الشيخ الإمام أبو حفص عمن دفع الزكاة ماله إلى رجل وأمر أن يتصدق بها فأعطى ولد نفسه الكبير والصغير أو امرأته وهم محاويج ، وفي الخانية : ولايمسک لنفسه شيئًا جاز . (الفتاوى التاتارخانية : (۲/۲۱۴) ، كتاب الزكاة ، الفصل التاسع في المسائل المتعلقة بمعطي الزكاة ، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلّم، فإن بداله أن يجلس فليجلس ، ثمّ إذا قام فليسلم فليست الأولىٰ بأحق من الآخرة . رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن . (جامع الترمذي : (۲/۱۰۰) أبواب الاستيذان والأدب ، باب ماجاء في التسليم عندالقيام والقعود ، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۲/۳۶۱) باب في السلام إذا قام من المجلس ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان .

شعب الإيمان : (۱۱/۲۳۱) فضل في سلام من خرج من بيته ، [رقم الحديث : ۸۴۶۰]، ط : المكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

شرح السنة: (۱۲/۲۹۳) باب التسليم عند القيام، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

عن قتادة رحمه الله قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلّموا على أهله وإذ اخرجتم فأودعوا أهله السلام. (رواه عبد الرزاق في مصنفه: (۱۰/۳۸۹) باب التسليم إذا خرج من بيت، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) بحواله منتخب أحاديث: (ص: ۵۱۲)، ط: كتب خانه فيضي، لاهور، پاكستان.

وهكذا في شعب الإيمان للبيهقي بحواله معارف الحديث: (۶/۲۴۲) ط: دارالاشاعت، كراچي.

شرح السنة : (۱۲/۲۹۴) باب التسليم عندالقيام ، المكتب الإسلامي دمشق ، بيروت .

شعب الإيمان : (۱۱/۲۳۱) ، رقم الحديث : ۸۴۵۹، فصل في سلام من دخل بيته أو بيتا ليس فيه أحد ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

سلام کے بعد نیت بدلنا

''نیت بدلنا'' عنوان کے اسٹار نمبر ۲ کو دیکھیں۔ (۳۲۴/۲)

سنت

سفر میں جلدی کی صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ دوسری سنتوں کو چھوڑنا جائز اور اطمینان کی حالت میں سنت پڑھنا بہتر اور افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔(۱)

اگر مسافر سفر میں ہے اور کسی جگہ پر نماز کے لئے ہی ٹھہرا ہے، جلدی بھی نہیں ہے مثلاً گاڑی یا قافلہ نکلنے کا خطرہ نہیں ہے تو سنت پڑھنا افضل ہے، ضروری نہیں ہے البتہ اگر کسی جگہ پر مقیم ہے مثلاً دو چار روز کے لئے ٹھہرا ہوا ہے تو اس کو پوری سنتیں پڑھنا چاہئیں یہی راجح قول ہے۔(۲)

---

(۱) وفي الصحيحين عن عائشة رضي الله عنها قالت لم يكن النبيّ ﷺ على شيئ من النوافل أشدّ تعاهداً منه على ركعتي الفجر...... وفي أوسط الطبراني عنها أيضاً لم أره ترك الركعتين قبل صلاة الفجر في سفر ولا حضر ولاصحة ولاسقم. (البحر الرائق: (۴۷/۲) باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

☐ صحيح البخاري: (۱۵۶/۱) كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا، ط: قديمي.

☐ صحيح البخاري: (۱۴۹/۱) أبواب تقصير الصلاة، باب من تطوع في السفر، ط: قديمي.

☐ سنن أبي داؤد: (۱۸۵/۱) كتاب الصلاة، باب ركعتي الفجر أبواب التطوع و ركعات السنة، ط: مكتبه حقانهه ملتان.

☐ انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على نفس الصفحة. (واختلفوا في ترك السنن في السنن)

(۲) واختلفوا في ترك السنن في السنن فقيل الأفضل هو الترك ترخيصًا، وقيل الفعل تقربا، وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة و قيل سنة المغرب أيضاً، و في التجنيس: : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها لأنّها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج وإن كان حال خوف لايأتي بها؛ لأنّه ترك بعذر. (البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ ولاقصر في السنن كذا في محيط السرخسي و بعضهم جوزوا للمسافر ترك السنن =

سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں

چار رکعت والی فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز میں قصر نہیں ہے، اس لئے سنت مؤکدہ میں بھی قصر نہیں ہے، البتہ سنت مؤکدہ پڑھنے کا موقع ہے تو پڑھنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر موقع نہیں ہے قافلہ یا گاڑی یا جہاز نکل جانے کا خطرہ ہے یا مقصود میں خلل آنے کا اندیشہ ہے تو سنتیں نہ پڑھنے میں گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

= والمختار أنّ لايأتي بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هٰكذا في الوجيز لكردی.
(الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

واختلفوا (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنّه ترك لعذر، تجنيس، قيل: إلّا سنة الفجر.
(الدر مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (فيقصر) المسافر (الفرض) العلمي (الرباعي) فلاقصر للثناني والثلاثي ولاللوتر فإنّه فرض عملي ولا في السنن، فإن كان في حال نزول و قرار، وأمن يأتي بالسنن، وإن كا سائراً أو خائفاً فلايأتي بها وهو المختار: (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان...... ولا قصر في ذوات الثلاث والمثنیٰ؛ لأنّ شطرها ليست بصلاة، ولا قصر في النوافل أيضاً؛ لأنّ القصر للتخفيف ولاحاجة إليه في النوافل؛ لأنّ له أن لايفعلها، وتكلّموا في الأفضل في السنن، فقيل: هو متروك ترخصا، وقيل: هو الفعل تقرباً وكان الشيخ أبوجعفر يقول بالفعل في حالة النزول والترك في حالة السير.
(التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

ثمّ لاقصر في السنن؛ لأنّ القصر للتخفيف على المسافر، والتخفيف إليه في الفرائض؛ لأنّها لازمة كذا في المحيط ......، وقيل: يأتي بالسنن إذا كان في المنزل، ويتركها إذا كان في الارتحال. (فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۹۲)، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد)

سوار ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ سفر پر جاتے اور اونٹ پر سوار ہوتے تو پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

''سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذاوَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَاالْبِرَّوَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَـآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ''. (۱)

اس دعا کا ایک ایک جزء اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے پہلی بات اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہونے کے بعد سب سے پہلے تین دفعہ اللّٰہ اکبر کہتے تھے۔

اس زمانہ میں خاص کر اونٹ جیسی سواری پر سوار ہونے کے بعد خود سوار کو اپنی بلندی و برتری کا احساس یا وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا۔

اسی طرح دیکھنے والوں کے دلوں میں اس کی عظمت و بڑائی کا خیال آ سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دفعہ ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر اس پر تین ضربیں لگاتے تھے اور خود اپنے کو اور دوسروں کو بتاتے تھے کہ عظمت اور بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اس کے بعد آپ

---

(۱) وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفرٍ كبَّر ثلاثاً ثمّ قال سبحان الّذي الخ . (سنن أبي داؤد : (۱/۳۵٦ ، ۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

جامع الترمذي: (۲/۱۸۳) أبواب الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ماجاء ما يقول إذا ركب دابته، ط: سعيد.

مشكاة المصابيح : (۱/۲۱۳) باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الأوّل ، ط : قديمي .

صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ”سبحٰن الذی“ الخ اس میں اس بات کا اعتراف اور اقرار ہے کہ اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دینا اور ہم کو اس طرح اس کے استعمال کی قدرت دینا بھی اللہ ہی کا کرم ہے ہمارا کوئی کمال نہیں ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ”وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ“ یعنی جس طرح آج ہم یہ سفر کر رہے ہیں، اسی طرح ایک دن اس دنیا سے سفر کر کے ہم اپنے اللہ کی طرف جائیں گے جو اصل مقصود اور مطلوب ہے اور وہی سفر حقیقی سفر ہوگا، اور اس کی فکر اور تیاری سے بندے کو کبھی غافل نہ رہنا چاہئے، اور اس کے بعد پہلی دعا آپ یہ کرتے کہ ”اے اللہ! اس سفر میں مجھے نیکی اور پرہیزگاری اور ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو“ بلاشبہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے بندوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے اس لئے ان کی سب سے پہلی دعا یہی ہونی چاہئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سہولت کی اور سفر جلدی پورا ہو جانے کی دعا کرتے، اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست کرتے ”اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا حقیقی رفیق اور ساتھی ہے، اور تیری ہی رفاقت و مدد پر میرا اعتماد ہے، اور گھر بار اور بیوی بچے جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کا نگہبان اور نگران بھی تو ہی ہے اور تیری نگہبانی پر مجھے بھروسہ ہے یعنی سفر میں بھی تیری رحمت سے آرام، عافیت اور سہولت نصیب رہے اور سفر سے واپس آ کر بھی گھر میں خیر و عافیت دیکھوں۔(۱)

اگر کسی کو یہ لمبی دعا یاد نہ ہو تو کم از کم ”سبحٰن الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا له مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون“ ضرور پڑھے۔(۲)

موجودہ دور میں گاڑی، ریل اور ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بھی یہی دعا پڑھے۔

---

(۱) معارف الحدیث الحدیث: (۱۴۵/۵–۱۴۷) کتاب الاذکار والدعوات، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) سورۃ الزخرف: (۱۳، ۱۴)، رکوع: ۱، پارہ: ۲۵، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفر كبّر ثلاثاً ثم قال سبحان الّذی...... الخ (ابو داؤد: ۳۵۶/۱، ۳۵۷) کتاب الجهاد، باب مایقول الرجل إذا سافر، ط: مکتبه حقانیه، ملتان)

جامع الترمذی: (۱۸۳/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء ما يقول إذا ركب دابته، ط: سعيد. =

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم

سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے لیکن فرض نہیں۔(۱)

حنفیہ کے نزدیک فجر کی سنتوں کو بھی سواری سے اتر کر پڑھنا واجب ہے، اس لئے اس کو بھی عذر کے بغیر بیٹھے بیٹھے پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= مشكاة المصابيح : (۱/۲۱۳) باب الدعوات في الاوقات ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی.

وإذا ركب دابته يقول بسم الله والحمد لله ...... سبحان الّذی سخّرلنا هٰذا ...... الخ (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، وأمّا آدابه ، ط:رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: قديمی .

(۱) يجوز التطوع على الدابة خارج المصر ويؤمی حيث توجهت الدابة كذا فی محيط السرخسی . (الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا يتصل بذٰلك الصلاة على الدابة والسفينة ، ط: رشيديه)

(قوله : و راكبا خارج المصر موميا إلى أي جهة توجهت دابته) أی يتنفل راكبا لحديث الصحيحين عن ابن عمر رأيتُ رسول الله ﷺ يصلی النوافل على راحلته فی كل وجه يؤمی إيماء ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۳۲۹) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة النفل جالسا و فی الصلاة على الدابة ، فصل : فی بيان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۲/۳۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی الصلاة على الدابة، ط:قديمی.

الدر مع الرد: (۲/۳۸) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

(۲) وعن أبی حنيفة رحمه الله أنه ينزل سنة الفجر ؛لأنها آكد من سائرها . بل روی عنه أنها واجبة وعلى هٰذا ادائها قاعدا كما أسلفناه . وقد قدمنا أنه ينزل للوتر اتفاقا بينه و بينهما . (البحر الرائق : (۲/۶۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

(و) السنن (آكدها سنة الفجر) اتفاقا ...... (و قيل بوجوبها ، فلاتجوز صلاتها قاعداً) ولاراكبا اتفاقا (بلاعذر) على الأصح...... الخ (الدر مع الرد : (۲/۱۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی السنن والنوافل ، ط: سعيد)

(ويجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام) ...... إلّا سنة الفجر ، لما قيل بوجوبها و قوة تأكّدها (قوله :لما قيل بوجوبها) قال فی الخلاصة واجمعوا على أنّ ركعتی الفجر من غير عذر قاعدا لاتجوز كذا روی الحسن عن الإمام . (حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۲۷) ، وفيه أيضاً: (وعن أبی حنيفة رحمه اللّٰه أنّه ينزل) الراكب (لسنة الفجر لأنّها آكد من غيرها) الخ =

فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

لیکن مندرجہ ذیل اعذار کی صورت میں فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے:

۱۔کوئی شخص جنگل میں ہو اور اپنی جان و مال کی ہلاکت کا خوف غالب ہو، مثلا سواری سے اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں مال واسباب چوری ہونے کا یا کسی درندہ کے نقصان پہنچانے یا قافلہ سے بچھڑ جانے کا یا راستہ بھول جانے کا ڈر ہو تو فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

= (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۳۰) فصل فى صلاة النفل جالساً و فى الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، فصل فى بيان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۱/۲٦٦) كتاب الصلاة، الفصل الحادى عشر فى التطوع قبل الفرض و بعده، ط: قديمى.

الهندية : (۱/۱۱۲) كتاب الصلاة ، الباب التاسع فى النوافل ، ط: رشيديه .

(۱) ولاتجوز المكتوبة على الدابة إلّا من عذر . (الهندية: (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر فى صلاة المسافر ، الصلاةعلى الدابة ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابة، ط: قديمى.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على والدابة والمحمل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رد المحتار: (۲/۳۸) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب فى الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/٦۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبة كوئٹه .

(۲) ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة على نفسه أو على ثيابه أو دابته لصا أو سبعا أو عدوا. (الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/٦۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة والمحمل، فصل فى بيان النوافل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

۲۔ یا سواری میں کوئی ایسا سرکش جانور ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر اترنے کے بعد پھر چڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۔ یا نماز پڑھنے والا اتنا ضعیف اور کمزور ہو کہ خود سے نہ تو سواری سے اتر سکتا ہو اور نہ سواری پر چڑھنے پر قادر ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص پاس موجود ہو جو سواری سے اتار سکے اور چڑھا سکے۔(۲)

= خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) ومن الأعذار ...... وكذا إذا كانت الدابة جموحاً لايقدر على ركوبها إلّا بمعين . (البحر الرائق : (۲/۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة ، ط : رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابّة، ط: قديمي.

رد المحتار: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/۳۳۸) فصل في النوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) أو هو شيخ كبير لايجد من يركبه .(البحر الرائق : (۲/۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

أو كان شيخا كبيرا لونزل لايمكنه أن يركب ولايجد من يعينه تجوز الصلاة على الدابة. (رد المحتار: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۳۴) الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة ، ط: قديمي .

الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابة ، ط: رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فتح باب العناية : (۱/۳۳۸) كتاب الصلاة ، فصل في النوافل ، ط: سعيد . =

۴۔ یا زمین پر اتنا کیچڑ ہو کہ اس پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۵۔ یا بارش کا عذر ہو۔(۲)

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے لئے شہر سے باہر ہونا شرط ہے، چنانچہ اگر

= خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، مطلب في صلاة والفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) أو كان في طين وردغة لايجد على الأرض مكاناً يابساً هكذا في المحيط . هذا إذا كان الطين بحال يغيب وجهه فإن لم يكن بهذه المثابة لكن الأرض ندية مبتلة صلى هناك كذا في الخلاصة . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة ، ط: رشيديه)

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية : (۱۷۰/۱ ، ۱۷۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۴۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في الصلاة على الدابة ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۴۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة، ط: قديمي.

فتح باب العناية : (۳۳۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل في النوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

(۲) ومن العذر المطر . (الدر المختار مع الرد : (۴۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في الصلاة على الدابة ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

کوئی شخص (مسافر ہو یا نہ ہو) شہر کے اندر ہے تو اس کے لئے سواری پر نفل نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، البتہ شہر اور آبادی کے مکانات سے باہر ہوتے ہی سواری پر نفل پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

سواری کے جانور کو مارنا

اگر سواری کا جانور طاقت کے باوجود چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور پر مارنا جائز ہے، مگر منہ اور سر پر نہ مارے، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا یا ناتواں جانور کو خواہ مخواہ مارنا اور بے دردی سے مارنا پیٹنا یہ سب ظلم اور سخت منع ہے۔ (۲)

---

(۱) ویتنفل المقیم (راکبا خارج المصر) محل القسر. وفی الشامیة: (قوله: خارج المصر) هٰذا هو المشهور، وعندهما یجوز فی المصر، لکن بکراهة عند محمد؛ لأنّه یمنع من الخشوع، وتمامه فی الحلیة. (قوله: محل القصر) بالنصب بدل من خارج المصر، وفائدته شمول خارج القریة وخارج الأخبیة ح. أی المحل الّذی یجوز للمسافر قصر الصلاة فیه، وهو الصحیح بحر. الخ (الدر مع الرد: (۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی الصلاة علی الدابة، ط: سعید)

☜ یجوز التطوع علی الدابة خارج المصر ..... ولایجوز فی المصر عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ کذا فی محیط السرخسی، والصحیح أن المسافر وغیر المسافر فی ذٰلک سواء بعد أن یکون خارج المصر حتی أن من خرج إلی ضیاعه جاز له أن یصلی التطوع علی الدابة وإن لم یکن مسافراً. (الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، وممّا یتّصل بذٰلک الصلاة علی الدابة، ط: رشیدیه)

☜ فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱۷۰/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

☜ البحر الرائق: (۶۴/۲) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

☜ خلاصة الفتاویٰ: (۱۹۳/۱) کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة، ط: مکتبه حبیبیه کوئٹه.

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۲۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة النفل جالسا و فی الصلاة علی الدابة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

(۲) التاسع: أن یرفق بالدابة إن کان راکبا فلایحملها ما لاتطیق ولایضربها فی وجهها فإنّه منهی عنه، ولا ینام علیها فإنّه یثقل بالنوم وتتأذّی به الدابة. (إحیاء علوم الدین: (۲۳۵/۲)، الفصل الثانی فی آداب السفر، کتاب آداب السفر، ط: دار القلم، بیروت)

☜ الجواب المتین: (ص: ۴۴) مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب، ط: کتب خانه اعزازیه دیوبند.

سواری نکلنے پر نیت توڑنا

مسافر نے نماز کی نیت باندھی، ٹرین یا بس وغیرہ نے ادھر سیٹی بجادی تو اگر اس وقت سفر نہ کرنے میں کوئی حرج اور نقصان ہو تو نیت توڑ دینا جائز ہے۔(۱)

سوتی موزہ پر مسح کا حکم

اگر اونی یا سوتی موزوں میں یہ چند شرائط ہیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے:

۱۔گاڑھے، دبیز اور موٹے ایسے ہوں کہ جوتے کے بغیر صرف ان کو پہن کر تین میل یعنی بارہ ہزار فٹ چلیں تو وہ پھٹیں نہیں۔

۲۔اگر اس کو پہن کر پنڈلی پر نہ باندھیں تو گرے نہیں۔

۳۔اس میں سے پانی نہ چھنے

۴۔اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھے تو کچھ دکھائی نہ دے۔(۲) اگر یہ تمام شرائط موجود ہیں تو سوتی اور اونی موزوں پر مسح کرنا جائز

---

(۱) وكذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعي على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلاة لأجله. (الهندية: (۱/ ۱۰۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره، ط: رشيديه)

ومن خاف فوت شيئ من ماله وسعه قطع صلاته ، وهذا نحو أن يكون قائما على الحد يصلي فانقلبت..... أو كان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف عليها الضياع . الخ (التاتارخانية: (۲/ ۳۷) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي) و (۲/ ۴۵) ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۰ ، ۵۱) كتاب الصلاة ، باب إدراك الفريضة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (۳۰۲ ، ۳۰۳) كتاب الصلاة ، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امداد الفتاوى : (۱/ ۳۲۹) ، حكم إفساد صلاة سيئ كردن ريل در حالت سفر ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه سيد احمد شهيد ، اكوڑہ خٹک .

(۲) (أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر (الثخينين) بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولايشف. الخ (قوله : ولو من غزل أو شعر)...... =

ہوگا ورنہ مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔

معمولی سوتی، اونی، اور نائیلون وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

= وخرج عنه ما كان من الكرباس بالكسر، وهو الثوب من القطن الابيض. ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما، وتوقف ح في وجه عدم جوز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الأربعة الّذى ذكرها الشارح. وأقول الظاهر أنّه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وأنّهم أخرجوه لعدم تأتى الشروط فيه غالبا. يدل عليه ما فى كافى النسفى حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنّه لايمكن تتابع المشي عليه، فإنّه يفيد أنه لو أمكن جاز...... (قوله: على الثخينين) أى الّذين ليسا مجلّدين ولا منعلين...... (قوله: بحيث يمشي فرسخا) أى فأكثر كما مرّ......(قوله: بنفسه) أى من غير شدّ. (قوله: ولايشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى رأيت ماوراءه، من باب ضرب مغرب وفى بعض الكتب ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس، والثانى أولى هنا لئلا يتكرر مع قوله تبعا للزيلعي ولا يرى ما تحته، لكن فسر فى الخانية الأول بأن لايشف الجورب الماء إلى نفسه كالاديم والصرم، وفسر الثانى بأن لايجاوز الماء إلى القدم..... الخ (الدر مع الرد: (١/٢٦٩) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ حلبى كبير: (ص: ١٢٠، ١٢١) كتاب الطهارة، فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ١٠٢، ١٠٣) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ التاتارخانية: (١/٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤) كتب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناها و مالا يجوز، ط: قديمى.

☜ البحر الرائق: (٢/١٨٢، ١٨٣) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

☜ الهندية: (١/٣٢) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(١) لايجوز المسح على الجورب الرقيق من غزلٍ أو شعرٍ بلا خلاف. (البحر الرائق: (٢/١٨٣) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ (قوله: من شيئ ثخين)...... إن كانا رقيقين غير منعلين لايجوز المسح عليهما اتفاقا...... (قوله: وكرباس) هو الثوب الأبيض من القطن كما فى القاموس، وظاهر كلام الحلبى عن الحلوانى والخلاصة: أنّه لايصح المسح عليه إلّا إذا كان مجلدا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ١٠٢، ١٠٣) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ الجوارب منها مايكون من غزل و صوف ...... لايجوز المسح عليه عندهم جميعا. (التاتارخانية: (١/٢٠٢) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف، ط: قديمى) =

سودی رقم

مسافر کو سفر کے دوران کوئی ایسی ضرورت پیش آئی کہ اس کو پورا کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، اور فوری طور پر اس کا پورا کرنا ضروری ہو اور حلال مال ملنے کی امید نہ ہو تو شدید ضرورت کی وجہ سے سودی رقم لے کر استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

سورج دوبارہ نظر آیا

''افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۱/۱)

سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

سوئے ہوئے یا لیٹے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اگر لیٹنے والے کا چہرہ نمازی کی طرف ہو تو مکروہ ہے، اور اگر چادر ڈالے ہوئے ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

= الهندية: (۳۲/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۱) ويردونها على أربابها إن عرفوهم، وإلّا تصدقوا بها؛ لأنّ سبيل الكسب الخبيث التصدق إذا تعذر الرد على صاحبه اهـ. (رد المحتار: (۳۸۵/٦) كتب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب ردّه عليهم، وإلّا فإن علم عين الحرام لايحل له ويتصدّق به بنية صاحبه. (رد المحتار: (۹۹/۵) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً، ط: سعيد)

ولو بلغ المال الخبيث نصاباً لايجب فيه الزكاة؛ لأنّ الكلّ واجب التصدّق. (الفتاوى البزازية على هامش الهندية: (۸٦/۴) كتاب الزكاة، نوع آخر: رجلان دفع...... الخ، ط: رشيديه)

يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح، وفي الحموي تحته: وذٰلک نحو أن يقترض عشر دنانير مثلاً، ويجعل لربها شيئًا معلوما في كلّ يوم ربحاً معلوماً (الأشباه مع الحموي: (ص: ۱۱۵)

وفي القنية والبغية يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح اهـ. وفي الحموي: قوله يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح وذٰلک نحو أن يقترض عشرة دنانير مثلاً ويجعل لربّها شيئًا معلوماً في كل يوم ربحا معلوما. (الأشباه والنظائر: (ص: ۱۱۵)، الفن الأوّل، القاعدة الخامسة: الضر رلايزال، ط: قديمي)

(۲) ولو صلى إلى وجه إنسان يكره...... ويكره أن يصلي و بين يديه نيام كذا في فتاوىٰ قاضيخان.=

سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی

مسافر نے سہو سجدہ کر لیا اس کے بعد اس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی، تو اس صورت میں اس کو چار رکعت مکمل کرنی ہوں گی اور آخر میں سہو سجدہ دوبارہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سیاح کے لئے قصر کرنا

اگر کوئی شخص سالہا سال سے سیاحی کرتا ہے، آج اس گاؤں میں، کل اس گاؤں میں رہتا ہے تو اس میں تین صورتیں ہیں:

۱۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا قصد نہیں ہے، تو اس صورت

= (الهندية: (۱/۱۰۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه)

وفي الخلاصة والخانية: وفي النائمين إنما يكره إذا كان يخاف أن يظهر صوت النائم فيضحك في صلاته، ويخجل النائم إذا انتبه، وإن لم يكن كذلك فلابأس به. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۴۱۵)، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي أن يفعل في صلاته ومالايكره، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۲/۳۱) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۹۵) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

رد المحتار: (۱/۶۵۱، ۶۵۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

(۱) وفي الخانية: ويسجد للسهو بعد الفراغ، وإن سجد لسهوه ثم نوى الإقامة تصحّ نيّته وتصير صلاته أربعا سواء سجد سجدتين أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة في السجدة؛ لأنّه لما سجد للسهو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة في الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۲۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۰) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

میں قصر کرے۔(۱)

۲۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے، اس صورت میں راستہ میں قصر کرے، اور اس جگہ میں ٹھہرنے کے بعد پوری نماز پڑھے۔(۲)

۳۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد نہیں تو یہ پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے۔(۳)

---

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدنيا جميعها ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. (قوله: من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيا فى بر أو بحر أو جبل قصر الرباعى...... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلدة أو قرية لابمكة و منى و قصر إن نوى أقلّ منه أو لم ينو و بقى سنين)

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى الفلاح (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر أطلق فى دخول مصره الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ (ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (قوله: يقصر) جملة يقصر صفة مسافراً. الخ (حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۲۶) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☐ وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتم حتى يدخل العمران. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ ولايزال حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين =

سیٹی

اگر ریل گاڑی درمیان میں کسی جگہ پر رکی ہے، اور مسافر نے اتر کر نماز شروع کردی ابھی نماز پوری نہیں ہوئی تھی کہ ریل کی سیٹی بجی تو نماز توڑ دینا جائز ہوگا، البتہ اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

= وإلّا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدنيا جميعها...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا فى الهداية. هذا إذا سار ثلاثة أيّام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ويشترط لصحّة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم والبلوغ و (الثالث) (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام) (قوله: والثالث: عدم نقصان مدة السفر...... الخ)أى السفر الّذى تقصر فيه الصلاة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وذكر الاسبيجابى المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً وإن طاف آفاق الدنيا على هٰذا السبيل لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۱) ومن خاف فوت شيئ من ماله وسعه قطع صلاته وهٰذا نحو أن يكون قائما على الحد يصلى فانقلبت السفينة حتى خاف عليه الغرق، أو رأى سارقا يسرق من متاعه، أو كان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف عليها الضياع، أو كان رعى غنم ف خاف على غنمه من السبع فإن فى هٰذه المواضع كلها له أن يقطع الصلاة...... وقد ذكر فى كتاب الحوالة والكفالة أن للطالب أن يحبس غريمه بالدانق فما فوقه. فلما جاز حبس مسلم بذٰلك القدر فلأن يجوز قطع صلاته على وجه يمكنه قضاءها أولىٰ. (التاتارخانية: (۲/۳۷) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة، ط: قديمى)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب قطع الصلاة ومايجيزه، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۵۰، ۵۱) كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد.

وكذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعى على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلوات لأجله، كذا فى السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة ومالايكره، وممّايتصل بذٰلك المسائل، ط: رشيديه)

امداد الفتاوىٰ: (۱/۳۲۹) حكم افساد صلاة سيٹى كردن ريل در حالت سفر، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه سيد احمد شهيد.

سیر و تفریح کے مقام

"تفریح کے مقام" کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۱۴۰)

سیلاب کی لاشیں

اگر کوئی مردہ مسلمان سیلاب میں بہہ کر آیا، یا پانی میں ڈوب کر مر گیا تو پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں، کیونکہ میت کو غسل دینا زندہ لوگوں پر فرض ہے، لہٰذا از سرنو غسل دینا فرض ہے اگر غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے کی وجہ سے وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

لیکن اگر پانی سے نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل دینے کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)

---

(۱) ولذا قال لو وجد ميت في الماء فلا بدّ من غسله ثلاثاً لأنّا أمرنا بالغسل فيحركه في الماء بنية الغسل ثلاثاً. فتح. وتعليله يفيد أنّهم لو صلوا عليه بلاإعادة غسله صح وإن لم يسقط وجوبه عنهم فتدبّر. وفي الشامية: اعلم أنّ حاصل الكلام في المقام أنه قال في التجنيس ولا بدّ من النية في غسله في الظاهر وفي الخانية إذا جرى الماء على الميت أو أصابه المطر عن أبي يوسف أنّه لاينوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل، وذٰلك ليس بغسل وفي النهاية والكفاية وغيرهما أنّه لابدّ منه إلّا أن يحركه بنية الغسل...... الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۲۰۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

وفي الخانية: إذا جرى الماء على الميت أو أصابه المطر عن أبي يوسف أنّه لاينوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل و جريان الماء وإصابة المطر ليس بغسل والغريق يغسل ثلاثاً عند أبي يوسف و عن محمد إذا نوى الغسل عند إخراج الماء يغسل مرتين وإن لم ينو يغسل ثلاثاً وفي رواية يغسل مرة واحدة. وفي فتح القدير الظاهر اشتراط النية فيه لاسقاط وجوبه عن المكلف لالتحصيل طهارته هو و شرط صحة الصلاة عليه. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: صفة الغسل (أي غسل الميت) فهو من فروض الكفاية كالصلاة عليه وتجهيزه و دفنه حتى لو اجتمع أهل بلدة على تركها قوتلوا ولو صلوا عليه قبل الغسل أعادوا الصلاة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (قوله: و شرطها إسلام الميت و طهارته) ولاتصحّ على من لم يغسل؛ =

☆ اور اگر ڈاکو نے کسی مسلمان کو پانی میں ڈبو کر اسی میں مار دیا تو وہ شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام اس پر جاری ہوں گے لہذا اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر اس کو دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

= لأنّه له حكم الإمام من وجه لا من كل وجه وهٰذا الشرط عند الإمكان فلو دفن بلاغسل ولم يمكن إخراجه إلّا بالنبش صلى على قبره بلاغسل للضرورة . (البحر الرائق : (۱۷۹/۲) .

▭ غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة وإجماع الأمة كذا في النهاية ولكن إذا قام به البعض سقط عن الباقين...... الميت إذا وجد في الماء لابدّ من غسله؛ لأنّ الخطاب بالغسل توجه على ابن آدم ولم يوجد من بني آدم فعل الا أن يحركه في الماء بنية الغسل عند الإخراج، كذا في التجنيس...... و شرطها إسلام الميت و طهارته مادام الغسل ممكنا وإن لم يمكن بأن دفن قبل الغسل ولم يمكن إخراجه إلاّ بالنبش تجوز الصلاة على قبره للضرورة، ولو صلى عليه قبل الغسل ثمّ دفن تعاد الصلاة لفساد الأولىٰ، هٰكذا في التبيين. (الهندية: (۱۵۸/۱ ــ ۱۶۳) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز. الفصل الثاني في الغسل والخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية : (۱۰۴/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر في بيان كيفية الغسل ، ط:قديمى .

▭ فتح باب العناية بشرح النقاية : (۴۲۹/۱) كتاب الصلاة باب الجنائز ، ط: سعيد .

▭ فتاوى سراجيه : (ص: ۲۲) كتاب الجنائز ، ط: سعيد .

▭ بدائع الصنائع : (۳۰۰/۲) كتاب الجنائز ، فصل في بيان كيفية وجوبه ، ط: سعيد .

▭ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۱۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) وكذا من قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فإنّه شهيد ؛ لأن القتل لم يخلف في هٰذه المواضع بدلا هو مال ، بحر عن البدائع ؛ لأنّ موجب قطع الطريق القتل لا المال ، كما في البدائع . (رد المحتار : (۲۵۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

▭ (قوله: هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد في معركة وبه أثر أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب به دية) بيان لشرائطه...... أطلق في قتله فشمل القتل مباشرة أو تسببا لأن موته يضاف إليهم حتى لو أوطؤا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموه من السور أو القوا عليه حائطا أو رموا بنار فاحرقوا سفنهم أو ما أشبهه ذٰلك من الأسباب كان شهيداً...... الخ (و قوله: أو قتل في المصر ولم يعلم أنّه قتل بحديدة ظلما) أى مظلوما لأن الواجب فيه القسامة والدية فخف أثر الظلم قيد بالمصر لأنّه لو وجد في مفازة ليس بقربها عمران لاتجب فيه قسامة ولادية فلايغسل =

= لو وجد به أثر القتل...... وفي البدائع: لو قتل في المصر بغير المحدد لايكون شهيداً، وإن كان في المفازة كان شهيداً لأنه يوجب القتل بحكم قطع الطريق لا المال ولو نزل عليه اللصوص ليلا في المصر فقتل بسلاح أو غيره أو قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فهو شهيد لأن القتيل لم يخلف في هذه المواضع بدلا هو مال. (البحر الرائق: (۱۹۶/۲ــ ۱۹۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۳۲۱/۱) كتاب الجنائز ، فصل في الشهيد ، ط: سعيد .

و قطاع الطريق: وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي و قطّاع الطريق أو وجد في معركة و به جرح أو يخرج الدم من عينيه أو اذنه أو جوفه أو به أثر الحرق أو وطئته دابة العدو و هو راكبها أو سائقها أو كدمته أو صدمته بيدها أو برجلها أو نفروا دابته بضرب أو زجرٍ فقتلته أو طعنوه فالقوه في ماء أو نار أو رموه من سور أو أسقطوا عليه حائطاً أو رموا نارا فينا أو هبت ريح إلينا أو جعلوها في طرف خشب رأسها عندنا أو أرسلوا إلينا ماء فاحترق أو غرق مسلم أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية كذا في الكافي...... والأصل أنّ كل من صار مقتولا في قتال ثلاث أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف العدو و سواء كان بالمباشرة أو التسبيب كان شهيداً. (الهندية: (۱/ ۱۶۷ــ ۱۶۹) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه)

ش

شافعی مسلک پر عمل کرنا

''حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۸/۲)

شاگرد کی نیت کا حکم

''تابع''اور''مرید''کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۳/۱)

شب باشی

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان شب باشی میں مساوات اور برابر کرنا اس وقت ضروری ہے جب دونوں بیویاں سفر میں ساتھ ہوں، اگر ایک بیوی اپنے مکان پر ہو دوسری بیوی سفر میں ساتھ ہو تو یہ مساوات ضروری نہیں۔

اگر سفر اور مجبوری کی وجہ سے بیوی کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ کرنے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) (ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن.
(قوله: ولا قسم في السفر . الخ) لأنّه لايتيسر إلّا بحملهنّ معه، وفي إلزامه ذٰلک من الضرر مالايخفى، نهر، ولأنّه قد يثق بأحداهما في السفر وبالأخرىٰ في الحظر، والقرار في المنزل لحفظ الأمتعة أو لخوف الفتنة أو يمنع من السفر إحداهما لكثرة ثمنها فتعين من يخاف صحبتها في السفر للسفر لخروج قرعتها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافي للحرج، فتح، وانظر مالو سافر بهن هل يقسم؟ (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)
🗁 (ولا قسم بينهن في السفر، يسافر الزوج بمن شاء منهن، والأولىٰ أن يضرب بالقرعة ليكون أقرب إلى العدل وأبعد من الميل فيسافر بمن خرجت القرعة باسمها، وإن سافر بامرأتين فلاقسم في السفر؛ لأنّه موضع الوحشة والمشقة والضرورة والرخصه في الأحكام. (التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي)
🗁 بدائع الصنائع: (۳۳۳/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء في حقوقهن، ط: سعيد. =

شرافت کے تین کام

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ شرافت اور انسانیت کے چھ کام ہیں: تین حضر کے اور تین سفر کے۔

حضر کے تین کام یہ ہیں: قرآن کریم کی تلاوت، مسجدوں کو آباد کرنا، ایسے دوستوں کی جمعیت بنانا جو دین کے کاموں میں امداد کریں۔

اور سفر کے تین کام یہ ہیں: اپنا توشہ غریب پر خرچ کرنا، حسن خلق سے پیش آنا، اور سفر کے ساتھیوں کے ساتھ مہذب، خوش طبعی کا طرز عمل رکھنا۔(۱)

= ☐ ومايجب على الأزواج للنساء والعدل والتسوية بينهن فيما يملك وهو البيتوتة عندها للصحبة والمؤانسة لافيما لايملك وهو الحب والجماع ؛ لأنّ الحبّ عمل القلب والجماع ينبغي على النشاط وكل ذلك لايتعلق باختياره إليه . (فتاوىٰ قاضي خان على هامش الهندية : (۱/ ۴۳۹) كتاب النكاح ، فصل في القسم ، ط: رشيديه)

☐ الهندية : (۱/ ۳۴۰) ، كتاب النكاح ، الباب الحادي عشر في القسم ، ط: رشيديه .

☐ (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب ، ويسقط حقها بمرة ، ويجب ديانة أحيانا ولايبلغ مدة الإيلاء إلّا برضاها ، ويؤمر المتعبد بصحبتها أحيانا ، وقدره الطحاوي بيوم وليلة من كل أربع لحرة و سبع لأمة ولو تضررت من كثرة جماعه لم تجز الزيادة على قدر طاقتها ، وتحته في الشامية: (قوله : لا في المجامعة) لأنّها تبتني على النشاط، ولا خلاف فيه ...... (قوله: بل يستحب) أي ماذكر من المجامعة ح...... (قوله: ويسقط حقها بمرة) قال في الفتح : واعلم أنّ ترك جماعها مطلقا لايحلّ صرح أصحابنا بأنّ جماعها أحياناً واجب ديانة ، لكن لايدخل تحت القضاء واللزام إلا الوطاءة الأولىٰ ولم يقدر بقدر واحدة . ويجب أن لايبلغ به مدة الإيلاء إلّا برضاها وطيب نفسها به. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۲، ۲۰۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۲/ ۲۱۸) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد .

☐ التاتارخانية : (۳/ ۱٦٦) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمي .

(۱) وقال ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن: للسفر مرؤة وللحضر مرؤة فأمّا المرؤة في السفر فبذل الزاد وقلة الخلاف على الأصحاب ، وكثرة المزاح في غير مساخط اللّٰه، وأمّا المرؤة في الحضر والإدمان إلى المساجد، وتلاوة القرآن وكثره الإخوان في اللّٰه عزّ وجلّ. (تفسير القرطبي: (۵/ ۱۸۹) سورة النساء: ۳٦، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

اگر کسی نے شرعی مجبوری کی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا ، اور وہ مجبوری ختم ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو اس پر کوئی شرعی مطالبہ نہیں ہے کیونکہ اس کو ادا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا، ہاں اگر مجبوری ختم ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا مگر اس نے سستی کی وجہ سے روزوں کی قضا نہیں کی تو یہ فریضہ اس کے ذمہ میں باقی رہے گا اور قیامت کے دن پکڑ ہوگی ، اس کے بعد اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہو روزہ رکھ لے ورنہ فدیہ دے دے یا فدیہ دینے کی وصیت کرے۔ اگر اس آدمی نے وصیت نہیں کی لیکن وارث اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے فدیہ ادا کر دیا تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

شوہر بحری سفر میں گم ہو جائے

''بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۲)

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ماأدرک ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية، كذا في البدائع فإن لم يوص وتبرع عنه الورثة جاز ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضيخان. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۳ ، ۴۲۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۲۸۳ ، ۲۸۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عنه وقته، ط: سعيد.

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۲۹۲) كتاب الصوم ، نوع من الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے

شوہر اور بیوی سفر میں ساتھ تھے، شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، یا شوہر کا انتقال ہوگیا، تو دونوں صورتوں میں عورت پر عدت لازم ہے، تو اب وہ کیا کرے؟ اپنا سفر جاری رکھے یا وطن واپس ہوجائے، یا اسی جگہ پر عدت گزارے، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ: ا۔ جس جگہ شوہر کا انتقال ہوا یا اس نے بیوی کو طلاق دی ہے، اگر وہاں سے اس کے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو وطن واپس آجائے۔

۲۔ اور اگر اس جگہ سے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے اور منزل مقصود کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو سفر جاری رکھے۔(۱)

۳۔ اور اگر دونوں طرف دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اس کے شوہر نے جہاں طلاق دی یا جہاں انتقال ہوا اگر وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں، بلکہ ویرانہ ہے، یا ویرانہ تو نہیں لیکن پرامن اور محفوظ نہیں بلکہ عزت اور عفت کے لئے خطرہ ہے، تو اگر محرم ساتھ ہے تو وطن یا منزل کا سفر کر کے عدت گزارے، اور اگر

---

(۱) ولو سافر بها ثم طلقها بائنا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقلّ من السفر إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت سواء كانت في المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلّا أن الرجوع أولىٰ ليكون الاعتداد في منزل الزوج وإن كان أحد الطرفين سفرا والآخر دونه اختارت مادونه. (الهندية: (۱/۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۴/۱۵۵)، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۳/۲۰۷) كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد.

فتاوى السراجية: (ص: ۴۷) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۵۵۴) كتاب الطلاق، فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشيديه.

محرم ساتھ نہیں ہے تو کسی قریبی امن کی جگہ جا کر عدت گزارے۔(۱)

(ب) اور اگر کسی شہر یا گاؤں میں یہ حادثہ پیش آیا تو محرم کے ساتھ جہاں چاہے جا سکتی ہے اور محرم نہ ہو تو وہیں عدت گزارے۔(۲)

شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے

زید اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر سفر میں گیا، اور مفقود و روپوش ہو گیا، جب کہ بیوی بچوں کے خرچ کے لئے پیسہ دے کر نہیں گیا، تو کیا اس کی جائیداد فروخت کر کے اخراجات لے سکتی ہے؟ اور اگر لے سکتی ہے تو ماہانہ کتنا لے سکتی ہے؟

مفقود و روپوش شوہر کی ملکیت میں اگر کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو فروخت کرنے کے بغیر اخراجات چل سکتے ہوں جیسے روپیہ اناج وغیرہ، تو اس کو خرچ کرنے کی اجازت ہے،

---

(۱) وإن كان كل واحد منهما سفرا فإن كانت في المفازة مضت إن شاءت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولىٰ. (الهندية: (۱/۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۴/۱۵۵) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

وإن كان بينها و بين مصرها ثلاثة أيّام و بينها و بين مقصدها ثلاثة أيّام فصاعداً فإن كان الطلاق في المفازة أو في موضع لايصلح للإقامة فأن خافت على نفسها أو متاعها فهي بالخيار إن شاءت مضت وإن شاءت رجعت ؛ لأنّه ليس أحدهما بأولىٰ من الآخر سواء كان معها محرم أو لم يكن ...... واعتدت إن لم تجد محرما بلاخلاف . الخ (بدائع الصنائع : (۳/۱۰۷)، كتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحكام العدة ، ط: سعيد)

(۲) (أو كانت في مصر) أو قرية تصلح للإقامة (تعتد ثمة) إن لم تجد محرما اتفاقا . وكذا إن وجدت عند الإمام (ثم تخرج بمحرم) إن كان . (الدر المختار مع الرد : (۳/۵۳۹) كتاب الطلاق ، فصل في الحداد ، ط:سعيد)

بدائع الصنائع : (۳/۱۰۷) كتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحكام العدة ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۵۳۶) كتاب الطلاق ، الباب الرابع عشر في الحداد ، ط : رشيديه .

البحر الرائق : (۴/۱۵۵) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل في الإحداد ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق ، نوع آخر في المطلقة تسافر في العدة ، ط: قديمي .

اور اگر کوئی ایسی چیز ہو کہ فروخت کرنے کے بغیر خرچ نہیں کی جا سکتی مثلاً درخت، زمین، گاڑی وغیرہ تو وہ ان چیزوں کو فروخت نہیں کر سکتی البتہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اس معاملہ کو اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت کے پاس پیش کرے، اور اس کے ساتھ اس کے غائب ہونے اور تا حال نکاح قائم ہونے پر دو گواہ پیش کرے، نیز قسم اٹھا کر یہ کہے کہ شوہر کی طرف سے نفقہ کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے، اس کے بعد جج اس عورت کی طرف سے کسی کو ضامن بنائے، اور پھر قرض لے کر خرچ کرنے کا حکم دے، خرچ کی ماہانہ مقدار حالات کے لحاظ سے قاضی متعین کر دے، شوہر پر واپس آنے کے بعد اس قرض کو ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱) اور اگر جج یا شرعی پنچایت نہ ہو، یا قرض ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو زمین وغیرہ فروخت کر کے زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوگی۔

---

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها أن هنداً بنت عُتبة قالت: یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ شحیح ولیس یعطینی مایکفینی و ولدی إلّا ماأخذت منه وهو لایعلم فقال: خذی مایکفیک وولدک بالمعروف. (صحیح البخاری: (۲/۸۰۸) کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغیر علمه الخ، وفیه أیضاً قبیل ذٰلک الحدیث: عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت جاء ت هند بنت عتبة فقالت یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ مسّیک فهل علیّ حرج إن أطعم من الّذی له عیالنا قال إلّا بالمعروف. (صحیح البخاری: (۲/۸۰۷) کتاب النفقات، باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها و نفقة الولد، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح: (۲/۲۹۰) باب النفقات وحق المملوک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۶) أبواب التجارات، باب ماللمرأة من مال زوجها، ط: قدیمی.

وتفرض لزوجة الغائب و طفله وأبویه فی مال له من جنس حقهم عند من یقرّبه و بالزوجیة والولادة وکذا إذا علم قاض بذٰلک وکفلها ویحلفها معه أن الغائب لم یعطها النفقة لابإقامة بینة علی النکاح، وإن لم یخلف مالا فأقامت بینة لیفرض علیه ویأمرها بالاستدانة ولایقضی به. وقال زفر یقضی بها لابه وعمل القضاة الیوم علی هٰذا للحاجة، فیفتی به. وفی الدر المختار: فی شرح قوله: فی مال له من جنس حقهم، کتبر أو طعام، أمّا خلافه فیفتقر للبیع ولایباع مال الغائب اتفاقاً. و قال العلامة ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله: فلا تفرض لمملوکه و أخیه) المراد به کل ذی رحم محرم مما سوی قرابة الولادة؛ لأنّ نفقتهم لا تجب قبل القضاء، ولهٰذا لیس لهم أن یأخذوا من ماله شیئًا قبل القضاء إذا ظفروا به فکان القضاء فی حقهم ابتداء إیجاب، بخلاف الزوجة و قرابة الولاد؛ لأنّ لهم الأخذ قبل القضاء بلا رضاه، فیکون القضاء فی حقهم إعانة و فتوی عن القاضی کما فی الدر...... (قوله: عند أو علی الخ)...... وقید بکون المال =

....

= عند شخص، إذ لو كان فى بيته وعلم القاضى بالنكاح فرض لها فيه؛ لأنّه إيفاء لحقها لاقضاء على الزوج بالنفقة، كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله من جنسه مال فى بيته يقضى لصاحب الدين. بحر (ردالمحتار: (٢٠٤/٣، ٢٠٥) كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فى فرض النفقة لزوجة الغائب، ط: سعيد)

(قوله: وفرض لزوجة الغائب و طفله وأبويه فى مال له عند من يقربه و بالزوجية ويؤخذ منها كفيل...... كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله مال حاضر من جنس الدين وطلب صاحب الدين من ذٰلك قضى له به أصله حديث هند. (البحر الرائق: (١٩٦/٤، ١٩٧) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط :سعيد)

امرأة جاء ت إلى القاضى و قالت...... وإذا غاب الرجل وله مال فى يد رجل يعترف به وبالزوجية فرض القاضى فى ذٰلك المال نفقة زوجة الغائب. (الهندية: (٥٤٩/١) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر فى النفقات، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (١٤٣/٤، ١٤٤) كتاب النفقات، نوع آخر فى فرض القاضى نفقة المرأة و كسوتها، ط :قديمى.

احسن الفتاوى: (٤٦٧/٥، ٤٦٨) باب النفقه ، غائب کے مال سے نفقه ، ط: سعید .

ليس لذى الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه الشافعى رحمه اللّٰه وهو الأوسع، وفى الشامية: (قوله: وجوزه الشافعى) قدمنا فى كتاب الحجر إن عدم الجوز كان فى زمانهم أمّا اليوم فالفتوىٰ على الجواز. (الدر مع الرد: (٤٢٢/٦) كتاب الحظر والإباحة، فصل: فى البيع، فروع، ط: سعيد)

وفيها تحت (قوله : لو قضى على غائب . الخ) وقال فى جامع الفصولين : قد اضطرب آرائم و بيانهم فى مسائل الحكم للغائب وعليه ولم يصف ولم ينقل عنهم أصل قوى ظاهر يبنى عليه الفروع بلا اضطراب ولا اشكال فالظاهر عندى أن يتأمل فى الوقائع ويحتاط ويلاحظ الحرج والضرورات فيفتى بحسبها جوازا أو فسادا مثلاً لو طلق امرأته عند العدل فغاب عن البلد ولايعرف مكانه أو يعرف ولكن يعجز عن إحضاره أو عن أن تسافر إليه هى أو وكيله لبعده أو لمانع آخر و كذا المديون لو غاب وله نقد فى البلد أو نحو ذٰلك ففى مثل هٰذا لو برهن على الغائب وغلب على ظن القاضى أنه حق لا تزوير ولاحيلة فيه فينبغى أن يحكم عليه وله وكذا للمفتى أن يفتى بجوازه دفعا للحرج والضرورات وصيانة للحقوق عن الضياع مع أنّه مجتهد فيه ذهب إليه الأئمة الثلاثة رحمهم اللّٰه تعالىٰ و فيه روايتان عن أصحابنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ وينبغى أن ينصب عن الغائب وكيل يعرف أنه يراعى جانب الغائب ولايفرط فى حقه واقره فى نور العين قلت ويؤيده مايأتى قريبا فى المسخر وكذا ما فى الفتح من باب المفقود لايجوز القضاء على الغائب إلّا إذا رأى القاضى مصلحة فى حكم له وعليه فحكم فإنه ينفذ؛ لأنّه مجتهد فيه. الخ. قلت وظاهره و لو كان القاضى حنفيا ولو فى زماننا ولا ينافى ما مر ؛ لأنّ تجويز هٰذا للمصلحة والضرورة. (رد المحتار: (٤١٤/٥) كتاب القضاء، مطلب :المسائل الّتى يكون القضاء فيها على الحاضر قضاء على الغائب، ط: سعيد)

احسن الفتاوىٰ: (٤٦٩/٥) غائب کے مال سے نفقہ، باب النفقہ، ط:سعید۔

شوہر کا انتقال ہوجائے

”مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہوجائے“عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۹،۲)

شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا

شوہر کسی مقام پر ہو اور بیوی کہیں اور مقام پر ہو، اگر اسی حالت میں شوہر کا انتقال ہوجائے تو وہ عورت وہیں عدت گزارے اگر ممکن ہو، لیکن شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے وہاں سے نکلنا جائز نہیں۔(۱)

شوہر کا وطن اقامت

اگر بیوی شوہر کے وطن اقامت میں مسافت سفر طے کر کے آئے گی تو شوہر کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہوجائے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔(۲)

---

(۱) وتعدة المعتدة فی المکان الذی تسکنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته و فی الجامع الصغیر الحسامی: والمعتبر المنزل الذی تسکن فیه یوم الفراق...... و فی الخانیة: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولایسافر بها عندنا. (التاتارخانیة: (۵۳/۴ــ ۵۷) کتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض، نوع آخر فی بیان ما یلزم المعتدة فی عدتها، وفی المطلقة تسافر فی عدتها، ط: قدیمی)

علی المعتدة أن تعتدّ فی المنزل الّذی یضاف إلیها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذا فی الکافی ...... المعتدة لاتسافر لاللحج ولا لغیره ولایسافر بها زوجها عندنا . الخ (الهندیة : (۵۳۵/۱) کتاب الطلاق ، الباب الرابع عشر فی الحداد ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۱۵۴/۴) کتب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الإحداد ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۲۰۵/۳) کتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحکام العدة ، ط: سعید .

(ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین و تبیت) أکثر اللیل (فی منزلها) ؛ لأنّ نفقتها علیها فتحتاج للخروج ، حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلایحل لها الخروج ، فتح . وجوّز فی القنیة خروجها لاصلاح مالا بد لها منه کزراعة ولا وکیل لها. وتفصیله فی الشامیة . (الدر المختار مع الرد : (۵۳۵/۳ ، ۵۳۶) کتاب الطلاق ، فصل فی الحداد ، ط: سعید)

(۲) کل من کان تبعا لغیره یلزم طاعته یصیر مقیما بإقامته و مسافرا بنیته و خروجه إلی السفر کذا فی محیط السرخسی ...... الأصل أن من یمکنه الإقامة باختیاره یصیر مقیما بنیّة نفسه ومن لا یمکنه الإقامة باختیاره لایصیر مقیما بنیة نفسه حتی أن المرأة إذا کانت مع زوجها فی السفر=

شوہر کو روکنے کا حق

عام حالات میں بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں ہے، لیکن بعض صورتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر بھی باہر جاسکتی ہے، ان خاص صورتوں میں شوہر کو روکنے کا حق بھی نہیں ہوتا۔

۱۔ مثلاً عورت کسی محرم کے ساتھ فرض حج ادا کرنے کے لئے سفر میں جارہی ہے تو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں، اگر شوہر اجازت دیدے بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جا کر فرض حج ادا کرنا جائز ہوگا۔(۱)

= والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه..... فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أي المرأة والعبد والجندي. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة)وفاها مهرها المعجل الخ. (الدر المختار مع الرد: ۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره، ط: قديمي.

حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها وفي النافلة لاتخرج بغير إذن الزوج. (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، ومنها المحرم للمرأة، ط: رشيديه)

وفيه أيضاً: وليس للزوج أن يمنع ...... والحج على هذا. (الهندية: (۵۵۷/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الثاني في السكنى، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب المناسك، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام (قوله: وليس لزوجها منعها) أي إذا كان معها محرم وإلّا فله منعها كما يمنعها عن غير حجة الإسلام. (الدر مع الرد: (۴۶۵/۲)، كتاب الحج، =

۲۔ ایک مدت کے بعد اپنے والدین کی ملاقات یا ان کی عیادت و تیمارداری کے لئے جانا چاہتی ہو، اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنا ہو اور شوہر اجازت نہ دے تو شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، اگرچہ شوہر کو راضی کر کے جانا بہتر ہے۔ (۱)

۳۔ اگر عورت کو کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو، اور شوہر کو نہ مسئلہ معلوم ہو اور نہ ہی معلوم کرنے کی لیاقت ہو، اور وہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے جانا چاہتی ہو تو اگر شوہر اجازت دے

= وفيه أيضاً : (قوله : على فرض الكفاية) بخلاف فرض العين كالحج فلها الخروج إليه مع محرم. (رد المحتار : (۳/ ۲۰۴) كتاب الطلاق ، الكلام على المؤنسة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۴/ ۱۹۵ ، ۱۹۶) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد .

ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرما ؛ لأنّ حقه لايظهر في الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور . (البحر الرائق : (۲/ ۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۲/ ۵۳) كتاب الطلاق ، جنس آخر في خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

وفيه أيضًا : (۱/ ۲۷۷) كتاب الحج ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) الصحيح أنّه لايمنعها من الخروج إلى الوالدين ولايمنعها من الدخول عليها في كل جمعة و في غيرهما من المحارم في كل سنة وإنّما يمنعهم من الكينونة عندها وعليه الفتوى ، كما في الخانية ...... فعلى الصحيح المفتى به تخرج للوالدين في كل جمعة بإذنه و بغير إذنه ولزيادة المحارم في كل سنة مرة باذنه و وبغير اذنه وأمّا الخروج للأهل زائداً على ذٰلك فلها ذٰلك باذنه . (البحر الرائق : (۴/ ۱۹۵) كتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۵۵۷) كتاب الطلاق ، الباب السابع عشر في النفاقات ، الفصل الثاني في السكنٰى ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (۳/ ۶۰۳) كتاب الطلاق ، مطلب في الكلام المؤنسة ، ط: سعيد .

الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۴۲۹) كتاب الطلاق ، بان النفقة ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۲/ ۵۳) كتاب الطلاق ، جنس آخر في خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

وفي مجموع النوازل : وللرجل أن يأذن لامرأته بالخروج إلى سبعة مواضع أحدها : إلى زيارة الأبوين ، وعيادتهما ، أو أحدهما ، وتعزيتهما ، أو تعزية أحدهما ، ...... ففي هٰذه الصور يجوز لها أن تخرج بغير إذن الزوج . (التاتارخانية : (۳/ ۱۵۶) كتاب النكاح ، الفصل الحادي والعشرون في بيان ما يصلح للزوج ، الخ ، ط: قديمي)

بہتر ورنہ اس کی اجازت کے بغیر بھی جا کر مسئلہ معلوم کرنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

۴۔گھر گرنے کا خوف ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکل سکتی ہے۔(۲)

ان حالات میں شوہر کے لئے بیوی کو روکنے کا حق نہیں ہوتا۔

شوہر کے مرنے کی خبر دی

''مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۹۹)

شوہر نے سفر میں طلاق دیدی

''شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۶۵)

---

(۱) وفي البحر : له منعها من الغزل ...... ومن مجلس العلم إلّا لنازلة وامتنع زوجها من سؤالها.
وفي الشامية : (قوله : ومن مجلس العلم) معطوف على قوله " من الغزل " ، فإن لم تقع نازلة وأرادت الخروج لتعلم مسائل الوضوء والصلاة إن كان الزوج يحفظ ذٰلک ويعلمها له منعها ، وإلّا فالأولىٰ أن يأذن لها أحياناً. (الدر مع الرد : (۳/ ۶۰۳ ، ۶۰۴) كتاب الطلاق ، مطلب في كلام المؤنسة ، ط: سعيد)

فإن أرادت أن تخرج إلى مجلس العلم بغير رضا الزوج ليس لها ذٰلک فإن وقعت نازلة إن سأل الزوج من العالم أو أخبرها بذٰلک لايسعها الخروج وإن امتنع من السوال يسعها الخروج من غير رضا الزوج وإن لم تقع لها نازلة لكن أرادت أن تخرج إلى مجلس العلم لتتعلم مسئلة من مسائل الوضوء والصلاة فإن كان الزوج يحفظ المسائل ويذكر عندها فله أن يمنعها وإن كان لا يحفظ فالأولىٰ أن يأذن لها أحياناً ، وإن لم يأذن فلا شيئ عليه . ولايسعها الخروج ما لم يقع لها نازلة. (البحر الرائق :(۴/ ۱۹۵) كتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ : (۲/ ۵۳) كتاب الطلاق ، جنس آخر في خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

التاتارخانية : (۳/ ۱۵۶) كتاب النكاح ، الفصل الحادي والعشرون في بيان مايصلح للزوج ، الخ ، ط: قديمي .

(۲) إنّها تخرج بغير الإذن أيضًا إذا كان في منزل يخاف السقوط عليها . (البحر الرائق : (۴/ ۱۹۵) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۳/ ۱۵۶) كتاب النكاح ، الفصل الحادي والعشرون في بيان مايصلح للزوج .الخ ، ط: قديمي .

شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے

ایسا شہر جس کا رقبہ (لمبائی چوڑائی) سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ لمبا ہے، اگر کوئی شخص اپنے مقام سے نکلتا ہے اور شرعی مسافت سے زیادہ مسافت طے کر لیتا ہے لیکن اپنے شہر کی حدود کو پار نہیں کر پاتا جیسا کہ بمبئی وغیرہ کا حال ہے، تو ایسی صورت میں جب تک وہ وسیع و عریض شہر کی حدود سے باہر نکل نہیں جائے گا تب تک وہ شرعی مسافر نہیں ہوگا۔ لہذا شہر کی حدود سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ حدود پار کرنے کے بعد شرعی احکام جاری ہوں گے۔(۱)

شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

"بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا" کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۹۹)

شہید حقیقی

شہید حقیقی کے بدن سے پہنے ہوئے شلوار، قمیص، لنگی، کرتا وغیرہ اتارا نہیں جائے

---

(۱) قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط، وفي الغياثية: هو المختار و عليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية، الصحيح ما ذكر أنّه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلّا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية الّتي تكون متصلة بفناء المصر فإنّه يقصر الصلاة وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗀 التاتارخانية: (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

🗀 الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

🗀 حلبي كبير في شرح منية المصلي: (۵۳٦، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

🗀 البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

گا، ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے کم ہیں تو مسنون عدد پورا کرنے کے لئے اور کپڑوں کا اضافہ کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے زیادہ ہیں تو زائد کپڑا اتار لیا جائے گا، اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہیں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے چمڑے کا لباس پوستین وغیرہ تو ان کو اتار لیا جائے گا، ہاں اگر ایسے لباس کے علاوہ جسم پر اور کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارے۔

ٹوپی، جوتا، ہتھیار، زرہ، بم، بارود وغیرہ ہر حالت میں اتار لیا جائے گا۔(۱)

اور شہید حقیقی کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا، اور مستقل کفن بھی نہیں دیا جائے گا، بلکہ جو کپڑے وہ پہنے ہوئے ہو، انہی کپڑوں میں غسل دئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا

---

(۱) (فینزع عنه مالا یصلح لکفن ویزاد) إن نقص ما علیه عن کفن السنة وینقص إن زاد لأجل إن (یتم کفنه) المسنون (قوله: فینزع عنه الخ) شروع فی أحکامه، والمراد بمالایصلح لکفن مثل الفرو والحشو والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لاالسراویل فلاینزع فی الاشبه، کذا فی الهندیة عن الهندوانی، وکذا لاینزع الفرو والحشو إذا لم یوجد غیره ...... (قوله: ویزاد إن نقص) فی المحیط: قیل أن قولهم یزاد وینقص، معناه یزاد ثوب جدید تکریما وینقص ماشاؤا ،وإن کان ما علیه یبلغ السنة، وقیل یزاد إذا قل وینقص إذا کثر حتی یبلغ السنة، وهٰذا أنسب بقوله لیتم کفنه قهستانی. قال فی البحر: وأشار إلی أنّه یکره أن ینزع عنه جمیع ثیابه ویجدد الکفن ذکر الاسبیجابی. (الدر مع الرد: (۲/۲۵۰) کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید)

الهندیة: (۱/۱۶۸) کتاب الصلاة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط: رشیدیه.

التاتارخانیة: (۲/۱۱۰، ۱۱۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم آخر فی تکفین الشهید، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲/۱۹۷) کتب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۱۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

حلبی کبیر شرح منیة المصلی: (ص: ۶۰۱، ۶۰۲) کتاب الصلاة، الفصل السابع فی الشهید، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

بدائع الصنائع: (۱/۳۲۴) کتاب الجنائز، فصل وأمّا الشهید، ط: سعید.

جائے گا۔(۱)

حقیقی شہید کے جسم سے اس کا خون صاف نہیں کیا جائے گا۔(۲)

البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی اور نجاست اس کے بدن یا کپڑوں کو لگ گئی ہو تو اسے

---

(۱) (ويصلى عليه بلاغسل و يدفن بدمه وثيابه) لحديث "زملوهم بكلومهم". (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۰) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه كذا في محيط السرخسي، ويدفن بدمه وثيابه كذا في الكافي. (الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۱۰۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۱۹۷) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبى كبير شرح المنية: (ص: ۶۰۱) كتاب الصلاة، الفصل السابع فى الشهيد، ط: سهيل اكيدمى لاهور.

(۲) (فيكفن بدمه) أى مع دمه من غير تغسيل لقوله ﷺ زملوهم بدمائهم، فإنّه ليس كلمة تكلم فى سبيل اللّٰه إلّا تأتى يوم القيامة تدمى، لونه لون الدم، والريح ريح المسك. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲/۱۹۷) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

(الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۰) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

حلبى كبير شرح المنية: (ص: ۶۰۱) كتاب الصلاة، الفصل السابع فى الشهيد، ط: سهيل اكيدمى لاهور.

الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۳۲۴) كتاب الجنائز، فصل وأمّا الشهيد، ط: سعيد.

دھودیا جائے گا۔(۱)

شہید حکمی

شہید حکمی وہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے مطابق آخرت میں شہادت کا درجہ نصیب ہوگا لیکن دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو عام مسلمانوں کی طرح غسل دے کر کفن پہنا کر، جنازہ کی نماز ادا کر کے دفن کیا جائے گا۔(۲)

شیشہ کا موزہ

''لوہے کا موزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۱)

---

(۱) ولو كان في ثوب الشهيد نجاسة تغسل كذا في العتابية . (الهندية : (۱/۱٦٨) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه)

وشهادة الدنيا بعدم الغسل إلّا لنجاسة أصابته غير دمه كما في أبي السعود . (رد المحتار : (۲/۲۵۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد)

(۲) (ويغسل الشهيد) عند الإمام (إن قتل جنبا...... أو صبياً أو مجنوناً أو قتل حائضاً أو نفساء..... أو ارتث) ...... (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل ، فيغسل، وهو شهيد في حكم الآخرة ، له الثواب الموعود للشهداء . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۱۹ ، ۵۲۰) كتاب الجنائز ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲/۲۵۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۳۲۰ ، ۳۲۱) كتاب الجنائز ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

ص

صاحب ترتیب

''صاحب ترتیب'' آدمی کے لئے فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے، اور صاحب ترتیب وہ ہے جس کی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے۔ ایسا آدمی فجر کی قضا ظہر کی قضا سے پہلے اور ظہر کی قضا عصر کی قضا سے پہلے پڑھے۔

اگر صاحب ترتیب آدمی نے ظہر کی قضا نماز فجر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو ظہر کی نماز فاسد ہو جائے گی اور فجر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد ظہر کی قضا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اسی طرح اگر عصر کی نماز کی قضا ظہر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی ظہر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد عصر کی قضا نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اسی طرح دوسری نمازوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔(۱)

---

(۱) والترتيب من الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق. (البحر الرائق: (۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

☞ الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم، يفوت الجواز بفوته...... فلم يجز...... فجر من تذكر أنّه لم يوتر لوجوبه عنده...... وفي الرد: (قوله: أداء و قضاء)...... فشمل ثلاث صور: ما إذا كان الكل قضاء أو البعض قضاء والبعض أداء، أو الكل أداء كالعشاء مع الوتر ط، ودخل فيه الجمعة، فإن الترتيب بينها و بين سائر الصلوات لازم فلو تذكر أنّه لم يصل الفجر يصليها ولو كان الإمام يخطب. (الدر مع الرد: (۶۵/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

☞ الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

☞ (الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي مادون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم. الخ (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۵۸)، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☞ الحلبي الكبير: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☞ فلو صلى فرضاً ذاكراً فائتة ولو كانت وتراً فسد فرضه فسادًا موقوفاً...... وإن قضى الفائتة المتروكة قبل خروج وقت الخامسة مما صلاه متذكر لها بطل وصف لاأصل ما صلاه متذكراً للفائتة قبلها أى قبل قضائها. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى)

لیکن اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہوجائے تو اس وقت یہ ترتیب باقی نہیں رہے گی، جس ترتیب سے بھی ادا کرے گا ادا ہوجائے گی۔(۱)

اگر کسی آدمی کی ایک نماز فوت ہوئی ہے، اور اس کو اگلی نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد آئی لیکن اس نے پہلے فوت شدہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اس نے دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز کی فرضیت سر دست فاسد ہوجائے گی اسی طرح اگر تیسری نماز پڑھی ہے تو تیسری نماز بھی سر دست فاسد ہوجائے گی، یہی حال چوتھی اور پانچویں نماز کا ہے، اگر پانچویں نماز کا وقت بھی نکل گیا اور پہلی فوت شدہ نماز کی قضا نہیں پڑھی گئی تو وہ تمام نمازیں جو پڑھی گئیں صحیح ہوجائیں گی اور صرف فوت شدہ پہلی ایک نماز کی قضا فرض ہوگی، کیونکہ اب یہ شخص صاحب ترتیب نہ رہا اور اس کی نمازوں میں ترتیب ساقط ہوچکی ہے کیونکہ جس طرح فوت شدہ قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان قضا نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے ترتیب قائم نہیں رہتی، اسی طرح ادا شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے بھی فوت شدہ نماز کی ترتیب ساقط ہوجاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وصيرورتها ستا. (قوله: وصيرورتها ستا) أي ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت ست صلوات لدخولها في حد الكثرة المفضية للحرج. (البحر الرائق: (۸۴/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۲۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

(۲) (أو فاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج (بخروج وقت السادسة) على الأصح ولو متفرقة. الخ. وفي الرد: (قوله: أو فاتت ست) يعني لايلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولابين الفوائت إذا كانت الفوائت ستا، كذا في النهر ...... وأطلق الست فشمل ما إذا فاتت حقيقة أو حكما كما في القهستاني والامداد. ومثال الحكمية ما إذا ترك فرضا و صلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فإن الخمس تفسد فسادا موقوفا كما سيأتي. فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما فقط. (الدر مع الرد: (۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد) =

مثلاً اگر کسی کی فجر کی نماز فوت ہوئی، اور فجر کی نماز فوت ہوگئی ہے یہ یاد ہوتے ہوئے بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز سر دست فاسد ہوگی، پھر اگر عصر کی نماز بھی فجر کی قضا ادا کرنے سے پہلے پڑھ لی تو یہ عصر کی نماز بھی عارضی طور پر فاسد ہوگی اور یہی حال اگلے روز کی فجر کی نماز تک رہے گا۔

اور اگر پچھلے دن کی فوت ہونے والی فجر کی نماز کی قضا اس دن کی فجر سے پہلے پڑھ لی تو فجر کی فوت شدہ نماز کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئیں، ان سب کی فرضیت باطل ہوگئی اور وہ تمام نمازیں نفل ہو جائیں گی، اور ان سب نمازوں کا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا دوسرے دن کی فجر کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی۔(۱)

= الهندية: (۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

فتح القدير: (۱/۴۲۸) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۸۴) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۰، ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) (وفساد) أصل (الصلاة بترك الترتيب موقوف) عند أبى حنيفة سواء ظنّ وجوب الترتيب أو لا (فإن كثرت و صار الفوائت مع الفائتة ستا ظهر صحتها) بخروج وقت الخامسة الّتى هى سادسة الفوائت؛ لأنّ دخول وقت السادسة غير شرط؛ لأنّه لو ترك فجر يوم وأدى باقى صلواته انقلبت صحيحة بعد طلوع الشمس (وإلّا) بأن لم تصر ستا (لا) تظهر صحتها بل تصير نفلا.

وفى الرد: (قوله؛ فإن كثرت) أى الصلاة الّتى صلاها تاركا فيها الترتيب، بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهٰذا التفريع لبيان قوله موقوف. وتوضيحه أنّه إذا فاتته صلاة ولو وتراً فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فإن قضاها قبل أن يصلى بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات الّتى صلاها قبل قضاء المقضية نفلا، وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة و صارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة؛ لأنّه ظهرت كثرتها و دخلت فى حد التكرار المسقط للترتيب. (الدر مع الرد: (۲/۷۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: ط: سعيد) =

اور صرف ایک فوت شدہ فجر کی قضا نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کو اپنی ایک یا زیادہ فوت شدہ نمازیں (جس کی مقدار چھ سے کم ہے) نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائیں تو وہ نماز نفل ہو جائے گی، ایسی صورت میں اس نماز کو دو رکعتیں پڑھ کر ختم کر دینا چاہئے پھر اس کے بعد فوت شدہ نمازوں کو ترتیب

= البحر الرائق : (۸۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ٣٦١) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۲۴/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

حلبي كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض و واجب و سنة) لف نشر مرتب وجميع أوقات العمر وقت للقضاء إلّا الثلاثة المنهية . (الدر مع الرد : (٦٦/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۸۰/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

وفي الرد : (قوله : يوم الخندق) وذلك أن المشركين شغلوا رسول الله ﷺ عن أربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ماشاء الله تعالىٰ فأمر بلالا فأذن ثمّ أقام فصلى الظهر ثمّ أقام فصلى العصر ثمّ أقام فصلى المغرب ثم أقام فصلى العشاء . (رد المحتار : (٦٢/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

جامع الترمذى: (۴۳/۱) أبواب الصلاة، باب ماجاء فى الرجل تفوته الصلاة بأيتهنّ يبدأ، ط: سعيد.

صحيح البخارى: (۵۹۰/۲) كتاب المغازى، باب غزوة الخندق وهى الأحزاب، ط: قديمى.

حلبي كبير: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۵۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترك عمدا أو سهوا أو بسبب نوم. (الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۷۹/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

الفقه الإسلامى و أدلّته : (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة ، الفصل التاسع المبحث الثانى قضاء الفوائت ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

سے ادا کر کے وقتی نماز پڑھے۔(۱)

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

صبح صادق کے بعد سفر کرنا

جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ

(۱) و فی الفقه الإسلامی و أدلّته: ولو تذكّر المصلی الیسیر من الفوائت فی أثناء فرض الصلاة، ولو صبحا أو جمعة، إماما أو غیره، قطع صلاته وجوبا إذا لم یتم رکعة بسجدتیها إذا کان منفرداً أو إماماً ویتبعه المأموم، فإن کان ماموما فلایقطع الفوائت فی وقت ضروری، فإن کان قد أتمّ رکعة بسجدتیها، ندب له أن یضم إلیها رکعة أخری بنیة النفل، وسلم، ورجع للفائتة، وإن تذکر بعد رکعتین من الثنائیة أو الثلاثیة، أو بعد ثلاث من الرباعیة أتمّها؛ لأنّ ماقارب الشیئ یعطی حکمه، ثمّ صلی الفوائت، ثمّ یعید الحاضرة ندبًا فی وقتها إن کان باقیا. الفقه الإسلامی وأدلّته: (۱۳۴/۲) الترتیب فی قضاء الفوائت ومتی یسقط الترتیب؟ المبحث الثانی: قضاء الفوائت، ط: مکتبه حقانیه، پشاور)

(۲) وفی الحجة : رجل یصلی الجمعة فتذکر أنّه لم یصل صلاة الفجر فهٰذه المسئلة علی ثلاثة أوجه : إما أن یکون فی أول الجمعة بحیث لو قضی الفجر یدرک الجمعة رکعة منها ، أو لایدرک الجمعة ولکن یدرک الوقت ، أو فی آخر الوقت بحیث لایمکنه الظهر فی وقتها ، ففی الوجه الأوّل بالاتفاق یقضی الفجر ویصلی الجمعة ، وفی الوجه الآخر حیث یفوت الوقت بالاتفاق لایقضی الفجر و یدرک الجمعة ، وفیما إذا کان یدرک الوقت فیؤدی الظهر ولکن لایدرک الجمعة ، فعند أبی حنیفة و أبی یوسف یصلی الفجر ثمّ الظهر ، وعند محمد یصلی الجمعة ثم یقضی الفجر . (التاتارخانیة : (۲/ ۲۱) ، کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة ، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات ، ط: قدیمی)

الحلبی کبیر: (۵۶۴) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الجمعة ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الهندیة: (۱/ ۱۲۲) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط: رشیدیه.

رد المحتار : (۲/ ۶۵) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت . ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/ ۲۵۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، الفصل الثانی ، کیفیة فرضیتها ، ط: سعید .

روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ روزہ شروع ہوتے وقت مسافر نہیں تھا۔(۱)

اگر کسی کا رمضان المبارک کے دن میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ ہے رات سے نہیں تو اس آدمی کے لئے بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

جس دن سفر کرے اس دن رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے، جب کہ صبح صادق ہونے سے پہلے سفر کر چکا ہو اور آبادی کی حدود سے بھی نکل چکا ہو اگر پہلے سے صرف سفر کا ارادہ ہے، اور سفر کا آغاز صبح صادق کے بعد کرے، یا صبح صادق سے پہلے پہلے آبادی کی حدود سے باہر نہ نکلے، تو اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس دن کے بعد سفر کے ایام میں رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔(۲) باقی بعد

---

(۱) (قوله : لمن خاف زيادة المرض الفطر) ...... أطلق فى المرض فشمل ما إذا مرض قبل طلوع الفجر أو بعده بعد ما شرع بخلاف السفر فإنّه ليس بعذر فى اليوم الّذى إنشاء السفر فيه ولايحلّ له الإفطار وهو عذر فى سائر الأيام ، كذا فى الظهيرية . (البحر الرائق : (۲/۲۸۱، ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد)

(كما يجب على مقيم إتمام) صوم (يوم منه) أى رمضان (سافر فيه) أى فى ذلك اليوم. وتحته فى الشامية: (قوله: كما يجب على مقيم الخ) لما قدمناه أوّل الفصل أن السفر لايبيح الفطر، وإنّما يبيح عدم الشروع فى الصوم، فلو سافر بعد الفجر لايحلّ الفطر، قال فى البحر: وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لايحلّ فطره فى ذلك اليوم. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحه لعدم الصوم، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصه الفتاوىٰ : (۱/۲۶۵) كتاب الصوم ، جنس آخر ، قبيل الفصل السادس فى الاعتكاف ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الاعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

(۲) (قوله : وللمسافر وصومه أحبّ إن لم يضره) أى جاز للمسافر الفطر ؛ لأنّ السفر لايعرى عن المشقة فجعل نفسه عذراً ...... وفى الولوالجية : والسفر الّذى يبيح الفطر هو الّذى يبيح القصر . (البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الاعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه. =

میں قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

صبح کے وقت کے لئے دعا

حضرت صخرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ''اے اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما'' یعنی اگر میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ (صبح) میں علم طلب کرنے میں مشغول ہوں یا اپنے ذریعہ معاش میں مصروف ہوں یا سفر وغیرہ کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو'' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو ان کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔

اور حضرت صخرہؓ جو ایک بزنس مین تھے اس دعا کی برکت حاصل کرنے کے لئے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ ہی میں روانہ کرتے تھے چنانچہ وہ مالدار ہوئے اور ان

= المراد سفر خاص وهو الّذى تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر الخ . (شامى: (۱۲۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(لمسافر) سفراً شرعياً (الفطر) يوم العذر إلّا السفر كما سيجيئ . وتحته فى الشامية: (قوله لمسافر) خبر عن قوله الاتى الفطر وأشار باللام إلى أنّه مخير ولكن الصوم أفضل إن لم يضره كماسيجيئ (قوله: سفراً شرعياً أى مقدرا فى الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها......(قوله: إلّا السفر) استثناء من عموم العذر، فإنّ السفر لايبيح الفطر يوم العذر. (الدر مع الرد: (۴۲۱/۲ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

(۱) (وقضوا) لزوماً (ماقدروا بلافدية و) بلا (ولاء) . (الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد)

فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه جميع ما أدرك فإن لم يصحّ حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية . (الهندية : (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲۹۲/۲) كتاب الصوم ، نوع منه ، ط: قديمى .

البحر الرائق : (۲۸۵/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

کے مال میں بہت اضافہ ہوا۔(۱)

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرةؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین عمل ایسے ہیں جو ختم نہیں ہوتے ان میں سے ایک مسجد یا وہ مسافر خانہ ہے جس کو مسافروں کے لئے بنوا گیا ہو۔(۲)

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدی رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: اللّٰهم بارک لأمتی فی بکورها، وکان إذا بعث سریة أو جیشا بعثهم من أوّل النّهار، وکان صخر تاجراً فکان یبعث تجارته أوّل النّهار فأثری وکثر ماله. (مشکاة المصابیح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)
- أبوداؤد: (۳۵۷/۱) کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، ط المکتبة الحقانیه ملتان.
- إحیاء علوم الدین: (۲۳۴/۲) کتاب آداب السفر، الادب السادس، الفصل الثانی، ط: دار القلم، بیروت لبنان.
- سنن ابن ماجه: (۱۶۲/۲) أبواب التجارات باب مایرجی من البرکة فی البکور، ط: قدیمی.
- جامع الترمذی: (۲۳۰/۱) أبواب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ط: سعید.
- مسند أحمد: (۴۱۷/۳) رقم الحدیث: ۱۵۴۸۱، ومن حدیث صخر، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.
- صحیح ابن حبان: (۶۳/۱۱) رقم الحدیث: ۴۷۵۵، ذکر مایستحب للمرء أن یکون إنشاءه الحرب وابتداء الأمور فی الأسباب بالغدوات تبرکا بدعاء المصطفی ﷺ، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.
- مسند الطیالسی: (۵۷۵/۲)، رقم الحدیث: ۱۳۴۳، اللّٰهم بارک لأمتی فی بکورها۔ صخر الغامدی، دار هجر، بیروت.
- السنن الکبری للبیهقی: (۱۲۰/۸) رقم الحدیث: ۸۷۸۲، باب الوقت الّذی یستحب فیه توجیه السریة، مؤسسة الرسالة، بیروت.
- سنن دارمی: (۲۸۳/۲)، رقم الحدیث: ۲۴۳۵، باب بارک لأمتی فی بکورها، ط: دارالکتاب العربی، بیروت.

(۲) سنن أبی داؤد: (۴۲/۲)، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی الصدقة عن المیت، ط: مکتبه حقانیه، ملتان.
- جامع الترمذی: (۲۵۶/۱) کتاب الأحکام، باب ماجاء فی الوقف، ط: سعید.
- سنن النسائی: (......) کتاب الوصایا، فضل الصدقه عن المیت، ط: قدیمی.
- مسند أحمد بن حنبل: (۳۷۲/۲) رقم الحدیث: ۸۸۳۱، مسند أبی هریرة، ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة.
- صحیح ابن خزیمه: (۱۲۲/۴) رقم الحدیث: ۲۴۹۴، کتاب الزکاة، باب ذکر الدلیل علی أن أجر الصدقة المحبسة یکتب للمحبس بعد موته مادامت، ط: المکتب الإسلامی، بیروت. =

صدقۂ فطر اور مسافر

مسافر پر صدقۂ فطر شرائط کے ساتھ واجب ہے اور وہ جہاں ہوگا وہاں کی قیمت کے اعتبار سے صدقۂ فطر ادا کرے گا۔(۱)

= صحیح ابن حبان : (۲۸۶/۷) رقم الحدیث : ۳۰۱۶ ، کتاب الجنائز ، فصل فی الموت و فی مایتعلق به من راحة ، ذکر البیان بأنّ عموم هٰذه اللفظة انقطع عمله لم یرد بها کل الأعمال ، ط: مؤسسة الرسالة ، بیروت .

مسند أبی یعلی : (۳۴۳/۱۱) رقم الحدیث : ۶۴۵۷ ، شهر بن حوشب عن أبی هریرة ، ط: دار المامون للتراث العربی ، بیروت .

السنن الکبری للبیهقی : (۲۷۸/۶) رقم الحدیث : ۱۳۰۱۱ ، کتاب الوصایا ، باب الدعاء للمیت ، ط: دائرة المعارف هند .

شرح السنة: (۳۰۰/۱) باب من ترک علما ینتفع به، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلّا من ثلاثة إلّا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعو له . (مشکاة المصابیح: (۳۲/۱) کتاب العلم ، الفصل الأوّل ، ط : قدیمی .

وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ مما یلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا ترکه أو مصحفا ورّثه أو مسجدا بناه أو بیتا لابن السبیل بناه، أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله فی صحته و حیٰوته تلحقه من بعد موته. رواه ابن ماجه والبیهقی فی شعب الإیمان. (مشکاة المصابیح: (۳۶/۱) کتاب العلم، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۲) مقدمة ، باب ثواب معلم النّاس الخیر ، ط: قدیمی .

الصحیح لمسلم: (۴۱/۲) کتاب الوصیة، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ط: قدیمی.

رد المحتار: (۱۲۲/۴) کتاب الجهاد، مطلب فی بیان من یجری علیهم الأجر بعد الموت، ط: سعید.

(۱) (تجب علی کل) حر (مسلم)...... (ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلیة) کدینه و حوائج عیاله (وإن لم ینم) کما مرّ. (الدر المختار مع الرد: (۳۵۸/۲، ۳۶۰)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید)

(قوله : تجب علی کل حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنه و ثیابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبیده عن نفسه اهـ) ...... وهی وجبت لإغناء الفقیر للحدیث اغننوهم فی هٰذا الیوم عن المسئلة والإغناء من غیر الغنٰی لایکون والغنٰی الشرعی مقدر بالنصاب وشرط أن یکون فاضلا عن حوائجه الأصلیة ؛ لأنّ المستحق بالحاجة کالمعدوم کالماء المستحق للعطش . (البحر الرائق : (۲۵۲/۲) ، کتاب الزکاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعید) =

صدقۂ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وطن میں رہتے ہوئے اس پر صدقۂ فطر واجب ہو، تو اس پر سفر کی حالت میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(۱)

= ☜ ومنها الغناء فلايجب الأداء إلّا على الغنىٰ . (بدائع الصنائع : (۲/ ۶۹) كتاب الزكاة، فصل وأمّا بيان من تجب عليه صدقة الفطر ، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ الهندية : (۱/ ۱۹۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

☜ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

☜ فصل وأمّا مكان الأداء وهو الموضع الّذى يستحب فيه إخراج الفطر ، روى عن محمد أنّه يؤدى زكاة المال حيث المال ، ويؤدى صدقة الفطر عن نفسه و عبيده حيث هو . الخ (بدائع الصنائع : (۲/ ۷۵) ، قبيل كتاب الصوم ، ط: سعيد)

(۱) (قوله : تجب على كل حر مسلم ذى نصاب فضل عن مسكنه و ثيابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبيده عن نفسه اهـ) ...... وهى وجبت لإغناء الفقير للحديث اغنوهم فى هذا اليوم عن المسئلة والإغناء من غير الغنىٰ لايكون والغنىٰ الشرعى مقدر بالنصاب وشرط أن يكون فاضلا عن حوائجه الأصلية ؛ لأنّ المستحق بالحاجة كالمعدوم كالماء المستحق للعطش . (البحر الرائق : (۲/ ۲۵۲) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

☜ (الدر المختار : (۲/ ۳۵۸ ، ۳۶۰) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

☜ المسافر والمريض إذا أفطر فى رمضان لاتبطل عنهما صدقة الفطر؛ لأنّ سبب الوجوب موجود فى وقت الوجوب فى حقهما وهو طلوع الفجر يوم الفطر...... صدقة الفطر لاتجب إلّا على حر غنى مسلم، والغنى أن يملك نصاباً أو ماقيمته قيمة النصاب فاضلاً عن مسكنه وثيابه وأثاث بيته. الخ (الولوالجية: (۱/ ۲۴۴، ۲۴۵) كتاب الصوم، وأمّا صدقة الفطر، الفصل الرابع ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه)

☜ الهندية : (۱/ ۱۹۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

☜ الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

☜ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۲۷۲) كتاب الصوم الفصل السابع فى صدقة الفطر، ط: المكتبة حبيبية كوئٹه.

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۵۳۴) كتاب الزكاة، صدقة الفطر، ط: دار الحديث، القاهرة.=

صدقۂ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے

صدقۂ فطر میں قیمت کے حساب سے فطرہ ادا کرتے وقت آدمی جہاں ہے وہاں کا حساب ہوگا، جہاں ادا کر رہا ہے وہاں کی قیمت کا حساب نہیں ہوگا مثلاً ایک آدمی سعودی عرب میں رہتا ہے اور اس کا صدقۂ فطر پاکستان میں گندم سے ادا کیا جا رہا ہے تو پونے دو کلو گندم کی جو قیمت سعودی عرب میں ہوگی اس حساب سے پاکستانی کرنسی کے حساب سے جتنی رقم بنے گی اتنی رقم پاکستان میں ادا کرنا لازم ہوگا، اس سے کم ادا کرنے سے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا البتہ زیادہ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔(۱)

= التاتارخانية: (۳۱۷/۲) كتاب الصوم، الفصل الثالث عشر فی صدقة الفطر، ط: قديمی.
فتح باب العناية بشرح النقاية: (۵۵۰/۱) كتاب الزكاة، فصل صدقة الفطر، شروط وجوب الفطرة، ط: سعيد.

(۱) والمعتبر فی الزكاة فقراء مكان المال، وفی الوصية مكان الموصی، وفی الفطرة مكان المؤدی عند محمد، وهو الأصح. وفی الرد: (قوله: مكان المؤدی) أی لامكان الرأس الّذی يؤدی عنه (قوله: وهو الأصح) بل صرح فی النهاية والعناية بأنّه ظاهر الرواية كما فی الشرنبلالية وهو المذهب كما فی البحر، فكان أولیٰ ممّا فی الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدی عنه. قال الرحمتی: وقال فی المنح فی آخر باب صدقة الفطر: الأفضل أن يؤدی عن عبيده وأولاده وحشمه حيث هم عند أبی يوسفؒ وعليه الفتوی و عند محمد حيث هو. قلت: لكن فی التاتارخانية: يؤدی عنهم حيث هو وعليه الفتوٰی وهو قول محمدؒ ومثله قول أبی حنيفة وهو الصحيح. (الدر مع الرد: (۳۵۵/۲، ۳۵۶) كتاب الزكاة، باب المصرف، قبيل باب صدقة الفطر، ط: سعيد)

وفی تقريرات الرافعی: (قوله فليراجع) المتبادر من اعتبار فقراء مكان المال مكانه وقت وجوب الزكاة، ثمّ رأيت فی الفتح مايدل عليه حيث قال والمعتبر فی الزكاة مكان المال وفی زكاة الفطر مكان الرأس المخرج عنه فی الصحيح مراعاة لايجاب الحكم محل وجود سببه، اهـ تأمل. (قوله: قلت لكن الخ) فقد اختلف التصحيح فيرجع إلى ظاهر الرواية. (تقريرات الرافعی علی حاشية ابن عابدين: (۱۴۱/۲) فی آخر باب المصرف، ط: سعيد)

فتاوی رحيميه: (۱۰۴/۷، ۱۹۵) كتاب الزكاة، باب ما يتعلق فی صدقة الفطر، ط: دارالاشاعت کراچی.

والمعتبر فی الزكاة مكان المال فی الروايات كلها وفی صدقة الفطر مكان الرأس المخرج عنه فی الصحيح مراعاة لإيجاب الحكم فی محل وجود سببه، كذا فی فتح القدير وصحح فی المحيط =

صلوٰۃ التسبیح

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= أنّه في صدقة الفطر يؤدى حيث هو ولايعتبر مكان الرأس من العبد والولد لأن الواجب في ذمة المولى حتى لو هلك العبد لم يسقط عنه فاختلف التصحيح كما ترى فوجب الفحص عن ظاهر الرواية والرجوع اليها والمنقول في النهاية معزيا إلى المبسوط أن العبرة لمكان من تجب عليه لا بمكان المخرج عنه موافقا لتصحيح المحيط، فكان هو المذهب ولهٰذا اختاره قاضي خان في فتاواه مقتصرا عليه وحكى الخلاف في البدائع فعن محمد يؤدى عن عبيده حيث هو وهو الأصح و عند أبي يوسف حيث هم وحكى القاضي في شرح مختصر الطحاوى: إنّ أباحنيفة مع أبي يوسف.
(البحر الرائق: (۲/۲۵۰) كتاب الزكاة في آخرباب المصرف، ط: سعيد)

(۱) (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرارا وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها هو المختار ؛ لأنّه ترك لعذر ، تجنيس ، قيل إلّا سنة الفجر . وفي الرد : (قوله : هو المختار) وقيل : الأفضل ترخيصاً ، وقيل : الفعل تقرّباً ، وقال الهندواني : الفعل حال النزول والترك حال السير ، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة ، وقيل سنة المغرب أيضاً ، بحر . قال في شرح المنية والأعدل ماقاله الهندواني . قلت : والظاهر أن ما في المتن هو هذا وأنّ المراد بالأمن والقرار والنزول ، وبالخوف والفرارا ، السير . الخ (الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) ، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، قبيل في مطلب الوطن الأصلي دون الإقامة ، ط: سعيد)

☜ الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

☜ التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر ، ط:قديمي .

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۴۵) كتاب الصلاة فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

ض

ضیافت کرنا

سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے، لیکن دعوت میں جانے کے لئے ہدیہ تحائف دینے کو لازم سمجھنا غلط اور مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔(۱)

ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا

اگر کسی آدمی نے نفل روزہ رکھا، اور اس کو کسی آدمی نے کھانے کی دعوت دی اور یہ دعوت میں شریک ہوا، تو اب اگر کھانے میں شرکت نہ کرنے سے مہمان کی دل شکنی ہوگی تو اس عذر کی وجہ سے نفل روزہ توڑنا جائز ہوگا مگر بعد میں اس روزہ کی قضا ضروری ہوگی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ دل شکنی نہیں ہوگی تو روزہ نہ توڑے۔

رمضان المبارک میں روزہ کے دوران کسی کی دعوت کو قبول کرنا اور روزہ کو توڑنا

---

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال : لمّا قدم النبي ﷺ المدينة نحر جزوراً أو بقرة . (أبو داؤد : (۲/۱۷۰) كتاب الأطعمة ، باب الطعام عند القدوم من السفر ، ط: المكتبة الحقانية ملتان)

صحيح البخاري : (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد ، باب الطعام عند القدوم ، ط: قديمي .

ولو ذبح (للضيف لا) يحرم ؛ لأنّه سنة الخليل وإكرام الضيف إكرام الله تعالىٰ . (الدر المختار : (۶/۳۰۹) ، آخر كتاب الذبائح ، ط: سعيد)

مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي .

السنن الكبرى للبيهقي : (۵/۳۹۹) ، رقم الحديث : ۱۰۲۸۱ ، كتاب الحج ، باب الطعام عند القدوم ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

مستخرج أبي عوانة : (۵/۴۰۰) رقم الحديث : ۳۹۳۸ ، ابتداء كتاب البيوع ، باب ذكر الخبر الموجب على الوزن أن يرجح إذا وزن .

شرح السنة : (۱۱/۱۹۰) ، رقم الحديث : ۲۷۶۷ ، باب من قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ، ط: المكتب الإسلامي ، دمشق بيروت .

کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

(۱) والصحيح من المذهب أن ينظر في ذلك إن كان صاحب الدعوة ممّن يرضى بمجرّد حضوره ولايتأذى بترك الإفطار لايفطر ، وإن كان يعلم أنّه يتأذّى بترك الإفطار يفطر و يقضى...... وهذا كله فى التطوع ، فأمّا فى الفرض والواجب لايحل الإفطار إلّا بعذر .
(التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمى)
☜ الهندية: (۱/۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ، ط: رشيديه.
☜ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵٦٨) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .
☜ البحر الرائق : (۲/۲۸۷ ، كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .
☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيح لعدم الصوم، ط: سعيد.

ط

طالب علم سفر کے دوران مرجائے

اگر طالب علم دین حاصل کرنے کے دوران یا اس غرض سے شروع کئے گئے سفر کے دوران انتقال کرجائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔(۱)

البتہ دنیوی اعتبار سے تجہیز و تکفین، غسل وغیرہ اسی طرح دیا جائے گا جس طرح عام مُردوں کو دیا جاتا ہے۔(۲)

طلاق دے دی سفر میں

''شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۶۵)

---

(۱) وإلّا فالمرتث شهيد الآخرة، وكذا الجنب ونحوه ...... ومن مات وهو يطلب العلم، وفي الرد: (قوله: وهو يطلب العلم) بأن كان له اشتغال به تأليفا أو تدريسا أو حضورا فيما يظهر، ولو كل يوم درساً، وليس المراد الانهماک. (الدر مع الرد: (۲/۲۵۲) صلاة الجنائز، باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، ط: سعيد)

🗀 حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) البحث السابع في الشهيد والمراد به الحكمي أي الّذي يتعلق به نوع مخصوص من أحكام الشرع الجارية على المكلفين في الدنيا، وأمّا الشهيد الحقيقي الّذي وعده اللّٰه الثواب المخصوص فليس ممّن يتعلق به الأحكام الجارية على المكلفين غير الاعتقاد بأنّه قتل في سبيل اللّٰه ومن ألحق به واللّٰه أعلم بمن قتل في سبيله. (حلبي كبير: (۵۹۹) فصل في الجنائز، البحث السابع في الشهيد، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

🗀 (أو ارتث بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترک الغسل فيغسل، وهو شهيد في حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗀 خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه.

🗀 الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۲) باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، ط: سعيد.

🗀 البحر الرائق: (۲/۱۹۸)، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

طلاق کی خبر بعد میں ملی

شوہر نے سفر میں طلاق دی، یا اس کا انتقال ہوا، اور بیوی کو اس کی اطلاع چند مہینے کے بعد ملی، تو اس کی عدت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جس وقت شوہر نے طلاق دی ہے یا اس کا انتقال ہوا ہے اس وقت سے حساب کرے، اگر اس حساب سے طلاق کی صورت میں تین ماہواری گزر چکی ہیں، اور وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن گزر چکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی، اب شروع سے دوبارہ عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر فورا خبر ملی تو پوری عدت یا عدت کی مدت کچھ باقی ہے تو بقیہ عدت گزارنا واجب ہوگا۔(۱)

طلب علم کے لئے سفر کرنا

''علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۹۸/۱)

طواف ہوائی جہاز پر سوا ہو کر کرنا

''جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۲/۱)

---

(۱) ابتداء العدة فی الطلاق عقیب الطلاق و فی الوفاة عقیب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتی مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها ، کذا فی الهدایة ۔ (الهندیة : ۱/ ۵۳۱ ، ۵۳۲) کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه)

و فی الأصل لو کان الزوج غائباً فطلق امرأته أو مات والمرأة لاتعلم بذلک تجب العدة من وقت الطلاق والموت . (خلاصة الفتاویٰ : (۱۱۸/۲) کتاب الطلاق ، الفصل الثامن فی العدة، الجنس الثانی ، ط: المکتبة الحبیبیه کوئته)

(ومبدأ العدة بعد الطلاق و) بعد (الموت) علی الفور (وتنقضی العدة وإن جهلت) المرأة (بهما) أی بالطلاق والموت ؛ لأنّها أجل فلایشترط العلم بمضیه سواء اعترف بالطلاق أو أنکر. (الدر المختار مع الرد : (۵۲۰/۳) کتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعید)

وإذا بلغ المرأة طلاق زوجها أو موته فعلیها العدة من یوم مات أو طلق عندنا . وفی الصغری: وعلمها لیس بشرط لانقضاء العدة . (التاتارخانیة : (۴۸/۴) کتاب الطلاق ، الفصل الثامن والعشرون فی العدة ، ط: قدیمی)

البحر الرائق : (۱۴۴/۴) کتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعید .

طویل دن والے علاقے

''چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۱/۱)

طویل راستہ اختیار کرنا

منزل مقصود کے دو راستے ہیں ایک قریبی اور ایک دور کا ہے، قریبی راستہ سے جانا چاہتا تھا مگر طویل راستہ کو صرف اس لئے اختیا کیا تا کہ سفر کی رخصتیں مثلاً قصر وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں تو یہ جائز ہے۔(۱)

طویل عرصہ شب و روز والے علاقے

جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا هٰكذا فى فتاوى قاضيخان . (الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قال أبو حنيفة: إذا خرج إلى المصر فى طريق ثلاثة أيّام وأمكنه أن يصل إليه من طريق آخر فى يوم واحد قصر...... ابن سماعة: مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها إن أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة يوم لايقصر، وإن أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة. (الفتاوى التاتارخانية: (۶/۲ ، ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أدنٰى مدة السفر الّذى يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمى)

الرجل إذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا ، وإن سلك الأقصر يتم . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر فى الأوّل لاالثانى. (الدر المختار مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم به المسافر ، ط: سعيد .

کے اوقات کا بھی تعین کیا جائے گا۔(۱)

سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہئے جو ان سے قریب ہیں، اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

اگر مسافر کسی ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں نہ تو وضو کرنے کے لئے پانی ہے اور نہ تیمّم کرنے کے لئے مٹی ہے، مثلاً ہوائی جہاز میں ہے یا ناپاک جگہ میں مقید ہے یا ٹرین میں نہ تو پانی ہو اور نہ ہی تیمّم کرنے کی کوئی صورت ہو، اور وقت نکلنے تک پانی یا مٹی ملنے کی کوئی امید بھی نہیں تو اس صورت میں تشبہ بالمصلی کرے یعنی صرف نماز کی ہیئت اور شکل بنائے قیام، رکوع اور سجدہ کرے، اس میں قراءت وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھے اور بعد میں جب پانی وغیرہ مل جائے وضو یا تیمّم کر کے قضا کرے۔(۲)

---

(۱) ویجری ذٰلک فیما لو مکث الشمس عند قوم مدة..... قال فی امداد الفتاح ، قلت: و کذٰلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والإجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الأئمة الشافعیة و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدیر مقول به إجماعا فی الصلوات. (رد المحتار: (۳۶۵/۱)، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار، ط: سعید)

نظام الفتاویٰ: (۴۷/۱، ۴۸) کتاب الصلاة ، ط: رحمانیہ لاہور۔

احسن الفتاویٰ: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة، طویل النہار مقامات پر اوقات نماز و روزہ، ط: سعید۔

عزیز الفتاویٰ: (۱۹۷/۱) کتاب الصلاة ، فصل فی مواقیت الصلاة ، دار الاشاعت کراچی

(۲) (و المحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورین) بأن حبس فی مکان نجس ولایمکنه إخراج تراب مطهر وکذا العاجز عنهما لمرض (یؤخرها عنده . و قالا : یتشبه) بالمصلین وجوبا فیرکع ویسجد إن وجد مکانا یابساً وإلّا یؤمی قائماً ثمّ یعید کالصوم (به یفتی وإلیه صح رجوعه). (الدر المختار مع الرد : (۲۵۲/۱ ، ۲۵۳) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، مطلب فی فاقد الطهورین، ط: سعید) =

ظ

ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے

''جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱۶۷/۱)

= الهندية: (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/ ۱۴۴) باب التيمّم، ط: سعيد.

وفي البحر أيضاً: (۱/ ۱۶۴) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فروع، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/ ۱۸۶) كتب الطهارة، الفصل الخامس في التيمّم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ومن لا يجوز له، ط: قديمي.

ع

عام موزہ پر مسح کا حکم

''سوتی موزہ پر مسح کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۵۳)

عدت میں حج کا سفر کرنا

عدت کی حالت میں عورت کے لئے سفر میں جانا جائز نہیں، یہاں تک کہ حج کے سفر کے لئے بھی جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

(۱) وتعتد المعتدة فی المكان الّذی تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفی الجامع الصغير للحسامی والمعتبر والمنزل الّذی تسكن فيه يوم الفرقة...... وفی الخانية : المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولايسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۴/۵۳ ـ ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحيض، نوع آخر فی بيان مايلزم المعتدة فی عدتها الخ، ط: قديمی)

وفيه أيضاً : وفی شرح الطحاوی : والمرأة فی وجوب الحج عليها كالرجل ، غير أن لها شرطين شابة كانت أو عجوزا ، أحدهما : أن يكون خروجها مع زوجها أ ومع ذی رحم محرم ، والشرط الثانی أن تكون خالية عن العدة ، عدة وفاة كانت أو عدة طلاق ، الخ . (التاتارخانية : (۲/۳۳۰) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمی)

(و) مع (عدم عدة عليها مطلقاً) أية عدة كانت ابن ملک . (والعبرة لوجوبها) أی العدة المانعة من سفرها ، وفی الرد (قوله : و مع عدم عدة . الخ) أی فلايجب عليها الحج إذا وجدت. (الدر مع الرد : (۲/۴۶۵) ، كتاب الحج ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً : (وتعتدان) أی معتدة طلاق و موت (فی بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه . (الدر مع الرد : ۳/۵۳۶) ، كتاب الطلاق ، فصل فی الحداد ، ط: سعيد)

وعلى المعتدة أن تعتد فی المنزل الّذی يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا فی الكافی ...... المعتدة لا تسافر لاللحج ولا لغيره . الخ . (الهندية: (۱/۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد ، ط: رشيديه)

وفيه أيضاً: (ومنها عدم قيام العدة فی حق المرأة) عدة وفاة كانت أو عدم طلاق...... فلاتخرج المرأة إلى الحج فی عدة طلاق أو موت الخ. (الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

فتح باب العناية : (۱/۶۰۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

اگر وہ عدت کی حالت میں حج کے سفر کے لئے بھی جائے گی تو گنہگار ہوگی، لہذا ایسی صورت میں اس سال نہ جائے بلکہ آئندہ سال محرم کے ساتھ جائے، اور اگر حج کے لئے جا نہ سکی تو حج بدل کی وصیت کر دے۔(۱)

عدت میں سفر کرنا

عدت کے دن گھر میں گزارنا ضروری ہیں، ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، اس لئے عدت میں سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ شدید ضرورت میں نکلنے کی اجازت ہوتی ہے، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، مثلاً ایسی ضرورت کہ اس کے لئے نکلنا ضروری ہے نہ نکلنے کی صورت میں شدید نقصان کا اندیشہ ہے، اور متبادل کوئی صورت نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانا یا ایسا کوئی سرکاری معاملہ ہو کہ اگر اس کے لئے عورت نہیں جائے گی تو شدید نقصان ہوگا، اور متبادل کوئی صورت نہیں، یا عدت

---

(۱) وأمن الطريق شرط وجوب الأداء فيجب الإيصاء إن منع المرض أو خوف الطريق أو لم يوجد زوج ولا محرم. (رد المحتار: (۲/ ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

فتاوی رحیمیہ: (۸/ ۶۶) سوال نمبر: ۶۹، ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، کتاب الحج، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وتعتد المعتدة في المكان الّذي تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفي الجامع الصغير للحسامي والمعتبر والمنزل الّذي تسكن فيه يوم الفرقة...... وفي الخانية: المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولايسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۴/ ۵۳ ـ ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان مايلزم المعتدة في عدتها الخ، ط: قديمي)

وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الّذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي ...... المعتدة لا تسافر لاللحج ولا لغيره. الخ. (الهندية: (۱/ ۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

(وتعتدان) أي معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلّا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذٰلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه، (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

پوری کر کے آنے کی مہلت نہیں ملتی تو ان صورتوں میں نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

عزیز و اقارب بیمار ہوں تو ان کی عیادت کے لئے عدت کے دوران جانا اور سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا

''جہاز پر سوار ہوکر عرفات سے گزرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۷۳)

علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

علم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔فرض عین ۲۔فرض کفایہ ۳۔اور مندوب (۲)

دین کے ضروری علم مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور روزمرہ کے معاملات کے مسائل کا

---

(۱) وجوّز في القنية : خروجها لإصلاح مالابدّ لها منه كزراعة ......ولايخرجان منه (إلّا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذٰلک من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه . و تحته في الشامية : (قوله : لأن نفقتها عليها) ...... وأمّا الخروج للضرورة فلا فرق فيه بينهما كما نصوا عليه فيما يأتي ، فالمراد به هنا غير الضرورة. (الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل في الحداد ، ط: سعيد)

(قوله: تعتدان في بيت وجبت فيه إلّا أن تخرج أو ينهدم) أي معتدة الطلاق والموت يعتدان في المنزل المضاف إليهما بالسكنى وقت الطلاق والموت ولايخرجان منه إلّا لضرورة لما تلوناه من الآية..... والمراد بالانهدام خوفه كما في الظهيرية فلها الخروج إذا خافت الانهدام عليها والمراد إذا خافت على نفسها أو متاعها من اللصوص فلها التحول للضرورة، وليس المراد حصر الأعذار فيما ذكر فمنها ما في الظهيرية لو لم يكن معها أحد في البيت وهي تخاف بالليل بالقلب من أمر المبيت والموت إن كان الخوف شديداً كان لها التحول وإن لم يكن شديداً فليس لها التحول كذا في الظهيرية، وفي القنية: خرجت المعتدة لإصلاح مالابدّ لها كالزراعة وطلب النفقة وإخراج الكرم ولا وكيل لها فلها ذٰلک. الخ (البحر الرائق: (۱۵۴/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۵۳/۴) كتاب الطلاق ، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض ، نوع آخر في بيان مايلزم المعتدة في عدتها ، ط: قديمي .

(۲) واعلم أن تعلم العلم يكون فرض عين وهو بقدر ما يحتاج لدينه وفرض كفاية ، وهو ما زاد عليه لنفع غيره ومندوبا ، وهو التبحر في الفقه وعلم القلب . (الدر المختار مع الرد : (۴۲/۱) مقدمة الكتاب، مطلب في فرض الكفاية و فرض العين ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۶۵/۱) المقدمة، الفصل الثالث في فرض العين و فرض الكفاية من العلوم، ط: قديمي.

علم حاصل کرنا ہر فرد بشر پر فرض عین ہے، اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، اور دینی علم میں تبحر و گہرائی اور تعمق پیدا کرنا مندوب ہے، لہٰذا اگر طالب علم کے سفر میں جانے سے والدین یا خود اس کی اولاد کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو، یعنی والدین کے پاس ضروری اخراجات موجود ہوں، اور ضرورت کے وقت ان کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو اس صورت میں اگر فرض عین یا فرض کفایہ کا علم حاصل کرنے کی غرض سے جانا چاہے تو جا سکتا ہے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم اجازت لے کر جانا بہتر ہے۔ البتہ کسی ایسی جگہ کا سفر کرنا کہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہو یا اخلاقی گراوٹ کا اندیشہ ہو، یا والدین منع کریں تو جانا جائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر والدین یا بچوں کے اخراجات اور ضروریات خود اس کے ذمہ ہوں اور اندیشہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے لئے مشغول ہونے کی صورت میں ان کی کفالت نہیں کر سکے گا تو اس کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

علم مندوب میں والدین کی اطاعت ہی بہتر ہے۔ (۱)

(۱) وقال محمد رحمه الله تعالىٰ في السير الكبير: إذا أراد الرجل أن يسافر إلى غير الجهاد لتجارة أو حج أو عمرة وكره ذلك أبواه فإن كان يخاف الضيعة عليهما بأن كانا معسرين ونفقتهما عليه وماله لايبقى بالزاد والراحلة ونفقتهما فإنه لايخرج بغير إذنهما سواء كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه كركوب السفينة في البحر أو دخول البادية ماشيا في البرد أو الحر الشديدين أو لايخاف على الولد الهلاك فيه وإن كان لايخاف الضيعة عليهما بأن كانا موسرين ولم تكن نفقتهما عليه إن كان سفرا لايخاف على الولد الهلاك فيه كان له أن يخرج بغير إذنهما وإن كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه لايخرج إلّا بإذنهما كذا في الذخيرة. وكذا الجواب فيما إذا خرج للتفقه إلى بلدة أخرى إن كان لايخاف عليه الهلاك بسبب هذا الخروج كان بمنزلة السفر للتجارة وإن كان يخاف عليه الهلاك كان بمنزلة الجهاد...... رجل خرج في طلب العلم بغير إذن والديه فلابأس به ولم يكن هذا عقوقا، قيل هذا إذا كان ملتحيا فإن كان امرد صبيح الوجه فلأبيه أن يمنعه من ذلك الخروج كذا في فتاوىٰ قاضيخان، ولو خرج إلى التعلم إن كان قدر على التعلم و حفظ العيال فالجمع بينهما أفضل ولو حصل مقدار مالابدّ منه مال إلى القيام بأمر العيال ولايخرج إلى التعلم إن خاف على ولده، كذا في التاتارخانية ناقلا عن الينابيع. (الهندية: (۵/۳۶۵، ۳۶۶) كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون في الرجل يخرج إلى السفر ويمنعه أبواه. الخ، ط: رشيديه)=

عورت تنہا سفر نہیں کرسکتی

اگر اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) کا سفر ہو، تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو، اس وقت تک عورت کے لئے سفر کرنا درست نہیں محرم کے بغیر سفر کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ (۱)

= ☐ وينبغي لمريد الحج أو الغزو أن يستأذن أبويه ، فإن خرج بدون إذن مع الاحتياج إليه للخدمة أثم، وقيل يكره. والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما ، وللأب منعه إذا كان صبيح الوجه حتى يلتحي وإن استغنى عن خدمته ، كذا يستفاد من النوازل، وفي الفتاوىٰ: الغلام إذا كان صبيح الوجه لا يخرجه الأب من بيته وإن كان بالغا كما لايخرج بنته؛ لأنّ البنت يشتهيها الرجال فقط والأمرد إن كان صبيح الوجه يشتهيه الرجال والنساء معا ، فالفتنة من الجانبين. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۹۷) كتاب الحج ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ وقد يتصف...... و بالكراهة كالحج بلاإذن ممّن يجب استئذانه وفي النوازل: لو كان الابن صبيحا فللأب منعه حتى يلتحي، وتحته في الشامية: (قوله: ممّن يجب استئذانه) كأحد أبويه المحتاج إليه خدمته والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما وكذا الغريم لمديون لامال له يقضي به، والكفيل لوبالاذن، فيكره خروجه بلااذنهم كما في الفتح، وظاهره أن الكراهة تحريمية ولذا عبر الشارح بالوجوب. وزاد في البحر عن السير: وكذا إن كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته اهـ . والظاهر أن هذا إذا لم يكن له مايدفعه للنفقة في غيبته قال في البحر: وهٰذا كله في حج الفرض أمّا حج النفل فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقاً كما صرح به في الملتقط (قوله: حتى يلتحي) وإن كان الطريق مخوفا لايخرج وإن التحى ، بحر عن النوازل. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۶) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۲/۳۰۸ ، ۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۸۰) كتاب الحج ، الفصل السادس في الحظر والإباحة ، ط: مكتبه حقانيه كوئٹه .

☐ شامي : (۴/۱۲۴) كتاب الجهاد ، مطلب طاعة الوالدين فرض عين ، ط: سعيد .

(۱) وعن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : لايحلّ لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة ثلاث ليال إلّا ومعها ذو محرم . (الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۳) ، كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمي)

☐ وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلّا معها ذو محرم. (صحيح البخاري : (۱/۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة ، باب كم يقصر الصلاة ، ط: قديمي)

☐ وفيه أيضاً : (۱/۲۵۰) كتاب المناسك ، باب حج النساء ، ط: قديمي. =

اور اگر سفر اڑتالیس میل سے کم ہے، اور راستہ میں محرم کے بغیر جانے میں عزت وعفت کا خطرہ ہے تو محرم کے بغیر جانا درست نہیں ہوگا، اور اگر راستہ میں کوئی خطرہ نہیں تو محرم کے بغیر جانا جائز ہوگا لیکن تب بھی محرم کے ساتھ جانا بہتر ہوگا۔(۱)

جس محرم کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈر نہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے

= الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۲، ۴۳۳) کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) کتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغیر ولی ، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد : (۱/۲۴۸) کتاب الحج ، باب فی المرأة تحج بغیر محرم ، ط: مکتبه حقانیة ملتان.

جامع الترمذی : (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع ، باب ماجاء فی کراهیة أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط : سعید .

البحر الرائق : (۲/۳۱۴، ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) کتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضیته وأمّا الّذی یخص النساء ، ط: سعید .

الولوالجیة : (۱/۱۳۴) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ، ط: مکتبة الحرمین الشریفین ، کوئٹه .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، المرأة تحج بغیر ولی ، ط: قدیمی .

الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۱) وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ قال : لایحلّ لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر تسافر مسیرة یوم إلّا مع ذی محرم . (الصحیح لمسلم : (۱/۴۳۳) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم، ط: قدیمی)

وعن أبی سعید ...... أن لاتسافر امرأة مسیرة یومین لیس معها زوجها أو ذو محرم . (صحیح البخاری : (۱/۲۵۱) کتاب المناسک ، باب حج النساء ، ط: قدیمی)

صحیح البخاری : (۱/۱۴۸) أبواب تقصیر الصلاة ، باب کم یقصر الصلاة ، ط :قدیمی.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، المرأة تحج بغیر ولی ، ط: قدیمی .

مؤطا مالک : (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع ، ماجاء فی الوحدة فی السفر للرجال والنساء، ط: میر محمد کتبخانه .

محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

بوڑھی عورت کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے۔(۲)

عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر

''سسرال'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۵)

عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی

اگر عورت سفر شروع کرتے وقت حیض میں تھی اور ایسی جگہ پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن کی مسافت اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) سے کم تھی تو یہ عورت قصر نہیں

---

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (غير مجوسي ولا فاسق لعدم حفظهما) و في الرد: (قوله: ولافاسقا) يعم الزوج والمحرم ح و قيده في شرح اللباب بكونه ماجنا لايبالي (قوله: لعدم حفظهما)؛ لأنّ المجوسي يخشى عليها منه لاعتقاده حل نكاح محرمة، والفاسق الّذى لامرؤة له كذٰلك ولوزوجا. (الدر مع الرد: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷۷) كتاب الحج، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

فتح باب العناية: (۱/۶۰۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۴) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

(۲) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيّام هٰكذا في المحيط. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسك، شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

وفي المرأة المحرم شرط شابة كانت أو عجوزة. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷۷) كتاب الحج، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

فتح باب العناية: (۱/۶۰۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۴) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

اور اگر طہارت اور پاکی کی حالت میں سفر شروع کیا ہے، اور سفر کے دوران حیض آ گیا، اور ایسی جگہ پر پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن مسافت سفر سے کم ہے تو یہ عورت قصر کرے گی۔(۲)

البتہ اپنے شہر میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھے گی۔

عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

اگر سفر کے دوران کسی عورت کا انتقال ہو جائے، اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت موجود ہے تو صرف عورت ہی اس کو غسل دے۔(۳)

---

(۱) طهرت الحائض و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم. (الدر المختار مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

والحائض إذا طهرت و قد بقي بينها و بين مقصدها أقلّ من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح، ذكره في الظهيرية. (حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

احسن الفتاوی: (۸۷/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته، الخ، ط: قديمي.

(۲) طهرت الحائض و بقي لمقصدها الخ و في الرد: (قوله: تتمّ في الصحيح) و كأنّه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه فلمّا تأهلت للأداء اعتبر من وقته ...... لكن منعها من الصلاة ما ليس بصنعها فلغت نيتها من الأوّل. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

احسن الفتاوی: (۸۷/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بہشتی زیور حصہ دوم: (ص:۱۵۸)، باب بست و یکم، مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان، ط: دارالاشاعت کراچی۔

حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة، قبيل باب الجمعة، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۳) وإن ماتت المرأة في السفر ومعها امرأة كافرة أو صبي لم يبلغ حد الشهوة فإنّه يفعل بها كما ذكرنا في حق الرجال. (الهندية: (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه) =

اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ہے تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد ہے تو وہ تیمّم کرائے اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے، اگر شوہر ساتھ ہے تو وہ کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے۔(۱)

واضح رہے کہ عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں البتہ تیمّم

= وأمّا المرأة فنقول إذا ماتت المرأة في سفر فإن كان معها نساء غسلنها وليس لزوجها أن يغسلها عندنا ...... وإن لم يكن هناك نساء مسلمات و معهم امرأة كافرة علموها الغسل ويخلون بينهما حتى تغسلها و تكفنها ...... وإن لم يكن معهم نساء لا مسلمة ولا كافرة فإن كان معهم صبي لم يبلغ حد الشهوة وأطاق الغسل علموه الغسل فيغسلها و يكفنها لما بينا. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۵، ۳۰۶) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

(۱) وإن لم يكن معها ذلك فإنّها لاتغسل ولكنها تيمم لما ذكرنا غير أن المتيمم لها إن كان محرما لها تيممها بغير خرقة وإن لم يكن لها محرما لها فمع الخرقة يلفها على كفه كما مر. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۶) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبي بخرقة. (الدر مع الرد:۲/۲۰۱)

وفي الرد: إذا كان للمرأة محرم يممها بيده وأمّا الأجنبي فبخرقة على يده ويغض بصره عن ذراعها وكذا الرجل في امرأته إلّا في غض البصر. (رد المحتار: (۲/۱۹۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۸۷) كتاب الصلاة، باب في غسل الميت وما يتعلق به الخ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۷۱) باب أحكام الجنائز، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۷۷) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

خلاصة الفتاوٰی: (۱/۲۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، جنس آخر في غسل الميت، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه.

الهندية: (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه.

کرا سکتی ہیں۔(۱)

عورت کے لئے حج کا سفر کرنا

عورت کے لئے کسی محرم یا شوہر کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنا اور محرم کا خرچ اٹھانے پر قادر ہو۔(۲)

---

(۱) لایحل للرجل غسل النساء، وبالعکس . فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/۴۳۰) کتاب الصلاة، باب فی الجنائز، ط: سعید)

ولا یغسل الرجال النساء، ولا النساء الرجال إلاّ معتدة الوفاة . (التاتارخانية : (۲/۱۰۵) کتاب الصلاة ،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، الأوّل فی نفس الغسل، ط: قدیمی)

ویغسل الرجال الرجال، والنساء النساء لایغسل أحدهما الآخر . (الهندية : (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط : رشیدیه)

البحر الرائق : (۲/۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید .

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ولو عبداً...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (علیها) لأنّه محبوس (علیها) لامرأته حرة ولو عجوزا فی سفر. وفی الرد: (قوله: مع وجوب النفقة الخ) أی فیشترط أن تکون قادرة علی نفقتها و نفقته...... فی حدیث الصحیحین: "لاتسافر امرأة ثلاثا إلّا ومعها محرم" زاد مسلم فی روایة "أو زوج". (الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵) کتاب الحج، ط: سعید)

وتجب علیها النفقة والراحلة فی مالها للمحرم لیحج بها و عند وجود المحرم کان علیها أن تحج حجة الإسلام وإن لم یأذن لها زوجها ...... ومنها المحرم للمرأة شابة کانت أو عجوزا إذا کانت بینها و بین مکة مسیرة ثلاثة أیّام، هٰکذا فی المحیط . (الهندية : (۱/۲۱۸، ۲۱۹) کتاب المناسک، أمّا شرائط وجوبه، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۴) کتاب الحج، ط: سعید .

وأمّا الّذی یخص النساء ...... أن یکون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیها الحج ...... وعن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أیّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیها ...... أن المحرم أو الزوج من ضرورات حجها بمنزلة الزاد والراحلة إذ لایمکنها الحج بدونها کما لایمکنه الحج بدون الزاد والراحلة . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) کتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضیته، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۵۹۹) کتاب الحج، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: قدیمی.

اورمرد کے ذمہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنے خرچ کے علاوہ اپنے اہل وعیال کے لئے واپس آنے تک کا خرچہ دے کر جاسکے، اور جو کچھ قرض ہو وہ سب ادا کردے۔(۱)

اگرعورت نے محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ جاکر حج ادا کرلیا تو حج ادا ہوگیا اور حج کا جو فرض اس کے ذمہ تھا وہ ساقط ہوگیا قیامت کے دن حج نہ کرنے کا سوال نہیں ہوگا البتہ محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی اس سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اگرعورت کے ذمہ حج فرض ہے، تو شوہر اس کو حج کے لئے جانے سے روک نہیں سکتا، اگر شوہر ساتھ نہ جائے تو دوسرے محرم کے ساتھ جاکر حج کرسکتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ومنها القدرة على الزاد والراحلة)...... وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه و لبسه و خدمه واثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهبا و جائياً، راكبا لا ماشياً و سوى ما يقضى به ديونه ويمسك لنفقته عياله و مرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، وأمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

☐ (ذی زاد و راحلة فضلا عمّا لابد منه و نفقة عياله إلى عوده). (تنوير الأبصار شرحه الدر المختار: (۲/۴۵۹ ـ ۴۶۳) كتاب الحج، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/۳۱۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۲) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوی: (ص: ۵۹۸) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ التاتارخانية: (۲/۳۲۷)، كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

☐ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷۶) كتاب الحج، الفصل الأوّل، ط: المكتبة الحبيبية لاهور.

(۲) (و) مع (زوج أو محرم)...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنه محبوس عليها...... ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة وفي الرد: (قوله: مع الكراهة) أي التحريمية للنهي في حديث الصحيحين: "لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا و معها محرم"، زاد مسلم في رواية: "أو زوج".

(الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵)، كتاب الحج، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوی: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۳) ولو كان معها محرم فلها أن تخرج مع المحرم في الحجة الفريضة من غير اذن زوجها عندنا.=

عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

''مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲، ۱۳۳)

عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں عورتوں کی معتمد جماعت کا ذکر نہیں ہے۔ (۱)

= (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۴) ، کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید)

▭ وتجب علیها النفقة والراحلة فی مالها للمحرم لیحج بها وعند وجود المحرم کان علیها أن تحج حجة الإسلام وإن لم یأذن لها زوجها . (الهندیة : (۱/ ۲۱۹) ، کتاب المناسک ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشیدیه)

▭ البحر الرائق : (۲/ ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

▭ الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

▭ حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۹۹) کتاب الحج ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

▭ التاتارخانیة: (۲/ ۳۲۹) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: قدیمی.

▭ خلاصة الفتاویٰ : (۱/ ۲۷۷) کتاب الحج ، الفصل الأوّل ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه.

(۱) وأمّا الّذی یخص النساء فشرطان أحدهما أن یکون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیها الحج...... ولنا ما روی عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أیّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیهاإذ النّساء لحم وعلی ضم الا ماذب عنه ولهٰذا لایجوز لها الخروج وحدها والخوف عند اجتماعهن أکثر ولهٰذا حرمت الخلوة بالأجنبیة وإن کان معها امرأة أخریٰ والآیة لاتتناول النساء حال عدم الزوج والمحرم معها لأنّ المرأة لاتقدر علی الرکوب والنزول بنفسها فتحتاج إلی من یرکبها وینزلها ولایجوز ذٰلک لغیر الزوج والمحرم فلم تکن مستطیعة فی هٰذه الحالة فلایتناولها النص فإن امتنع الزوج أو المحرم لایجبران علی الخروج. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۲۳) کتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضیته، ط: سعید)

▭ (قوله : ومحرم أو زوج لامرأة فی السفر) ...... فأفاد هٰذا کله أن النسوة الثقات لاتکفی قیاسا علی المهاجرة والماسورة ؛ لأنّه قیاس مع النص ومع وجود الفارق . الخ (البحر الرائق : (۲/ ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید)

عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا

عورتوں کے لئے گھر میں رہنے میں عافیت ہے، اور علاقے میں کسی گھر میں جمع ہو کر کسی عالم دین کو بلا کر دین کا علم حاصل کرنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

اور اگر کسی کی حق تلفی نہ ہو اور بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال میں خلل نہ ہو تو دور دراز مقام پر محرم یا شوہر کے ساتھ شریعت کی حدود کی پابندی کرتے ہوئے جانے کی گنجائش ہے۔(۲) لیکن اس کو مستقل عادت بنا لینا خطرات سے خالی نہیں ہے۔

---

(۱) ابن الاصبهاني قال سمعت أبا صالح ذكوان يحدث من أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قالت النساء للنبيّ ﷺ: غلبنا عليك الرجال، فاجعل لنا يوما من نفسك، فوعدهن يوما لقيهن فيه فوعظهن و أمرهن، فكان فيما قال لهن: "ما منكن امرأة تقدم ثلاثة من ولدها إلّا كان لها حجابا من نار". فقالت امرأة: واثنين، فقال: واثنين. (صحيح البخاري: (۱/۲۰) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

☜ وقال ابن حجر رحمه الله تعالىٰ: (قوله: فوعظهن)..... ووقع في رواية سهل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه بنحو هٰذه القصة، فقال: موعدكن بيت فلانة، فأتاهن فحدثهن. (فتح الباري: (۱/۲۶۱) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

☜ مسند احمد بن حنبل: (۳/۳۴) رقم الحديث: ۱۱۳۱۴، مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

☜ صحيح ابن حبان: (۷/۲۰۶)، كتاب الجنائز، رقم الحديث: ۲۹۴۴، باب ذكر إيجاب الجنة لمن مات له ابنتان فاحتسب في ذٰلك، مؤسسة الرسالة، بيروت.

☜ مسند أبي يعلى: (۲/۴۶۱) رقم الحديث: ۱۲۷۹، من مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: دار المامون للتراث العربي.

☜ شرح السنة: (۵/۴۵۴) رقم الحديث: ۱۵۴۶، باب ثواب من مات له ولد فاحتسب، ط: المكتب الإسلامي، دمشق.

☜ مسند أبي الجعد: (۱/۱۰۳، رقم الحديث: ۶۰۸، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

☜ سنن النساء الكبرى: (۳/۴۵۱) رقم الحديث: ۵۸۹۶، كتاب العلم، هل يجعل العالم للنساء يوما على حدة في طلب العلم، كتاب أهل العلم بالعلم إلى البلدان، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۲) وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال: لا تسافر المرأة ثلاثا إلّا ومعها ذو محرم. (صحيح البخاري: (۱/۱۴۷)، أبواب تقصير الصلوة، باب كم يقصر الصلاة الخ، ط: قديمي)

☜ وفيه أيضاً: (۱/۲۵۰) كتاب المناسك، باب حج النساء، ط: قديمي. =

عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی

''عید کا تکرار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰۹)

عید کا تکرار

مسافر کسی ملک میں عید کی نماز پڑھ کر اس ملک میں چلا گیا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی مثلاً مکہ مکرمہ سے عید کی نماز پڑھ کر پاکستان یا بنگلہ دیش آیا ابھی تک یہاں روزہ مکمل نہیں ہوا اور شوال کا چاند نظر نہیں آیا، تو یہاں جب عید ہوگی تو اس میں شامل ہونا واجب تو نہیں ہوگا لیکن بہتر ہوگا۔ (۱)

= الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۳) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذی : (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع ، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعيد .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغير ولی ، ط: قديمي.

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۳۱۴ ، ۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته اما الّذى يخص النساء، ط: سعيد.

فتاوى الولوالجية : (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر في السفر ، ط: مكتبه الحرمين الشريفين كوئٹه .

(۱) کتب فقہ میں اس کی دو نظیریں ملتی ہیں: ایک عود الشمس بعد الغروب، دوسری ہلال رمضان دیکھنے والے کی شہادت رد کردی گئی ہو، مسئلہ اولیٰ میں عودِ وقت مختلف فیہ ہے، عدم عود راجح ہے اور دوسرے مسئلہ میں بالاتفاق اس شخص پر تکمیل ثلاثین کے بعد بھی دوسروں کے ساتھ روزہ اور عید لازم ہے۔ نظیر اول کا مقتضیٰ عرب سے پاکستان آنے والے کے حق میں عدم عود رمضان وعید ہے۔ اور نظیر ثانی کے پیش نظر اس پر صوم وعید لازم ہے۔ بظاہر مسئلہ زیر بحث کی زیادہ مشابہت نظیر ثانی کے ساتھ معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ غروب شمس یقینی ہے اور رؤیت ہلال ظنی، علاوہ ازیں ہر شخص کے لیے ثبوتِ احکام موضع اقامت کا کلیہ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''صومکم یوم تصومون وفطرکم یوم تفطرون'' (رواہ الترمذی) بھی وجوب صوم وعید کو مقتضی ہے، اس لئے یہ شخص پاکستان میں آکر عید پڑھا سکتا ہے۔ مع ہذا احوط یہ ہے کہ عید کی امامت نہ کرے بلکہ بصورت اقتداء نمازِ عید ادا کردے۔ (احسن الفتاویٰ: (۴/۱۳۴) عرب میں عید پڑھا کر پاکستان میں بھی پڑھا سکتا ہے، باب الجمعۃ والعیدین، ط: سعید)

عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۴/۱)

عید مسافر کب کرے

''مسافر عید کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۱/۲)

عیسیٰ بن ابان کا واقعہ

''واقعہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۹/۲)

غ

غریب کا بچہ

اگر اپنے بچوں کو کچھ خرید کر دیا ہے، اور وہاں کسی غریب آدمی کا بچہ موجود ہے تو اس کو بھی کچھ ضرور دیا کرے، بڑا ثواب ہوگا، ورنہ دور جا کر خرید ے اور پوشید ہ طور پر کھلا دے تا کہ غریب بچہ کو حسرت نہ ہو۔(۱)

غسل خانہ

ریل یا جہاز کے غسل خانوں کو گندہ کر دینا جس سے بعد میں آنے والوں کو نفرت

---

(۱) قال : ان استقرضک أقرضته ...... وإن اشتريت فاكهة فأهدها له ، وإن لم تفعل فأدخلها سرا ولايخرج بها ولدک ليغيظ بها ولده . (فتح الباری شرح صحيح البخاری : (۱۰/ ۵۴۷) كتاب ...... ، باب ...... ، دار الفكر ، بيروت)

کشف الباری عمافی صحیح البخاری: (....../ ۳۸۹) کتاب الأدب، باب: حق الجوار فی القرب کے تحت ''پڑوسی کے حقوق کی تفصیل''، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

تفسیری قرطبی : (۵/ ۱۸۸) حديث معاذ بن جبل رضی الله عنه فی مرافق الجار ، سورة النساء : ۳۶ ، ط: دار الكتب المصرية ، القاهرة .

ہو، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۱)

غسل کی نیت سے تیمّم کرنا

اگر کسی ایسے آدمی پر غسل واجب ہوا جو پانی کے استعمال پر قادر نہیں تو وہ غسل کی نیت سے تیمّم کرلے کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل واجب نہ ہو پہلے والا تیمّم کافی ہے۔

وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت کا فرق ہے۔(۲)

جو شخص وضو اور غسل کرنے سے معذور ہے وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں غسل کی نیت سے ایک ہی تیمّم کرلے کافی ہے، غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد وضو کی

(۱) واعلم أن الشخص يوجر على إماطة الأذى و كل مايوذى النّاس فى الطريق، وفيه دلالة على أن طرح الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق وكل مايوذى النّاس يخشى العقوبة عليه في الدنيا والآخرة. ولا شك أن نزع الأذى عن الطريق من أعمال البر وإن أعمال البر تكفر السيئات و توجب الغفران ولاينبغى للعاقل أن يحقر شيئًا من أعمال البر إماما كان من شجر قطعه والقاه وإما ماكان موضوعاً فأماطه. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۱۹/۳۱۹) كتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به، ط: (ماخوز از مكتبه شاملة)

☜ وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ الإيمان بضع وسبعون أو بضع و ستون شعبة فأفضلها قول لاإله إلّا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان. (الصحيح لمسلم: (۱/۴۷) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

☜ و قال النووى في شرحه: (قوله ﷺ: وأدناها إماطة الأذى عن الطريق) أى تنحيته و إبعاده، والمراد بالأذى كل مايوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره. (الشرح الكامل للنووى بهامش صحيح مسلم: (۱/۴۷، ۴۸) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

☜ جامع الترمذى: (۲/۱۷) أبواب البر والصلة، باب ماجاء فى صنائع المعروف و فى باب ماجاء فى إماطة الأذى عن الطريق، ط: سعيد.

☜ أبوداؤد: (۲/۳۶۵) كتاب الأدب، باب فى إماطة الأذى، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان.

☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۲) أبواب الأدب، باب إماطة الأذى عن الطريق، ط: قديمى.

(۲) (والتيمّم فى الجنابة والحدث سواء) أى صفة التيمّم لمن عليه الغسل ولمن عليه الوضوء واحدة وهى الضربتان لمسح العضوين لما فى الصحيحين من حديث عمار بن ياسر. الخ (حلبى كبير: (ص: ۸۰، ۸۱) كتاب الطهارة، فصل فى التيمّم، ط: سهيل اكيڈمى لاهور) =

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ہاں اگر غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد تیمّم ٹوٹ گیا تو نماز سے پہلے وضو کی

= حدثنا محمد بن سلیمان الانباری...... فقال له أبوموسی: ألم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللّٰه ﷺ فی حاجة فاجنبتُ فلم أجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تتمرغ الدابة ثم أتیت النبیّ ﷺ فذکرت ذٰلک له فقال إنّما یکفیک أن تصنع هٰکذا فضرب بیده علی الأرض فنفضها ثم ضرب بشماله علی یمینه وبیمینه علی شماله علی الکفین ثم مسح وجهه فقال له عبداللّٰه أفلم تر عمر لم یقنع بقول عمار. (أبوداؤد: (۱/۵۲) کتاب الطهارة باب التیمّم، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

صحیح البخاری: (۱/۴۸) کتاب التیمم، باب هل ینفخ فی یدیه بعد ما یضرب بهما الصعید للتیمم، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۴۲) کتاب الطهارة، باب ماجاء فی التیمم ضربة واحدة، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۱/۱۶۱) کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: قدیمی.

ولایجب التمییز بین الحدث والجنابة حتی لو تیمم الجنب یرید به الوضوء جاز کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱/۲۶) کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

ولو کان یجد الماء إلّا أنّه مریض فخاف إن استعمل الماء اشتدّ مرضه تیمم، ولو خاف الجنب إن اغتسل أن یقتله البرد أو یمرضه، تیمّم بالصعید. (الهدایة: (۱/۴۹) باب التیمّم، ط: مکتبه شرکت علمیه، ملتان)

ویجوز التیمّم إذا خاف الجنب إن اغتسل بالماء. الخ (الهندیة: (۱/۲۸) کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمّم، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

والحدث والجنابة فیه سواء، وکذا الحیض والنفاس. (الهدایة: (۱/۵۰) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: مکتبه شرکت علمیه، ملتان)

(۱) ولایجب التمییز بین الحدث والجنابة حتی لو تیمم الجنب یرید به الوضوء جاز کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱/۲۶) کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

وصح تیمّم جنب بنیة الوضوء به یفتی. وفی الشامیة: (قوله بنیة الوضوء) یرید به طهارة الوضوء، لما علمت اشتراط النیة للتطهیر. وأشار إلی أنّه لاتشترط نیة التمییز بین الحدثین خلافا للجصاص کما مرّ، فیصحّ التیمّم عن الجنابة بنیة رفع الحدث الأصغر...... إذا کان به حدثان کالجنابة وحدث یوجب الوضوء ینبغی أن ینوی عنهما، فإن نوی عن أحدهما لایقع عن الآخر لکن یکفی تیمّم واحد عنهما اهـ. فقوله لکن یکفی، یعنی لو تیمّم الجنب عن الوضوء کفی و جازت صلاته ولایحتاج أن یتیمّم للجنابة وکذا عکسه. الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۴۸) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۸۹) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنا لازم ہوگا۔(۱)

جیسا کہ بے وضو آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کرسکتا ہے۔(۲)

غسل کے لئے پانی خریدنا

"پانی خریدنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

غیرقانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم

مثلاً ایک آدمی سعودی عرب جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے قانونی طور پر ایک ماہ ٹھہرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ خفیہ طور پر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ رہتا ہے۔

تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ آدمی سعودی عرب کے کسی خاص شہر یا قصبہ

---

(۱) فلو تيمّم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثًا لاجُنباً ، فيتوضأ . الخ ، وتحته في الشامية: (والتفصيل في الشامية : قوله : فلو تيمّم الخ) ...... (قوله : فيتوضأ الخ) . (الدر مع الرد : (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

(۲) وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم الغائط أو لمستم النّساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيباً . الآية . (سورة النساء : ۴۳)

صحيح البخاري: (۲/۶۵۹) كتاب التفسير، سورة النساء، باب تفسير قوله: وإن كنتم على سفر ، ط: قديمي.

وعن عمران بن حصين الخزاعي أنّ رسول الله ﷺ رأى رجلاً معتزلاً لم يصل في القوم فقال يا فلان مامنعك أن تصلي في القوم فقال : يا رسول الله ! أصابتني جنابة و لاماء قال عليك بالصعيد ، فإنّه يكفيك . (صحيح البخاري : (۱/۵۰) كتاب التيمّم ، باب ، ط: قديمي)

أبو داؤد : (۱/۵۳) كتاب الطهارة ، باب الجنب يتيمّم ، ط: حقانيه ملتان .

الصحيح لمسلم : (۱/۱۶۱) باب التيمّم ، ط: قديمي .

والحدث والجنابة فيه سواء و كذا الحيض و النفاس لما روى أن قوما جاؤا إلى رسول الله ﷺ و قالوا إنا قوم نسكن هذه الرمال ولانجد الماء شهرا أو شهرين و فينا الجنب والحائض والنفساء فقال عليم بأرضكم. (الهداية: (۱/۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط : مكتبه شركت علميه ملتان)

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر چکا ہے، تو وہ اس شہر میں مقیم ہو گیا ہے۔(۱)
اب یہ شخص جب تک اس جگہ سے دوسری جگہ سفر نہیں کرے گا تو اس کا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر کذا فی الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)
قصر الفرض الرباعی حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۲۸۔۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)
(أو ینوی إقامة نصف شهر) حقیقة أو حکما لما فی البزازية و غیرها. لو دخل الحاج الشام و علم أنه لایخرج إلّا مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ؛ لأنّه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قریة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)
حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
الولوالجية: (۱/۱۳۴) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه.
حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبه الأنصارية هرات افغانستان.
الفتاوی القاضیخان علی هامش الهندية: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.
(۲) (قوله: ویبطل الوطن الأصلی بمثله لا السفر ووطن الإقامة بمثله والسفر والأصلی)...... وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذی یقصد المسافر الإقامة فیه وهو صالح لها نصف شهر وهو ینتقض بواحد من ثلاثة بالأصلی؛ لأنّه فوقه و بمثله و بالسفر؛ لأنّه ضده. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)
ویبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلی و) بإنشاء (السفر) وتحته فی الشامية: (قوله: ویبطل وطن الإقامة) یسمی أیضاً الوطن المستعار والحادث وهو ماخرج إلیه بنية إقامة نصف شهر سواء کان بینه و بین الأصلی مسیرة سفر أولا ...... (قوله: وبإنشاء السفر) أی منه وکذا من غیره إذ الم یمر فیه علیه قبل سیر مدة السفر. الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)
حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان.
الولوالجية: (۱/۱۳۵) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه. =

اس لئے یہ اس جگہ پر خفیہ طور پر رہتے ہوئے بھی پوری نماز پڑھے گا، خفیہ طور پر رہنا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اور اگر اس نے کسی شہر یا قصبہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو وہ مسافر ہے اور قصر نماز پڑھے گا۔(۱)

غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا

اگر کسی اسٹیشن یا کسی جگہ پر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہیے، ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۲)

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱) (فيقصر إن نوى) الإقامة (فى أقلّ منه) أى فى نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

و قيد بنصف شهر؛ لأنّ نية إقامة مادونها لا توجب الإتمام. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر، كذا فى الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) الآية سيقت لبيان الطهارة الحكمية فكأن التقدير فلم تجدوا ماء محللا للصلاة فإن وجود الماء النجس لايمنعه من التيمّم إجماعا. (البحر الرائق: (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

(قوله: وهو كالتراب) ولو تيمّم بتراب المقبرة إن غلب على ظنّه نجاسته لا يجوز كمن غلب على ظنّه نجاسة الماء وإلّا فيجوز. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۹۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

فتاویٰ دار العلوم دیوبند: (۱۵۸/۱) کتاب الطہارۃ، ریل سے متعلق مسائل نماز، وضو اور تیمّم، ط: دار الحدیث ملتان۔ =

عام طور پر اسٹیشن وغیرہ پر جو پانی ملتا ہے وہ پاک ہوتا ہے، اور اس کا برتن بھی۔ اس لئے ثبوت اور دلیل کے بغیر ناپاک ہونے کا شبہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

= حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ غیر مسلم شیعہ اور مرزائی سے وضو کے لیے پانی لینے کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: شیعہ اور قادیانی زندیق ہیں...... البتہ ان سے پانی لینا غنی اور فقیر سب کے لیے جائز ہے۔ لأنـه قبل قبض الزنديق إن لم يكن مملوكا لأحدٍ فللإباحه الأصلية فإلّا فللإذن دلالة . (احسن الفتاوی: (۴۶/۲) کتاب الطهارة، باب المیاہ، شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا، ط: سعید)

جواہر الفقہ: (۶۴/۳) پانی اور تیمم اور نماز کے متعلق مسائل، رسالہ رفیقِ سفر مع احکام سفر و آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وكـان الأوّلون يكتفون بالتيمّم ويغنون أنفسهم عن نقل الماء ولايبالون بالوضوء من الغدران ومـن الـمـيـاه كلها ما لم يتيقنوا نجاستها حتى توضأ عمر رضى الله عنه من ماء فى جرة نصرانية . (إحيـاء عـلـوم الـديـن: (۲۳۶/۲) كتـاب آداب الـسـفـر، الفصل الثانى فى آداب السفر، ط: دار القلم، بيروت)

(۱) ولـو شـك فـي نـجـاسـة مـاء أو ثـوب أو طـلاق أو عـتـق لـم يـعتبر، وتمامـه في الأشباه. وفى الشامية: (قوله ولو شك الخ) فى التاتارخانية: من شك فى إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم يتيقن، وكذا الابار والحياض والجباب الموضوعة فى الطرقات ويستقى منه االـصـغـار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا مايتخذوه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كـالـسـمـن والـخبـز والأطـعمة والثياب الخ . (الدر مع الرد: (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة، قبيل مطلب فى أبحاث الغسل، ط: سعيد)

وفى الأصل: الكوز الّذى يوضع فى نواحى البيت ليغترف به من الحب فإنّ له أن يشرب منه ويتـوضـأ مـنـه مـالم يعلم أن به قذرا . (التاتارخانية: (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر فى الحباب والأوانى، ط: قديمى)

سفر کے مسائل
۲
کا انسائیکلوپیڈیا
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی

سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلدِ دوم

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت: ۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com
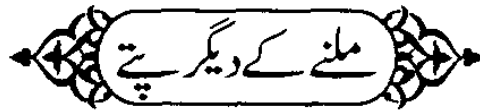
❖ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34927159

❖ مکتبہ الخلیج، بنوری ٹاؤن۔ 0332-2139797

❖ الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797

❖ مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701-2

❖ مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن۔ 0333-3227706

❖ مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34915948

❖ مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن۔ 0321-2357200

❖ مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن۔ 0300-2714245

❖ مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن۔ 021-34127553

❖ دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744

❖ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263

❖ ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔ 061-4540513

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۳	☆ نوکر........
۳۲۴	☆ نیت........
۳۲۴	☆ نیت بدلنا........
۳۲۸	☆ نیت کی شرطیں........
۳۲۹	☆ نیت کے بغیر سفر کرنا........
۳۳۰	☆ نیت نابالغ کی........
۳۳۰	☆ نئی سواری کی دعا........
۳۳۱	☆ نیکی کا کام........
	و
۳۳۴	☆ واپسی کا ارادہ کیا........
۳۳۴	☆ واپسی کا وقت........
۳۳۵	☆ واپسی کے دوران پھر سفر کا رخ کیا........
۳۳۵	☆ واپسی ملتوی ہوگئی........
۳۳۶	☆ واپسی میں قریبی راستہ سے آنا........
۳۳۷	☆ واجب الاعادہ نماز فرض ہے یا نفل؟........
۳۳۸	☆ وارنٹ جاری ہو........
۳۳۹	☆ واقعہ........
۳۴۰	☆ واقعہ عجیبہ........

ف

فسادات کے سپاہی

فورس، فوج، پولیس جو فسادات میں جاتی ہیں، جن کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہاں کتنے دن قیام کرنا ہے، البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ حالات کے کنٹرول کے اعتبار سے قیام یا واپسی ہوگی، تو اس صورت میں فوج یا پولیس کا جو نگران ہے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اس کو یقین یا گمان غالب ہو کہ پندرہ دن قیام کرنا ہوگا تو اس کے ماتحت فوج اور پولیس قصر نہیں کریں گے بلکہ چار رکعت فرض ادا کریں گے، اور اگر افسر یہ سمجھ رہا ہے کہ جتنا جلد کنٹرول ہوگا فوراً واپس ہو جائیں گے، اور اس نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو ماتحت فوج اور پولیس وغیرہ مسافر ہی رہیں گے۔(۱)

---

(۱) و کل من کان تبعا لغیره یلزم طاعته یصیر مقیما بإقامته و مسافرا بنیته و خروجه إلی السفر کذا فی محیط السرخسی فیصیر الجندی مقیما فی الفیافی بنیة إقامة الأمیر فی المصر کذا فی الکافی. (الهندیة: (۱/۱۴۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

☜ وتعتبر نیة الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أی المرأة والعبد والجندی. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

☜ حلبی کبیر شرح منیة المصلی: (ص: ۵۴۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

☜ فتاویٰ الخانیه علی هامش الهندیة: (۱/۱۶۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

☜ الدر المختار: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

☜ عمدة الفقه: (۴۱۹/۲) مسافر کی نماز کا بیان، تابع اور متبوع کی نیت کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز ناظم آباد.

☜ بدائع الصنائع: (۱/۹۴) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان ما یصیر به المقیم مسافراً، ط: سعید.

☜ التاتارخانیة: (۱۲/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیما بنیة إقامته. الخ، ط: قدیمی.

فلش کا پانی

عام طور پر ریل کے فلش کے اندر پانی کا انتظام ہوتا ہے، وہ پانی بھی پاک ہی ہوتا ہے، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے، اس لئے موجودہ دور میں ریل میں تیمّم کرنے کی نوبت نہیں آتی۔(۱)

فنائے شہر

''فنا'' میدان ہے، اور فناء شہر سے مراد وہ جگہ ہے جو شہر یا بستی والوں کے رفاہی مقصد کے لئے مہیا کی جائے، مثلاً گھڑ دوڑ کا میدان، قبرستان، یا ملبہ وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔(۲)

مسافر کے لئے قصر کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب اپنے رہنے کی جگہ کے قریب فناء شہر سے بھی گذر جائے، اگر یہ ''فناء'' (میدان) کھیت سے چار سو ہاتھ لمبے میدان کے

(۱) ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم یعتبر، وتمامه فی الأشباه. وفی الشامیة: (قوله ولو شک الخ) فی التاتارخانیة: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم یتیقن، وکذا الابار والحیاض والجباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منه االصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذا مایتخذوه أهل الشکر أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والأطعمة والثیاب الخ. (الدر مع الرد: (۱۵۱/۱) کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی أبحاث الغسل، ط: سعید)

(التاتارخانیة: (۱۵۰/۱) کتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر فی الحباب والأوانی، ط: قدیمی)

(۲) والفناء فی اللغة سعة أمام البیوت وقیل ما امتدّ من جوانبه کذا فی المغرب...... أنّه الموضع المعد لمصالح المصر متصل به. (البحر الرائق: (۱۴۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعید)

فناء المصر وهو ما اتصل بالمصر معدا لمصالحه من رکض وجمع العساکر والمناضلة و دفن الموتٰی وصلاة الجنازة و نحو ذٰلک ؛ لأنّه فی حکم المصر باعتبار حاجة إلیه . (حلبی کبیر: (ص: ۵۵۱) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الجمعة ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

خلاصة الفتاوٰی : (۲۰۷/۱) ، الفصل الثالث والعشرون فی صلاة الجمعة ، نوع منه ، ط: المکتبة حبیبیة لاهور .

التاتارخانیة : (۴۱/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة ، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة ، ط: قدیمی .

عمدة الفقہ : (۴۳۹/۲) بنائے مصر، نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

الدر المختار : (۱۳۸/۲ ، ۱۳۹) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط :سعید .

فاصلہ پر ہوتو قصر کرنے کے لئے اس سے آگے جانا شرط نہیں ہے۔(۱)

فوت شدہ نماز میں مسافر کا مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا

''مسافر کا مقیم کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۶/۲)

فوجی

جنگی حالت میں عام طور پر فوجی لوگ میدان جنگ میں شامل ہوتے ہیں دس دن

---

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر، وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. وتحته في الشامية: (قوله أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعة هو الأصح بحر عن المجتبى. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(قوله: من جاوز بيوت مصره الخ) ...... وصح قاضيخان في فتاواه أنّه لا بدّ من مجاوزة القرية المتصلة بربض المصر بخلاف القرية المتصلة بفناء المصر فإنّه يعتبر مجاوزة الفناء لا القرية ...... وفصل قاضيخان في فتاواه فقال: إن كان بينه و بين المصر أقلّ من قدر غلوة ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قدر غلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر ...... وذكر في المجتبىٰ: إن قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربع مائة وهو الأصح. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب الصلاة المسافر، ط: سعيد)

عمدہ الفقہ: (۴۱۲/۲) مسافر کی نماز کا بیان، احکام سفر، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد کراچی۔

فتاوىٰ خانيه على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(وإن انفصل بمزرعة أو) فضاء (قدر غلوة) وتقدم أنها من ثلاثمائة خطوة إلى أربعمائة (لايشترط مجاوزته) أي الفناء الخ. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

کہیں، بیس دن کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے، اور فوجیوں کو عام طور پر پہلے سے کوئی اطلاع بھی نہیں ہوتی، چاہے ایک دن میں گھر واپس آجائیں یا دس سال تک بھی واپس نہ آئیں، اس صورت میں فوجی حضرات قصر پڑھیں پوری چار رکعت فرض نہ پڑھیں۔(۱)

''لشکر اسلام'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔(۲/۱۰۹)

---

(۱) قال شمس الأئمة الحلوانی : عسکر المسلمین إذا قصدوا موضعا و معهم أخبیتهم و خیامهم و فساطیطهم فنزلوا مفازة فی الطریق ونصبوا الأخبیة و الفساطیط وعزموا فیها علی إقامة خمسة عشر یوما لم یصیروا مقیمین لأنها حمولة ولیست بمساکن کذا فی المحیط .

(الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

🗁 الخانیة علی هامش الهندیة : (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

🗁 البحر الرائق : (۲/۱۳۳) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۱۲۵ ــ ۱۲۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

🗁 التاتارخانیة : (۲/۹ ، ۱۰) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان الموضع الّتی تصحّ فیها نیة الإقامة والّتی لاتصحّ ، ط: قدیمی .

🗁 خلاصة الفتاویٰ : (۱/۱۹۹) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

🗁 بدائع الصنائع: (۱/۹۸) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان مایصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

🗁 حلبی کبیر: (ص: ۵۴۰) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

🗁 حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه انصاریة هرات افغانستان .

ق

قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا

قبر کی زیارت کے بارے میں حدیث میں ترغیب آئی ہے، اور اس میں اپنے شہر کی قبر کی زیارت کی قید نہیں ہے، اس لئے دنیا کی کسی بھی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز نہیں ہے۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن ابن ابی بکر ؓ کی قبر کی زیارت کی ہے۔(۲)

---

(۱) وعن بريدة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها. الخ. رواه مسلم (مشكاة المصابيح: (۱/۱۵۴)، كتاب.....، باب زيارة القبور، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

مظاهر حق جديد: (۲/۱۵۶) باب زياة القبور، الفصل الأوّل، زيارت قبور مستحب هے، حديث: ۱، ط: دار الاشاعت كراچى.

الفقه الإسلامى و أدلّته: (۲/۴۷۴، ۴۷۵) صلاة الجنازة، ثامناً زيارة القبور، أمّا حكم زيارة القبور، ط: المكتبة حقانيه پشاوى.

وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: زوروا القبور فإنّها تذكركم الآخرة. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۲)، أبواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى زيارة القبور، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم: (۱/۳۱۴) كتاب الجنائز، فصل فى الذهاب إلى زيارة القبور، ط: قديمى.

سنن أبى داؤد: (۲/۱۰۵) كتاب الجنائز، باب فى زيارة القبور، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذى: (۱/۲۰۳) أبوب الجنائز، باب ماجاء فى الرخصة فى زيارة القبور، ط: سعيد.

صحيح البخارى: (۱/۱۷۱) كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ط: قديمى.

لابأس بزيارة القبور ...... وفى التهذيب: "يستحب زيارة القبور و كيفية الزيارة كزيارة ذٰلك الميت فى حياته من القرب والبعد. (الهندية: (۵/۳۵۰) كتاب الكراهية، الباب السادس عشر فى زيارة القبور، ط: رشيديه)

(۲) عن عبد اللّٰه بن أبى مليكة قال: توفى عبد الرحمٰن بن أبى بكر بحبشى قال فحمل إلى مكة فدفن فيها فلما قدمت عائشة أتت قبر عبد الرحمٰن بن أبى بكر فقالت: (وكنّا كندمانى جذيمة حقبة........ من الدهر حتى قيل لن يتصدعا.......... فلمّا تفرقنا كأنّى و مالكا.......... بطول اجتماع لم نبت ليلة معا) ثمّ قالت: والله، لو حضرتك مادفنت إلّا حيث مت ولو شهدتك مازرتك. =

اوران کی قبر مدینہ طیبہ سے مسافت سفر پر ہے۔حدیث پاک میں مساجد کی نیت سے سفر کرنے کو منع فرمایا گیا ہے کہ ایک مسجد کو دوسری مسجد پر فضیلت دے کر سفر مت کرو، صرف تین مساجد ہیں، جن کو دوسری مساجد پر فوقیت حاصل ہے ان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے سفر کی اجازت ہے۔(۱)

کسی مقدس و باعظمت شخصیت کی قبر، یا عزیز واجنبی کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے، حضرت امام غزالیؒ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (کنت نهيتكم

= (جامع الترمذی: (۱/۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور للنّساء، ط: سعيد)

المستدرك على الصحيحين للحاكم : (۳/۵۴۰) ذكر مناقب عبد الرحمٰن بن أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم الحديث : ۶۰۰۷، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

شرح السنة: (۱/۴۶۵) كتاب...... باب زيارة القبور، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

مصنف لابن أبي شيبة : (۳/۳۴۳) كتاب الجنائز، من رخص في زيارة القبور، رقم الحديث : (۱۱۹۳۳) ط: الدار السلفية، الهندية، معجم ابن العربي (۴/۷۷۱) رقم الحديث: ۱۶۷۰، مات عبد الرحمٰن بن أبي بكر بالحبشي، ط: ......

معجم الصحابة لأبي القاسم: (۴/۱۸۵)، رقم: ۱۸۸۳، ط: مكتبه دار البيان، الكويت.

مشكاة المصابيح : (۱/۱۴۹) كتاب ......، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۲/۱۹۵) كتاب الجنائز، قبيل باب الشهيد، ط : سعيد.

(۱) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ : لاتشدّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد : مسجد الحرام، والمسجد الأقصى، و مسجدي هذا . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قديمي) وبهامشه : المراد نفي فضيلة شدّها و مربطها . (قوله : إلّا إلى ثلاثة مساجد) قيل معناه نهي أي لاتشدّوا إلى غيرها ؛ لأنّ ما سوى الثلاثة متساو في الرتبة غير متفاوت في الفضيلة و كان الترحل إليه ضائعا تبعا. (مشكاة المصابيح: (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۳) كتاب ......، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غيره، وفيه أيضاً : (۱/۴۴۷) كتاب ......، باب بيان المسجد الّذي أسس على التقوى، ط: قديمي.

جامع الترمذي : (۱/۷۵) أبواب الصلاة، باب ماجاء في أي المساجد أفضل، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۱) كتاب......، باب ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ط: قديمي.

صحيح البخاري: (۱/۱۵۸)، كتاب التهجد، باب فصل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، ط: قديمي.

عن زیارة القبور .... (۱)

''کہ میں نے تم کو قبر کی زیارت سے منع کر دیا تھا اب اس کی اجازت ہے، کہ زیارت کرلیا کرو'') کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں ''قبر'' عام ہے خواہ اپنی بستی میں ہو، یا دور دراز مقام پر دونوں کو شامل ہے لہذا اس سے قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی اجازت بھی معلوم ہوتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ اگر قبر کی زیارت میں شریعت کے خلاف کوئی کام ہوتا ہے جیسا کہ

---

(۱) وعن ابن مسعود رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنّها تزهد في الدنيا و تذكر الآخرة. (مشكاة المصابيح: (۱/۱۵۴) كتاب ......، باب زيارة القبور، الفصل الثاني، ط: قديمي)

▭ سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۲) أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور، ط: قديمي.

▭ الصحيح لمسلم: (۱/۳۱۴) كتاب ......، فصل في الذهاب إلى زيارة القبور، ط: قديمي.

▭ سنن أبي داؤد: (۲/۱۰۵) كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ط: مكتبه حقابيه ملتان.

▭ جامع الترمذي: (۱/۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء في الرخصة في زيارة القبور، ط: سعيد.

▭ صحيح البخاري: (۱/۱۷۱) كتاب الجنائز، باب زياة القبور، ط: قديمي.

(۲) ويدخل في جملة زيارة القبور الانبياء عليهم السلام و زيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء، وكل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته، ويجوز شدّ الرحال لهٰذا الغرض ولايمنع من هٰذا قوله ﷺ: لاتشدّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: و مسجدي هٰذا، المسجد الحرام، والمسجد الأقصى؛ لأنّ ذٰلك في المساجد، فإنّها متماثلة بعد هٰذه المساجد، وإلّا فلا فرق بين زيارة قبور الأنبياء والأولياء والعلماء في أصل الفضل وإن كان يتفاوت في الدرجات تفاوتاً عظيماً بحسب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۸) كتاب آداب السفر، الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

▭ (ندب زيارتها) من غير أن يطأ القبور (للرجال والنساء) وقيل تحرم على النساء والأصح أن الرخصة ثابتة للرجال والنساء فتندب لهنّ أيضاً (على الأصح) اهـ. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۶۱۲) أحكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان)

▭ ولابأس بزيارة القبور والدعاء للأموات إن كانوا مؤمنين من غير وطء القبور لقوله ﷺ: إنّي كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزوروها، ولعمل الأمة من لدن رسول الله ﷺ إلى يومنا هٰذا. (البحر الرائق: (۲/۱۹۵) كتاب الجنائز، قبيل باب الشهيد، ط: سعيد)

▭ الدر مع الرد: (۲/۲۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ط: سعيد.

عام طور پر عرس میں مرد وعورت کا اختلاط، ناچ گانا، ڈھول طبلہ، میوزک، نذر ونیاز، سجدہ اور بوسہ وغیرہ جیسے ناجائز کام ہوتے ہیں، تو ان وجوہات کی بنا پر سفر کرنا اور اس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

قبلہ

قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوتی، اس لئے ریل، جہاز اور گاڑی میں بھی نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز شروع کرنا ضروری ہے اگر نماز پڑھنے کی حالت میں جہاز، گاڑی یا ریل کا رخ قبلہ سے بدل جائے، اور نماز پڑھنے والے کو یہ معلوم ہے کہ ریل وغیرہ کا رخ بدل گیا تو علم ہوتے ہی

(۱) قلت وفي البزازية: استماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام، لقوله عليه السلام: استماع الملاهي معصية، والجلوس عليها فسق، والتلذذبها كفر. (الدر مع الرد: (۳۴۹/٦) كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد)

ولايمس القبر ولا يقبله، فإنّه من عادة أهل النصارىٰ...... وكره تحريما...... وكذا كل مالم يعهد من غير فعل السنة كالمس والتقبيل. (طحطاوى على المراقى: (ص: ۵۱۳ ـ ۵۱۵) أحكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وفيه أيضاً: قال البدر العيني في شرح البخاري: وحاصل الكلام إنّها تكره للنساء بل تحرم في هٰذا الزمان لاسيما نساء مصر؛ لأنّ خروجهن على وجه فيه فساد و فتنة اهـ. وفي السراج: وأمّا النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذٰلك لتجديد الحزن والبكاء والندب كما جرت به عادتهن فلاتجوز لهن الزيارة، وعليه يحمل الحديث الصحيح: "لعن اللّٰه زائرات القبور" وإن كان للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين من غير مايخالف الشرع فلا بأس به إذا كن عجائز وكره ذٰلك للشابات كحضورهن في المساجد للجماعات اهـ. وحاصله أنّ محل الرخصة لهن إذا كانت الزيارة على وجه ليس فيه فتنة. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۱۲) أحكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

شامي: (۲۴۲/۲) باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ط: سعيد.

حرّمت عليكم الميتة والدمّ ولحم الخنزير وماأهلّ لغير اللّٰه به...... الآية (رقم: ۳، سورة المائدة)

وفي البحر شرائطه خمس فزاد: أن لايكون معصية لذاته فصح نذر صوم يوم النحر. (الدر مع الرد: (۷۳۹/۳) كتاب الأيمان، مطلب في أحكام النذر، ط: سعيد)

نماز ہی کے اندر قبلہ کی طرف گھوم جائے، اگر فوراً گھوما نہیں یا گھومنے کی جگہ نہیں تھی تو نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

البتہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جہاز اور ریل وغیرہ گھومنے کا علم ہوا تو یہ نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ریل اور جہاز وغیرہ کا رخ چند مرتبہ بدلا اور نماز

---

(۱) لایجوز لأحد أداء فريضة ولا نافلة ولاسجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلّا متوجها إلى القبلة...... ومن أراد أن يصلي في السفينة تطوعاً أو فريضة فعليه أن يستقبل القبلة ولايجوز له أن يصلي حيثما كان وجهه كذا في الخلاصة. حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت. (الهندية: (۱/۶۳، ۶۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط رشيديه)

وهكذا فيه: ويلزمه التوجّه إلى القبلة عند افتتاح الصلاة...... وكلّما دارت السفينة يحول وجهه إليها. ولو ترك تحويل وجهه إلى القبلة وهو قادر عليه لايجزيه. (الهندية: (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، وممّا يتصّل بذٰلك الصلاة على الدابة، ط: رشيديه)

وفي الخلاصة: استقبال القبلة شرط إن قدر عليه وإلّافيكتفي بالجهة...... ولو حول المصلي وجهه عن القبلة من غير عذر فسدت صلاته. (التاتارخانية: (۱/۳۱۶) كتاب......، الفصل الثاني في الفرائض، ط: قديمي)

وهكذا فيه: وينبغي للمصلي أن يتوجه للقبلة كيف ما دارت السفينة، سواء كان عند افتتاح الصلاة أو في خلال الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب ......، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)

ويلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وكلّما دارت. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة، باب ......، مطلب في الصلاة على السفينة، ط: سعيد)

ويتوجه المصلي القبلة كيف مادارت السفينة في الصلاة وعند الافتتاح. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۴) كتاب......، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة وفي السفينة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

وخير بترك القيام؛ لأنّه لو ترك استقبال وجهه إلى القبلة وهو قادر عليه لايجزيه في قولهم جميعا فعليهم أن يستقبلوا بوجوههم القبلة كلما دارت السفينة يحول وجهه إليها. (البحر الرائق: (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

عمدة الفقه: (۲/۶۴) قبله كی طرف منه كرنے كا بيان، ط: زوّار اكيڈمی كراچی.

(۲) احسن الفتاوىٰ: (۴/۸۷) باب صلوٰة المسفر، ریل قبلہ سے پھر گئی، ط: سعید.

پڑھنے والے نے برابر قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کی تو نماز صحیح ہوگئی کیونکہ گاڑی وغیرہ کا رخ بدلتے ہی اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لینا ضروری ہے۔ اور اگر نمازی کو نماز پڑھنے کی حالت میں ریل اور جہاز وغیرہ کا رخ بدلنے کی خبر نہ ہوئی، اور وہ صرف ایک ہی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا گیا تو نماز ہوگئی۔ (۱)

کشتی اور پانی کے جہاز میں بھی نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ویتحری...... عاجز عن معرفة القبلة بما مر فإن ظهر خطؤه (أی بعد ما صلی) لم یعد لما مرّ، (و هو کون الطاعة بحسب الطاقة) وإن علم به (أی بخطئه......) فی صلاته، أو تحوّل رأیه (أی بأن غلب علی ظنه أن الصواب فی جهة أخریٰ فلابدّ أن یکون اجتهاد الثانی أرجح إذ الأضعف کالعدم) ولو فی سجود سهو استدار و بنیٰ حتی لو صلی کل رکعة لجهة جاز...... (لما روی أن أهل قباء کانوا متوجهین إلی بیت المقدس فی صلاة الفجر، فأخبروا بتحویل القبلة فاستداروا إلی القبلة، وأقرهم النبیّ ﷺ علی ذٰلک...... وینبغی لزوم الاستدارة علی الفور، حتی لو مکث قدر رکن فسدت. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۳)، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ط: سعید)

☜ ومن أراد أن یصلی فی سفینة تطوّعاً أو فریضةً فعلیه أن یستقبل القبلة، ولایجوز له أن یصلّی حیثما کان وجهه...... حتی لو دارت السفینة وهو یصلی توجه إلی القبلة حیث دارت...... فإن علم أنّه أخطأ بعد ما صلی لایعیدها، وإن علم وهو فی الصلاة استدار إلی القبلة وبنی علیها...... (الهندیة: (۱/۶۳، ۶۴) کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

☜ الدر مع الرد: (۲/۱۰۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، مطلب فی الصلاة علی السفینة، ط: سعید.

☜ بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸) کتاب الصلاة، فصل وأمّا شرائط الأرکان، ط: سعید.

☜ وانظر أیضًا الحاشیة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة، رقم: ؟؟؟؟، تحت عنوان "قبله".

(۲) ومن أراد أن یصلی فی السفینة تطوّعاً أو فریضةً فعلیه أن یستقبل القبلة ولایجوز له أن یصلّی حیثما کان وجهه...... حتی لو دارت السفینة وهو یصلی توجه إلی القبلة حیث دارت. (الهندیة: (۱/۶۳، ۶۴) کتاب الصلاة، باب......، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

☜ وهٰکذا فیه ویلزمه التوجّه إلی القبلة عند افتتاح الصلاة...... وکلما دارت السفینة یحول وجهه إلیها ولو ترک تحویل وجهه إلی القبلة وهو قادر علیه لایجزیه. (الهندیة: (۱/۱۴۴) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، الصلاة علی الدابة والسفینة، ط: رشیدیه)

☜ التاتارخانیة: (۲/۳۶) کتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة، ط: قدیمی.=

قبلہ کی شناخت دریا میں چاند، سورج اور دوسرے ستاروں سے بھی ہوسکتی ہے، اور ''قطب نما'' سے بھی۔(۱)

قرآن مجید کی ترتیب

اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔(۲)

= خلاصه الفتاوی : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة في السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر مع الرد: (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة، باب...... مطلب في الصلاة على السفينة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۳۳) كتاب الصلاة ، باب ...... ، فصل في الصلاة في السفينة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ،ط : سعيد .

عمدة الفقه: (۲/۴۳۲) کشتی/ جهاز میں نماز پڑھنے کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

(۱) وجهة الكعبة تعرف بالدليل ...... وأمّا في البحار والمفاوز فدليل القبلة النجوم هكذا في فتاوی قاضيخان . (الهندية : (۱/۶۳) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثالث في استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

فتاوی قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۷۰) كتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا أركانها ، ومنها استقبال ، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۱/۲۸۵) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد: (۱/۴۳۰) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في استقبال القبلة، ط: سعيد.

عمدة الفقه : (۲/۶۲) قبله کی طرف منه کرنے کا بیان ، ط: زوّار اکیڈمی کراچی .

(۲) وعن أبي موسى قال : قال رسول الله ﷺ : إذا مرض العبد أو سافر كتب له بمثل ما كان يعمل مقيما صحيحا . (مشكاة المصابيح : (۱/۱۳۵) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

فتاوی محموديه : (۷/۵۱۸ ، ۵۱۹) باب صلاة المسافر ، سوال : ۳۶۱۳ ، مسافر کے لیے تراویح اور قصر، ط: ادارة الفاروق کراچی .

صحيح البخاری: (۱/۴۲۰) كتاب الجهاد، باب يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل في الإقامة، ط: قديمی.

مسند أحمد بن حنبل : (۴/۴۱۰) رقم الحديث : ۱۹۶۹۴ ، حديث أبي موسى الأشعري، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة . =

قرآن ملا

اگر ریل، گاڑی، جہاز وغیرہ میں کسی کا قرآن مجید پڑا ہوا ملا، اور یہ اندیشہ ہے اگر اس کو اٹھایا نہیں جائے گا تو دوسرے مسافر بے حرمتی کریں گے تو ایسی حالت میں قرآن مجید اٹھالے، اور مستحق زکوٰۃ غریب آدمی کو صدقہ کردے، اور اگر صدقہ کرنے سے پہلے مالک مل جائے تو مالک کو دیدے۔(۱)

قراءت چھوڑ دی مسافر نے

''مسافر نے قراءت چھوڑ دی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۴/۲)

قربانی اور مسافر

مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، ہاں اگر خود اپنی مرضی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے

= سنن البيهقي: (۳۷۴/۳) رقم الحديث: ۶۷۸۵، كتاب الجنائز، باب ماينبغي لكل مسلم أن يستشعره من الصبر، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدرآباد هند.

المعجم الكبير للطبراني: (۲۰/ ۱۶۹)، ط: قطعة من المفقود.

شعب الإيمان: (۱۲/ ۳۲۱) رقم الحديث: ۹۴۵۹، باب في الصبر على المصائب، فصل في ذكر ما في الأوجاع والا مراض الخ، ط: المكتبة للنشر والتوزيع، الرياض.

مصنف لابن أبي شيبة: (۲۳۰/۳) كتاب الجنائز، ما قالوا في ثواب الحمى والمرض، ط: دار السلفية، هند.

(۱) (ووجب عند خوف ضياعها) كما مر؛ لأنه لمال المسلم حرمة كما لنفسه، فلو تركها حتى ضاعت أثم...... (وعرّف) أي نادى عليها حيث وجدها وفي الجامع.....(كانت أمانة) أو لم يعرفها ضمن إن أنكر ربّها أخذه للرّد (ولو من الحرم أو قليلة أو كثيرة فينتفع) الرافع (بها لو فقيرا وإلّا تصدق بها على فقير الخ) و في الشامية: (قوله: عند خوف ضياعها) المراد بالخوف غلبة الظن كما نقلنا آنفاً عن الفتح. (الدر مع الرد: (۲۷۶/۴ـ ۲۷۹)، كتاب اللقطة، ط: سعيد)

فتاوىٰ السراجية: (ص: ۷۸) كتاب اللقطة، ط: سعيد.

فتاوىٰ قاضي خان على هامش الهندية: (۳۸۸/۳، ۳۸۹) كتاب اللقطة، ط: رشيديه.

فتاوى البزازية على هامش الهندية: (۲۱۹/۶ ـ ۲۲۱) كتاب اللقطة، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۵۱/۵ ـ ۱۵۷) كتاب اللقطة، ط: سعيد.

ثواب ملے گا۔(۱)

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا

اگر کسی مالدار آدمی نے قربانی کے ارادہ سے بھیڑ، بکری یا دنبہ وغیرہ خریدا ہے اور قربانی کا وقت آنے سے پہلے سفر میں جانا پڑا اور قربانی کے دن گزارنے کے بعد وطن واپس آئے گا تو اس جانور کی قربانی کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اس کو فروخت کرنا بھی جائز ہے کیونکہ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

قربانی کے لئے جانور خریدلیا، اوراس کے بعد سفر شروع کیا، خواہ قربانی کے ایام آنے سے پہلے، یا قربانی کے ایام کے اندر تو ایسے شخص کی قربانی کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔اگر جانور خریدنے والا مالدار نہیں تھا، اوراس پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے پھر بھی قربانی کے لئے جانور خریدلیا تو سفر میں جانے کے باوجود اس سے قربانی ساقط

---

(۱) وشرائطها: الإسلام، والإقامة. وفي الرد: (قوله والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه وإن تطوّع بها أجزأته عنها. (الدر مع الرد: (۳۱۲/۶) كتب الأضحية، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع: (۶۳/۵) كتاب الأضحية، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد.

☐ الهندية: (۲۹۲/۵)، كتاب الأضحية، الباب الأوّل، أمّا شرائط الوجوب، ط: رشيديه.

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۸) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

☐ خلاصة الفتاوىٰ: (۳۰۹/۴) كتاب الأضحية، الفصل الأوّل، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☐ عن الحسن أنه كان لايرى بأسا إذا سافر الرجل أن يوصي أهله أن يضحوا عنه، و ذكر أنّ أباحنيفة قال: ليس على المسافر أضحية. (مصنف لابن أبي شيبة: (۳۰۰/۷) مسألة في أضحية المسافر، رقم الحديث: ۳۶۲۷۰، ط: مكتبة الرشد، الرياض.

(۲) ومنها الإقامة فلاتجب على المسافر، ...... فإن اشترى شاة الأضحية ثمّ سافر ذكر في المنتقى له أن يبيعها ولايضحي بها وكذا روى عن محمد رحمه الله تعالىٰ أنّه يبيعها الخ. (الهندية: ۲۹۲/۵) كتاب الأضحية، الباب الأوّل في تفسيرها، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد: (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۶۳/۵، ۶۴) كتاب الأضحية، فصل وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد.

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۸) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

نہیں ہوگی بلکہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔(۱)

اگر قربانی نہیں کی تو اس کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

۲۔اور اگر وہ مالدار ہے، اور اس پر قربانی واجب ہے، اور اس نے قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیا تو قربانی ساقط ہو جائے گی۔(۳)

اور اگر قربانی کے ایام شروع ہونے کے بعد سفر شروع کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا، اور اگر مالدار نہیں ہے تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) فإن اشترى شاة للأضحية ثمّ سافر...... إن كان معسرا ينبغي أن تجب عليه ولاتسقط عنه بالسفر، وإن سافر بعد دخول الوقت قالوا ينبغي أن يكون الجواب كذلك. (الهندية: (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۶۳/۵، ۶۴) كتاب التضحية، فصل وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد.

(۲) ولو ترك التضحية و مضت أيّامها تصدق بها حية فقير شراها لها) لوجوبها عليه بذلك حتى يمتنع عليه بيعها. (الدر مع الرد: (۳۲۰/۶، ۳۲۱) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۶۸/۵) كتاب التضحية، فصل وأمّا كيفية الوجوب، ط: سعيد.

الهندية: (۲۹۶/۵) كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۷۶/۸) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

(۳) فإن اشترى شاة للأضحية ثمّ سافر ذكر في المنتقى: أن له بيعها ولا يضحى بها ...... ومن المشائخ من فصل بين الموسر والمعسر فقال إن كان موسرا فالجواب كذلك لأنّه ما أوجب بهذا الشراء على نفسه وإنّما قصد به إسقاط الواجب عن نفسه فإذا سافر تبين أنّه لاوجوب عليه فكان له أن يبيعها. (بدائع الصنائع: (۶۳/۵، ۶۴) كتاب التضحية، فصل وأمّا شرائط والوجوب، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲۱۲/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد.

الهندية: (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية، الباب الأوّل، ط: رشيديه.

(۴) وإن سافر بعد دخول الوقت قالوا ينبغي أن يكون الجواب كذلك لما ذكرنا. (بدائع الصنائع: (۶۴/۵) كتاب التضحية، فصل وأمّا شرائط الوجوب، ط: سعيد)

الهندية: (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية، الباب الأوّل، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد.=

قربانی کے آخری دن واپس آیا

اگر مسافر مالدار ہے، قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے سفر میں چلا گیا، پھر قربانی آخری دن سفر سے واپس آیا، یا کسی مقام پر سورج غروب ہونے سے پہلے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی، تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

لہذا اگر قربانی کرنے کے لئے جانور نہیں مل سکا یا ملنا ممکن تو ہے لیکن لا کر ذبح کرنے کا وقت نہیں ہے، تو پھر قربانی کے جانور یا ساتویں حصے کے برابر رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= ولو كان أهلا في أوله ثم لم يبق أهلا في آخره بأن ارتدّ أو أعسر أو سافر في آخره لايجب عليه. (بدائع الصنائع : (۶۵/۵) فصل في كيفية الوجوب ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۳۱۹/۶) ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۶۵/۵) ، ط: سعيد .

(۱) ومنها الإقامة...... ولاتشترط الإقامة في جميع الوقت حتى لو كان مسافراً في أوّل الوقت ثمّ أقام في آخره تجب عليه. (الهندية: (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

وفيه أيضاً : (منها أنّها تجب في وقتها وجوبا موسعا في الجملة من غير عين ...... وعلى هذا يخرج ماإذا لم يكن أهلاً للوجوب في أوّل الوقت ثمّ صار أهلاً في آخره بأن كان كافراً أو عبداً أو فقيراً أو مسافراً في أوّل الوقت ثم صار أهلاً في آخره فأنّه يجب عليه ولو كان أهلا في أوّله ثمّ لم يبق أهلا في آخره بأن ارتدّ أو اعسر أو سافر في آخره لاتجب . (الهندية : (۲۹۳/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، وأمّا كيفية الوجوب ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۶۳/۵ ــ ۶۵) كتاب التضحية ، فصل وأمّا شرائط الوجوب ، فصل وأمّا كيفية الوجوب ، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد : (۳۱۹/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

(۲) وتصدق (بقيمتها غني شراها أوّلا) لتعلقها بذمته بشرائها أولاً ، فالمراد بالقيمة قيمة شاة تجزي فيها . (الدر المختار مع الرد : (۳۲۱/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۹۴/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، كيفية الوجوب ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۶۸/۵) كتاب الأضحية ، فصل في كيفية الوجوب ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۷۶/۸) ، كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

قریبی راستہ سے واپس آنا

''واپسی میں قریبی راستہ سے آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۶/۲)

قصر اللہ کا حکم ہے

وعن ابن عباس قال: "فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين."(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اقامت کی حالت میں چار رکعت فرض کی ہیں اور سفر میں دو رکعت۔

---

(۱) الصحيح لمسلم: (۲۴۱/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي.

مشكاة المصابيح: (۱۱۹/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد: (۱۸۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولايقضون، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

سنن ابن ماجه: (ص: ۷۵) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة في السفر، ط: قديمي.

الفتاوى الولوالجية: (۱۳۳/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

مظاهر حق جديد: (۸۵۳/۱) باب صلاة السفر، الفصل الثالث، قصر خدا کا حکم ہے، حديث:۱۷، ط: دار الاشاعت.

فتح باب العناية، شرح العناية: (۳۹۱/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

مسند احمد: (۲۴۳/۱) رقم الحديث: ۲۱۷۷، مسند عبدالله بن عباس رضي الله عنهما، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

صحيح ابن خزيمه: (۱۵۶/۱) رقم الحديث: ۳۰۴، كتاب الصلاة، باب ذكر فرض الصلوات، ط: المكتب الإسلامي بيروت.

صحيح ابن حبان: (۱۱۹/۷) رقم الحديث: ۲۸۶۸، باب صلاة الخوف، ذكر وصف الخوف عند التقاء المسلمين، ط: مؤسسه الرسالة، بيروت.

مسند البزار: (۱۸۳/۱۱)، رقم الحديث: ۴۹۲۵، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّره.

مسند أبي يعلى: (۲۳۴/۴) رقم الحديث: ۲۳۴۶، أوّل مسند ابن عبّاس، ط: دار المامون للتراث دمشق.

"وعن ابن عمر قال سن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة السفر ركعتين وهما تمام غير قصر." (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز کے لئے دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور وہ ناقص نہیں ہیں پوری ہیں۔

سفر کی حالت میں قصر نماز پڑھنا قرآن کریم سے ثابت ہے، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وهما تمام غير قصر" سے واضح فرمایا کہ وہ ناقص نہیں بلکہ پوری ہیں، مطلب یہ ہے کہ سفر میں چار رکعات والی فرض شروع ہی سے دو رکعت ہیں، ایسا نہیں کہ شروع میں چار رکعتیں تھیں بعد میں دو رکعت کم کردی گئی ہیں بلکہ شروع ہی سے دو رکعت ہیں۔ (۲)

---

(۱) سنن ابن ماجه: (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة في السفر ، ط: قديمي.

مشكاة المصابيح : (۱/۱۱۹) باب صلاة السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمي .

مظاهر حق جديد : (۱/۸۵۳) ، باب صلاة السفر ، الفصل الثالث ، قصر قرآن و سنت سے ثابت هے ، حديث : ۱۸ ، ط: دار الاشاعت كراچی .

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۹۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، مسند طيالسي.

(۲) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس: إن الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين، ولذا عدل المصنف عن قولهم قصر؛ لأنّ الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة في حقه بل إساءة. وفي الرد: (قوله: لأنّ الركعتين. الخ) بدل من قوله ولذا عدل المصنف، قال في البحر، ومن مشائخنا من لقب المسئلة بأنّ القصر عندنا عزيمة والإكمال رخصة قال في البدائع: وهذا التلقيب على أصلنا خطأ لأن الركعتين في حقه ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرض المسافر والإكمال ليس رخصة في حقه بل إساءة، ومخالفة للسنة، ولأن الرخصة اسم لما تغير عن الحكم الأصلي بعارض إلى تخفيف، ويسر ولم يوجد معنى التغيير في حق المسافر رأسا إذ الصلاة في الأصل فرضت ركعتين ثمّ زيدت في حق المقيم كما روته عائشة رضي الله عنها، وفي حق المقيم وجد التغيير لكن إلى الغلظ والشدة لا إلى السهولة واليسر فلم يكن ذلك رخصة في حقه أيضا ولو سمي فهو مجاز لوجود بعض المعاني الحقيقة وهو التغيير. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳، ۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

قصر اور اتمام میں شبہ ہو جائے تو۔۔۔

جس موقع پر قصر اور اتمام میں شبہ ہو تو وہاں اتمام کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے۔(۱)

قصر اور امام صاحب

امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا مسلک یہ ہے کہ شرعی سفر میں قصر کرنا واجب ہے، سفر میں

= البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط :سعيد .

التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي .

مظاهر حق جديد : (۸۵۳/۱) باب صلاة المسافر ، الفصل الثالث ، قصر قرآن وسنت سے ثابت ہے، حديث : ۱۸ ، ط: دار الاشاعت كراچی .

(۱) وفي التجنيس : إذا افتتح الصلاة في السفينة حال إقامته في طرف البحر فنقلتها الريح ونوى السفر يتمّ الصلاة المقيم عند أبي يوسف رحمه الله خلافا لمحمد رحمه الله ؛ لأنّه اجتمع في هذه الصلاة مايوجب الأربع وما يمنع فرجحنا مايوجب الأربع احتياطاً . (رد المحتار : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة باب المسافر ، ط: سعيد .

وفي الولوالجية : افتتح الصلاة في السفينة ...... يتمّ صلاة المقيم عند أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ : وفي الحجة : الفتوى على قول أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ احتياطاً . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابة والسفينة ، ط: رشيديه)

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۳۶/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون في الصلاه في السفينة ، ط: قديمي .

الفتاوىٰ الولوالجية : (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الثاني عشر في السفر ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

قصداً جان بوجھ کر چار رکعات والی فرض نماز کو چار رکعت پڑھنا ممنوع ہے۔(۱)

کیونکہ یہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا ہے، اور اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا منع ہے قرآن مجید میں ہے: وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَاللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (البقرة).(۲)

قصر پڑھتا رہا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہ تھا

کوئی اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شرعی اعتبار سے مسافر نہیں تھا مثلاً مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم تھی تو ان نمازوں کی قضا کرنا ضروری ہے،(۳)

---

(۱) قال أصحابنا : فرض المسافر كل صلاة رباعية ركعتان ...... حتى أن عند علمائنا إذا صلى المسافر أربعاً ولم يقعد على رأس الركعتين فسدت صلاته ، وإن كانت قعد تمت صلاته وهو مسيئ...... قال علمائنا : القصر ثابت فى حق كل مسافر ، سفر الطاعة ، وسفر المعصية فى ذٰلک سواء . (التاتارخانية : (۲ / ۵ ـ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، النوع الأوّل فى معرفة فرض المسافر ، و نوع آخر فى بيان من يثبت القصر فى حقه ، ط: قديمى)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

قال أصحابنا : إن فرض المسافر من ذوات الأربع ركعتان لا غير و قال الشافعى أربع كفرض المقيم...... روى أبى حنيفة رحمه اللّٰه أنه قال: من أتمّ الصلاة فى السفر فقد أساء و خالف السنة.

بدائع الصنائع : (۱/۱۹) كتاب الصلاة ، فصل و الكلام فى صلاة المسافر ، ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲/۲۸۴) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، حكم القصر أ وهل القصر رخصة أو عزيمة ، ط: المكتبة الحقانية ، پشاور .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) سورة البقرة : رقم الآية : ۲۲۹ .

(۳) ومن حمل غيره ليذهب معه والمحمول لايدرى أن يذهب معه فإنّه يتمّ الصلاة حتى يسير ثلاثاً؛ لأنّه لم يظهر المغير وإذ اسار ثلاثاً فحينئذٍ قصر؛ لأنّه وجب عليه القصر من حين حمله ولو كان صلى ركعتين من يوم حمل و سار به مسيرة ثلاثة أيّام فإنّ صلاته تجزئه وإن سار به أقلّ من مسيرة ثلاثة أيّام أعاد كل صلاة صلاها ركعتين؛ لأنّه تبين أنّه صلى صلاة المسافرين وهو مقيم وفى الوجه الأوّل تبين أنّه مسافر. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)=

اور قضا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے دنوں کی نماز پڑھی ہے ان کو شمار کر کے قضا کرے، اور وتر کی نماز بھی قضا کرے،(۱) البتہ سنتوں کی قضا نہیں ہے۔(۲)

قصر پڑھ کر وقت میں مقیم ہوا پھر معلوم ہوا کہ نماز صحیح نہیں ہوئی

مسافر نے سفر کے دوران قصر کیا، اس کے بعد وقت کے اندر وطن پہنچا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ نماز فاسد ہوگئی تھی، تو اس صورت میں اب چار پڑھنی ہوں گی البتہ اگر وطن پہونچتے وقت اس نماز کا وقت نکل چکا تھا تو دو ہی رکعت پڑھنی پڑے گی۔(۳)

= ونظیره فی الفتاویٰ الولوالجية : (۱۳۳/۱) کتاب الطهارة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها...... والقضاء فرض فی الفرض و واجب فی والوجب وسنة فی السنة . (الهندية : (۱۲۱/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع الرد : (۶۵/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ، ط: سعید .

عمدۃ الفقہ :(۳۴۱/۲) قضا نمازوں کو پڑھنے کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلیکیشنز ناظم آباد کراچی۔

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۵۷، ۳۵۸) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۷۹/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعید .

(۲) إن الأصل فی السنة أن لا تقضی لإختصاص القضاء بالواجب . (البحر الرائق : (۷۴/۲) کتاب الصلاة ، باب إدراک الفريضة ، ط: سعید)

عمدة الفقه : (۳۴۱/۲) قضا نمازوں کو پڑھنے کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی ناظم آباد۔

(۳) رجل صلى الظهر فی منزله ثم سافر قبل خروج الوقت فلمّا دخل وقت العصر صلى العصر ثمّ ترک السفر قبل غروب الشمس فتبيّن أنّه صلى الظهر والعصر على غير وضوء فإنّه يصلی الظهر ركعتين والعصر أربعاً، ولو صلى الظهر والعصر وهو مقيم ثم سافر قبل أن تغيب الشمس ثمّ تذكر أنّه صلى الظهر والعصر على غير وضوء يصلی الظهر أربعاً والعصر ركعتين. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۶/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قديمی)

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

رد المحتار: (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبيل مطلب فی الوطن الأصلی، ط: سعید. =

قصر درست ہونے کے لئے سفر کی نیت شرط ہے

قصر درست ہونے کے لئے سفر کی نیت کرنا شرط ہے، سفر کی نیت کے بغیر قصر کرنا جائز نہیں ہے۔ اور سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے دو باتیں شرط ہیں:

ایک تو یہ کہ سفر کی ابتداء ہی سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت تک جانے کی نیت ہو، اگر کوئی شخص نیت کے بغیر یوں ہی چلنا شروع کر دے اور اس کو کہاں جانا ہے اس کی خبر نہیں تو اس میں قصر نہ ہوگا، خواہ اس طرح نیت کے بغیر پوری دنیا گھوم کر آئے، کیونکہ سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت نہیں ہے، اور نیت کے بغیر قصر کرنا جائز نہیں ہوتا۔ (۱)

= الهندية: (۱/۱۴۱، ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الولوالجية: (۱/۱۳۲) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: المكتبة حرمين شريفين، كوئٹه.

(۱) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذٰلك. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

عمدة الفقه: (۲/۴۱۳) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) باب المسافر، ط: سعيد.

حلبی کبیر: (۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲/۲۷) كتاب ...... ، فصل ...... ، نور آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۶) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر، ثالثاً شروط القصر، ط: المكتبة الحقانية، بشاور.

دوسری شرط یہ ہے کہ نیت اور ارادہ کرنے میں کسی دوسرے کا تابع نہ ہو، لہذا جو شخص سفر میں دوسرے کا تابع ہو، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا جب تک کہ متبوع کی نیت نہ ہو، مثلاً بیوی اپنے شوہر کے ساتھ سفر میں ہے یا سپاہی اپنے سردار کے ساتھ یا ملازم اپنے مالک کے ساتھ ہو، اب اگر بیوی نے خود سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت کی اور شوہر نے نیت نہیں کی تو بیوی کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، یہی حال سپاہی، فوجی یا ملازم کا ہے۔(۱)

سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا بھی شرط ہے، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں۔(۲)

(۱) ويعتبر أن يكون من أهل النية ...... وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي ...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنيّة نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذهٖ والأجير مع مستاجره والجندى مع أميره فهٰؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية . (الهندية : (۱/۱۳۹ ـ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

حلبي كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

(۲) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ، الخ (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويعتبر أن يكون من أهل النية حتى أن صبيا و نصرانيا إذاخرجا إلى السفر و سارا يومين ثمّ بلغ الصبي وأسلم النصراني فالصبي يتمّ والمسلم يقصر كذا في الزاهدى . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ط، : رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۹۷) المبحث الثالث صلاة المسافر ، ثالثا شروط القصر ، ط: المكتبة الحقانية پشاور .

الدر مع الرد : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .=

قصر سفر میں قصداً نہ کرنا

''سفر میں عمداً قصر نہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۳۴)

قصر کا اعتقاد نہ رکھنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے یا امام بن کر پڑھا رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا لازم ہے۔(۱)

اور سفر میں قصر کا اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے، اگر کوئی شخص سفر میں قصر کا اعتقاد نہ رکھے یا قصر نہ کرے تو وہ واجب ترک کرنے کی وجہ سے بدعتی اور گنہگار ہے۔(۲)

= البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى : (۱۹۹/۱ ، ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ،ط : المكتبة الحبيبية ، كوئٹة .

(۱) قال علمائنا : القصر ثابت في حق كل مسافر ...... والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديا بالمسافر . (التاتارخانية : (۷/۲) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه ، ط: قديمي)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲۸۴/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر ، المطلب الأوّل في قصر الصلاة الرباعية ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷)، كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

(۲) (قوله وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روى عن أبي حنيفة أنّه قال : من أتم الصلاة فقد أساء وخالف السنة. (رد المحتار : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الفتاوى التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل ...... ، ط :سعيد .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

قصر کا پیمانہ

ہوائی جہاز اور بحری جہاز کا عملہ اور تمام مسافر ہر قسم کی سہولت، آرام دہ سفر، عمدہ کھانا پینا وغیرہ کے باوجود مسافر ہیں اور مسافر چار رکعت والی فرض کو قصر کر کے دو رکعت پڑھیں گے۔ (۱)

البتہ اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا ایک حصہ تصور کی جاتی ہو۔ (۲)

---

(۱) وفرض المسافر فی الرباعیة رکعتان کذا فی الهدایة...... القصر ثابت فی حق کل مسافر سفر الطاعة والمعصیة فی ذٰلک سواء کذا فی المحیط. وکذا الراکب والماشی هٰکذا فی التهذیب. (الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

حلبی کبیر: (۵۳۷، ۵۳۸) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

الفتاوٰی التاتارخانیة: (۲/ ۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، النوع الأوّل فی معرفة فرض المسافر، ط: قدیمی.

الولوالجیة: (۱/ ۱۳۳) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: المکتبة حرمین شریفین، کوئٹه.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲/ ۲۸۹) المبحث الثالث صلاة المسافر، الثانی نوع السفر الّذی تقصر فیه الصلاة، ط: مکتبه حقانیه پشاور.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۴۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

عمدة الفقه: (۲/ ۴۱۱) أحکام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۱) کتاب الصلاة، فصل والکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

(۲) (قوله من خرج من عمارة موضع إقامته)...... قال فی الامداد: فیشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا علی ماء أو محتطب یعتبر مفارقته کذا فی مجمع الروایات، ولعله ما لم یکن محتطبا واسعا جدا اهـ. وکذا مالم یکن الماء نهرا بعید المنبع، وأشار إلی أنّه یشترط مفارقته ماکان من توابع موضع الإقامة کربض المصر وهو ماحول المدینة من بیوت و مساکن فإنّه فی حکم المصر وکذا القری المتصلة بالربض فی الصحیح، بخلاف البساتین، ولو متصلة بالبناء لأنّها لیست من البلدة ولو سکنها أهل البلدة فی جمیع السنة أو بعضها، ولایعتبر سکن الحفظة والاکرة اتفاقا. امداد. وأمّا الفناء وهو المکان المعد لمصالح البلد کرکض الدواب ودفن الموتی وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلاکمایأتی. (ردالمحتار: (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید) =

اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کی جائے گی۔(۱)

سفر میں چونکہ عام طور پر تکلیف اور مشقت پیش آتی ہی ہے اس لئے شریعت نے قصر کا مدار سفر پر رکھا ہے، اور یہ سبب ظاہر ہے، تکلیف اور مشقت کا سبب ظاہر نہیں بلکہ پوشیدہ ہے، اور جہاں سبب ظاہر اور سبب غیر ظاہر دونوں جمع ہو جائیں وہاں سبب ظاہر پر حکم کا مدار ہوتا ہے، تا کہ لوگوں کو (اس) سفر میں تکلیف اور مشقت ہے یا نہیں؟ اس کے فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔(۲)

= عمدة الفقه: (۲/۱۳/۴) أحكام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

(قوله : من جاوز بيوت مصره) ...... وفي المحيط و كذا إذا عاد من سفره إلى مصر لميتم حتى يدخل العمران . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/۲۹۴) المبحث الثالث، ثالثا شروط القصر، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا في الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيّام . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۹۱) الرابع مقدار الزمان الّذى يقصر فيه إذا أقام المسافر في موضع ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

عمدة : (۲/۴۱۵) نیت اقامت کے مسائل، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی۔

الدر مع الرد : (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۹۷) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) والحكمة من القصر هو دفع المشقة والحرج الّذى قد يتعرض له المسافر غالبا والتيسير عليه في حقوق اللّٰه تعالىٰ، والترغيب في أداء الفرض ، وعدم التنفير من القيام بالواجب، فلايبقى لمقصر أو مهمل حجة أو ذريعة في ترك فرض الصلاة . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۸٦) المبحث الثالث صلاة المسافر ، ثانيا سبب مشروعية القصر ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

(قوله وللمسافر و صومه أحبّ إن لم يضره) ...... ؛ لأن السفر لايعرى عن المشقة فجعل نفسه عذرا ، اهـ . وتحته في منحة الخالق : (قوله فجعل نفسه عذرا) أى نفس السفر عذر وإن عرا من المشقة لأنّها موجودة فيه غالبا والنادر كالعدم فأنيطت الرخصة بنفس السفر اهـ . (البحر مع منحة الخالق : (۲/۲۸۲) ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

خلاصہ یہ ہے کہ قصر کے حکم کی اصل علت تو تکلیف و مشقت ہی ہے، مگر اس کا کوئی پیمانہ مقرر کرنا مشکل تھا، اس لئے شریعت نے قصر کے احکام کا مدار خود تکلیف و مشقت پر نہیں رکھا بلکہ سفر پر رکھا ہے خواہ اس میں مشقت ہو یا نہ ہو، فرض نماز قصر ہی ہوگی پوری پڑھنا جائز نہیں۔

قصر کا ثبوت

صحیح حدیث اور اجماع سے مسافر کے لئے فرض نماز میں قصر کرنا ثابت ہے۔(۱)

حضرت یعلی بن امیہؓ سے مروی ہے:

"قلت لعمر مالنا نقصر وقد امنا؟فقال سألت رسول الله صلی الله

(۱) والقصر جائز بالقرآن والسنة والإجماع . أمّا القرآن : فقوله تعالیٰ : ﴿ وإذا ضربتم فی الأرض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة ﴾، (سورة النساء : ۱۰۱/۴) والقصر جائز سواء فی حالة الخوف أم الأمن ، لکن تعلیق القصر علی الخوف فی الآیة کان لتقریر الحالة الواقعة ؛ لأن غالب أسفار النبیّ ﷺ لم تخل منه . قال یعلی بن أمیة لعمر بن الخطاب : مالنا نقصر وقد أمنا ؟ فقال : سألت النبیّ ﷺ فقال : صدقة تصدق الله بها علیکم ، فاقبلوا صدقته . وأمّا السنة : فقد تواترت الأخبار أن رسول الله ﷺ کان یقصر فی أسفاره حاجاً و معتمراً وغازیاً محارباً ، وقال ابن عمر : صحبت النبیّ ﷺ ، فکان لایزید فی السفر علی الرکعتین ، وأبو بکر ، وعمر ، وعثمان کذٰلک . وأجمع أهل العلم علی أن من سافر سفراً تقصر فی مثله الصلاة سواء کان السفر واجبا کسفر الحج إلی المسجد الحرام والجهاد والهجرة والعمرة ، أومستحبا کالسفرة لزیارة الإخوان ، وعیادة المرضی ، وزیارہ أحد المسجدین ، مسجد المدینة والأقصی، وزیارة الوالدین ، أو أحدهما أو مباحا کالسفر لنزهة ، أو فرجة ، أو تجارة ، أو مکرها علی السفر ، کأسیر أوزانٍ مغرَّب . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۸۳/۲) المبحث الثالث صلاة المسافر، أوّلا مشروعیة القصر، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعیة، ط: مکتبه حقانیه پشاور)

▭ مظاهر حق جدید : (۸۵۳/۱) باب صلاة المسافر ، الفصل الثالث ، قصر قرآن وسنت سے ثابت ہے، حدیث : ۱۸ ، ط: دار الاشاعت کراچی .

▭ ثبت قصر الصلاة بالکتاب والسنة والإجماع . (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : ۳۸۵/۱) کتاب الصلاة ، دلیل حکم القصر ، مباحث قصر الصلاة الرباعیة وحکمها ، ط: دار الحدیث القاهرة)

علیه وسلم فقال: صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا صدقته." (۱) (رواہ مسلم)

ترجمہ: یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ امن کی حالت میں ہمارے لئے قصر کا کیا حکم؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ (قصر) ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا ہے تو اس صدقہ کو قبول کرو۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

صحبت النبی صلی الله علیه وسلم فکان لایزید فی السفر علی رکعتین و ابوبکر و عمر و عثمان کذلک (متفق علیه) (۲)

ترجمہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سفر رہا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (سفر میں فرض نماز) دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

---

(۱) وعن یعلی بن امیة قال قلت لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن یفتنکم الّذین کفروا، فقد أمن النّاس فقال: عجبت مما عجبت منه فسألت رسول اللّٰه ﷺ عن ذٰلک فقال صدقة تصدق اللّٰه بها علیکم فاقبلوا صدقته. (الصحیح لمسلم: (۱/ ۲۴۱) کتاب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی)

مشکوة المصابیح: (۱/ ۱۱۸) باب صلاة المسافر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصیر الصلاة فی السفر، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد: (۱/ ۱۷۷) باب صلاة المسافر، تفریع أبواب صلاة السفر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

مظاهر حق جدید: (۱/ ۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، آیت قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت، حدیث: ۳، ط: دار الاشاعت کراچی.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۸) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) عن حفص بن عاصم قال صحبت ابن عمر فی طریق مکة فصلی لنا الظهر رکعتین، ثمّ جاء رحله وجلس فرای ناسا قیاما، فقال مایصنع هؤلاء؟ قلت یسبّحون، قال لو کنت مسبّحا أتممت صلاتی، صحبت رسول اللّٰه ﷺ فکان لایزید فی السفر علی الرکعتین وأبا بکر و عمر و عثمان کذٰلک، متفق علیه. (مشکاة المصابیح: (ص: ۱۱۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)=

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مکہ کے سفر میں مکہ مکرمہ والوں کو امام بن کر چار رکعت والی فرض نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

"اتموا صلاتکم فانا قوم سفر."(۱)

ترجمہ: تم لوگ اپنی اپنی نمازیں پوری کرو ہم لوگ مسافر ہیں۔

= الصحيح لمسلم : (۱/ ۲۴۲) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، ط: قديمي .

سنن ابن ماجه: (ص: ۷۵) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة فى السفر، ط: قديمي.

صحيح البخاری : (۱/ ۱۴۹) أبواب تقصير الصلاة ، باب من لم يتطوّع فى السفر دُبُر الصلوات وقُبُلها ، ط: قديمي .

سنن أبي داؤد: (۱/ ۱۷۹) تفريع أبواب صلاة السفر، باب التطوّع في السفر، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

مسند احمد بن حنبل: (۲/ ۵۶) رقم الحديث: ۵۱۸۵، مسند عبد اللّٰه بن عمر، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة.

(۱) أن عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه ، كان إذا قدم مكة صلّى بهم ركعتين ، ثمّ يقول : ياأهل مكّة أتمّوا صلاتكم ، فإنّا قوم سفر . (المؤطا للإمام مالک : (ص: ۱۳۲) باب صلاة المسافر إذا كان إماما أو كان وراء إمامٍ ، ط: قديمي)

مشكوة المصابيح : (۱/ ۱۱۸) باب صلاة السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي .

سنن أبی داؤد: (۱/ ۱۸۰) تفريع أبواب صلاة السفر، باب متى يتمّ المسافر، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/ ۳۹۶، ۳۹۷) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

مظاهر حق جديد : (۱/ ۸۴۹) باب صلاة السفر ، الفصل الثانى ، آيت قصر ميں خوف كى قيد اور اس كى وضاحت ، حديث : ۱۰ ، ط: دار الاشاعت كراچى .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/ ۹۲) كتاب الصلاة ، والكلام فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة أنصارية هرات.

(وندب للإمام أن يقول) بعد التسليمتين فى الأصح (أتموا صلواتكم فإنّى مسافر) لدفع توهم أنّه سها. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط : سعيد)

وإن صلى المسافر بالمقيمين ركعتين يسلّم ، ويستحب له أن يقول : أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر . (التاتارخانية: (۲/ ۲۱) نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، =

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق اور اجماع ہے کہ قصر شرعی حکم ہے۔(۱)

قصر کب شروع کرے

شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے والا گاؤں یا شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر شروع کرے، خواہ شہر یا گاؤں وہاں سے نظر کیوں نہ آتا ہو، شہر سے متصل کالونیاں یا محلّہ جو اس سے متصل ہو اس سے آگے نکلنا ضروری ہے اسی طرح وہ محلّہ جو پہلے شہر میں شامل تھا مگر شہر سے الگ ہو گیا اور ان دونوں کے درمیان خلا بھی ہو تب بھی اس محلّہ سے نکلنا ضروری ہوگا، ہاں اگر وہ محلّہ ویران ہو گیا تو قصر شروع کرنے کے لئے اس سے نکلنا ضروری نہیں، حدود کے اندر جب تک چلتا رہے گا مسافر نہیں ہوگا اور اس پر سفر کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔(۲)

= الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

صحيح ابن خزيمه : (۳/ ۷۰) رقم الحديث : ۱۶۴۳ ، كتاب الصلاة ، باب المدرك وترا من صلاة الإمام ، ط: المكتب الإسلامي بيروت .

سنن البيهقي : (۳/ ۱۳۵) رقم الحديث : ۵۱۷۰ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر لكل سفر لايكون معصية وإن كان المسافر أمنا ، ط: مجلس دائرة المعارف ، حيدر آباد هند .

شرح معاني الآثار : (۱/ ۲۴۹) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رحمانيه لاهور.

(۱) فيجوز القصر في السفر في الظهر والعصر والعشاء، ولايجوز في الصبح والمغرب، ولا في الحضر، وهذا كله مجمع عليه، وإذا قصر الرباعيات ردهن إلى ركعتين سواء كان خوف أم لا . (المجموع شرح المهذب للنووي: (۴/ ۲۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دارا لفكر بيروت)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

(۲) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر . وفي الخانية : إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . وتحته في الشامية : (قوله : من خرج من عمارة الخ) ...... وأشار إلى أنّه يشترط مفارقته ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح ، بخلاف البساتين ، ولو متصلة بالبناء =

قصر کرتا رہا وطن پہنچ کر

اگر مسافر آدمی وطن پہنچنے کے بعد مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے قصر پڑھتا رہا تو اس کی نمازیں نہیں ہوئیں، ان تمام نمازوں کو دوبارہ چار رکعت کے حساب سے پڑھنا

= لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها، ولايعتبر سكنى الحفظة والاكرة اتفاقاً، امداد. وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتٰى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا. (قوله: من جانب خروجه. الخ) قال في شرح المنية: فلايصير مسافرا قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الّذي خرج، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها......، وأراد بالمحلة في المسألتين ماكان عامراً اما لوكانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها في المسألة الأولىٰ ولو متصلة بالمصر كما لايخفى الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ عمدة الفقه: (۲/ ۴۱۲) احكام السفر، مسافر كى نماز كا بيان، ط: زوّار اكيدمى پبلى كيشنز، ناظم آباد كراچى.

☐ حلبى كبير: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☐ الفتاوىٰ الولوالجية: (۱/ ۱۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كانسى روڈ كوئٹه.

☐ الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☐ خلاصة الفتاوى: (۱/ ۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☐ والثالث: الخروج من عمران المصر فلا يصير مسافرا بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر وأصله ما روى عن على رضى الله عنه أنّه لما خرج من البصرة يريد الكوفة صلى الظهر أربعا ثمّ نظر إلى خص إمامه و قال: لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴)، ط: سعيد)

☐ التاتارخانية: (۲/ ۷) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي

لازم ہے(۱)

اگر ایسے آدمی نے امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، مقتدیوں کے لئے بھی ان تمام نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) مفتی محمد ظہیر الدین صاحب رحمہ اللہ فتاوی دار العلوم دیوبند کے ایک سوال کے جواب کی تخریج میں رقم طراز ہیں: کہ جب نماز نہیں ہوئی تو سب قضاء میں شمار ہوئیں اور یہ طے ہے کہ قضاء الفرض...... فرض الخ (فتاوی دار العلوم دیوبند: (۲۱۳/۴) سوال: ۶۴۶، قصر پڑھتا رہا مگر معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہ تھا تو کیا کرے، قضاء نمازوں کی ادائیگی، ط: دار الحدیث ملتان)

□ والقضاء فعل الواجب بعد الوقت ...... و قضاء الفرض والواجب والسنة فرض و واجب و سنة) لف نشر مرتب و جميع أوقات العمر وقت القضاء إلّا الثلاثة المنهية . (الدر المختار مع الرد : (٦٦/٢) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

□ كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزم قضائها سواء ترك عمدا أو سهوا، أو بسبب نوم. (الهندية: (١٢١/١) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

□ البحر الرائق : (٧٩/٢ ، ٨٠) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

□ الفقه الإسلامي وأدلّته : (١١٤٨/٢) الفصل التاسع ، المبحث الثاني قضاء الفوائت ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

□ الوطن الأصلي ...... بل يتمّ فيهما . وفي الشامية : أى بمجرد الدخول وإن لم ينو الإقامة . (الدر مع الرد : (١٣١/٢ ، ١٣٢) كتاب الصلاة ، باب ...... ، ط: سعيد)

(۲) (وإذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد فى رأى مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة الموتم صحة و فسادا (كما يلزم الإمام أخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن الخ . وتحته فى الشامية : (قوله : وكذا كل مفسد الخ) أشار إلى أنّ الحدث ليس بقيد فلو قال المصنف كما فى النهر : " ولو ظهر أنّ بإمامه مايمنع صحة الصلاة ، لكان اولىٰ ...... حتى لو علم من إمامه مايعتقد أنّه مانع والإمام خلافه أعاد ، وفى عكسه لا، إذا كان الإمام لايعلم ذٰلک ، ولو اقتدٰى بآخر فإذا قطرة دم وكل منهما يزعم أنّها من صاحبه أعاد المقتدى لفساد صلاته على كل حال كما فى النهر عن البزازية الخ .، (الدر المختار مع الرد : (٥٩١/١) باب الإمامة ، قبيل مطلب المواضع الّتى تفسد صلاة الإمام دون المؤتم ، ط: سعيد)

□ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٢٤٠) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

□ التاتارخانية: (٥٠١/١) كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فى الحدث فى الصلاة، ط: قديمى.

□ البحر الرائق : (٣٦٦/١) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

□ الهندية : (٩٤/١) كتاب الصلاة ، الباب الثالث فى الحدث فى الصلاة ، ط: رشيديه.

قصر کون سی نماز میں واجب ہے

تین رکعت اور دو رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے، بلکہ تین رکعت اور دو رکعت والی فرض نماز کو پوری پڑھے، صرف چار رکعت والی فرض یعنی ظہر، عصر اور عشاء کے فرض میں قصر ہے (اگر اکیلا یا امام بن کر نماز پڑھ رہا ہے)۔

مغرب اور فجر کے فرض، وتر، سنن اور نوافل میں قصر نہیں ہے۔(۱)

قصر کہاں سے شروع کرے

جب مسافر اپنے گاؤں یا شہر کی آبادی سے نکل جائے تو اس پر قصر واجب ہے،

---

(۱) قال أصحابنا: فرض المسافر كل صلاة رباعية ركعتان...... ولا قصر فی ذوات الثلاث والمثنٰی؛ لأنّ شطرها ليست بصلاة. ولا قصر فی النوافل أيضاً؛ لأنّ القصر للتخفيف ولا حاجة فی النوافل، لأنّه له أن لايفعلها وتكلموا فی الافضل فی السنن، فقيل هو متروك ترخصًا و قيل: هو الفعل تقرّبًا، وكان الشيخ أبو جعفر يقول: بالفعل فی حالة النزول والترك فی حالة السير...... والقصر فی كل مسافر يصلی وحده أو كان إماما أو مقتديا بالمسافر. (التاتارخانية: (۲/۵ ــ ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، النوع الأوّل والثالث، ط: قديمی)

الولوالجية: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

قال أصحابنا : إن فرض المسافر من ذوات الأربع ركعتان لا غير ......ولا قصر فی الفجر والمغرب ...... وكذا لا قصر فی السنن والتطوّعات . (بدائع الصنائع : (۱/۹۱ ، ۹۲) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ،الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

عمدة الفقه: (۲/۴۱۱، ۴۱۲) أحكام السفر، مسافر كی نماز كا بيان، ط: زوّار اكیڈمی كراچی.

حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

(قوله : صلی الفرض الرباعی) ...... واحترز بالفرض عن السنن والوتر وبالرباعی عن الفجر والمغرب . (شامی : (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

پوری چار رکعت والی فرض نماز دو رکعتیں ہی پڑھنا واجب ہے۔(۱)

اگر مسافر نے سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں کیا بلکہ چار رکعت پوری پڑھ لی تو وہ گنہگار رہوگا، ایک تو قصر جو واجب تھا اس کو ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوگا دوسری وجہ یہ ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعات والی فرض نماز میں دو رکعات پڑھ کر آخری قعدہ کرکے فوراً سلام پھیرنا واجب تھا اور اس نے چار رکعات پڑھ کر اس واجب کو بھی ترک کردیا۔(۲)

(۱) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطًا ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد كراچى)

قال محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط ، وفي الغياثية هو المختار و عليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية . (الهندية : ۱/۱۳۹) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۱ــ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

خلاصه الفتاوىٰ : (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (فلو أتمّ مسافر إن قعد) في القعدة (الأولىٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لوعامداً لتأخير السلام وترك واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل بالفرض ، وهٰذا لايحلّ كما حرّره ، القهستاني بعد أن فسر أساء بأثم واستحقّ النّار . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، النوع الأوّل ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، في معرفة فرض المسافر ، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱/۹۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ،ط : سعيد .

اس لئے ایسے آدمی کو چاہئے کہ اگر وقت ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

تین رکعات والی مغرب کے فرض میں قصر نہیں ہے، تین رکعات والی نماز کو تین رکعات پڑھنا لازم ہے، وتر، سنت اور نوافل میں بھی قصر نہیں ہے۔(۱)

قصر کی آیت میں خوف کی قید کی وضاحت

واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاۃ إن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا. (سورۃ النساء) (۲)

اس آیت کا بظاہر مفہوم یہ ہے کہ سفر کی حالت میں اگر کافروں کی جانب سے ستانے یا پریشان کرنے کا خطرہ ہو تو قصر کرے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آیت میں ''خوف'' کی قید عام حالات اور عادت کے اعتبار سے لگائی گئی ہے کہ سفر میں اکثر مسافروں کو خوف ہوتا ہے، خاص طور پر اس زمانے میں جب کہ کافر ہر وقت اور ہر موقع پر مسلمانوں کو ستانے اور تکلیف پہنچانے کے چکر میں ہوتے تھے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''فاقبلوا صدقتہ'' فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ سفر کی حالت میں قصر نماز پڑھنے کا حکم صرف ''خوف'' کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ یہ آسانی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان تمام بندوں پر ہے جو سفر کی حالت میں ہوتے ہیں

---

(۱) فیقصر المسافر (الفرض) العلمی (الرباعی) فلاقصر للثنائی والثلاثی ولاللوتر فإنّہ فرض عملی ولا فی السنن . (حاشیۃ الطحطاوی : (ص: ۴۲۳) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ہرات افغانستان)

الھندیۃ : (۱/۱۳۹) الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیہ .

التاتارخانیۃ : (۲/۵) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر ، النوع الأوّل فی معرفۃ فرض المسافر ، ط: قدیمی .

رد المحتار : (۲/۱۲۳) باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) کتاب الصلاۃ ، باب المسافر ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/۹۲) کتاب الصلاۃ ، فصل والکلام فی صلاۃ المسافر ،ط: سعید .

(۲) سورۃ النساء : (آیت : ۱۰۱) .

اور یہ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے احسانات میں سے ایک احسان ہے جس سے ہر مسافر فائدہ حاصل کرسکتا ہے خواہ کسی قسم کا کوئی خوف ہو یا نہ ہو۔ نیز "فاقبلوا" میں امر کے صیغے سے جو حکم دیا گیا ہے یہ واجب کے لئے ہوسکتا ہے یعنی ہر شرعی مسافر کے لئے قصر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ (۱)

قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

کسی شخص نے نماز کا وقت ہونے کے بعد سفر کا آغاز کیا، راستہ میں اس نے دو رکعت قصر پڑھی، ابھی اس نماز کا وقت ختم نہیں ہوا کہ سفر ملتوی کر کے واپس گھر پہونچ گیا تو اس نے جو قصر پڑھی ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (۲)

---

(۱) قال أبو بكر قد بينا أنّه ليس في الآية حكم القصر في أعداد الركعات، ولم يختلف النّاس في قصر النبيّ ﷺ في أسفاره كلها في حال الأمن والخوف، فثبت أنّ فرض المسافر ركعتان بفعل النبيّ ﷺ، وبيانه لمراد الله تعالىٰ، قال عمر بن الخطاب: سألت النبيّ ﷺ عن القصر في حال الأمن، فقال: "صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته" وصدقة الله علينا هي إسقاطه عنا، فدلّ ذلك على أنّ الفرض ركعتان، وقوله: فالقبلوا صدقته، يوجب ذلك؛ لأنّ الأمر للوجوب؛ فإذا كنا مأمورين بالقصر فالإتمام منهي عنه ...... (أحكام القرآن للجصاص: (۳۵۷/۲، ۳۵۸)) سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الحلبي كبير: (ص: ۳٦۲، ۳٦۳) فصل في صلاة المسافر، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۹۲/۱) كتاب الصلاة، فصل: والكلام في المسافر، ط: سعيد.

(۲) ولو كان مسافراً في أوّل الوقت إن صلى صلاة السفر ثم أقام في الوقت لايتغير فرضه، وإن لم يصل حتى أقام في آخر الوقت ينقلب فرضه أربعا. (الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۲/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في المتفرقات، ط قديمي.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱٦۷/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

قصر کی دلیل

قصر کی دلیل ''مسلم شریف'' کی یہ حدیث ہے کہ یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ''نماز قصر کرو اگر تم کو کافروں سے فتنہ کا خوف ہو''، اب تو لوگ امن کی حالت میں ہیں خوف نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے بھی یہ شبہ پیش آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے اسے قبول کرو۔(۱)

(۱) وعن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب ليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا ، فقد أمن النّاس فقال : عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله ﷺ عن ذٰلك فقال صدقة تصدق اللّٰه بها عليكم فاقبلوا صدقته . (الصحيح لمسلم : (۱/ ۲۴۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، ط: قديمى)

☜ مشكوة المصابيح : (۱/ ۱۱۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

☜ سنن ابن ماجهٗ: (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة فى السفر، ط: قديمى.

☜ سنن أبى داؤد: (۱/ ۱۷۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، تفريع أبواب صلاة السفر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

☜ صحيح ابن حبان : (۶/ ۴۴۸) ، رقم الحديث : ۲۷۳۹ ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

☜ جامع الترمذى : (۲/ ۱۳۳) من أبواب التفسير ، من سورة النساء ، ط: قديمى .

☜ سنن النسائى : (۱/ ۲۱۱) كتاب تقصير الصلاة فى السفر ، ط: قديمى .

☜ مسند احمد بن حنبل : (۱/ ۲۵) رقم الحديث : ۱۷۴ ، مسند عمر بن الخطاب رض الله عنه ، ط: مؤسسة الرسالة القاهرة .

☜ صحيح ابن خزيمة : (۲/ ۷۱) رقم الحديث : ۹۴۵ ، باب ذكر الخبر المبين ، كتاب الصلاة ، المكتب الإسلامى ، بيروت .

☜ مسند أبى يعلى : (۱/ ۱۶۳) رقم الحديث : ۱۸۱ ، مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه، ط: دار المامون للتراث ، دمشق .

☜ السنن الكبرى للبيهقى : (۳/ ۱۳۴) رقم : ۵۵۸۴ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر فى كل سفر لايكون معصية اهـ ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هندوستان .

☜ شرح السنة : (۴/ ۱۶۸) رقم : ۱۰۲۴ ، باب جواز القصر فى حال الأمن ، ط: المكتب الإسلامى دمشق بيروت . =

قصر کی مدت

مسافر کو اس وقت تک قصر کرنا چاہئے جب تک کہ اپنے اصلی وطن واپس نہ آجائے، یا کسی مقام پر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد نہ کرے بشرطیکہ وہ مقام ٹھہرنے کے لائق ہو، اگر کوئی شخص دریا میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا دارالحرب میں یا اسی طرح جنگل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو اس نیت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا اور یہ شخص مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا۔ ہاں خانہ بدوش لوگ اگر جنگل میں بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں تو ان کی نیت صحیح ہو جائے گی اس لیے کہ وہ جنگلوں میں ہی رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔(۱)

قصر کی مدت پندرہ دن سے کم ہے، لہذا مسافر پندرہ دن سے کم تک ٹھہرنے کی

= شرح مشکل الآثار : (۳۵۴/۹) رقم : ۳۷۳۸ ، باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله ﷺ من قوله إذا زنت الأمة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بیروت .

شرح معانی الآثار : (۲۴۸/۱) باب صلاة المسافر ، ط: مکتبه رحمانیه لاهور .

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهدایة. هٰذا إذا سار ثلاثة أیام أمّا إذا لم یسر ثلاثة أیام فعزم علی الرجوع أو نوی الإقامة یصیر مقیماً وإن کان فی المفازة، ونیة الإقامة إنّما توثر بخمس شرائط ترک السیر حتی لو نوی الإقامة وهو یسیر لم یصح وصلاحیة الموضع حتی لو نوی الإقامة فی بر أو بحر أو جزیرة لم یصح...... اختلف المتاخرون فی الّذین یسکنون فی الخیام والأخبیة فی المفازات من الإعراب والتراکمة هل صاروا مقیمین بالنیة عن أبی یوسف فیه روایتان فی إحداهما لا، وفی الاخرٰی قال یصیرون مقیمین وعلیه الفتوٰی کذا فی الغیاثیة. (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲ ــ ۱۲۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعید.

خلاصة الفتاوٰی : (۱۹۹/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاة المسافر ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

بدائع الصنائع: (۹۷/۱، ۹۸) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

البحر الرائق : (۱۳۱/۲ ــ ۱۳۳) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

صورت میں قصر کرے گا، اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہے تو نیت کرتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

قصر کے بارے میں ائمہ کرام کا مسلک

قصر جائز ہے اس میں کسی بھی عالم اور کسی بھی امام کا اختلاف نہیں ہے، صرف اتنی بات ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصر کرنا واجب ہے، نہ کرنا گناہ ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک قصر کرنا واجب نہیں بلکہ بہتر ہے، نہ کرنے سے گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) يظل للمسافر حق القصر مالم ينو الإقامة في بلد مدة معينة. وقد اختلف الفقهاء على رأيين في تقدير هذه المسألة. فقال الحنفية: يصير المسافر مقيما، ويمتنع عليه القصر إذا نوى الإقامة في بلد خمسة عشر يوما فصاعدًا، فإن نوى تلك المدة، لزمه الإتمام، وإن نوى أقلّ من ذلك قصر. الخ (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲/ ۲۹۱) المبحث الثالث صلاة المسافر، (القصر والجمع) الرابع۔ مقدار الزمان الّذي يقصر فيه إذا أقام المسافر في موضع، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۵، ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان، وفي الحجة: حتما وعزيمة، لاندبا ورخصة، وفي التحفة: وأمّا قصر الصلاة فهو عزيمة. والإكمال مكروه ومخالفة السنة، ولكن يسمى رخصة مجازا. وقال الشافعي رحمه اللّٰه: فرضه أربع والركعتان رخصة. الخ. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/ ۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي)

القصر جائز بالقرآن والسنة والإجماع...... حكم القصر أو هل القصر رخصة أو عزيمة واجب تتردد أقوال الفقهاء المعتمدة بين آراء ثلاثة: أنّه فرض، أنه سنة، أنّه رخصة مخير فيها المسافر. قال الحنفية: القصر واجب، عزيمة، وفرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان...... وقال المالكية على المشهور الراجح: القصر سنة مؤكدة...... وقال الشافعية والحنابلة: القصر رخصة على سبيل التخير وللمسافر أن يتمّ أو يقصر. الخ (الفقه الإسلامي وأدلّته: ۲/ ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵) المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، أوّلا، مشروعية القصر وهل القصر عزيمة أو رخصة؟ المطلب الأوّل قصر الصلاة الرباعية. مكتبه حقانيه، پشاور)=

قصر کے لئے ایک ضابطہ

اگر سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کی نیت ہوگی تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا، اور اگر سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر جانے کی نیت نہیں ہوگی تو قصر کی اجازت نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تھوڑی تھوڑی مسافت کی نیت سے پوری دنیا بھی گھومے گا تو قصر نہیں کرے گا۔(۱)

مثلاً (الف) زید کا وطن اصلی یا وطن اقامت ہے اور وہ وہاں سے (ب) کی نیت سے چلا جو کہ تیس کلومیٹر ہے تو قصر نہیں کرے گا، پھر (ب) سے (ج) کا ارادہ ہوگیا جو کہ چالیس کلومیٹر ہے تو پھر قصر نہیں کرے گا پھر (ج) سے (د) کا ارادہ ہوگیا جو کہ پچاس کلومیٹر ہے، تب بھی قصر نہیں کرے گا اگرچہ (الف) سے (د) تک سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، چونکہ سفر کی ابتداء کے وقت سے سوا ستتر کلومیٹر کی نیت نہیں تھی اور درمیان میں

= کتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۳۸۴) كتاب الصلاة ، مباحث قصر الصلاة الرباعية حكمها ، ط: دار الحديث القاهرة .

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/ ۳۹۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۱) كتاب الصلاة، فصل: والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر...... (قاصدا) ولو كافرا و من طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيام ولياليها)...... (صلى الفرض الرباعي ركعتين). (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: ط: سعيد .

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/ ۲۹۳ ، ۲۹۶) الرابع : أن يقصد من ابتداء السفر موضعا معينا ويعزم أن يقطع مسافة القصر الخ ، ثالثًا ـ شروط القصر ، صلاة المسافر ، المبحث الثالث ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

الهندية : (۱/ ۱۳۹) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۳، ۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

بھی کسی جگہ سوا ستتر کلومیٹر کی نیت نہیں کی بلکہ جہاں بھی درمیان میں جانے کی نیت کی سوا ستتر کلومیٹر سے کم کی نیت کی اس لئے قصر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

قصر کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے

مثلاً کسی آدمی کے گھر جانے کے لئے تین راستے ہیں ایک راستہ سو کلومیٹر کا ہے اور دوسرا راستہ پچاس کلومیٹر کا ہے اور تیسرا راستہ چالیس کلومیٹر کا ہے تو یہ شخص جس راستہ سے سفر کرے گا اس کا اعتبار ہوگا، اگر وہ سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر لازم ہوگا، خواہ دوسرا راستہ اس سے کم مسافت کا ہو، اور اگر پچاس کلومیٹر والے راستہ سے سفر کرے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا اگرچہ دوسرے راستہ کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہو۔(۲)

---

(۱) ولابدّللمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لايترخّص أبداً ولو طاف الدنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذٰلک. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۷) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲/۲۹۶) المبحث الثالث صلاة المسافر ، الرابع ـ أن يقصد من ابتداء السفر موضعا معينا ويعزم أن يقطع مسافة القصر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) وتعتبر المدة من أىّ طريق أخذ فيه كذا فى البحر . فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلک الطريق الابعد كان مسافرا عندنا . (الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة ،الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد ،

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أدنى مدة السفر الّذى يتعلق به قصر الصلاة ، ط: قديمى .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد.

قصر ممنوع ہونے کی صورتیں

اگر کسی مسافر نے مسلسل پورے پندرہ دن کسی جگہ ٹھہرنے کی نیت کر لی تو قصر کرنا منع ہوگا (یعنی چار رکعت والی فرض نماز کی جگہ پر دو رکعت پڑھنا منع ہوگا)۔

اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی خواہ ایک ہی گھنٹہ کم ہو، تو وہ بھی مقیم نہیں بنے گا اور قصر کرے گا۔(۱)

بقیہ صورتوں کے لئے ''مقیم بننے کے لئے چھ شرائط ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۳۶/۲)

قصر نماز کی رعایت

قصر نماز کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے، کسی وقت، کسی جگہ اور کسی قوم کے لئے خاص نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) یصیر المسافر مقیما، ویمتنع علیه القصر إذا نوی الإقامة فی بلد خمسة عشر یوما، فصاعداً، فإن نوی تلک المدة، لزمه الإتمام، وإن نوی أقلّ من ذٰلک قصر. (الفقه الإسلامی و أدلّته: (۲۹۱/۲) المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، الرابع مقدار الزمان الّذی یقصر فیه، الخ، ط: مکتبه حقانیة، پشاور)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أ و أکثر کذا فی الهدایة...... وإن نوی الإقامة أقلّ من خمسة عشر یوما قصر هٰکذا فی الهدایة. (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲۔۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعید .

بدائع الصنائع: (۹۷/۱، ۹۸) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

التاتارخانیة : (۸/۲ ، ۹) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مدة الإقامة۔ وفی بیان المواضع الخ ، ط : قدیمی .

(۲) إن اللّٰه تعالیٰ فرض الصلاة علی لسان نبیکم علی المسافر رکعتین وعلی المقیم أربعاً، وفی الخوف رکعة. (الصحیح لمسلم: (۲۴۱/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافرین و قصرها، ط: قدیمی) =

قصر نماز میں درود پڑھیں

''درود پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۰۱/۱)

قصر نہ کرنا

اگر مسافر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے یا امام بن کر نماز پڑھا رہا ہے تو قصر کرنا واجب ہے ان دونوں صورتوں میں قصر نہ کرنا گناہ ہے، البتہ اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے تو اس صورت میں امام کی اتباع میں پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

= صحيح البخاري: (۵۱/۱) كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء، ط: قديمي.
مشكاة المصابيح: (ص: ۱۱۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، الفصل الثالث، ط: قديمي.
نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لیے ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل:(۳۷۹/۲) مسافر کی نماز، ط: مکتبہ لدھیانوی، کراچی)

(۱) قال علمائنا: القصر ثابت في حق كل مسافر، سفر الطاعة و سفر المعصية في ذلك سواء...... والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديا بالمسافر. أمّا إذا اقتدى المسافر بمقيم أتمّها متابعة له. (التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه، ط: قديمي)

من أتمّ الصلاة في السفر فقد أعرض عن ملّة إبراهيم صلوات الله عليه ...... والقصر ثابت في حق كل مسافر يصلي وحده أو كان إماماً أو مقتديا بالمسافر، أمّا إذا اقتدى المسافر بمقيم أتمّها متابعة له. (الفتاویٰ التاتارخانية: (۵/۲ ـ ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، الأوّل في معرفة فرض المسافر، و في بيان من يثبت القصر في حقه، ط: قديمي)

(صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوباً. وفي الرد: (قوله وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روى عن أبي حنيفة أنّه قال: من أتمّ الصلاة فقد أساء وخالف السنة. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷)، كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۲، ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۹۱/۱ ـ ۹۳) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

شرعی سفر میں چار رکعات والی فرض کو پوری پڑھنا منع ہے اور یہ شریعت کا حکم ہے اور شریعت کے حکم کی پابندی کرنی ضروری ہے۔

بعض لوگوں کو پوری نماز کی جگہ قصر کرنے میں دل میں گناہ کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ قصر بھی شریعت کا حکم ہے، جس کے مطابق عمل کرنے سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ ثواب ہوگا۔(۱)

قصر نہ کرنے کی قسم اٹھالی

''مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی قسم کھائی تو کیا کرے'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۷/۲)

قصر نہ کرنے کی منت مانی

سفر کی حالت میں قصر کرنا واجب ہے، قصر نہ کرنا گناہ ہے، اور گناہ کی نذر ماننا اور

---

(۱) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس: إنّ الله فرض على لسان نبيّكم صلاة المقيم أربعاً والمسافر ركعتين، ولذا عدل المصنف عن قولهم قصر؛ لأنّ الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة فى حقه بل إساءة. وفى الرّد: (قوله: وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روى عن أبى حنيفة أنّه قال: من أتمّ الصلاة فقد أساء و خالف السنة. الخ (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲، ۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ لأنّ الركعتين فى حقه ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرض المسافر والإكمال ليس رخصة فى حقه بل إساءة و مخالفة للسنة. (البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، فصل فى المسافر، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع: (۹۱/۱) كتاب الصلاة، فصل والكلام فى صلاة المسافر، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع فى معرفة فرض المسافر، ط: قديمى.

اس کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

لہٰذا سفر کی حالت میں چار رکعت پڑھنے کی منت ماننے کی صورت میں بھی دو رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا، البتہ مقیم امام کے پیچھے چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) و عن عائشة زوج النبیّ ﷺ أنّ النبیّ ﷺ قال من نذر أن یطیع اللّٰه فلیطعه ومن نذر أن یعصیه فلایعصه، قال محمد وبهٰذا نأخذ من نذر نذرا فی معصیة ولم یسم فلیطع ولیکفر عن یمینه وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه...... وعن أبی هریرة أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل. قال محمد رحمه اللّٰه عنه: وبهٰذا نأخذ وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه. (مؤطا الإمام محمد: (ص: ۳۲۷، ۳۲۸) کتاب الأیمان والنذور، باب من حلف أو نذر فی معصیة، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۱۰۲/۲، ۱۱۱) کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی المعصیة و باب من رأی علیه کفارة إذا کان فی معصیة، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

جامع الترمذی: (۲۷۹/۱) أبواب النذور والأیمان، باب ماجاء عن رسول اللّٰه ﷺ أن لانذر فی معصیة، ط: سعید.

مشکاة المصابیح: (۲۹۷/۲، ۲۹۸) کتاب الأیمان، باب فی النذور، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۴۵/۲ــ۴۷، ۴۸) کتاب الأیمان والنذور، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۹۹۱/۲) کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فیما لایملک و فی معصیة، ط: قدیمی.

ابن ماجه: (ص: ۱۵۴) أبواب الکفارات، باب النذر فی المعصیة، ط: قدیمی.

مؤطا الإمام مالک: (ص: ۴۸۵) کتاب النذور، مالایجوز من النذور وفی معصیة، ط: میر محمد کتب خانه.

نیز ملاحظة هو حاشیه نمبر ۱، رقم الصفحة: ۴۷۳، تحت عنوان: "قصر نه کرنا"

(۲) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بالمسافر، أمّا إذا اقتدیٰ المسافر بمقیم أتمّها متابعة له. (التاتارخانیة: (۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه، ط: قدیمی)

(صلی الفرض الرباعی رکعتین) وجوبا لقول ابن عباس: إنّ اللّٰه فرض علی لسان نبیّکم صلاة المقیم أربعاً والمسافر رکعتین، ...... وأمّا اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت و یتم...... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲، ۱۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

(فیقصر) المسافر (الفرض) العملی (الرباعی)...... (وإن اقتدیٰ المسافر بمقیم) یصلی الرباعیة ولو فی التشهد الأخیر (فی الوقت صح) اقتداءه (وأتمّها أربعاً) تبعا لإمامه الخ. =

قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا

اگر ایک جگہ کے دو راستے ہیں، ایک راستہ کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے اور دوسرے راستے کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے، تو سفر میں جاتے وقت سوا ستتر کلومیٹر والے راستہ سے گیا اور سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت والے راستے سے واپس آیا تو یہ شخص سفر میں جاتے ہوئے آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا اسی طرح واپسی میں اپنے شہر یا گاؤں میں واپس آنے سے پہلے پہلے بھی قصر کرے گا۔(۱)

ہاں اگر سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت طے کر کے جس شہر یا گاؤں میں گیا ہے اگر اس

= (حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۴۳-۳۴۷) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ الهندية: (۱/۱۳۹-۱۴۲) كتاب الصلاة الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۳۷-۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۴) كتاب الصلاة باب المسافر، ط: سعيد.

(۱) قال محمد رحمه الله: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط...... وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتمّ حتى يدخل العمران. (الهندية: (۱/۱۳۹-۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي...... حتى يدخل مصره. أي قصر إلى غاية دخول المصر. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۳-۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية افغانستان.

☜ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱-۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☜ التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ فتاوى دار العلوم ديوبند: (۴/۳۰۸)، سوال نمبر: ۹۴۲، مسائل صلاة المسافر، ط: دار الحديث ملتان.

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو وہ وہاں مقیم ہو گیا اب اگر سواستتر کلومیٹر سے کم مسافت والے راستہ سے وطن واپس آئے گا تو واپسی میں قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

قضا

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو چاہے سفر کے دوران قضا پڑھے یا سفر ختم ہونے کے بعد گھر میں پہنچ کر قضا پڑھے دونوں صورتوں میں، ظہر، عصر اور عشاء کی قضا دو رکعت ہی پڑھے کیونکہ یہ نمازیں سفر میں دو رکعت ہی فرض ہوئی ہیں اس میں بعد میں

---

(۱) ولایزال المسافر الّذی استحکم سفره بمضی ثلاثة أیّام مسافرا (یقصر حتی یدخل مصره) یعنی وطنه الأصلی (أو ینوی إقامة نصف شهر ببلد أو قریة) . (حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

فتاوی دار العلوم دیوبند : (۳۰۸/۴) ، سوال نمبر : ۹۴۲ ، مسائل صلاة المسافر ، ط: دار الحدیث ملتان .

وتعتبر المدة من أی طریق أخذ فیه ...... فإذا قصد بلدة وإلی مقصده طریقان أحدهما مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها والآخر دونها فسلک الطریق الأبعد کان مسافرا عندنا ...... وإن سلک الأقصر یتمّ . (الهندیة : (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۱۲۹/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۶/۲ ، ۷) کتاب الصلاة ، نوع آخر فی بیان أدنی مدّة السفر ، ط: قدیمی.

عمدة الفقه : (۴۱۱/۲) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱۶۵/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

اضافہ نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں میں قضا ہوئی ہیں تو سفر کی حالت میں قضا کرے یا اقامت کی حالت میں چار رکعت ہی قضا کرے اور وتر بھی پڑھے۔(۲)

---

(۱) (والقضاء يحكى) أى يشابه (الأداء سفرا وحضرا) ؛لأنّه بعد ما تقرر لايتغير . وتحته فى الشامية : (قوله : سفرا و حضرا) أى فلو فاتته صلاة السفر و قضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها ، وكذا فائتة الحضر تقضى فى السفر تامّة . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، فى آخر باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله : و فائتة السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً) لف و نشر مرتب أى فائتة السفر تقضى ركعتين وفائتة الحضر تقضٰى أربعًا ؛ لأنّ القضاء بحسب الأداء ...... فإن الواجب على المسافر ركعتان كصلاة الفجر وعلى المقيم أربع فلايتغير بعد الاستقرار . (البحر الرائق : (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها سواء ترك عمداً أو سهواً...... ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلّا لعذر وضرورة فيقضى مسافر فى السفر مافاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً والمقيم فى الإقامة مافاته فى السفر منها ركعتين . (الهندية : (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

التاتارخانية : (۲/۲٦) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى المتفرقات ، ط : قديمى .

حلبى كبير: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) (و) لكنه (يقضى) ولايصح قاعدا ولا راكبا اتفاقا . وتحته فى الشامية : (قوله ؛ ولكنه يقضى) ...... أى أنّه يقضى وجوبا اتفاقاً ، (أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه السلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصله إذا ذكره . كما فى البحر عن المحيط . (الدر مع الرد : (۲/۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۳۸) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۲۷۲) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان وقته ، فصل : وأمّا صلاة الواجبة نوعان صلاة الوتر ، ط: سعيد .=

قضا روزہ رکھنے کا وقت نہیں ملا

اگر مسافر کا سفر سے واپس آنے کے بعد انتقال ہوگیا، رمضان کے قضا روزے رکھنے کا وقت نہیں ملا تو یہ روزے معاف ہیں، اس کا فدیہ دینا یا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں، ہاں اگر سفر سے واپس آنے کے بعد قضا روزہ رکھنے کا موقع ملا لیکن روزہ رکھا نہیں تو فدیہ دینا یا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا۔(۱)

قضا کا موقعہ نہیں ملا

مسافر نے سفر کے دوران رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا، جب سفر سے وطن آیا اس کا انتقال ہوگیا، اور روزہ قضا کرنے کا موقع نہیں ملا، تو اس کے روزہ کی دو صورت

= ☐ ويجب القضاء بتركه ناسياً أو عامداً وإن طالت المدة . (الهندية : (۱/۱۱۱) كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

☐ أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه لعذر و ضرورةٍ ، فيقضى مسافر في السفر مافاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعاً ، والمقيم في الإقامة مافاته في السفر منها ركعتين . (الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

☐ بدائع الصنائع : (۱/۲۴۷) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا حكم هٰذه الصلوات إذا فسدت أو فاتت ، ط: سعيد .

☐ شامي : (۲/۷۶) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، مطلب إذا أسلم المرتد هل تعود حسنة أم لا ؟ ، ط: سعيد .

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله . فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرك من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية ، كذا في البدائع . (الهندية : (۱/۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۲۳ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل اما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد .

ہوگی، اگر واپسی کے بعد فوراً انتقال ہوگیا اور روزہ قضا رکھنے کا موقع بالکل نہیں ملا تو یہ روزے معاف ہو جائیں گے۔(۱)

اور اگر وطن پہنچنے کے بعد یا وطن اقامت میں فوت شدہ روزہ رکھنے کا موقع ملا تو جتنے روزے رکھنے کا موقع ملا تو ان کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا، وصیت نہ کرنے پر گنہگار ہوگا، ہاں اگر ورثاء دے دیں تو امید ہے کہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

قضا نماز پڑھنے کا وقت

قضا نماز تین اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے، اس کے علاوہ باقی ہر وقت قضا نماز پڑھنا جائز ہے، اور وہ تین اوقات یہ ہیں ا۔سورج طلوع ہونے سے لے کر اشراق کے وقت تک (تقریباً پندرہ منٹ) ۲۔زوال کے وقت (تقریباً دس منٹ، نقشہ میں جو زوال کا وقت ہے اس سے پہلے پانچ منٹ اور بعد میں پانچ منٹ کل دس منٹ) ۳۔اور غروب کے وقت۔(۳)

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لا قضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله، (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم و مالايفسده، فصل في العوارض المبيحة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرك من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية، كذا في البدائع. فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ولايلزمهم من غير إيصاء كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۴۲۴، ۴۲۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت، ط: سعيد.

(۳) ليس للقضاء وقت معين بل جميع أوقات العمر وقت له إلّا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت المغرب فإنّه لاتجوز الصلاة في هٰذه الأوقات. (البحر الرائق: (۲/۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة، =

اور عصر کی فرض نماز کے بعد بھی قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

البتہ لوگوں کے سامنے نہ پڑھے چھپ کے پڑھے کیونکہ نماز قضا کرنا گناہ ہے اور لوگوں کے سامنے گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اس لئے تنہائی میں چھپ کے پڑھے۔(۲)

= إذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاف إلى أن تزول و عند احمرارها إلى أن تغيب إلّا عصر يومه ذٰلک فإنّه يجوز أداؤه عند الغروب ...... ولايجوز فيها قضاء الفرائض و الواجبات الفائتة عن أوقاتها كالوتر. (الهندية : (۵۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل فى المواقيت ، الفصل الثالث فى بيان الأوقات الّتى لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲۴۹/۱ ، ۲۵۰) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ: (۶۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل الرابع فى المواقيت، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۱) وعن التنفّل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة و سجدة تلاوة و صلاة جنازة ...... واعلم أن قضاء الفائتة و ما معها لاتكره بعد صلاة العصر إلى غاية التغير لا إلى الغروب كما هو ظاهر كلامه . (البحر الرائق : (۲۵۱/۱ ، ۲۵۲) كتاب الصلاة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۳۷۵/۱) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۶۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع فى المواقيت ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۵۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل فى المواقيت ، الفصل الثالث فى الأوقات الّتى لاتجوز فيها الصلاة ، ط: رشيديه .

(۲) (ويكره قضاء ها فيه لأن التاخير معصية فلايظهرها) ...... ويظهر من التعليل أن المكرُوه قضائها مع الاطلاع عليها ولو فى غير المسجد . (رد المحتار : (۳۹۱/۱) كتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط :سعيد)

الهندية: (۱۲۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۹۰/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

إذا فاتته صلوات ينبغى أن يقضيها فى البيت لا فى المسجد سترًا لذنبه وتقصيره. (حلبى كبير شرح منية المصلى: (ص: ۵۳۴) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

و ينبغى أن لايطلع غيره على قضائه ؛ لأنّ التاخير معصية فلايظهرها و تقدم فى باب الاذان أنّه يكره قضاء الفائتة فى المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلايظهرها وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه سوا كان فى المسجد أو غيره كما أفاده فى المنح قلت و الظاهر أن ينبغى هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية ؛ لأنّ إظهار المعصية معصية . (شامى : (۷۷/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

اور غروب کے آدھا گھنٹہ پہلے سے نہ پڑھے یہ مکروہ وقت ہے۔(۱)

قضا نماز کے لئے اذان دینا

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

قضا نماز میں ترتیب کب ساقط ہوتی ہے؟

تین چیزوں سے قضا نمازوں کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے:

۱۔فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہو جائے ،واضح رہے کہ اس تعداد میں وتر کی نماز شامل نہیں ہے۔(۲)

۲۔وقت اتنا تنگ ہو کہ فوت شدہ نماز ادا کرنے کے بعد وقتیہ نماز ادا کرنے کے لئے وقت باقی نہ رہے۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم:۷۵. (وعن التنفّل بعد صلاة الفجر)

(۲) ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت وهو الصحيح...... وحد الكثرة أن تصير الفوائت ستا بخروج وقت الصلاة السادسة وعن محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ أنّه اعتبر دخول وقت السادسة، والأوّل هو الصحيح كذا في الهداية. (الهندية: ۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۷۱) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۸۴) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعيد

حلبى كبير: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

والثالث (إذا صارت الفوائت) الحقيقة أو الحكمية (ستا) ...... غير الوتر فإنّه لا يعد مسقطا) فى كثرة الفوائت بالاجماع . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية : (۱/۵۴۷) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى قضاء الفائتة ، ط: قديمى .

(۳) ويسقط الترتيب عند ضيق الوقت كذا فى المحيط السرخسى ...... ثمّ تفسير ضيق الوقت أن يكون الباقى منه مالايسع فيه الوقتية والفائتة جميعاً . (الهندية : (۱/۱۲۲) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/٦٦) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۸۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۵۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت، =

۳۔ وقتیہ نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد نہ رہے۔(۱)

کیونکہ فوت شدہ نماز کا وقت اس وقت آتا ہے جب وہ یاد آتا ہے، لہذا فوت شدہ نماز یاد نہ ہونے کی صورت میں وقتیہ نماز کا وقت پہلے آئے گا اور فوت شدہ نماز کا وقت یاد آنے کے بعد آئے گا، اس صورت میں دونوں نمازوں کے اوقات میں تصادم نہیں ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری امت سے بھول چوک کو معاف فرمایا گیا ہے اور اس بارے میں کوئی جبر نہیں ہے"۔(۲)

= ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۵۴۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون فى قضاء الفوائت، ط: قديمى.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۱) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) ثمّ الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو فى معنى النسيان كذا فى المضمرات، ولو تذكر صلاة قد نسيها بعد ماأدى وقتية جازت الوقتية كذا فى فتاوىٰ قاضيخان. (الهندية: (۱۲۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

(أونسيت الفائتة)؛ لأنّه عذر ...... و حاصله أنّه يسقط الترتيب إذا نسى الفائتة وصلى ما هو مرتب عليها من وقتية أو فائتة أخرىٰ وكذا يسقط بنسيان إحدىٰ الوقتين. الخ (رد المحتار: (۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸۳/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۵۴۶/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون فى قضاء الفوائت، ط: قديمى.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) عن أبى ذر غفارى الغفارى قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ الله تجاوز لى عن أمتى الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه. (سنن ابن ماجه: (أبواب الطلاق، باب طلاق المكره والناسى، ط: قديمى)

صحيح ابن حبان: (۲۰۲/۱۶) رقم الحديث: ۷۲۱۹، باب فضل الامة، ذكر الاخبار عما وضع الله بفضله عن هٰذه الأمة، ط: مؤسسة الرسالة.

المعجم الكبير للطبرانى: (۱۱۷/۲) رقم الحديث: ۱۴۱۴، ....

السنن الكبرى للبيهقى: (۳۵۶/۷) رقم الحديث: ۱۵۴۹۰، كتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء فى طلاق المكره، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند.

البحر الرائق: (۲/۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

قضا نماز میں مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا

''مسافر کا قضا نماز میں مقیم کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۶۴)

قضا نماز میں مقیم کا مسافر امام کی اقتداء کرنا

''مقیم کا قضا نماز میں مسافر امام کی اقتداء کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۴۰)

قضا نمازوں میں ترتیب

اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے، تو ان کی قضاء میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے، اس لئے اگر وقت میں گنجائش ہے تو پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتیہ نماز پڑھے ایسی حالت میں فوت شدہ نماز کی قضا سے پہلے وقتیہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر وقت میں گنجائش نہیں ہے پھر جائز ہے۔

اسی طرح اگر ظہر اور فجر کی نماز فوت ہوئی ہے تو فجر سے پہلے ظہر کی قضا پڑھنا جائز نہیں ہے، اسی طرح اس ترتیب کا فرض اور وتر کے درمیان بھی خیال رکھنا ضروری ہے، لہذا وتر کی قضا سے پہلے فجر کی نماز نہیں پڑھنا چاہئے اور عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے وتر نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

---

(۱) (الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم (و) كذا الترتيب (بين) نفس (الفوائت) القليلة (مستحق) أي لازم ؛ لأنّه فرض عملي يفوت الجواز بفوته ، والأصل في لزوم الترتيب قوله ﷺ : من نام عن صلاة أو نسيها فلم يذكر ها إلّا وهو يصلي مع الإمام فليصل الّتي هو فيها ثمّ ليقضي الّتي تذكر ثمّ ليعد الّتي صلى مع الإمام . وهو خبر مشهور تلقته العلماء بالقبول فيثبت به الفرض العملي ورتب النبيّ ﷺ قضاء الفوائت يوم الخندق . وفي الحاشية : (قوله : المتسع وقتها) أمّا الّتي ضاق وقتها فتقدم على الفائتة ويسقط الترتيب . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۵۸) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۲/ ۷۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي. حتى لايجوز أداء =

اور اگر قضاء نمازوں کی تعداد پانچ نمازوں سے زیادہ ہے تو اس وقت یہ ترتیب لازم نہیں ہے۔(۱)

قلی

''مزدور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۳۲)

قیام کی نیت تھی پھر بدل گئی

اگر کسی مسافر نے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن کی اقامت کی نیت کر کے مثلاً ظہر میں چار رکعت فرض نماز پڑھادی، مگر عصر کے وقت پندرہ دن قیام کی نیت ختم کردی اور سفر شروع کر کے اس جگہ کی آبادی سے نکل گیا، اس کے بعد رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھنا پڑھانا شروع کردی تو یہ امامت اور نماز صحیح ہے، کیونکہ مسافر کے لئے قیام

= الوقتية قبل قضاء الفائته كذا في محيط السرخسي ، وكذا بين الفروض والوتر هكذا في شرح الوقاية، ولو صلى الفجر وهو ذاكر أنّه لم يوتر فهي فاسدة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ .

(الهندية : (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

(الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم) يفوت الجواز بفوته ، للخبر المشهور : " من نام عن صلاة " ...... (فلم يجز) تفريع على اللزوم (فجر من تذكر أنه لم يوتر) لوجوبه عنده (إلا) استثناء من اللزوم فلايلزم الترتيب (إذا ضاق الوقت المستحب) حقيقة .

(الدر مع الرد : (۲/۶۵ ، ۶۶) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

(۱) ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت ست صلوات لدخولها في حد الكثرة المفضية للحرج.

(البحر الرائق : (۲/۸۴) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت ، وهو الصحيح هكذا في محيط السرخسي . وحد الكثرة أن تصير الفوائت ستا الخ (الهنديه : (۱/۱۲۳) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(الدر مع الرد : (۲/۶۸) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

کی نیت کی وجہ سے پوری نماز پڑھنا اور بعد میں سفر شروع کر کے قیام کی نیت کو فسخ کرنے کی وجہ سے قصر کرنا درست ہے، اور مسافر کو سفر کو شروع کر کے قیام کی نیت فسخ کرنے کے بعد قصر ہی پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

قیام کے دوران دعا

جب مسافر سفر کے دوران کہیں قیام کرتا ہے، تو خواہ کیسا ہی جنت نما ہوٹل یا آرام دہ جگہ ہو، اسے وہ سکون اور راحت میسر نہیں ہوتی جو اپنے وطن میں حاصل ہوتی ہے، کبھی غیر مانوس جگہ کی وحشت، تو کبھی کوئی خطرہ، ایسے غیر مطمئن حالات میں جو چیز قلب و دماغ کو اطمینان و اعتماد کی فضا مہیا کرتی ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دعا ہے جو قیام کے وقت پڑھی جاتی ہے، اور وہ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. (۲)

---

(۱) (والقضاء يحكي) أي يشابه (الأداء سفرا وحضرا) لأنّه بعد ما تقرر لايتغير. وتحته في الشامية: (قوله: لأنّه بعد ماتقرر) أي بخروج الوقت، فإن الفرض بعد خروج وقته لايتغير عمّا وجب وأمّا قبله فإنّه قابل للتغير بنية الإقامة أو إنشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

☜ ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة خمسة عشر يوما أو أكثر كذا في الهداية ...... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسه عشر يوما قصر هٰكذا في الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

☜ البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وعن خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نزل منزلا فقال: أعوذ بكلمات الله التّامات من شر ماخلق "، لم يضره شيئ حتى يرتحل من منزله ذٰلك. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمي)=

امام ترمذیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ جو شخص صبح وشام اس دعا کو تین دفعہ پڑھ لیا کرے تو پورے دن وہ زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے گا۔(۱)

قیام گاہ میں قیام کرتے وقت کی دعا

''منزل پر اترنے کے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۶۲)

= جامع الترمذی: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مایقول إذا نزل منزلا، ط: سعید.

الصحیح لمسلم: (۲/۳۴۷) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الدعوات والتعوّذ، ط: قدیمی.

مؤطا مالک: (ص: ......) باب ما یؤمر به من الکلام فی السفر، ط: میر محمد کراچی.

زاد المعاد: (۲/۴۱۰) تودیع المسافر، ط: مؤسسة الرسالة.

مسند احمد بن حنبل: (۶/۳۷۷)، رقم: ۲۷۱۶۴، حدیث خولة بنت حکیم رضی الله عنها، ط: مؤسسة قرطبه القاهرة.

السنن الکبریٰ للبیهقی: (۵/۲۵۳) رقم: ۱۰۶۲۱، کتاب الحج، باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: مجلس دائرة المعارف حیدرآباد هند.

المعجم الکبیر للطبرانی: (۱۷/۴۷۵)، رقم: ۲۰۰۷۰.

شرح السنة: (۵/۱۴۵) باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

شرح مشکل الآثار: (۱/۲۸) رقم: ۳۶، باب بیان مشکل ما روی عنه فیما یقال عند المساء اهـ، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

صحیح ابن خزیمه: (۴/۱۵۰) رقم: ۲۵۶۶، باب الاستعاذة عند نزول المنازل.

مصنف عبد الرزاق: (۵/۱۶۶) رقم: ۹۲۶۰، کتاب المناسک، باب مایقول إذا نزل منزلا، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.

(۱) وعن أبی هریرة قال جاء رجل إلی رسول الله ﷺ فقال: یا رسول الله! مالقیت من عقرب لدغتنی البارحة قال: أمّاقلت حین أمسیت "أعوذ بکلمات الله التّامّات من شرّ ماخلق" لم تضرّک. (الصحیح لمسلم: (۲/۳۴۷) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الدعوات والتعوّذ، ط: سعید)

عن أبی هریرة عن النّبیّ ﷺ قال: من قال حین یمسی ثلاث مرات: "أعوذ بکلمات الله التّامّات من شرّ ماخلق" لم یضره حمة تلک اللیلة. (جامع الترمذی: (۲/۲۰۱) أبواب الدعوات، باب، ط: قدیمی)

قوله: حمة، الحمة بخفة المیم: السم، وقد تشدد تطلق علی ابرة العقرب للمجاورة؛ لأنّ السم منها یخرج، مجمع البحار.

قیدی

سفر اور اقامت کے بارے میں قیدی کی نیت کا اعتبار نہیں ہے بلکہ جس نے قید کیا ہے اس کی نیت کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر جنگی قیدی کو قرائن سے گمان غالب ہو جائے کہ پندرہ روز یا اس سے زیادہ ایام تک اس کو اسی مقام پر رکھا جائے گا تو وہ مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر اعلان یا قرائن سے معلوم ہوا کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام اسی مقام پر نہیں رکھا جائے گا تو اس صورت میں قصر کرے۔(۱)

---

(۱) مسلم أسره العدوّ وأدخله دار الحرب ينظر إن كان مسير العدوّ مسيرة ثلاثة أيّام صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لما أسره صار تحت يده كالعبد يكون تحت يد مولاه ، وإن كان لايعلم يسأله عنه ، فإن سأله ولم يخبره ينظر هو فى الأصل إن كان مسافرا صلى صلاة المسافرين، وإن كان مقيما صلى صلاة المقيمين؛ لأنّه انعدم المغير. الخ (الولوالجية: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر الخ، ط: مكتبه حرمين شريفين، كوئٹه)

(والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) ...... وأسير و غريم و تلميذ (مع زوج و مولى و أمير ومستأجر) لف و نشر مرتب . وتحته فى الشامية : (قوله : وأسير) ذكر فى المنتقى : إن المسلم إذا أسره العدوّ إن كان مقصده ثلاثه أيّام قصر وإن لم يعلم سأله فإن لم يخبره و كان العدو مقيما أتمّ ، وإن كان مسافراً قصر ، وينبغى أن يكون هٰذا إذا تحقق أنّه مسافر وإلّايكون كمن أخذه الظالم لايقصر إلا بعد السفر ثلاثاً وكذا ينبغى أن يكون حكم كل تابع يسأل متبوعه فإن أخبره عمل بخبره وإلّا عمل بالأصل الّذى كان عليه من إقامة و سفر حتى يتحقق خلافه و تعذر السوال بمنزلة السوال مع عدم الأخبار . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد)

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/۲۹٦) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، الاستقلال بالرأى، ثالثاً شروط القصر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۱٦٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/۱۳۸ ، ۱۳۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

اگر قیدی نے قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہوگیا مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہ کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوئی دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

قیدی جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے

قیدیوں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا

---

(۱) (فلو أتمّ مسافر إن قعد في) القعدة (الأولیٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامداً لتاخير السلام و ترك واجب القصر و واجب تكبيرة افتتاح النفل و خلط النفل بالفرض، وهذا لايحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) كمصلي الفجر أربعا (وإن لم يقعد بطل فرضه) وصار الكل نفلاً لترك القعدة المفروضة. (الدر مع الرد: ۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

والقصر عزيمة عندنا) لما قدمنا (فإذا أتمّ الرباعية و) الحال أنّه (قعد القعود الأوّل) قدر التشهد (صحت صلاته لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين و تصير الأخريان نافلة له (مع الكراهة) لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامداً، فإن كان ساهيا يسجد للسهو (وإلّا) أي وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأوليين (فلا تصح) صلاته لتركه فرض الجلوس في محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله. (حاشية الطحطاوي: ص: ۴۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

مستحب ہے۔(۱)

قیدی ظہر کی نماز جمعہ کے دن کب پڑھے

”قیدی جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے“ عنوان کو دیکھیں۔(۸۳/۲)

قیدی قصر کب تک کرے

اگر قیدی کو یقین یا گمان غالب سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے رہائی ہو جائے گی یا اس کا امکان ہو کہ چند دن میں بھی رہائی ہو سکتی ہے اور چند ماہ بھی لگ سکتے ہیں یا یہ امید ہو کہ یہاں سے منتقل کر دیا جائے گا، یا رہائی کا معاملہ آج کل میں ٹلتا رہا تو ان تمام صورتوں میں قصر کرتا رہے، اور اگر یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے رہائی نہیں ہوگی یا منتقلی نہیں ہوگی تو اب قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویستحب للمریض والمسافر وأهل السجن تاخیر الظهر إلی فراغ الإمام من الجمعة وإن لم یؤخر یکره فی الصحیح . (الهندیة : (۱/ ۱۴۸) کتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ومنها الإذن العام ، ط: رشیدیه)

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

خلاصه الفتاوی : (۱/ ۲۱۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فی صلاة الجمعة، ومایتّصل بها ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۶۴) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

البحر الرائق : (۲/ ۱۵۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۵۷) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

(۲) والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به فی موضع یریدون أن یقیموا به خمسة عشر یوماً فعلیه أن یکمل الصلاة وإن کان الأسیر لایرید أن یقیم معهم ، وإن کان الأسیر یرید أن یقیم فی موضع خمسة عشر یوماً فأخرجوه من ذلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة أیام قصر الصلاة، وکذلک الرجل یبعث إلیه الخلیفة أو الوالی لیؤتی به من بلد إلی بلد کانت نیة الإقامة والسفر إلی الشخص لا إلیه ؛ لأنّه مقهور فی ید الشخص وکان کالأسیر فی أیدی الکفار . (التاتارخانیة: (۲/ ۱۳) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون صلاة المسافر،=

معلوم ہونے کی صورت یہ ہے کہ جیلر یا حکام یا پھر اس معاملہ اور کیس میں بصیرت رکھنے والوں کی رائے پر یقین حاصل کرے۔

قیمت ادا نہ ہوسکی

اگر گاڑی اسٹیشن پر رکی اور اندر بیٹھے مسافروں نے باہر چل کر سامان بیچنے والوں سے کوئی چیز خریدی، مال لیا اور قیمت ابھی تک ادا نہیں کی کہ گاڑی نکل گئی، تو اس چیز کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے لیکن جس طرح بھی ممکن ہو اس کی قیمت پہنچا دینا ضروری ہے، ہمیشہ کی آمدورفت کا کوئی قریب کا اسٹیشن ہے تو پھر کسی معتبر شخص کی معرفت قیمت ادا کردے، اگر پوری کوشش کے باوجود قیمت کی رقم پہنچانا ممکن نہیں ہوا تو قیمت کی وہ رقم اس

= نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیما بنیة إقامته و یصیر مقیما بنیة إقامة غیره، ط: قدیمی)

رد المحتار : (۱۳۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاه المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱۶۶/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

ویشترط لصحة نیة السفر ثلاثة أشیاء : الاستقلال بالحکم، وتحته فی شرحه : (قوله : الاستقلال بالحکم) أی الانفراد بحکم نفسه بحیث لایکون تابعا لغیره فی حکمه . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریه هرات افغانستان)

والتابع ...... (والجندی مع أمیره) إذا کان یرتزق منه، والأجیر مع المستاجر والتلمیذ مع استاذه، والأسیر والمکره مع من أکرهه علی السفر . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(قوله : وأسیر) ذکر فی المنتقی أن المسلم إذا أسره العدوّ إن کان مقصده ثلاثة أیّام قصر، وإن لم یعلم سأله، فإن لم یخبروه وکان العدوّ مقیماً أتمّ وإن کان مسافراً قصر، وینبغی أن یکون هذا إذا تحقق أنّه مسافر، وإلّا یکون کمن أخذه الظالم لایقصر إلا بعد السفر ثلاثاً، وکذا ینبغی أن یکون حکم کل تابع یسأل متبوعه، فإن أخبره عمل بخبره، وإلّا عمل بالأصل الّذی کان علیه من إقامة و سفر حتی یتحقق خلافه وتعذر السؤال بمنزلة السؤال مع عدم الإخبار . (شامی : (۱۳۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

طحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

شخص کی طرف سے صدقہ سمجھ کر کسی مسکین غریب کو دے دے، لیکن اگر اتفاق سے وہ آدمی پھر کہیں مل جائے اور قیمت کی رقم کا مطالبہ کرے تو قیمت کی رقم اس کو دوبارہ دیدے اس صدقہ کا ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔(۱)

قیمت دیدی چیز نہ لے سکا

اگر مسافر نے گاڑی کے اندر رہ کر باہر کے لوگوں سے کوئی چیز خریدنے کے لئے قیمت کی رقم پہلے دیدی، ابھی چیز ہاتھ میں نہیں لی، گاڑی تیزی سے چل پڑی، اور بیچنے والے نے اس چیز کو مسافر کے پاس پھینکنا چاہا لیکن وہ گاڑی کے اندر نہ پہنچ سکی گر کر ضائع ہوگئی، تو مسافر کی قیمت کی رقم بیچنے والے کے ذمہ باقی رہے گی، اس مسافر کو شرعاً اس سے وصول کرنے کا حق ہوگا، مگر بہتر یہ ہے کہ معاف کردے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) علیہ دیون لأناس لایعرفهم من غصوب و مظالم و جبایات یتصدق بقدره علی الفقراء علی عزیمة القضاء إن وجدهم مع التوبة إلی اللّٰه تعالیٰ فیعذر. (الهندیة: (۵/۳۶۷) کتاب الکراهیة، الباب السابع والعشرون فی القرض والدین، ط: رشیدیه)

☞ علیه دیون و مظالم جهل أربابها و أیس من علیه ذٰلک من معرفتهم، فعلیه التصدق بقدرها من ماله وإن استغرقت جمیع ماله ...... (قوله: جهل أربابها) یشتمل ورثتهم، فلو علمهم لزمه الدفع إلیهم؛ لأنّ الدین صار حقهم. (الدر مع الرد: (۴/۲۸۳) کتاب اللقطة، مطلب فیمن علیه دیون ومظالم جهل أربابها، ط: سعید)

☞ غنیة الناسک: (ص: ۳۴) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

(۲) علیہ دیون لأناس لایعرفهم من غصوب و مظالم و جبایات یتصدق بقدره علی الفقراء علی عزیمة المقضاء إن وجدهم مع التوبة إلی اللّٰه تعالیٰ فیعذر. (الهندیة: (۵/۳۶۷) کتاب الکراهیة، الباب السابع والعشرون فی القرض والدین، ط: رشیدیه)

☞ علیه دیون و مظالم جهل أربابها و أیس من علیه ذٰلک من معرفتهم، فعلیه التصدق بقدرها من ماله وإن استغرقت جمیع ماله ...... (قوله: جهل أربابها) یشتمل ورثتهم، فلو علمهم لزمه الدفع إلیهم؛ لأنّ الدین صار حقهم. (الدر مع الرد: (۴/۲۸۳) کتاب اللقطة، مطلب فیمن علیه دیون ومظالم جهل أربابها، ط: سعید)

☞ غنیة الناسک: (ص: ۳۴) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

ک

کاروبار جہاں ہے وہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟

اگر اپنے وطن سے دور دراز شہر میں کاروبار ہے اور وہاں اہل وعیال، ساز وسامان کے ساتھ دائمی قیام کا ارادہ ہے تو ایسی جگہ بھی اس کے حق میں وطن اصلی کے درجہ میں ہو جاتی ہے لہذا اگر سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے یہاں آیا اگر چہ پندرہ دن سے کم میں پھر سفر کرنا ہے، پھر بھی یہاں جب تک رہے گا مقیم رہے گا، نماز مکمل پڑھنی ہوگی، اور رمضان کا روزہ رکھنا ہوگا۔(۱)

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطّنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وتحته في الشرح : (قوله : أو توطنه) أى عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل ، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطناً له إلّا إذا عزم على القرار فيه ...... (قوله : بل يتمّ فيهما) أى بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☐ (والوطن الأصلي هو الّذى ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصر التعيش لا الارتحال عنه) . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ وطن أصلي وهو مولد الرجل أو البلد الّذى تأهّل به ...... ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيهما . (الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق : (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/ ۳۰۴ ، ۳۰۵) المبحث الثالث فى صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الدائمة أو نية العودة ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

☐ التاتارخانية : (۲/ ۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

☐ حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. =

اور اگر صرف کاروبار ہو اہل وعیال وہاں نہ ہوں مگر اس کا ارادہ ہمیشہ رہنے کا ہے جب بھی وہ جگہ وطن اصلی ہو جائے گی ۔(۱)

= (قوله: حتى يدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر إلى غاية دخول المصر فلايقصر، أطلق في دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أولا...... قال في فتح القدير: وقياسه أن لايحل فطره في رمضان إذا كان بينه و بين بلده يومان. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

أقلّ مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيّام كذا في التبيين . الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة و إباحة الفطر وامتداد مدة المسح إلى ثلاثة أيّام و سقوط وجوب الجمعة والعيدين والأضحية وحرمة الخروج على الحرة بغير محرم . (الهندية : (۱/ ۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۱) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطّنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وتحته في الشرح : (قوله : أو توطنه) أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل ، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذٰلك وطناً له إلّا إذا عزم على القرار فيه ...... (قوله : بل يتمّ فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو الإقامة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(والوطن الأصلي هو الّذي ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصر التعيش لا الارتحال عنه) . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وطن أصلي وهو مولد الرجل أو البلد الّذي تأهّل به...... ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيها. (الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/ ۳۰۴ ، ۳۰۵) المبحث الثالث في صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الدائمة أو نية العودة ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

التاتارخانية : (۲/ ۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .=

کاروبار کے لئے جانا

بعض کاروباری حضرات ایسے ہیں کہ وہ لوگ کاروبار کے سلسلے میں دور دراز شہروں میں جاتے رہتے ہیں، اور وہاں کوئی کمرہ بھی کرایہ پر لے کر رکھتے ہیں، اور وہاں پندرہ دن سے کم کے لئے جاتے ہیں، اور ان شہروں کا فاصلہ ان کے وطن سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہوتا ہے، تو ایسے لوگ ان شہروں میں مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔(۱)

اور اگر کمرہ کرایہ پر لینے کے بعد ایک دفعہ بھی وہاں پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں

= حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(قوله: حتی یدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر إلی غایة دخول المصر فلایقصر، أطلق فی دخول مصره فشمل ما إذا نوی الإقامة به أولا ...... قال فی فتح القدیر: وقیاسه أن لایحل فطره فی رمضان إذا کان بینه و بین بلده یومان. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱)، کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

أقلّ مسافة تتغیر فیها الأحکام مسیرة ثلاثة أیّام کذا فی التبیین. الأحکام الّتی تتغیر بالسفر هی قصر الصلاة و إباحة الفطر وامتداد مدة المسح إلی ثلاثة أیّام و سقوط وجوب الجمعة والعیدین والأضحیة وحرمة الخروج علی الحرة بغیر محرم. (الهندية: (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۷) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۱) کتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهداية، هذا إذا سار ثلاثة أیّام. (الهندية: (۱/۱۳۹)، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعید.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۳۴۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

گے تو وہاں مقیم ہو جائیں گے، پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے پھر وہاں سے جب تک کرایہ کا کمرہ خالی کر کے سامان وغیرہ لے کر واپس نہیں آئیں گے تب تک یہ وطن اقامت باقی رہے گا اور اس شہر میں جب بھی آئیں گے چاہے پندرہ دن سے کم کے لئے کیوں نہ ہو مقیم ہوں گے اور پوری نماز پڑھیں گے، (۱)

اور اگر کرایہ کا کمرہ خالی کر کے سامان وغیرہ لے کر آ گئے تو وطن اقامت ختم ہو جائے گا اس کے بعد جب تک پندرہ دن کے لئے نہیں آئیں گے تب تک مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔

کام ہونے پر واپسی کا ارادہ ہے

مسافر کسی ضرورت یا کسی کی تلاش میں شہر میں آیا اور یہ ارادہ ہے کہ جب ضرورت پوری ہو جائے گی فوراً واپس ہو جاؤں گا، تاہم اس کام اور ضرورت میں یہ بھی ممکن ہے کہ ہفتہ

(۱) (قوله ويبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي)...... كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر...... و أمّا وطن الإقامه فهو الوطن الّذى يقصد المسافر الإقامة فيه وهو صالح لها نصف شهر وهو ينتقض بواحد من ثلاثة بالأصلي ؛ لأنّه فوقه و بمثله و بالسفر ؛ لأنّه ضدّه ...... مثاله قاهرى خرج إلى بلبيس فنوى الإقامة بها نصف شهر ثمّ خرج منها فإن قصد مسيرة ثلاثة أيّام و سافر بطل وطنه ببلبيس حتى لو مر به في العود لايتمّ وإن لم يقصد ذلک و خرج إلى الصالحية فإن نوى الإقامة بها نصف شهر أتمّ بها وبطل وطنه ببلبيس حتى لو عاد إليه مسافراً لايتمّ وإن لم ينو الإقامة بها لم يبطل وطنه ببلبيس حتى يتم إذا دخله وإن عاد إلى مصر بطل الوطنان حتى لو عاد إليهما في سفرة أخرىٰ لايتمّ إذا لم ينوى الإقامة. (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة ، مطلب فى الأوطان الثلاثة ، ط: سعيد .

عشرہ لگ جائے، اور یہ بھی امکان ہے کہ ایک ماہ گزر جائے، تو ایسا مسافر ہمیشہ قصر کرتا رہے گا، خواہ اس طرح کئی مہینے کیوں نہ گزر جائیں، البتہ اگر یقین اور غالب گمان ہو جائے کہ پندرہ دن سے پہلے واپسی ناممکن ہوگی، تو اب مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

کپڑے کو بھگو کر مسح کیا

اگر کسی نے موزے کو انگلیوں سے مسح نہیں کیا بلکہ لکڑی یا کپڑے کو بھگو کر مسح کیا

---

(۱) (أو لم يكن مستقلا برأيه) كعبد وامرأة (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقّب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذلك (سنين) إلّا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مر. وتحته فى الشامية: (قوله: أو دخل بلدة) أى لقضاء حاجة أو انتظار رفقة (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأنّ حالته تنافى عزيمته. (قوله: كما مرّ) أى فى مسألة دخول الحاج الشام. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(وقصر إن نوى أقلّ منه) أى من نصف شهر (أو لم ينوِ) شيئاً (وبقى) على ذٰلک (سنين) وهو ينوى الخروج فى غد أو بعد جمعة؛ لأنّ علقمة بن قيس مكث كذٰلک بخوارزم سنتين يقصر الصلاة. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، قبيل نوع آخر فى بيان اجتماع حكم السفر والإقامة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

ولو بقى فى المصر سنين على عزم أنّه إذا قضٰى حاجته يخرج ولم ينو الإقامة خمسة عشر يوما قصر كذا فى التهذيب. الحجاج إذا وصلوا بغداد ولم ينووا الإقامة وعزموا أن لايخرجوا إلّا مع القافلة ويعلمون أن بين هٰذا الوقت و بين خروج القافلة خمسة عشر يوما فصاعداً يتمون أربعا. (الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبى كبير: (ص: ۵۴۰) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

تب بھی جائز ہو جائے گا، لیکن یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔(۱)

کرفیو

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور کسی شہر میں چند روز کے لئے گیا، لیکن وہاں کرفیو نافذ ہونے کی وجہ سے پندرہ دن سے قبل وہاں سے نکلنا ممکن نہ رہا تو یہ شخص وہاں مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا، اتفاقیہ قیام کی وجہ سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۲)

(۱) ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع أو مشى فى حشيش مبتل بالمطر يجزيه والطل كالمطر على الأصح هكذا فى التبيين . (الهندية : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

لابأس فى الخف إذا احتاج إلى المسح فخاف الماء أصابه مطر وابتل جاز . (خانية على هامش الهندية : (۴۹/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

(وفرض المسح قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد) هو الأصح؛ لأنّها آلة المسح والثلاث أكثرها وبه وردت السنة فإن ابتلّ قدرها ولو بخرقة أو صب جاز. وتحته فى الشامية: (قوله: فإن ابتلّ قدرها. الخ) لكن لاتحصل به السنة كالصورتين السابقتين قريبا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ،و أمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص : ۱۱۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الولوالجية: (۶۲/۱) كتاب الطهارة الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: حرمين كوئٹه.

(۲) و كل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا فى محيط السرخسى فيصير الجندى مقيما فى الفيافى بنية إقامة الأمير فى المصر كذا فى الكافى فى نوقض الوضوء، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها فى السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستاجره والجندى مع أميره فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم فى ظاهر الرواية كذا فى المحيط. (الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)=

کسی بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

''بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۹۹/۱)

کشتی میں اقامت کی نیت کرنا

کشتی کے مسافر کشتی میں اقامت کی نیت کرنے سے مقیم نہیں ہوں گے، بدستور مسافر رہیں گے، کیونکہ سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے کشتی کے ملاح کے لئے بھی یہی حکم ہے، لیکن کشتی اگر اس کے شہر یا گاؤں کے قریب ہے تو اس وقت اصل اقامت کی وجہ سے مقیم رہے گا۔(۱)

= فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۶/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۵۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) ولايصير مقيما بنية الإقامة فيها وكذٰلك صاحب السفينة والملاح إلّا أن تكون السفينة بقرب من بلدته أو قريته فحينئذٍ يكون مقيما بإقامته الأصلية كذا فى المحيط. (الهندية: (۱۴۲/۱)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولايصير مقيما بنية الإقامة فيها؛ لأنّ السفينة ليست بموضع قرار ولا هى بيت إقامة ولكنه معد للانتقال، والبحر موضع المخاوف، وكذٰلك صاحب السفينة والملاح لايصير مقيما؛ لأنّ محلية الإقامة لاتختلف بين المالك والملاح مقيما فيها وإن أمكنه المقام فيها. (التاتارخانية: (۳۶/۲، ۳۷) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة، ط: قديمى)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۸/۲) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

امداد الفتاوىٰ: (۳۴۱/۱) باب صلاة المسافر، ملازمين جہاز کے لیے قصر یا اتمام کا حکم، ط: مكتبه سيد احمد شهيد، اكوڑه خٹک.

اگر مسافر نے کشتی کے اندر اپنے شہر میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کی، اور نماز کے دوران کشتی چلتے چلتے مسافر نمازی کے شہر میں داخل ہوگئی تو وہ پوری چار رکعتیں پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

کشتی میں قبلہ کا حکم

کشتی میں نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنا لازم ہے۔

جب قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کرنے کے بعد درمیان میں کشتی قبلہ کی سمت سے پھر گئی تو نماز پڑھنے والا اپنا منہ قبلہ کی طرف پھیر لے، اور اگر قبلہ کی سمت کی طرف منہ پھیرنے کی قدرت ہونے کے باوجود نماز کے اندر فوراً قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیرے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولو كان مسافراً و شرع في الصلاة في السفينة خارج المصر فجرت السفينة حتى دخل المصر يتمّ أربعاً كذا في التاتارخانية . (الهنديه : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۳۸) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

(۲) ويلزمه التوجه إلى القبلة عند افتتاح الصلاة...... وكلما دارت السفينة يحول وجهه إليها ولو ترك تحويل وجهه إلى القبلة وهو قادر عليه لايجزيه . (الهندية : (۱/۱۴۴)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها فستة ، ط: سعيد .

التاتارخانية:(۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

خلاصه الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

وفيه أيضاً : (۱/٦۹) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس في استقبال القبلة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۲) كتاب الصلاة ، مطلب في الصلاة على السفينة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص : ۳۳۳) كتاب الصلاة ، فصل في الصلاة في السفينة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

کشتی میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا

دریا کے سفر کے دوران کشتی یا جہاز پر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک عذر کے بغیر بھی فرض نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن کھڑے ہوکر پڑھنا سب کے نزدیک افضل ہے۔

اگر کشتی یا بحری جہاز لنگر گاہ کی حدود میں یا کنارے پر لنگر ڈالے ہوئے کھڑا ہے تو اس میں عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض وواجب) نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

کشتی میں نماز

کشتی اور پانی کے جہاز میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

دریا میں قبلہ کی شناخت چاند، سورج، دوسرے ستارے اور قطب نما سے ہوسکتی ہے۔(۳)

---

(۱) وإذا صلّى قاعدا في السفينة وهي تجري مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ وعندهما لاتجوز ولو كانت السفينة مشدودة لاتجري لاتجوز اجماعا كذا في التهذيب . ولو صلى فيها فإن كانت مشدودة على الجدّ مستقرّة على الأرض فصلى قائماً أجزأه وإن لم تكن مستقرة ويمكنه الخروج عنها لم تجز الصلاة فيها كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، رقم الصفحة: ؟؟؟؟، تحت عنوان ''کشتی میں قبلہ کا حکم''۔

(۳) وجهة الكعبة تعرف بالدليل ...... وأمّا في البحار والمفاوز فدليل القبلة النجوم هٰكذا في فتاوىٰ قاضيخان . (الهندية : (۱/۶۳) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثالث في استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۷۰) كتاب الصلاة ، باب الاذان ، ط: رشيديه.=

جس شخص کو پانی کے جہاز یا کشتی میں متلی، قئے، الٹی اور چکرآنے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قدرت نہ ہو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۱)

کشتی میں نماز کے احکام

اگر کشتی چل رہی ہے، اور نمازی نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی۔

اگر کشتی بندھی ہوئی ہے، چل نہیں رہی ہے تو اس پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بالاجماع جائز نہیں ہے۔(۲)

= والجهة صارت قبلة باجتهادهم المبنى على الامارات الدالة عليها من النجوم والشمس والقمر وغير ذٰلک. (بدائع الصنائع: (۱۱۸/۱)، کتاب الصلاة، ومنها استقبال، فصل وأمّا أركانها، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۸۵/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط:سعيد.

الدر مع الرد: (۴۳۰/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى استقبال القبلة، ط: سعيد.

(۱) تعذرعليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع و يسجد...... وإن تعذر القعود أومأ مستلقيا أو على جنبه. (البحر الرائق: (۱۱۲/۲ـ۱۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل الحادى والعشرون فى صلاة المريض، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۹۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون فى صلاة المريض، ط: قديمى.

الهندية: (۱۳۶/۱) كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۰۵/۱، ۱۰۶) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا أركانها، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۹۹/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

(۲) وإذا صلّى قاعدا فى السفينة وهى تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ وعندهما لاتجوز ولو كانت السفينة مشدودة لاتجرى لاتجوز اجماعا كذا فى التهذيب. (الهندية: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۱۰۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فى الصلاة فى السفينة، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۳۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فى الصلاة فى السفينة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد. =

اگر کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وہ کشتی بندھی ہوئی زمین پر ٹھہری ہوئی ہے تو نماز جائز ہے، اور اگر کشتی زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے اور اس سے باہر نکلنا ممکن ہے تو اس پر نماز جائز نہیں ہوگی۔(۱)

اگر کشتی زمین پر نہیں ٹھہری ہوئی بلکہ دریا کے اندر ٹھہری ہوئی ہے ہوئی ہے اور موج کی وجہ سے ہل رہی ہے، تو اگر ہوا اور موج کی وجہ سے بہت زیادہ ہل رہی ہے تو چلتی کشتی کے حکم میں ہے، اور اگر ہوا اور موج کی وجہ سے بہت زیادہ نہیں ہل رہی بلکہ معمولی ہل رہی ہے تو ٹھہری ہوئی کشتی کے حکم میں ہے۔(۲)

= بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) کتاب الصلاة ، فصل وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ومايتّصل بهٰذا مسائل السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) وفي الإيضاح إن كانت موثقة في الشط وهو على قرار من الأرض يصلي قائما جاز؛ لأنّها إذا استقرت على الأرض فحكمها وحكم الأرض سواء وإن لم يكن مستقرة فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم يجز الصلاة فيها لأنّها إذا لم يستقر فهي بمنزلة الدابّة، الخ (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة ، ط: قديمي.

الهندية : (۱/۱۴۳ ، ۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد .

(۲) والمربوطة بلجة البحر إن كان الريح تحركها شديدا فكالسائرة وإلّا فكالواقفة . وتحته في الشامية : (قوله : وإلّا فكالواقفة) أي إن لم يحركها الريح شديدا بل يسيراً فحكمها كالواقفة فلاتجوز الصلاة فيها قاعداً مع القدرة على القيام كما في الإمداد . (الدر مع الرد : (۲/۱۰۱، ۱۰۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب في الصلاة في السفينة ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

اگر کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر میں چکر آتا ہے تو کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بالاجماع جائز ہے۔(۱)

اگر کشتی سے باہر نکل کر نماز پڑھنے پر قادر ہے تو کشتی سے باہر نکل کر فرض نماز پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

اگر کشتی میں رکوع اور سجدہ پر قادر ہونے کے باوجود اشارہ سے نماز پڑھی تو نماز

---

(۱) وأجمعوا أنّه إذا كان بحيث لو قام يدور رأسه يجوز فيها قاعداً . (التاتارخانية : (۳٦/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع و العشرون فی الصلاة فی السفينة ، ط: قديمی)

البحر الرائق : (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۴۴/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة علی الدابّة و السفينة ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (۱۰۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فی الصلاة فی السفينة، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوٰی : (۱۹۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدّابّة و فی السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه : وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة فأحبّ له أن يخرج ويصلی علی الأرض ، وإن صلی فيها جاز ، فإن صلّی فيها قاعداً وهو يقدر علی القيام أو الخروج أجزأه عند أبی حنيفة استحساناً . وفی الطحطاوی و قد أساء ولكن الأفضل أن يقوم أو يخرج ، وعندهما لايجزيه . (التاتارخانية : (۳٦/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع و العشرون فی الصلاة فی السفينة ، ط: قديمی)

خلاصة الفتاوٰی : (۱۹۳/۱ ، ۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابّة و فی السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۰۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فی الصلاة فی السفينة ، ط: سعيد .

فالمستحب أن يخرج من السفينة للفريضة إذا قدر عليه كذا فی محيط السرخسی . (الهنديه: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة علی الدابّة و السفينة ، ط: رشيديه)

نہیں ہوگی، اس نماز کو رکوع سجدہ کے ساتھ دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

کمانڈر کی نیت

☆اگر فوج کا کمانڈر شہر میں اقامت کی نیت کرے گا تو اس کے کمانڈ کے تحت رہنے والے سپاہی جنگل میں بھی مقیم ہو جائیں گے، کیونکہ کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہے اس کے کمانڈ کے تحت رہنے والے فوجی اور سپاہیوں کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) ولو صلى فيهابالإيماء وهو قادر على الركوع والسجود لايجزيه في قولهم جميعا . (الهنديه: (۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۴) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابّة و في السفينة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☐ البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة ، وأمّا أركانها ، ط: سعيد .

☐ فلايجوز للمسافر أن يصلى فيها بالإيماء سواء كانت الصلاة مكتوبة أو نافلة؛ لأنّه يمكنه أن يسجد فيها فلايعذر في تركه والإيماء إنّما شرع عند العجز وهو قادر فلايجوز له الإيماء. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)

(۲) و كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي فيصير الجندى مقيما في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر كذا في الكافي. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۲/۱۳۳ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقي : (صل :۴۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

☐ التاتارخانية : ۲/۱۱ ، ۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته . الخ ، ط: قديمي .

☐ بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

☆ جہاد یا جنگ کے دوران کمانڈر کی اقامت کی نیت کا اعتبار نہیں ہے اس لئے جہاد اور جنگ کی صورت میں مسافت سفر طے کر کے آنے والے مجاہدین قصر کریں گے۔(۱)

کم سے کم ساتھی

''سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۷ ۳۳)

کن آنکھوں سے دیکھنا

نماز میں کن آنکھوں سے دیکھنا مکروہ ہے، لیکن اگر مسافر کو نماز میں اپنے سامان کی فکر ہے اور اس کی وجہ سے خشوع و خضوع جا تا رہے، تو اس غرض سے کن آنکھوں سے دیکھنا مکروہ نہیں ہوگا تا کہ دیکھ لینے سے فکر ختم ہو جائے اور خشوع و خضوع حاصل ہو جائے۔(۲)

---

(۱) حاصر قوم مدينة فى دار الحرب أو أهل البغى فى دار الإسلام فى غير مصر ونووا الإقامة خمسه عشر يوما قصروا ؛ لأنّ حالهم متردد بين قرار و فرار فلا تصح نيتهم وإن نزلوا فى بيوتهم كذا فى التمرتاشي . ولهٰذا قال أصحابنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ فى تاجر دخل مدينة لحاجة نوى أن يقيم خمسة عشر يوما لقضاء تلك الحاجة لايصير مقيما ؛ لأنّه متردد بين أن يقضى حاجته فيرجع و بين أن لايقضى فيقيم فلاتكون نيته مستقرة . (الهنديه : (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☐ ولاتصحّ نية الإقامة من العسكر فى دار الحرب ؛لأنّهم بين أن يهزموا فيقرّوا أو يُهزموا فيفروا و حالهم هٰذه مبطلة عزيمتهم لترددها فى الإقامة الخ . (حلبى كبير : (ص: ۵۴۰) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☐ البحر الرائق : (۲/ ۱۳۲ ، ۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ التاتارخانية: (۲/ ۲۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، قبيل نوع آخر فى بيان اجتماع حكم السفر والإقامة ، ط قديمى.

☐ حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (والالتفات بعنقه) لابعينه ، لقول عائشة رضى اللّٰه عنها : " سألت رسول اللّٰه ﷺ عن التفات الرجل فى الصلاه ، فقال : هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد " . رواه البخارى، و قوله ﷺ : لايزال اللّٰه مقبلا على العبد وهو فى صلاته مالم يلتفت ، فإن التفت انصرف عنه . =

کھانا کھاتے وقت

’’اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ‘‘ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۶۰)

کھانا لے لیا پیسہ دینے سے پہلے گاڑی چل پڑی

’’قیمت ادا نہ ہو سکی‘‘ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۸۵)

کھڑکیوں سے پان کی پیک وغیرہ پھینکنا

ریل یا گاڑیوں کی کھڑکیوں سے پان کی پیک یا پانی وغیرہ اس طرح پھینکنا جس سے پچھلی کھڑکیوں میں یا برابر میں چلنے والی گاڑیوں میں بیٹھنے والوں پر پان کی پیک یا پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں، ناجائز اور حرام ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر

= وتحته في الشرح: (قوله: والالتفات بعنقه لابعينه) الالتفات ثلاثة أنواع: مكروه، وهو ماذكر، ومباح، وهو أن ينظر بمؤخر عينيه يمنة ويسرة من غير أن يلوى عنق و مبطل، وهو أن يحول صدره عن القبلة إذا وقف قدر أداء ركن مستدبراً كما بحثه في البحر. وهذا إذا كان من غير عذر، أمّا به فلا...... وفي الشرح: والأولىٰ ترك النوع الثاني لأنّه ينافي الأدب لغير حاجة، والظاهر أن فعله ﷺ إيّاه كان لحاجة تفقد أحوال المقتدير مع ما فيه من بيان الجواز الخ. (حاشية الطحطاوی على المراقي: (ص: ٢٨٢) كتاب الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبی کبیر: (ص: ٣٠٥) فصل في مكروهات الصلاة، ط: قديمی.

الهنديه: (١/ ١٠٦) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة و مايكره فيها، الفصل الثاني: فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه.

لعنت کے الفاظ آئے ہیں۔(۱)

(۱) وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال : صعد رسول اللّٰہ ﷺ المنبر ، فنادیٰ بصوت رفیع ، فقال: یامعشر من أسلم بلسانه ولم یفض الإیمان إلی قلبه ، لاتؤذوا المسلمین ولاتعیّروهم ، ولاتتبعوا عوراتهم ، فإنّه من یتّبع عورة أخیه المسلم تتبع اللّٰه عورته ومن تتبعه اللّٰه عورته یفضحه ولو فی جوف رحلة . (مشکاة المصابیح : (۴۲۸/۲ ، ۴۲۹) کتاب الآداب ، باب ماینهی عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات ، الفصل الثانی ، ط : قدیمی)

☞ واعلم أنّ الشخص یؤجر علی إماطة الأذی وکل ما یوذی الناس فی الطریق وفیه دلالة علی أن طرح الشوک فی الطریق والحجارة والکناسة والمیاه المفسدة للطرق وکل ما یوذی الناس یخشی العقوبة علیه فی الدنیا والآخرة. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: (۱۹/ ۳۱۹) باب من أخذ الغصن ومایوذی الناس فی الطریق .

☞ وعن أبی بکر الصدیق قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : " ملعون من ضار مؤمنا أو مکر به " . (جامع الترمذی : (۱۵/۲) أبواب البر والصلة ، باب ماجاء فی الخیانة والغش ، ط: سعید)

☞ و عن أبی بکر الصدیق قال :قال رسول اللّٰہ ﷺ : " لایدخل الجنة جسد غُذی بالحرام ، ولایدخل الجنة سیئ الملکة ، ملعون من ضارّ مسلما أو غره " . (مسند البزار : ۱۰۵/۱) رقم الحدیث : ۴۳ ، ط: مکتبه العلوم والحکم المدینة المنوّرة)

☞ المعجم الأوسط : (۱۲۴/۹) رقم الحدیث : ۹۳۱۲ ، ذکر من اسمه هاشم ، ط: دارالحرمین القاهرة .

☞ مسند أبی یعلی : (۸۲/۱) رقم الحدیث : ۹۶ .

☞ شرح الزرقانی علی مؤطا الامام: (۴۱/۴) القضاء فی المرفق، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

☞ فیض القدیر شرح جامع الصغیر: (۶/۲) رقم الحدیث: ۸۲۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت.

گ

گاڑی کے ملازم کی نماز

”ریلوے ملازم کی نماز“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۵۸)

گاڑی میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

”قبلہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۳)

گاڑی والے خیال رکھیں

راستے کو گندگی سے آلودہ کرنا، جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو، بہت بڑا گناہ ہے گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا سامان پیدا کرنے میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اپنی سواری، کار، موٹر سائیکل وغیرہ کو ایسی جگہ کھڑا کر دینا کہ جس سے دوسری سواریوں کا راستہ بند ہو جائے، یا ان کو چلنے میں دشواری کا سامنا ہو، یا اس طرح بے قاعدہ گاڑی چلائی جائے جس سے دوسروں کو کسی بھی اعتبار سے تکلیف ہو، یہ ساری باتیں گناہ ہیں، اور ان سے پرہیز کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے کبیرہ گناہوں سے۔(۱)

---

(۱) وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: لاتنزلوا على جوار الطريق ولاتقضوا عليها الحاجات.

(سنن ابن ماجه: (ص: ۲٦۷) كتاب الآداب، باب النهي عن النزول، ط: قديمي)

وانظر أيضاً: الهامش السابق رقم: ۱، رقم الصفحة: ۱۰۲. (وعن ابن عمر رضي الله عنهما)

مسند احمد بن حنبل: (۳/۳۰۵) رقم الحديث: ۱۴۳۱٦، مسند جابر بن عبدالله رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

مسند أبي يعلى الموصلي: (۴/۱۵۳) رقم الحديث، ۲۲۱۹، تابع مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، دار المامون للتراث دمشق.

صحيح ابن خزيمة (۴/۱۴۴) رقم الحديث (۲۵۴۸)، ط: نسخة جامع السنة.

صحيح ابن حبان: (٦/۴۲۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ذكر الزجر عن التعريس على جواد الطريق، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

مصنف لابن أبي شيبة: (۹/۳۰) رقم الحديث: ۲٦۸۷۹، كتاب الأدب، باب: ۱۵۹، =

گاڑی والے سے ضمان لینا

دوردراز شہروں میں گاڑی اور کوپ وغیرہ کے ذریعہ جانے والے مسافر حضرات، مال اور سامان کے بیگ اور تھیلی وغیرہ گاڑی والے کو حوالہ کر کے ان سے ٹوکن لے لیتے ہیں، اس سامان اور بیگ وغیرہ کی حفاظت کی ذمہ داری گاڑی والوں پر ہے، اگر یہ چیزیں گم ہو جائیں گی تو گاڑی والوں سے ان چیزوں کا ضمان لینا جائز ہے۔(۱)

گرفتاری کا وارنٹ ہو

''وارنٹ جاری ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۸/۲)

گرفتاری کے لئے نکلنے والے کا حکم

اگر کسی بھاگے ہوئے شخص یا مجرم کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے نکلا، اور مقصد یہ ہے کہ جہاں کہیں ملے گا اس کو پکڑ کر واپس لانا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کہاں تک جانا پڑے، یہ بھی ممکن ہے کہ طویل سفر کی نوبت آئے، اور اس کا بھی امکان ہے کہ قریبی علاقہ میں ہاتھ آجائے، تو جب تک اسی ارادہ کے ساتھ سفر کرتا رہے گا اس کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا،

= في التحشش على الطريق.

مصنف عبد الرزاق : (۱۶۰/۵) رقم الحديث : ۹۲۴۷ ، كتاب المناسك ، باب ذكر الغيلان والسير بالليل ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت .

(۱) وفيها حمل ربّ المتاع متاعه على الدابّة وركبها فساقها المكارى فعثرت وفسد المتاع لايضمن إجماعاً وقدمنا ، قلت عن الأشباه معزيًا للزيلعي : إنّ الوديعة بأجر مضمونة فليحفظ ، (قوله : وقدمنا) أى فى كتاب الوديعة ، أراد به التنبيه على أن المودع بأجر يخالف الأجير المشترك وإن شرط عليه الضمان ، ...... وذكر الفرق بأنّ المعقود عليه فى الأجير المشترك هو العمل والحفظ واجب تبعاً ، بخلاف المودع بأجر فإنّه واجب عليه مقصوداً ببدل . (الدر مع الرد : (۶۷/۶ ، ۶۸) كتاب الإجارة ، باب ضمان الأجير ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲۰۵/۴) كتاب الإجارة ، فصل : وأمّا حكم الإجارة ، ط : سعيد .

الهندية : (۴۴۲/۴) كتاب الإجارة ، الباب الخامس عشر فى بيان مايجوز من الإجارة ومالايجوز ، الفصل الثاني : فيما يفسد العقد فيه لمكان الشرط ، ط : رشيديه .

البتہ اگر اس دوران مسافت سفر کی مقدار جانے کا ارادہ کرلیا یا جہاں سے واپس ہو رہا ہے وہاں سے سفر کی مسافت مکمل ہو جاتی ہے تو ان دونوں صورتوں میں راستہ میں قصر کرنا ہوگا۔ (۱)

گلے ملنا

سفر سے واپس آنے والے کے ساتھ گلے ملنا اور ہاتھ پیشانی چومنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

(۱) وأمّا الثّاني فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص وعلى هٰذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم فإنّهم يصلون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدّة وكذٰلك المكث في ذٰلك الموضع وأمّا في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصروا. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في المتفرّقات، ط: نوع آخر في المتفرّقات، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۲۹۶/۲) كتاب الصلاة، صلاة المسافر، ثالثا شروط القصر، المبحث الثالث، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قدم زيد بن حارثة و رسول الله ﷺ في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله ﷺ عريانا يجر ثوبه والله مارأيته عريانا قبله ولابعده فاعتنقه وقبّله. (مشكاة المصابيح: (۴۰۲/۲) كتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۱۰۲/۲) كتاب الآداب، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في المعانقة والقبلة، ط: سعيد.

شرح السنة: (۲۹۰/۱۲) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت.

وفي شرح حديث رقمه: (۳۳۲۷) فأمّا الماذون فيه فعند التوديع، وعند القدوم من السفر، وطول العهد بالصاحب وشدة الحب في الله ومن قبله، فلايقبل الفم، ولكن اليد والرأس والجبهة الخ. (شرح السنة: (۲۹۳/۱۲)، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت)

عن الشعبي أنّ النّبيّ ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه و قبل ما بين عينيه. (أبوداؤد: (۳۶۲/۲) كتاب الأدب، باب في قبلة ما بين العينين، ط: مكتبه حقانيه ملتان) =.

گھر داماد

☆...... "گھر داماد" سے مراد یہ ہے کہ لڑکی والوں نے نکاح کے وقت یا نکاح سے پہلے یہ شرط رکھی ہے کہ لڑکی ہمیشہ اپنے والدین کے گھر رہے گی، رخصت ہو کر سسرال نہیں جائے گی، اور داماد کے ذاتی گھر اور بیوی کے والدین کے گھر کے درمیان مسافت سفر یعنی سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو ایسا گھر داماد سسرال جا کر قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ شہر بیوی کی وجہ سے وطن ہو گیا ہے۔(۱)

= ☐ وروی عن جعفر بن أبي طالب في قصة رجوعه من أرض الحبشة قال : فخرجنا حتى أتينا المدينة ، فتلقاني رسول الله ﷺ : فاعتنقني ، ثم قال : ماأدري أنا بفتح خيبر أفرح ، أم بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خيبر ، و عن البياضي أنّ النبيّ ﷺ تلقى جعفر بن ابي طالب فالتزمه و قبل ما بين عينيه ...... و قال الشعبي : كان أصحاب النبيّ ﷺ يصافح بعضهم بعضاً وإذا جاء أحدهم من سفر ، عانق صاحبه ، وقدم سلمان فدخل المسجد فقام إليه أبو الدرداء فالتزمه . (شرح السنة: (۱۲/ ۲۹۱، ۲۹۲) باب المصافحه و فضلها، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت)

(۱) والوطن الأصلي هو وطن الانسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها، وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن في بلدة أخرىٰ وينتقل الأهل إليها ، فيخرج الأوّل من أن يكون وطنا اصليًّا حتى لو دخل مسافرا لايتمّ ، قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ ، فإنّ الأوّل لم يبطل ، ويتم فيهما . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط : سعيد .

☐ الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۳) كتاب الصلاة ، مطلب في أنّ الأوطان ثلاثة ، فصل : و أمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

☐ الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/ ۳۰۴، ۳۰۵) المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، العودة إلى محل الإقامة الخ ، ط: مكتبة الحقانيه پشاور .

☐ حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، الرابع في الوطن، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

اور اگر گھر داماد کی شرط نہیں تو سسرال جا کر قصر کرے گا، مگر یہ کہ سسرال میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان مسافت سفر نہیں ہے تو سسرال جا کر قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) ثمّ لایزال المسافر علی حکم السفر حتی یدخل وطنه أی ینوی إقامة خمسة عشر یوماً بموضع واحد من مصر أو قریة غیر وطنه . (حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۹) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر،ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

بدائع الصنائع: (۱/۹۷) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوي علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۲۹۱) المبحث الثالث صلاة المسافر ، الرابع مقدار الزمان الّذی یقصر فیه إذا أقام المسافر فی موضع ، ط: مکتبه حقانیه پشاور .

(۲) وذکر الاسبیجابی : المقیم إذا قصر مصرا من الأمصار وهو مادون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافرا . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

أقلّ مسافة تتغیر فیها الأحکام مسیرة ثلاثة أیّام . الخ (الهندیة : (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۲۸۶، ۲۸۷) المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، الموضوع الأوّل ، المسافة الّتی یجوز فیها القصر ، ط: المکتبة الحقانیه ، پشاور .

الفتاویٰ التاتارخانیة : (۲/۵، ۶) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان أدنی مدّة السفر الّذی یتعلق به قصر الصلاة ، ط: قدیمی .=

☆......گھر داماد بننے سے مسافر بھی مقیم بن جاتا ہے، اس لئے جب بھی گھر داماد سسرال آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= بدائع الصنائع: (۹۳/۱) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان مایصیر به المقیم مسافرا، ط: سعید.

خلاصة الفتاوٰی: (۱۹۷/۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی و العشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئته.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۵، ۵۳۶) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) والوطن الأصلی هو وطن الانسان فی بلدته أو بلدة أخرٰی اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده ولیس من قصده الارتحال عنها بل التعیش بها، وهٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وهو أن یتوطن فی بلدة أخرٰی وینتقل الأهل إلیها، فیخرج الأوّل من أن یکون وطنا اصلیًا حتی لو دخل مسافرا لایتمّ، قیدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة أخرٰی، فإنّ الأوّل لم یبطل، ویتم فیهما. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة، ط: سعید.

الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱) کتاب الصلاة، مطلب فی أنّ الأوطان ثلاثة، فصل: وأمّا بیان ما یصیر المسافر به مقیما، ط: سعید.

الفقه الإسلامی و أدلّته: (۳۰۴/۲، ۳۰۵) المبحث الثالث، صلاة المسافر، العودة إلی محل الإقامة الخ، ط: مکتبة الحقانیه پشاور.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، الرابع فی الوطن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ل

لاشیں سیلاب کی

''سیلاب کی لاشیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۹)

لشکر اسلام

اگر اسلامی لشکر کسی جگہ پر جانے کا قصد کرے اور اس کے ساتھ سائبان، خیمے اور چھوٹے بڑے ڈیرے ہوں اور وہ راستہ میں کسی جگہ جنگل میں اتر کر ڈیرے کھڑے کردیں اور پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کریں تو یہ لشکر والے مقیم نہیں ہوں گے، بدستور مسافر رہیں گے کیونکہ یہ سب لے چلنے کا سامان ہے مستقل رہائش کے لئے نہیں۔(۱)

---

(۱) قال شمس الأئمة الحلوانی : عسکر المسلمین إذا قصدوا موضعا ومعهم اخبیتهم و خیامهم و فساطیطهم فنزلوا مفازة فی الطریق ونصبوا الأخبیة والفساطیط وعزموا فیها علی إقامة خمسة عشر یوماً لم یصیروا مقیمین؛ لأنّها حمولة ولیست بمساکن کذا فی المحیط. (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

البحر الرائق : (۲/۱۳۳) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط : سعید .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۵ـ۱۲۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید .

الفتاوی التاتارخانیة : (۲/۹، ۱۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان المواضع الّتی تصحّ فیها نیة الإقامة والّتی لاتصح، ط: قدیمی .

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۹) کتاب الصلاة، الفصل الثانی و العشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئته .

بدائع الصنائع: (۱/۹۸) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان مایصیر المسافر به، مقیماً، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۰) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

لکڑی کا موزہ

''لوہے کا موزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۱/۲)

لکڑی کو بھگو کر مسح کیا

''کپڑے کو بھگو کر مسح کیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۹۱/۲)

لنگر گاہ

اگر شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے، اور لنگر گاہ شہر سے ایک سو پچاس گز، ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے کم فاصلہ پر ہے اور درمیان میں زرعی زمین نہیں ہے تو یہ فناء شہر کے حکم میں ہے اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر لنگر گاہ شہر سے ایک سو پچاس گز، ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو یہ فناء شہر کے حکم میں نہیں ہوگا، سفر کرنے کی صورت میں ایسے لنگر گاہ میں کشتی یا بحری جہاز ہونے کی صورت میں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) (قوله خرج من عمارة موضع إقامته) ...... إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال في الامداد : فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات ...... وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي. (شامي: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

حلبي كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية الكوئثه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: شيديه.

لنگڑا

اگر کسی کے پاؤں میں "لنگڑاپن" ہے اور پنجوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لئے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔(۱)

لوہے کا موزہ

لوہے، لکڑی یا شیشہ کے بنے ہوئے موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ان چیزوں کے بنے ہوئے موزے کو پہن کر آدمی بلا تکلف چل نہیں سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) ولو كان الرجل أعرج يمشي على صدور قدميه ارتفع العقب عن موضع عقب الخف كان له أن يمسح ما لم يخرج قدمه إلى الساق، هكذا في فتاوى قاضيخان. (الهنديه: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه)

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۴۸) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشييديه.

خلاصة الفتاوى: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

الفتاوى الولوالجية: (۱/۶۳) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين وغير ذلك إلى آخره، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه.

البحر الرائق: (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(۲) فلم يجز على متخذ من زجاج أو خشب أو حديد ...... وتحته في الشامية: (قوله فلم يجز الخ) وكذا لو لف على رجله خرقة ضعيفة لم يجز المسح؛ لأنّه لا تنقطع به مسافة السفر. (الدر مع الرد: (۱/۲۶۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(فلايجوز) المسح (على خف) صنع (من زجاج أو خشب أو حديد) لما قلنا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

م

ماہواری اور سفر

''حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۱/۱)

متبوع اگر نیت کا اختیار دیدے

شوہر یا حاکم نے بیوی اور ماتحت کو یہ اختیار دیدیا کہ تم جب چاہو سفر سے واپس ہو سکتے ہو اور جہاں چاہو اقامت کی نیت کر سکتے ہو، تو اس اختیار کے بعد خود ان کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اپنی نیت کے اعتبار سے سفر یا حضر کے مسائل پر عمل کریں گے۔(۱)

متصل آبادی

شہر سے متصل جو رہائش گاہیں اور مکانات ہیں اور وہ بستی اور گاؤں جو شہر سے ملا ہو وہ بھی اس شہر کی آبادی کے حکم میں ہے، جب تک مسافران آبادیوں سے باہر نہیں نکل جائے گا قصر نہیں کرے گا ہاں ان آبادیوں سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔

البتہ وہ آبادیاں جو شہر سے ملی ہوئی نہیں ہیں بلکہ شہر کے بیرونی میدانوں سے ملی ہوئی ہیں قصر کرنے کے لئے ان آبادیوں سے نکل جانا ضروری نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه و من لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه الخ. (الهندية: (۱۴۱/۱)، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

▭ (والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لاالتابع كامرأة) الخ (الدر المختار مع الرد: (۱۳۳/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱۳۸/۲) باب المسافر، ط: سعيد.

▭ عمدۃ الفقہ: (۴۱۹/۲) تابع و متبوع کی نیت کے مسائل، ط: زوّار اکیڈمی لاہور۔

▭ التاتارخانية: (۱۱/۲) نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامة، الخ، ط: قديمى.

(۲) قال محمد رحمه الله يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ...... الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلّا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية الّتي تكون متصلة بفناء المصر فإنّه يقصر الصلاة =

مثل اول کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

''مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۱۶/۱)

مجاہدین غلبہ کے دوران قصر کریں گے یا اتمام

مجاہدین یا مسلم افواج جب جہاد کے دوران کسی علاقہ میں فاتحانہ داخل ہوں تو جب تک وہاں پورا کنٹرول ان کے ہاتھوں میں نہ ہوتو یہ افواج اور مجاہدین وہاں قصر کریں گے، البتہ جب پوری طرح کنٹرول حاصل ہوجائے گا، اوراس علاقے کو اپنی حکومت کے تحت شامل کرلیا جائے گا تو پھر اس میں اقامت کی نیت معتبر ہوگی اور نماز پوری پڑھیں گے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا اور جب تک اس علاقے کو اسلامی حکومت کے تحت شامل نہیں کیا جائے گا تب تک قصر کریں گے۔(۱)

= وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الدر مع الرد : (۱۲۱/۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) و في التجنيس عسكر المسلمين إذا دخلوا دار الحرب و غلبوا في مدينة إن اتخذوها داراً يتمّون الصلاة وإن لم يتخذوها دارا ولكن أرادوا الإقامة بها شهرا أو أكثر فإنّهم يقصرون كذا في البحر الرائق: (الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

و كذا يصلي ركعتين عسكرٌ دخل أرض حرب أو حاصر حصنًا فيها...... (الدر المختار مع الرد : (۱۲۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۸/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.=

مجاہدین مسافر ہیں یا مقیم

مجاہدین جہاد کے دوران امیر کے تابع ہوتے ہیں، اگر امیر مقیم ہے تو ماتحت رہنے والے مجاہدین بھی مقیم ہوتے ہیں اور اگر امیر مسافر ہے تو ماتحت کے مجاہدین بھی مسافر ہوتے ہیں (۱)

اس مسئلہ کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ اگر امیر اور مجاہد دونوں علاقائی نہیں ہیں بلکہ باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اگر امیر اقامت کی نیت نہیں کرے گا تو سب مسافر ہیں، اور اگر اقامت کی نیت کی ہے اور رات ایک ہی جگہ پر گزارتے ہیں تو سب مقیم ہیں، اور اگر دشمن کی جانب سے حملہ کا خطرہ ہونے کی وجہ سے رات ایک جگہ پر نہیں گزارتے تو سب مسافر ہیں۔ (۲)

= التاتارخانية: (۲/۱۱) الفصل الثاني والعشرون، صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصح، ط: قديمي.

(۱) والمعتبر نية المتبوع؛ لأنّه الأصل لاالتابع كامرأة وفاها مهرها المعجل ...... وجندي إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال ...... مع زوج و مولى و أمير ...... (الدر مع الرد: (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بإحداهما، وكل واحدة أصل بنفسها ...... وكذا تصحّ إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين؛ لأنّ الإقامة تضاف لمحلّ المبيت، ولاتصحّ نية الإقامة في مفازة لغير أهل الأخبية، لعدم صلاحية المكان ...... (قوله: ولاتصحّ نية الإقامة في المفازة) مثلها الجزيرة، والبحر والسفينة، والملاح مسافر ...... (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

شامي: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

أنظر الحاشية رقم: ۱ على نفس الصفحة أيضًا. (والمعتبر نية المتبوع)

۲۔ اگر امیر اور مجاہدین دونوں علاقے کے ہیں تو اس صورت میں دونوں مقیم ہیں۔(۱)

۳۔ اور اگر امیر علاقے کا ہے اور مجاہدین علاقے کے نہیں ہیں بلکہ دور دراز علاقے سے آئے ہیں تو اس صورت میں اگر امیر نے رات گزارنے کے لیے صرف ایک ہی جگہ متعین کردی ہے اور وہ اقامت کے قابل ہے، میدان اور جنگل نہیں ہے تو یہ مجاہدین بھی مقیم ہوں گے۔

اور اگر رات گزارنے کے لیے ایک جگہ متعین نہیں کی بلکہ رات کبھی یہاں کبھی وہاں گزارتے ہیں یعنی ایک رات کسی جگہ پر اور دوسری رات کسی اور جگہ پر تو اس صورت میں ''مبیت'' ایک نہ ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔(۲)

مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

''شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۱۴)

---

(۱) ولایجوز القصر فی قلیل السفر فوجب أن یکون أقلّ الکثیر ...... (حلبی کبیر : (ص: ۴۶۱)، فصل فی صلاۃ المسافر ، ط: قدیمی)

ویشترط لصحة نیة السفر ثلاثة أشیاء الاستقلال بالحکم ، والبلوغ والثالث عدم نقصان مدّة السفر عن ثلاثة أیّام ، فلایقصر من لم یجاوز عمران مقامه ...... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۴) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،ط : قدیمی)

الدر مع الرد : (۱۲۱/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید .

(۲) ولاتصح نیة الإقامة ببلدتین لم یعین المبیت بإحداهما ، وکل واحدة أصل بنفسها ...... وکذا تصحّ إذا عین المبیت بواحدة من البلدتین ؛ لأنّ الإقامة تضاف لمحلّ المبیت ، ولاتصحّ نیة الإقامة فی مفازة لغیر أهل الأخبیة ، لعدم صلاحیة المکان ...... (قوله : ولاتصحّ نیة الإقامة فی المفازة) مثلها الجزیرة ، والبحر والسفینة ، والملاح مسافر ...... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: قدیمی)

شامی : (۱۲۶/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،ط : سعید .

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاۃ ، باب المسافر ،ط : سعید .

أنظر الحاشیة رقم: ۱ علی الصفحة السابقة أیضًا. (والمعتبر نیة المتبوع)

مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

اگر ''بس'' کا وقت ایسا ہے کہ اگر دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے تو ''بس'' نکل جاتی ہے اور اگر مثل اول کے بعد عصر کی نماز ادا کر کے ''بس'' پر سوار نہ ہو تو درمیان میں عصر کی نماز پڑھنے کا وقت نہیں ملتا، اور روکنے کے لئے کہا جائے تو نماز کے لئے روکتا بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں ایسے اوقات میں ''بس'' سے سفر نہ کیا جائے، بلکہ متبادل ریل یا دوسری گاڑیوں سے سفر کیا جائے تاکہ نماز اپنے وقت پر ادا ہو۔ اور اگر ریل اور دیگر گاڑیوں میں بھی یہی پریشانی ہے، اور درمیان میں دو مثل کے بعد ''بس'' یا ''گاڑی'' کو روک کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو ایسی حالت میں سفر کے دوران مجبوری کی بنا پر ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہوگی اور یہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے، اور یہ دونوں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے سب سے بڑے شاگرد ہیں۔ باقی ہمیشہ کے لیے مستقل طور پر مثل واحد پر عصر ادا کرنے کی عادت بنانا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو ترک کرنا ہے، یہ درست نہیں۔ (۱)

---

(۱) بل فی شهادات الفتاویٰ الخيرية: المقرر عندنا أنّه لايفتي ويعمل إلّا بقول الإمام الأعظم، ولايعدل عنه إلى قولهما أو قول أحدهما أوغيرهما إلا لضرورة كمسألة المزارعة، وإن صرح المشائخ بأنّ الفتوىٰ على قولهما لأنّه صاحب المذهب والإمام المقدّم. (شامی: ۱/ ۷۲) خطبة الكتاب، مطلب إذا تعارض التصحيح، ط : سعيد)

وقول الطحاوی : وبقولهما نأخذ ، يدلّ على أنّه المذهب . (حاشية الطحطاوی على المراقی : (۱۴۰ ، ۱۴۱) كتاب الصلاة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(ووقت الظهر من زواله) أی ميل ذكاء عن كبد السماء (إلى بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله وهو قولهما و زفر و الأئمة الثلاثة ، قال : الإمام الطحطاوی : وبه نأخذ ، وفی غرر الأذكار : وهو المأخوذ به ، وفی البرهان : وهو الأظهر لبيان جبريل ، وهو نص فی الباب ، وفی الفيض : وعليه عمل النّاس اليوم وبه يفتي . وتحته فی الشامية : (قوله : إلى بلوغ الظل مثليه) هٰذا ظاهر الرواية عن الإمام ، نهاية ، وهو الصحيح ، بدائع و محيط و ينابيع . وهو المختار ، غياثية ، واختاره الإمام المحبوبی...... وفی رواية عنه أيضاً أنّه بالمثل يخرج وقت الظهر ولايدخل وقت العصر إلّا بالمثلين ذكرها الزيلعي وغيره . (الدر مع الرد : (۱/ ۳۵۹) ، كتاب الصلاة ، ط: سعيد) =

باقی ہمیشہ کے لیے مستقل طور پر مثل واحد پر عصر ادا کرنی کی عادت بنانا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو ترک کرنا ہے، یہ درست نہیں۔(۱)

محرم

جس ''محرم'' کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈر نہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

محرم بچھڑ جائے

اگر سفر کے دوران راستہ میں محرم بچھڑ گیا یا مر گیا تو ایسی صورت میں تفصیل یہ ہے

= البحر الرائق : (۲۴۵/۱) ، کتاب الصلاۃ ، ط: سعید .

فتاوی محمودیہ: (۳۳۶/۵) ایک مثل پر عصر کی نماز، باب المواقیت، ط: ادارۃ الفاروق کراچی۔

فتاوی رحیمیہ: (۸۳/۴) مجبوری کے وقت ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز پڑھنا، کتاب الصلاۃ، ط: دار الاشاعت، کراچی۔

(۱) اعلم أنّ الروايات عن أبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ اختلفت فی آخر وقت الظهر ، روی عن محمد عنه : إذا صار ظل كل شیئ مثليه سوی فئ الزوال ، خرج وقت الظهر و دخل وقت العصر ، وهو الّذی عليه أبوحنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ. (العناية شرح الهداية علی هامش فتح القدير: (۲۱۹/۱)، باب المواقيت ، ط: مصطفی البابی الحلبی ، بمصر)

الدر مع الرد : (۳۵۹/۱) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (غير مجوسی ولافاسق) لعدم حفظها . وفی الرد : (قوله : ولافاسقا) يعم الزوج والمحرم ح وقيده فی شرح اللباب بكونه ماجنا لايبالی (قوله لعدم حفظها) لأنّ المجوسی يخشی عليها منه لاعتقاده حل نكاح محرمة ، والفاسق الّذی لامروّة له كذٰلك ولو زوجا . (الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) ، كتاب الحج ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۱۵/۲) كتاب الحج ، ط : سعيد .

خلاصة الفتاوٰی : (۲۷۷/۱) كتاب الحج ، الفصل الأوّل فی المقدمة وفی بيان شرائط الوجوب ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمی.

بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

فتح باب العناية : (۶۰۴/۱) ، كتاب الحج ، ط: سعيد .

کہ اگر وہاں سے منزل مقصود کی دوری مسافت سفر سے کم ہے تو وہاں چلی جائے اور اگر اپنے وطن کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہے، اور واپس آنا ممکن ہے تو وطن واپس آجائے، اور اگر دونوں طرف کا فاصلہ سفر کی مسافت سے زیادہ ہے تو کسی مامون جگہ پر مقیم ہو جائے اور محرم کو بلوا لے، لیکن اگر یہ مشکل ہے یا مصلحت کے خلاف ہے تو مجبوری کی بنا پر وطن واپس آجائے۔(۱)

محرم پورے سفر میں ساتھ ہونا ضروری ہے

''پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۱/۱)

محرم کے بغیر حج کرنا

عورت پر حج واجب ہونے کے لئے دیگر شرطوں کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس سفر میں اس کے ساتھ محرم بھی ہو، اگر کوئی محرم ساتھ نہیں، یا محرم کو خرچہ دے کر ساتھ لے جانے کی استطاعت نہیں تو اس پر حج کے لئے جانا جائز نہیں، اگر محرم کے بغیر حج میں جائے گی تو کراہت تحریمی کے ساتھ حج ہو جائے گا لیکن اللہ کی نافرمانی اور شریعت کی

---

(۱) ولو سافر بها ثمّ طلقها بائنا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقلّ من السفر إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت سواء كانت فى المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلّا أن الرجوع أولىٰ ليكون الاعتداد فى المنزل الزوج وإن كان أحد الطرفين والآخر دونه اختارت مادونه وإن كان كل واحد منهما سفراً فإن كانت فى المفاوزة مضت إن شاء ت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولىٰ . (الهندية : (۵۳۵/۱ ، ۵۳۶) كتاب الطلاق ، الباب الرابع عشر فى الحداد ، ط : رشيديه)

- بدائع الصنائع : (۱۰۷/۳) كتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحكام العدة ، ط: سعيد .
- الدر المختار مع الرد : (۵۳۸/۳ ، ۵۳۹) كتاب الطلاق ، فصل فى الحداد ، ط: سعيد .
- البحر الرائق : (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق ، فصل فى الإحداد ، ط : سعيد .
- التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر فى المطلقة تسافر فى عدتها ، ط: قديمى.
- رد المحتار : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

خلاف ورزی کی بنا پر گنہگار ہوگی۔(۱)

محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور غیر محرم میں ہر وہ قریبی رشتہ دار بھی داخل ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو۔(۲)

محرم کے بغیر وطن سے سفر کرنا

پورے شرعی سفر میں عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر عورت محرم کے بغیر شرعی مسافت طے کر کے مثلاً مکہ مکرمہ پہنچے گی اور وہاں اس کا محرم بھی ہو تو بھی

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنّه محبوس (عليها) لامرأة حرة ...... وليس عبدها بمحرم لها وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة، ولو عجوزا في سفر. وفي الرد: (قوله: ومع زوج أو محرم) هذا وقوله ومع عدم عدة عليها شرطان مختصان بالمرأة ...... (قوله: مع وجوب النفقة) أي فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها و نفقته، ...... (قوله مع الكراهة) أي التحريمية للنهي في حديث الصحيحين: " لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا ومعها محرم " زاد مسلم في رواية " أو زوج ". (الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيام...... وتجب عليها النفقة والراحلة في مالها للمحرم ليحج بها وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسك، أمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۳۱۵، ۳۱۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة كذا في الخلاصة. (الهندية: ۱/۲۱۹) كتاب المناسك، وأمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

رد المحتار: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۴) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۷۷) كتاب الحج، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

وطن سے محرم کے بغیر سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، کیونکہ اس نے شریعت کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔(۱)

محصول سے بچنا

''وزن چارج سے بچنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲، ۳۴۳)

محلّہ شہر سے الگ ہوگیا

اگر کوئی محلّہ ایسا ہے کہ پہلے شہر میں شامل تھا اور بعد میں شہر سے الگ ہوگیا لیکن اس محلّہ کے مکانات آباد ہیں، ان میں لوگ رہتے ہیں تو اس محلّہ کی آبادی سے بھی نکلنے کے بعد قصر شروع ہوگا۔

اور اگر اس محلّہ کے مکانات آباد نہیں ہیں ان میں لوگ نہیں رہتے بلکہ خالی ہیں، تو

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنه عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنه قال لا تسافر امرأة ثلاثه أيّام إلّا ومعها محرم أو زوج، ولأنّها إذا لم يكن معها زوج ولامحرم لايؤمن عليها إذا النّساء محم على وضم إلّا ماذبّ عنه، ولهٰذا لايجوز لها الخروج وحدها. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته أمّا الّذى يخص النساء، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۳۱۴، ۳۱۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

الفتاویٰ الولوالجية: (۱/۱۳۴) الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه عن النبیّ ﷺ قال: لاتسافر المرأة ثلاثاً إلّا و معها ذو محرم. (صحيح البخاری: (۱/۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة، باب فی كم يقصر الصلاة، الخ، ط: قديمی)

وهٰكذا فيه : (۱/۲۵۰) كتاب المناسک ، باب حج النساء ، ط: قديمی .

الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۲، ۴۳۳) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره ، ط: قديمی .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغير ولی ، ط: قديمی.

سنن أبی داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب فی المرأة تحج بغير محرم ، مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذی : (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع ، باب ماجاء فی كراهية أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعيد .

قصر کرنے کے لیے اس محلّہ کے مکانات کی حدود سے نکلنا لازم نہیں ہوگا بلکہ اس محلّہ سے قصر شروع ہو جائے گا۔(۱)

مدّت قصر

''قصر کی مدت'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۶۲)

مدّت مسح

جب موزہ پر مسح صحیح ہونے کی شرط موجود ہو تو مقیم کے لئے ایک دن ایک رات چوبیس گھنٹے تک موزے پر مسح کرنا جائز ہے، اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک یعنی بہتّر گھنٹے تک مسح کرنا جائز ہے، اور یہ مدت موزہ پہننے کے وقت سے شمار نہیں ہوگی بلکہ موزہ پہننے کے بعد جس وقت وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے مقیم کے لئے چوبیس گھنٹے اور مسافر کے لئے بہتّر گھنٹے شمار ہوں گے، موزہ پہننے کے وقت کا کچھ اعتبار نہیں مثلاً کسی آدمی نے ظہر کے وقت وضو کر کے دو بجے موزے پہنے اور عصر کے وقت پانچ بجے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو مقیم کے لئے اگلے روز کے پانچ بجے تک ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہوگا اور مسافر کے لئے تیسرے دن کے پانچ بجے تک ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہوگا، اس کے بعد موزہ اتار کر

---

(۱) وإن كان في الجانب الّذى خرج منه محلة منفصلة عن المصر وفى القديم كانت متصلة بالمصر لايقصر الصلاة حتى يجاوز تلك المحلة كذا فى الخلاصة . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الهنديه: (۱/ ۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(قوله: من جانب خروجه الخ) قال فى شرح المنية : فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الذى خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها، ولو جاوز العمران من جهة خروجه وكان بحذائه محلة من الجانب الآخر يصيرا مسافرا إذ المعتبر جانب خروجه و أراد بالمحلة فى المسألتين ماكان عامرا أمّا لو كانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها فى المسألة الأولىٰ ولو متصلة بالمصر كما لايخفىٰ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱)، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

پورا وضو کر کے موزہ پہنا ہوگا ورنہ موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

ایسے ہی اگر مغرب کے بعد وضو کر کے موزے پہنے اور اسی وضو سے رات کو دس بجے سو گیا تو بس دس بجے سے حساب شروع ہوگا۔

غرض کہ جس وقت پہلا وضو ٹوٹا ہو اس وقت پہلے سے وضو کے بعد موزہ پہنا ہوا ہونا شرط ہے۔(۲)

---

(۱) قال علمائنا رحمهم الله : يمسح المقيم يوما وليلة ، والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها .
(التاتارخانية : (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مدة المسح ، ط:قديمى)

قال عامتهم : أنّه مقدر بمدة في حق المقيم يوما و ليلة وفي حق المسافر ثلاثه أيّام ولياليها...... ولنا الحديث المشهور وهو قوله ﷺ : يمسح المقيم على الخفين يوما و ليلة والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها...... وأمّا الحديث الآخر فقد روى جابر الجعفي عن عمر رضى الله عنه أنّه قال : للمسافر ثلاثة أيّام وللمقيم يوم و ليلة وهو موافق للخبر المشهور ، فكان الأخذ به أولىٰ .(بدائع الصنائع : (۱/۸) كتاب الطهارة ، مطلب : بيان مدة المسح ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهنديه: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

المبسوط للسرخسي: (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

حاشية الطحطاوى: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الفتاوىٰ الخانية على هامش الهنديه: (۱/۴۷) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث بعد اللبس حتى أن توضأ في وقت الفجر ولبس الخفين ثمّ أحدث وقت العصر فتوضأ و مسح على الخفين فمدة المسح باقية إلى الساعة الّتى أحدث فيها من الغد إن كان مقيما هٰكذا في المحيط ، ومن اليوم الرابع إن كان مسافراً هٰكذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتى لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه) =

سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہن لے، اس کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنا چاہے تو صرف سنت کے مطابق منہ ہاتھ دھو کر سر پر اور موزے پر مسح کر لے، اسی طرح مقیم چوبیس گھنٹے کے اندر جب کبھی وضو ٹوٹ جائے منہ اور ہاتھ دھو کر سر اور موزہ پر مسح کر لے، یاد رہے کہ وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد پہلی دفعہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے مدت کا شمار ہوگا۔ موزہ پہننے کے وقت سے مدت شمار نہ کرے اور مسح کے وقت سے بھی چوبیس گھنٹے شمار نہ کرے۔ مثلاً اگر کوئی شخص وضو کر کے موزہ پہن کر

= يعتبر المدة من وقت اللبس لا من وقت المسح عندنا و تفسير ذلك أن المقيم إذا أحدث بعد طلوع الفجر فتوضأ و دام على وضوئه إلى الضحوة ، ولبس خفيه ثمّ أحدث بعد الزوال ولم يتوضأ حتى دخل وقت العصر ثم توضأ فإنّه يمسح إلى مابعد الزوال من الغد ويعتبر المدة من وقت الحدث بعد اللبس . (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

وابتداء المدة (من وقت الحدث) . وفي الرد : (قوله من وقت الحدث) أى لا من وقت المسح الأوّل كما هو رواية عن أحمد ولا من وقت اللبس كما حكى عن الحسن البصرى وتمامه في البحر ، وذكر الرملي أن صريح كلام البحر : أن المدّة تعتبر من أوّل وقت الحدث لا من آخره كما هو عند الشافعية ، وما قلناه أولىٰ ؛ لأنّه وقت عمل الخف ، ولم أر من ذكر فيه خلافا عندنا ، وعليه فلو كان حدثه بالنوم فابتداء المدة من أوّل مانام لا من حين الاستيقاظ ، حتى لو نام أو جن أو أغمى عليه مدته بطل مسحه . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح ، ط: قديمي .

حلبي كبير: (ص: ۱۰۷) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/۹) كتاب الطهارة ، فصل : أمّا المسح على الخفين ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

رات کو دس بجے سو گیا اور صبح کو پانچ بجے وضو کیا اور موزہ پر مسح کیا تو رات کو دس بجے سے مقیم کے لئے چوبیس گھنٹے اور مسافر کے لئے بہتر گھنٹے شمار کئے جائیں گے۔ صبح پانچ بجے جو وضو کیا تھا اس وقت کا اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

یہ صورت بھی جائز ہے کہ صرف پاؤں دھو کر موزہ پہن لے اور وضو توڑنے والی چیزوں کے پیش آنے سے پہلے باقی اعضاء کو دھو کر وضو پورا کرے، اس کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے گا اور دوبارہ وضو کرنا چاہے گا تو منہ ہاتھ دھونے کے بعد سر اور موزہ پر مسح کرنا جائز ہوگا۔(۲)

---

(۱) ويمسح المقيم يوما وليلة ويمسح المسافر ثلاثة أيّام بلياليها كما روى التوقيت عن رسول الله ﷺ: وابتداء المدة للمقيم والمسافر من وقت الحدث الحاصل بعد لبس الخفين على طهر هو الصحيح؛ لأنّه ابيداء منع الخف سراية الحدث وما قبله طهارة غسل. الخ (حاشية الطحطاوی: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

وابتداء المدة من وقت الحدث، وفي الرد: (قوله: من وقت الحدث) أی لا من وقت المسح الأوّل كما هو رواية عن أحمد، ولا من وقت اللبس كما حكى عن الحسن البصرى، وتمامه في البحر. وذكر الرملي أن صريح كلام البحر: أن المدة تعتبر من أوّل وقت الحدث لا من آخره كما هو عند الشافعية وما قلناه أولىٰ؛ لأنّه وقت عمل الخف ولم أر من ذكر فيه خلافا عندنا، وعليه فلو كان حدثه بالنوم فابتداء المدة من أوّل ما نام لا من حين الاستيقاظ، حتى لو نام أو جنّ أو أغمى عليه مدته بطل مسحه. (الدر مع الرد: (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمي.

الهنديه: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) شرائط الصلاة، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) ولو غسل رجليه ولبس خفيه قبل إكمال الوضوء ثمّ أكمل الطهارة قبل أن يحدث جاز له المسح عليهما إذا أحدث عندنا لما تقدم أن الشرط كون الطهارة كاملة وقت الحدث لا وقت اللبس. (حلبی کبیر: (ص: ۱۰۷) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

الدر مع الرد: (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.=

لیکن یہ سنت طریقہ کے خلاف ہے، اس لئے پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہننا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

وضو پورا کرنے کے بعد فوراً موزہ پہننا ضروری نہیں ہے بلکہ وضو ٹوٹنے سے پہلے پہلے موزہ پہن لینا کافی ہے۔(۲)

= التاتارخانية: (۱/۲۰۷) الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۹) كتاب الطهارة، مطلب بيان مدة المسح، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۱) ومن السنة الترتيب في الوضوء، وفي التفريد: ، وكذا في التيمّم، يبدأ بيديه إلى الرسغ، ثمّ بوجهه، ثم بذراعيه، ثمّ برأسه، ثمّ برجليه. (التاتارخانية: (۱/۹۷) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۱/۱۲۲) كتاب الطهارة، مطلب في الوضوء، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۸) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۲۱، ۲۲) كتاب الطهارة، فصل وأمّا سنن الوضوء، مطلب في الترتيب في الوضوء، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۸) كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۲۷) كتاب الطهارة، فصل وأمّا سننه، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۲) جنس آخر في معرفة سنن وضوئه. الخ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) وابتدائها عقيب الحدث لأنّه قبل ذٰلک متطهر بطهارة الغسل ولايعتبر لابتداء المدّة وقت الطهارة ولا وقت اللبس حتى لو تطهر لصلاة الصبح ولم يلبس خفيه إلّا وقت الظهر، ثمّ لم يحدث=

موزوں پر مسح اسی وقت جائز ہے جب کہ صرف وضوٹوٹا ہو، اگر غسل واجب ہوا ہو تو موزوں کا مسح کافی نہیں، بلکہ موزوں کو اتار کر غسل کرنا پڑے گا خواہ مدت پوری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو دونوں صورتوں میں موزوں کو نکالنا پڑے گا۔(۱)

مدفون مسافر کو منتقل کرنا

اگر مسافر کسی مقام پر فوت ہو گیا اور لوگوں نے اس کو وہیں دفن کر دیا تو ولی اور وارثوں کے لئے اس کو قبر سے نکال کر اپنے وطن میں لے جانا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو اسی

= إلّا وقت العصر فابتداء المدّة من وقت العصر لا من وقت الصبح ولا من وقت الظهر. (حلبی كبير: (ص: ۱۰۷) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

ولو أراد الطاهر أن يبول فلبس خفيه ثمّ بال جاز له المسح لأنّه على طهارة كاملة وقت الحدث بعد اللبس وسئل أبو حنيفة عن هذا فقال: لايفعله إلّا فقيه. (بدائع الصنائع: (۱/۹، ۱۰) كتاب الطهارة، مطلب بيان مدة المسح، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۱) ويمسح من كل حدث أوجب الوضوء بعد اللبس، فأمّا الجنابة فلايجوز المسح فيها. (التاتارخانية: (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرائط جواز المسح على الخف، ط: قديمي)

ومنها أن يكون الحدث خفيفا فإن كان غليظا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادي أنّه قال: كان يأمرنا رسول الله ﷺ: إذا كنّا سفرا أن لاننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰) كتاب الطهارة، فصل: المسح على الخفين، مطلب بيان مدة المسح، ط: سعيد)

(قوله: لاجُنبا) أي لايجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... إذا أجنب وقد لبس على وضوء وجب نزع خفيه و غسل رجليه. (قوله: إن لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعني المسح جائز بشرط أن يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث. (البحر الرائق: (۱/۱۶۸، ۱۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱/۲۶۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

قبر میں رہنے دیا جائے گا۔(۱)

مدینہ طیبہ میں قصر کرے گا یا نہیں؟

اگر مدینہ طیبہ میں پندرہ دن سے کم کی نیت سے گیا ہے تو مسافر ہے، قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) امرأة ماتت ولدها في غير بلدها و دفن ، فأرادت نبش القبر وحمل الميت إلى بلدها ليس لها ذلک لما قلنا . (الفتاوىٰ القاضي خان على هامش الهنديه : (۱/۱۹۵) باب في غسل الميت ومايتعلق به ، بيان ان النقل من بلد إلى بلد مكروه ، ط: رشيديه)

(ولايجوز نقله) أي الميت (بعد دفنه) بأن أهيل عليه التراب ، وأمّا قبله فيخرج (بالإجماع) بين أئمتنا طالت مدة دفنه أو قصرت ، للنهي عن نبشه ، والنبش حرام حقا للّٰه تعالىٰ (إلّا أن تكون الأرض مغصوبة) الخ . وفي شرحه (قوله : للنهي عن نبشه) فلو دفن ولدها بغير بلدها وهو لاتصبر وأرادت نبشه ونقله إلى بلدها لايباح لها ذلک فتجويز بعض المتأخرين لايلتفت إليه ، ولايباح نبشه بعد الدفن أصلاً ، كذا في الفتح وغيره . (حاشية الطحطاوي: (۵۰۷) كتاب الصلاة ، باب أحكام الجنائز ، فصل في حملها و دفنها ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الّذي مات في مقابر أولٰئک القوم وإن نقل قبل الدفن إلى قدر ميل أو ميلين فلابأس به ، كذا في الخلاصة ، وكذا لو مات في غير بلده يستحب تركه فإن نقل إلى مصر آخر لابأس به. ولاينبغي إخراج الميت من القبر بعد ما دفن الخ. (الهندية : (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الباب السادس في القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر ، ط: رشيديه)

التاتارخانية : (۲/۳۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، نوع آخر في الخطأ الّذي يقع في الباب ، القسم الرابع ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲/۱۹۵) كتاب الجنائز ، فصل السلطان أحق بصلاته ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۲۶) ، جنس آخر في حمل الجنازة والدفن ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر المختار مع الرد : (۲/۲۳۷ ، ۲۳۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد .

(۲) فيقصر إن نوى الإقامة في أقلّ منه في نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يومًا قصر. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

البتہ مقیم امام اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اور اگر مدینہ منورہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے گیا ہے (اور حکومت کی جانب سے بھی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت ہے) تو مقیم ہو جائے گا، پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

واضح رہے کہ عام طور پر مدینہ منورہ کا قیام دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔

مراہقہ محرم کے بغیر سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

''مراہقہ'' یعنی ایسی لڑکی جو ابھی بالغ نہیں ہوئی لیکن بالغ ہونے کے قریب ہے

= التاتارخانية : (۲/ ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صحّ وأتمّ و بعده لا . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۲۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

خلاصة الفتاوى: (۱/ ۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) قصر الفرض الرباعي حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية الخ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أوأكثر كذا في الهداية. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

أو ينوي إقامة نصف شهر حقيقة أو حكما لما في البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنّه لايخرج إلّا مع القافلة في نصف شوّال أتمّ لأنّه كناوي الإقامة. الخ (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۲۵)، ط: سعيد)

وہ بھی محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی، اگر محرم کے بغیر سفر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔(۱)

مرتد ہوا

اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں مرتد ہو گیا (اللہ کی پناہ) پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مسلمان ہو گیا، تو ارتداد کے ایام کی نمازوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ارتداد سے پہلے کی قضاء ہے تو اس کو پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومنها المحرم للمرأة الشابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيّام...... والمراهق كالبالغ. (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل في تفسير الحج الخ، ط: رشيديه)

وفي الهداية: والصبية الّتي بلغت حد الشهوة بمنزلة البالغة حتى لايسافر بها من غير محرم. (التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱۲۴/۲) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضية الّذي يخص النساء، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۴/۱، ۲۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط؛ جنس آخر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) (ويقضي ما ترك من عبادة في الإسلام) لأنّ ترك الصلاة والصيام معصية والمعصية تبقى بعد الردة (وما أدى منها فيه يبطل، ولايقضي) من العبادات (إلّا الحج)؛ لأنّه بالردة صار كالكافر الأصلي، فإذا أسلم وهو غني فعليه الحج فقط. (الدر مع الرد: (۲۵۱/۴، ۲۵۲) كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ط: سعيد)

(لايقضي مرتد مافاته زمنها) ولا ماقبلها إلّا الحج؛ لأنّه بالردّة يصير كالكافر الأصلي الخ. ونقله في البحر هناك عن الخانية بقوله إذا كان على المرتد قضاء صلوات وصيامات تركها في الإسلام ثمّ أسلم، قال شمس الأئمة الحلواني: عليه قضاء ما ترك في الإسلام؛ لأنّ ترك الصيام والصلاة معصية، والمعصية تبقى بعد الردة فافهم. الخ (الدر مع الرد: (۷۵/۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۵۵۷/۲) الفصل العشرون في قضاء الفائتة، ط: قديمي.

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۱۲۶/۲) اعذار سقوط الصلاة وتأخيرها، المبحث الثاني قضاء الفوائت، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں۔(۱)

خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو عورتیں اس کو تیمّم کرادیں اگر مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمّم کرائے، اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔(۲)

---

(۱) لایحلّ للرجل غسل النساء وبالعکس. (فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۴۳۰) کتاب الصلاة، باب فی الجنائز، ط: سعيد)

ويغسل الرجال الرجال، والنساء النساء لايغسل أحدهما الأخر. (الهندية: (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيديه)

ولايغسل الرجال النساء ولا النساء والرجال. (التاتارخانية: (۲/۱۰۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، الأوّل فی نفس الغسل، ط: قديمی)

البحر الرائق: (۲/۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۲) وإن لم يكن معهنّ ذلک (أی رجل لامسلم ولا كافر) فإنّهن لايغسلنه سواء كن ذوات رحم محرم منه أو لا؛ لأنّ المحرم فی حكم النظر إلى العورة والأجنبية سواء، فكما لاتغسله الأجنبية فكذا ذوات محارمه ولكن ييممنه غير أن الميممة إذا كانت ذات رحم محرم منه تيممه بغير خرقة وإن لم تكن ذات رحم محرم تيممه بخرقة تلفها على كفها؛ لأنّه لم يكن لها أن تمسه فی حياته، فكذا بعد وفاته. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۵) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبی بخرقة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۱۰۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم آخر فی بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمی.

خلاصة الفتاویٰ: (۱/۲۱۹) کتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز، جنس آخر فی غسل الميت، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الغسل، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعيد.

مرنے والے مسافر کے چندہ کی رقم بچ گئی

''چندہ کی بقیہ رقم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۰/۱)

مرید

مرید ہو یا شاگرد اپنے مرشد یا استاد کے ساتھ ہوں تو یہ دونوں مرشد اور استاد کے ماتحت اور تابع اس وقت ہوں گے جبکہ ان کے اخراجات ان کی طرف سے پورے کئے جاتے ہوں۔ (۱)

---

(۱) (والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة و عبد) غير مكاتب ...... وتلميذ. الخ (قوله: وتلميذ) أي إذا كان يرتزق من استاذه رحمتي، و المراد به مطلق المتعلم مع معلمه الملازم له لا خصوص طالب العلم مع شيخه، قلت: ، ومثله بالأولیٰ الابن البار البالغ مع أبيه تأمل. (الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

☐ كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر حتى أنّ المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستأجره والجندي مع أميره فهٰؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط. (الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.)

☐ البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة باب المسافر، ط: سعيد.

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (صل: ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، جنس آخر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

☐ التاتارخانية: ۱۱/۲، ۱۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته. الخ، ط: قديمي.

☐ بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

مزدور

اگر کسی قلی یا مزدور کے سر پر اپنا سامان رکھ دیا، اور اس سے کچھ اجرت طے نہیں کی تھی، تو اس جگہ پر مزدوری کا جو ریٹ پہلے سے رائج ہے اس کے مطابق مزدوری دینی ہوگی مگر مزدوری پہلے سے طے کر لینی چاہیئے تاکہ بعد میں جھگڑا نہ ہو، اور طے کر لینے کے بعد اس سے کم دینا جائز نہیں البتہ زیادہ دینے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔(۱)

مساجد کی نیت سے سفر کرنا

حدیث پاک میں مساجد کی نیت سے سفر کرنے کو منع فرمایا گیا ہے کہ ایک مسجد کو دوسری مسجد پر فضیلت دے کر سفر مت کرو، صرف تین مساجد ہیں، جن کو دیگر مساجد پر فوقیت حاصل ہے، ان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے سفر کی اجازت ہے (اور وہ تین مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس ہیں)۔(۲)

---

(۱) وحكم الأوّل وهو الفاسد، وجوب أجر المثل بالاستعمال...... تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد، فكل ما أفسد البيع ممّا يفسدها كجهالة مأجور، أو أجرة أو مدة أو عمل...... (الدر المختار مع الرد: (۴۵/۶-۴۷) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: سعيد)

الهندية: (۴۳۹/۴) كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في بيان مايجوز من الإجارة ومالايجوز، الفصل الأوّل: فيما يفسد العقد فيه، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۸۷/۴) كتاب الإجارة، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد.

(۲) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لاتشد الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد، مسجد الحرام، والمسجد الأقصى، ومسجدي هذا. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۶۷/۱، ۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۷۵/۱) أبواب الصلاة، باب ماجاء في أي المساجد أفضل، ط: سعيد.

الصحيح لمسلم: (۴۴۷/۱) كتاب الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد: (۲۸۵/۱) كتاب الحج، باب في اتيان المدينة، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

صحيح البخاري: (۱۵۸/۱) كتاب التهجد، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۱) كتاب الصلاة، أبواب المساجد والجماعات، باب ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ط: قديمي.

مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کر سکتی ہے یا نہیں؟

عورت فطری طور پر صنف نازک ہے، اسلامی معاشرہ میں اس کی عزت اور عفت و پاکدامنی کا لحاظ ہر موقع پر رکھا گیا ہے، اس لئے جس حالت میں بھی اس کی عزت کو خطرہ لاحق ہو شریعت نے اس کے سلسلے میں خاص ہدایت کی ہے، انہی حالات میں عورتوں کا تنہا سفر کرنا بھی شامل ہے۔(۱)

اس لئے محرم کے بغیر نکلنے میں پابندی لگادی ہے، تاہم تھوڑی دور جانے میں عام طور پر خطرات نہیں ہوتے، اس لئے مسافت سفر سے کم مقدار میں محرم کے بغیر بھی سفر کرنے کی گنجائش ہے، لیکن موجودہ دور میں فتنوں اور ہولناکیوں کا طوفان برپا ہے اس میں مسافت سفر سے کم مقدار میں بھی محرم کے بغیر جانا خطرہ سے خالی نہیں، اسی بناء پر حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کو بھی درست نہیں سمجھتا، حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں اس صورت میں عورت گناہ سے نہ بچ سکے گی البتہ مسافت سفر سے زیادہ سفر

---

(۱) وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلّا معها ذو محرم.
(صحيح البخاري: ۱/۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة، باب كم يقصر الصلاة، ط : قديمي)
وفيه أيضاً : (۱/۲۵۰) كتاب المناسك ، باب حج النساء ، ط: قديمي ،
الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۳، ۴۳۲) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ط: قديمي.
جامع الترمذي: (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد.
سنن أبي داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.
سنن ابن ماجه (ص: ۲۰۸) كتاب المناسك ، باب المرأة تحج بغير وليّ ، ط: قديمي .
الولوالجية: (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.
بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته امّا الذي يخص النساء، ط: سعيد.
البحر الرائق : (۲/۳۱۴ ، ۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .
رد المحتار : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

کرنے کی صورت میں جتنا گناہ ہوگا اس سے کم ہوگا۔(۱)

خلاصہ یہ کہ اگر مسافت سفر سے کم مقدار میں امن ہے فتنہ فساد کا اندیشہ نہیں ہے تو محرم کے بغیر جانا جائز ہے اور اگر امن نہیں ہے، فتنہ فساد کا اندیشہ ہے تو محرم کے بغیر جانے سے گناہ ہوگا۔

مسافت سفر کا اعتبار شہر کی حدود تک یا اقامت کی جگہ تک

جس شہر میں جارہا ہے اس کی حدود تک شرعی مسافت مکمل نہیں ہوتی لیکن شہر کے جس حصہ میں پہونچنا ہے وہاں تک سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے تو اس سے وہ مسافر ہو جائے گا، کیونکہ مسافت سفر کا شمار اس جگہ تک ہوتا ہے جہاں قیام کرنا ہے۔(۲)

مسافت سفر کا شمار مکان سے یا حدود شہر سے؟

مسافت سفر سوا ستتر کلومیٹر کا شمار اپنے اس مکان ومقام سے ہوگا جہاں سے وہ سفر کا آغاز کررہا ہے، شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد نہیں ہوگا، بشرطیکہ منزل آبادی سے باہر ہو،

---

(۱) ولاتسافر المرأة بغير محرم ثلاثه أيام و ما فوقها واختلفت الروايات فيما دون ذٰلک ، قال أبويوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ : أكره لها أن تسافر يوماً ، وهٰكذا روى عن أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ: قال الفقيه أبو جعفر انفقت الروايات على الثلاث فأما دون الثلاث قال ابو حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ هو أهون من ذٰلک ولايكون عليها فى ذٰلک ما يكون عليها فى الثلاث . (الفتاوىٰ قاضى خان على هامش الهندية : (۱/۱۷۰) باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لايترخص أبدًا ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☐ من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ...... صلى الفرض الرباعى ركعتين حتى يدخل موضع مقامه ...... (الدر المختار : (۲/۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

قصر اور رخصت کی ابتداء آبادی سے باہر نکلنے کے بعد ہوگی۔(۱)

حضرت مفتی کفایت اللہؒ فرماتے ہیں: ''ہیڈکواٹر جہاں قیام رہتا ہے وہاں سے مسافت سفر کا اعتبار ہوگا''۔(۲)

---

(۱) قال محمد رحمه الله تعالیٰ: يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر كذا في المحيط...... الخ. (الهندية: (۱/۱۳۹)، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية: (۲/۷) نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

☐ البحر الرائق: (۲/۱۲۸) باب المسافر، ط: سعيد.

☐ خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۸) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۴) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) کفایت المفتی: (۳/۳۷۶)، جواب نمبر ۵۶۵، نواں باب: مسافر کی نماز (قصر) جس راستے پر چلے اس کا اعتبار ہوگا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

☐ ولا معنی للتقدير بالفراسخ، فإن ذٰلک يختلف باختلاف الطرق في السهول والجبال والبحر والبر، وإنّما التقدير بالأيام والمراحل، وذٰلک معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه، فإذا قصد مسيرة ثلاثة أيام قصر الصلاة حين تخلف عمران المصر. (المبسوط: (۲/۱۹۱)

☐ وكذا لو سار في البرّ إلى موضع في يوم أو يومين وأنّه بسير الإبل والمشي المعتاد ثلاثة أيّام يقصر اعتبارا للسير المعتاد، وعلى هٰذا إذا سافر في الجبال والعقبات أنّه يعتبر مسيرة ثلاثة أيّام فيها لا في السهل، فالحاصل أنّ التّقدير بمسيرة ثلاثة أيّام أو بالمراحل في السهل والجبل والبر والبحر ثم يعتبر في كلّ ذٰلک السّير المعتاد فيه وذٰلک معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه، والتقدير بالفراسخ غير سديد؛ لأنّ ذٰلک يختلف باختلاف الطرق. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد)

☐ (قوله: هو الصحيح) احتراز عما قيل يقدر بها فقيل بأحد و عشرين فرسخًا، وقيل بثمانية عشر، وقيل بخمسة عشر، وكل من قدر بقدر ما اعتقد أنّه مسيرة ثلاثة أيّام، وإنّما كان الصحيح أن لا يقدر بها؛ لأنّه لو كان الطريق وعرًا بحيث يقطع في ثلاثة أيّام أقلّ من خمسة عشر فرسخًا قصر بالنص. =

....

= وعلى التقدير بأحد هٰذه التقديرات لايقصر فيعارض النص فلا يعتبر سوى سير الثلاثة، وعلى اعتبار سير الثلاثة بمشي الأقدام لو سارها مستعجل كالبريد في يوم قصر فيه وأفطر لتحقق سبب الرخصة وهو قطع مسافة ثلاثة بسير الإبل ومشي الأقدام، كذا ذكر في غير موضع، وهو أيضًا مما يقوي الإشكال الذي قلناه، ولا مخلص إلا أن يمنع قصر مسافر يوم واحد، وإن قطع فيه مسيرة أيّام، وإلا لزم القصر لو قطعها في ساعة صغيرة كقدر درجة كما لو كان صاحب كرامة الطيي؛ لأنّه يصدق عليه أنّه قطع مسافة ثلاثة بسير الإبل وهو بعيد الانتفاء مظنة المشقة وهي العلّة: أعني التقدير بسير ثلاثة أيّام أو أكثر؛ لأنّها المجعولة مظنة للحكم بالنص المقتضي أن كل مسافر يتمكن من مسح ثلاثة أيّام، غير أنّ الأكثر يقام. (فتح القدير: (۲/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(قوله: فيما يليق بحاله) وهو أن تكون مسافة ثلاثة فيه إذا كانت الرياح معتدلة، وإن كانت تلك المسافة بحيث تقطع في البر بيوم كما في الجبل يعتبر كونه من طريق الجبل بالسير الوسط ثلاثة أيّام، ولو كانت تقطع من طريق السهل بيوم فالحاصل أن تعتبر المدّة في أيّ طريق أخذ فيه. (فتح القدير: (۲/۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وأشار المصنف إلى أنّه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح؛ لأنّ الطريق لو كان وعرا بحيث يقطع في ثلاثة أيّام أقل من خمسة عشر فرسخا قصر بالنص وعلى التقدير بها لايقصر فيعارض النص فلا يعتبر سوى سير الثلاثة ...... والمراد بسير البر والجبل أن يكون بالإبل و مشي الأقدام والمراد بالإبل القافلة دون البريد.

وأمّا السير في البحر فيعتبر مايليق بحاله وهو أن يكون مسافة ثلاثة فيه إذا كانت تلك الرياح معتدلة وإن كانت المسافة بحيث تقطع في البر في يوم كما في الجبل يعتبر كونها من طريق الجبل بالسير الوسط ثلاثة أيّام وإن كانت تقطع من طريق السهل بيوم فالحاصل أن تعتبر المدّة من أيّ طريق أخذ فيه ولهٰذا عمم المصنف رحمه اللّٰه وخرج سير البقر بجر العجلة ونحوه؛ لأنّه أبطأ السير كما أنّ أسرعه سير الفرس والبريد والوسط ماذكرنا وفي البدائع ثم يعتبر في كل ذٰلك السير المعتاد فيه وذٰلك معلوم عند الناس فيرجع إليهم عند الاشتباه. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

قال في النهاية: أي التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأنّ المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصا في أقصر أيّام السنة كذا في المبسوط اهـ. وكذا ما في الفتح من أنّه قيل يقدر بأحد و عشرين فرسخًا و قيل بثمانية عشر و قيل بخمسة عشر و كل من قدر منها اعتقد أنّه مسيرة ثلاثة أيّام اهـ أي بناء على اختلاف البلدان فكل قائل قدر ما في بلده من أقصر الأيّام أو بناء على اعتبار اقصر الأيّام أو أطولها أو المعتدل منها وعلى كل فهو صريح بأنّ المراد بالأيّام ما تقطع فيها المراحل المعتاد فافهم. (حاشية ابن عابدين: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

مسافت شرعی سے پہلے واپس آ گیا

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کے ارادہ سے اپنے شہر سے نکلا اور مثلاً پچاس کلومیٹر جا کر واپس لوٹنے کی نیت کی تو اس صورت میں اسی وقت سے قصر نہ کرے بلکہ نماز پوری پڑھے، کیونکہ جب سوا ستتر کلومیٹر تک جانے سے پہلے واپس ہو گیا تو مسافر نہ رہا۔(۱)

اور اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کے بعد واپس لوٹا تو اپنے شہر میں آنے تک قصر کرے۔

جس طرح قصر شروع ہونے کے لئے شہر کی آبادی سے نکلنا شرط ہے ویسے ہی

= واعلم أنّ من القواعد المشتهرة على ألسنة الفقهاء أنّ ما ليس له حد في الشرع ولا في اللغة يرجع فيه إلى العرف قال والذى في شرح المهذّب وليس مخالفا لما يقوله الأصوليون من أن لفظ الشارع يحمل على المعنى الشرعي ثم العرفي ثم اللغوى .

قال والجمع بين الكلامين أنّ مراد الأصوليين إذا تعارض معناه في العرف ومعناه في اللغة قدمنا العرف ومراد الفقهاء إذا لم يعرف حده في اللغة فإنّا نرجع فيه إلى العرف .(الإبهاج في شرح المنهاج : (۲۸۵/۱)

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر ، وإلا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر . وتحته في الشامية : (قوله إن سار الخ) قيد لقوله : "حتى يدخل" أى إنّما يدوم على القصر إلى الدّخول إن سار ثلاثة أيّام . (قوله : وإلا فيتمّ الخ) أى ولو في المفازة و قياسه أن لايحل فطره في رمضان ولو بينه و بين بلده يومان ؛ لأنّه يقبل النقض قبل استحكامه إذا لم يتمّ علّة الخ .(الدر المختار مع رد المحتار : (۱۲۴/۲ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص:۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الولوالجية : (۱۳۵/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الثانى عشر في السفر ، ط: مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

قصر کا حکم باقی رہنے کے لئے مسافت سفر کا پورا ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

شرعی مسافت سوا ستتر کلو میٹر طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے واپسی کا ارادہ کرلیا یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرلی تو اب وہ مسافر نہیں رہا، قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں)۔(۲)

---

(۱) (إذا جاوز بيوت مقامه)...... (ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ، و) الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام، فلايقصر من لم يجاوز عمران مقامه الخ) (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۴، ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الثانى: فيما يصير به المقيم مسافرًا والمسافر مقيمًا: وفى حكم السفر من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويًا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذٰلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافرًا فلايصير مسافرًا قبل أن يفارق عمران ما خرج الخ. (حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيلا كيڈمى لاهور)

قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر...... ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص أبدًا ولوطاف الدنيا جميعها. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

أقول: ويظهر لى فى الجواب أنّ العلّة فى الحقيقة هى المشقّة وأقيم السفر مقامها و لكن لاتثبت عليتها الا بشرط ابتداء وشرط بقاء، فالأوّل مفارقة البيوت قاصدًا مسيرة ثلاثة أيّام، والثانى استكمال السفر ثلاثه أيّام، الخ. (رد المحتار: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته...... (صلى الفرض الرباعى ركعتين)...... (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر، وإلا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر. وتحته فى الشامية: (قوله إن سار الخ) قيد لقوله: "حتى يدخل" أى إنّما يدوم على القصر إلى الدّخول إن سار ثلاثة أيّام. (قوله: وإلا فيتمّ الخ) أى ولو فى المفازة و قياسه أن لايحل فطره فى رمضان ولو بينه و بين بلده يومان؛ لأنّه يقبل النقض قبل استحكامه إذا لم يتمّ علّة الخ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الولوالجية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص:۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مسافت قصر

شرعی سفر کی مسافت کی تعیین کے بارے میں حضرات صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کے درمیان اختلاف ہے، عمدۃ القاری شرح بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے، حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کی روایات بھی اس بارے میں مختلف ہیں مگر امام اعظمؒ کا صحیح اور راجح مذہب یہ ہے کہ میلوں وغیرہ سے کسی مقدار کی تحدید اور تعیین نہ کی جائے بلکہ میدانی علاقہ میں تین دن پیدل چل کر جس قدر مسافت انسان آسانی کے ساتھ طے کرسکتا ہے وہی قصر کی شرعی مسافت ہے۔

امام اعظمؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے شرعی سفر کی مسافت تین منزل قرار دی ہے، صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اس کا حاصل بھی تقریباً تین دن کی مسافت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احناف کے جمہور فقہاء کرام نے میلوں کے ساتھ مسافت سفر کی تعیین کا اعتبار نہیں کیا اس لئے کہ تین دن کی مسافت اصل مذہب ہے جو راستہ وغیرہ کے اختلاف سے مختلف ہوسکتی ہے، اسی کے ساتھ ساتھ بہت سے فقہاء کرامؒ نے میل اور فراسخ کے ساتھ بھی تعیین فرمائی ہے، اور ان کے اقوال بھی مختلف ہیں۔(۱)

---

(۱) وقد اختلف عن ابن عمر في تحديد ذلك اختلافًا كثيرًا ...... وقال بعضهم على هذا في تمسك الحنفية بحديث ابن عمر على أنّ أقلّ مسافة القصر ثلاثة أيّام اشكال لا سيما على قاعدتهم بأنّ الاعتبار بما رأى الصحابي لا بماروى قلت ليس فيه اشكال ؛ لأنّ هذا لايشبه أن يكون رأيا إنّما يشبه أن يكون توفيقًا على أنّ أصحابنا أيضًا اختلفوا في هذا الباب اختلافا كثيرًا فالّذى ذكره صاحب الهداية : السفر الّذى تتغيّر به الأحكام أن يقصد الإنسان مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها بسير الإبل و مشى الأقدام و قدر أبو يوسف رحمه اللّٰه بيومين و أكثر الثالث وهو رواية الحسن عن أبى حنيفة و رواية السماعة عن محمد و قال المرغيناني و عامة المشايخ قدروها بالفراسخ فقيل أحد و عشرون فرسخًا و قيل ثمانية عشر فرسخًا قال المرغيناني وعليه الفتوىٰ و قيل خمسة عشر فرسخًا . وما ذكره صاحب الهداية هو مذهب عثمان وابن مسعود و سويد بن غفلة و في التمهيد : وحذيفة بن اليمان وأبو قلابة و شريك بن عبد اللّٰه وابن جبير وابن سيرين والشعبي والنخعي والثوري والحسن بن حي وقد استقصينا الكلام فيه =

= فی باب الصلاة بمنیٰ قوله وهو ستة عشر فرسخًا من كلام البخاری أی البرد ستة عشر فرسخًا والبرد بضم الباء الموحّدة جمع بريد ...... اهـ . (عمدة القاری : (۷/ ۱۸۱ ، ۱۸۲) كتاب تقصير الصلاة ، باب فی كم يقصر الصلاة ، ط: دار الكتب العلمية)

و فی الحلبی: مدّة السفر: اعلم أنّ أقلّ مدّة السفر عندنا مسافة ثلاثه أيّام من أقصر أيّام السنة بالسير الوسط وهو مشی الأقدام والإبل فی البرّ واعتدال الريح فی البحر وعن أبی يوسف رحمه اللّٰه يومان و أكثر الثالث وصح صاحب الهداية أنّه لايعتبر التقدير بالفراسخ لكن قال المرغينانی و عامة المشايخ قدروها بالفراسخ، فقيل أحد و عشرون فرسخا و قيل ثمانية عشر فرسخا قال المرغينانی وعليه الفتوٰی و قال العتابی فی جوامع الفقه وهو المختار و قيل خمسة عشر فرسخا واختيار صاحب الهداية أولی لشموله السهل والجبل فإنّه يعتبر فی الجبل ما يليق به وهو أن يسير فيه سيرًا وسطًا مسافة ثلاثة أيّام وعند الشافعی رحمه اللّٰه أقلّها مرحلتان ستة عشر فرسخًا وهو رواية عن مالك وبه قال أحمد لما فی البخاری عن ابن عبّاس وابن عمر أنّهما كان يقصران فی أربعة برد. واستدلالنا بما مر فی المسح علی الخفين من حديث مسلم عن علی قال جعل رسول اللّٰه ﷺ ثلاثة أيّام و لياليها للمسافر و يوما وليلة للمقيم. وجه الاستدلال أنّ اللام فی المسافر ليست للعهد إذ لا معهود فهی للاستغراق فتعم كل مسافر فلو كان السفر الشرعی أقلّ من ذٰلك لوجد مسافر لايمكنه المسح ثلاثة أيّام و قد كان كل مسافر يمكنه ذٰلك...... الخ. (حلبی كبير: (ص: ۵۳۵) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

السفر الّذی يتغيّر به الأحكام أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها بسير الإبل ومشی الأقدام لقوله عليه السلام يمسح المقيم كمال يوم وليلة والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها عمت الرخصة الجنس و من ضرورته عموم التقدير وقدّر أبويوسف رحمه اللّٰه بيومين و أكثر اليوم الثالث ، والشافعی بيوم و ليلة فی قول و كفی بالسنة حجة عليها . والسير المذكور هو الوسط وعن أبی حنيفة رحمه اللّٰه التقدير بالمراحل وهو قريب من الأوّل ولا معتبر بالفراسخ هو الصحيح ولايعتبر السير فی الماء معناه لايعتبر السير فی البر فأمّا المعتبر فی البحر فما يليق بحاله كما فی الجبل.
(الهداية : (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه شركة علمية ملتان)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد.

الهندية : (۱/ ۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۵ ، ۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان ادنیٰ مدة السفر الّذی يتعلّق به قصر الصلاة ، ط: قديمی .

ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے عام شہروں میں چونکہ راستے تقریباً ایک ہوتے ہیں اس لئے یہاں کے محققین علماء نے میلوں سے تعیین فرما کر اڑتالیس میل انگریزی کو شرعی سفر اور قصر کی مسافت قرار دیا ہے، کیونکہ عام حالات میں ہموار راستوں میں پیدل چلنے والا مسافر آسانی کے ساتھ اتنا راستہ تین دن میں طے کرسکتا ہے۔

اور اڑتالیس میل انگریزی، کلومیٹر کے حساب سے ستتر کلومیٹر دوسو اڑتالیس میٹر اور دوملی میٹر ہوتے ہیں (تقریباً سوا ستتر کلومیٹر) اتنی مسافت سفر کرنے کا ارادہ ہو تو آبادی سے نکلنے کے بعد چار رکعت والی فرض نماز قصر کرنا واجب ہوتا ہے۔

اڑتالیس میل انگریزی والا قول زیادہ مناسب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے(۱)

---

(۱) وفي النهاية: الفتوىٰ على اعتبار ثمانية عشر فرسخًا و في المجتبىٰ: فتوىٰ أكثر أئمة خوارزم على خمسة عشر فرسخًا اهـ. (البحر الرائق: (۱۹۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

و عامة المشائخ قدروها بالفراسخ أيضًا، و اختلفوا فيما بينهم، بعضهم قالوا: أحد و عشرون فرسخا، و بعضهم قالوا: ثمانية عشر، وبعضهم قالوا: خمسة عشر، والفتوىٰ علىٰ ثمانية عشر؛ لأنّها أوسط الأعداد، وفي الغياثية: و عامتهم قدروا بالفراسخ واختاروا ثمانية عشر في التقدير لا خمسة عشر، و عليه الفتوىٰ؛ لأنّه أضبط و أحوط. (التاتارخانية: (۶/۲)، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنىٰ مدة السفر الخ، ط: قديمي)

(قوله: على المذهب)...... ثم اختلفوا فقيل: أحد و عشرون، و قيل ثمانية عشر، و قيل خمسة عشر، والفتوىٰ على الثاني؛ لأنّه الأوسط الخ. (رد المحتار: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۵) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

جواہر الفقہ جدید: (۴۲۶/۳، ۴۲۷) رسالہ نمبر: ۴۶، اوزان شرعیہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: يا أهل مكة لاتقصروا الصلاة في أدنىٰ من أربعة برد من مكة إلى عسفان. (عمدة القاري: (۱۷۲/۷) كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى، ط: دار الكتب العلمية)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا مايصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد. =

ایک میل شرعی دو ہزار گز کا ہوتا ہے، اور ایک میل انگریزی ۱۷۶۰ گز کا ہوتا ہے۔(۱)

مزید "مسافت قصر کی حد" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۱۴۲/۲)

مسافت قصر کی حد

قرآن وحدیث میں قصر کی مسافت کی کوئی حد بیان نہیں کی گئی بلکہ صرف سفر کا ذکر ہے حد کا ذکر نہیں ہے۔

= سنن دار قطني : (۲۳۲/۲) رقم الحديث : ۱۴۴۷ ، باب قدر المسافة الّتي تقصر في مثلها صلاة و قدر المدة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۱۳۷/۳) رقم الحديث : ۵۲۱۰ ، باب السفر الّذي لا تقصر في مثله الصلاة ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

معرفة السنن والآثار : (۴۲۱/۲) رقم الحديث : ۱۵۸۵ ، باب السفر الّذي تقصر في مثله الصلاة بلا خوف ، ط: دار الكتب العلمية .

فتح الباري : (۵۶۶/۲) باب في كم يقصر ، ط: دار المعرفة ، بيروت .

(۱) وأقرب الأقوال أن الميل وهو ثلث الفرسخ أربعة آلاف ذراع كل ذراع أربع و عشرين أصبعا و عرض كل أصبع ست حبات شعير ملصقة ظهر البطن هكذا في التبيين . (الهندية : (۳۷/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲۳۳/۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۶۷) فصل في التيمّم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۱۷۵/۱) كتاب الطهارة ، نوع آخر في بيان شرائطه ، الفصل الخامس في التيمّم ، ط: قديمي .

حاشية خلاصة الفتاوىٰ : (۳۱/۱) الفصل الخامس في التيمّم ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲۸۸/۲) صلاة المسافر ، المبحث الثالث ، الموضوع الأوّل ، المسافة الّتي يجوز فيها القصر ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱۰۹/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

قواعد الفقه والتعريفات الفقهية : (ص: ۵۱۸) للمفتي السيد عميم الإحسان ، ط: الصدف پبلشرز ناظم آباد كراچي .

نوٹ: عربی زبان میں ذراع ایک ہاتھ کو اور اردو زبان میں "گز" دو ہاتھ کو کہتے ہیں اس لیے چار ہزار ذراع اور دو ہزار گز میں کوئی تعارض نہیں۔ محمد انعام الحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین نے امت کی آسانی کے لئے اپنے اپنے اجتہاد اور مختلف احادیث پر غور وفکر کر کے حد مقرر کی ہے کہ اس حد سے کم مسافت میں نماز کی قصر نہیں ہوسکتی بلکہ چار رکعت فرض پوری ہی پڑھی جائے گی، اور اس مسافت یا اس سے زائد مسافت کی صورت میں قصر کرنا واجب ہوگا۔

حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ نے قصر کی مسافت کے سلسلے میں تین منزل کی حد مقرر کی ہے، اور ایک منزل سولہ ۱۶ میل کی ہے، تو تین منزل ۴۸ میل یعنی سوا ستتر کلو میٹر ہے، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (۱)

(۱) مسئلہ مذکورہ "مسافت قصر کی حد" بعینہ (مظاہر حق جدید: (۱/۸۵۴) پر حدیث نمبر ۱۹: وعن مالک أنّه بلغه أنّ ابن عبّاس رضی اللّٰه عنه کان یقصر الصلاة فی مثل مایکون بین مکّة والطائف، وفی مثل ما بین مکة و عسفان و فی مثل ما بین مکة و جدة قال مالک و ذٰلک أربعة برد. رواه فی الموطأ. کی تشریح کے تحت بالتفصیل مذکور ہے۔ حوالہ بالا کے مطابق ملاحظہ فرمالیں۔

وعن مالک أنّه بلغه أنّ عبداللّٰه بن عبّاس کان یقصر. الحدیث. (موطأ الإمام مالک: (ص: ۱۳۱) کتاب قصر الصلاة فی السفر، باب ما یجب فیه قصر الصلاة، ط: میر محمد کتب خانه)

مشکاة المصابیح: (۱/۱۱۹) الفصل الثالث، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

فالّذی یصیر به المقیم مسافرًا...... فلابدّ من اعتبار ثلاثة أشیاء أحدها: مدّة السفر و أقلّها غیر مقدر عند أصحاب الظواهر و عند عامة العلماء مقدر واختلفوا فی التقدیر قال أصحابنا مسیر ثلاثة أیّام بسیر الإبل و مشی الأقدام وهو المذکور فی ظاهر الروایات و روی عن أبی یوسف یومان وأکثر الثالث، وکذا روی الحسن عن أبی حنیفة و بن سماعة عن محمد و من مشائخنا من قدره بخمسة عشر فرسخًا وجعل لکل یوم خمس فراسخ ومنهم من قدره بثلاث مراحل و قال مالک أربعة برد کل برید اثنا عشر میلًا واختلفت أقوال الشافعی فیه قیل: ستة و أربعون میلًا وهو قریب من قول بعض مشائخنا؛ لأنّ العادة أنّ القافلة لا تقطع فی یوم أکثر من خمسة فراسخ و قیل یوم و لیلة و هو قول الزهری والأوزاعی و أثبت أقواله أنّه مقدر بیومین. أمّا أصحاب الظواهر فاحتجوا بظاهر قوله تعالیٰ وإذا ضربتم فی الأرض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة علق القصر بمطلق القصر فی الأرض فالتقدیر تقیید لمطلق الکتاب ولایجوز إلا بدلیل و لنا ما روی عن رسول اللّٰه ﷺ أنّه قال: یمسح المقیم یومًا ولیلةً والمسافر ثلاثة أیّام و لیالیها، جعل لکل مسافر أن یمسح ثلاثة أیّام و لیالیها...... واحتجّ مالک بما روی عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: یا أهل مکة لاتقصروا الصلاة فیما دون مکّة إلی عسفان وذٰلک أربعة بُرد وهو غریب...... وجه قول الشافعیؒ أنّ الرخصة =

مسافت کم سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا

اگر کوئی شخص کسی مقام پر گیا اور مسافت کی مقدار سوا ستتر کلومیٹر سے کم سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا اور بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت کی مقدار سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ تھی تو اس صورت میں اگر چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تھا تو نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا تھا تو نماز نہیں ہوئی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

= إنّما تثبت لضرب مشقة يختص بها المسافرون وهي مشقة الحمل والسير والنزول...... ولنا ما روينا من الحديثين...... فالحاصل أنّ التقدير بمسيرة ثلاثة أيّام أو بالمراحل في السهل والجبل والبر والبحر ثم يعتبر في كل ذلك السير المعتاد فيه، وذلك معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه والتقدير بالفراسخ غير سديد؛ لأنّ ذلك يختلف باختلاف الطريق. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۳، ۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافرًا، ط: سعيد)

اختلف الفقهاء في تقدير مسافة السفر الّتي يقصر فيها فقال الحنفية: أقلّ ماتقصر فيه الصلاة مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها من قصر أيّام السنة في البلاد...... والتقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأنّ المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة...... و قال الجمهور غير الحنفية: السفر الطويل المبيح للقصر المقدر بالزمن يومان معتدلان أو مرحلتان بسير الأثقال و دبيب الأقدام...... كالمسافة بين جدّة و مكة أو الطائف و مكة أو من عسفان إلى مكة ويقدر بالمسافة ذهابا بأربعة برد أو ستة عشر فرسخا أو ثمانية و أربعين ميلا هاشميا والميل ستة آلاف ذراع و خمس مائة ذراع و تقدر بحوالي (۸۹ كم) وعلى وجه الدّقة: ۸۸، ۷۰۴ كم ثمان و ثمانين كيلو و سبعمائة وأربعة امتار. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۲/ ۲۸٦، ۲۸۸) الموضوع الأوّل المسافة الّتي يجوز فيها القصر، ط: حقانيه پشاور)

(۱) قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان ...... حتى أنّ عند علمائنا إذا صلى المسافر أربعًا ولم يقعد على رأس الركعتين فسدت صلاته، وإن كان قعد تمت صلاته وهو مسيئ. (التاتارخانية: (۲/ ۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، الأوّل في معرفة فرض المسافر، ط: قديمى)

والقصر عزيمة عندنا لما قدمنا، فإذا أتمّ الرباعية والحال أنّه قعد القعود الأوّل قدر التشهد صحت صلاته لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين ويصير الأخريان نافلة له مع الكراهة لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدًا، فإن كان ساهيًا يسجد للسهو وإلّا أي وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأوليين فلاتصحّ صلاته لتركه فرض =

مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی

اگر کوئی شخص سفر کی مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے ہی کسی مقام پر ٹھہرنے کی یا اپنے وطن واپس جانے کی نیت کرے تو وہ مقیم ہو جائے گا، اگر چہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو، اب یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے سفر کے ارادہ کو ختم کر دیا ہے۔(۱)

= الجلوس فی محله واختلاط النفل بالفرض قبل کماله . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۴۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ،ط : سهیل اکیڈمی لاهور .

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشیدیه .

خلاصة الفتاوی : (۲۰۰/۱) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) کتاب الصلاة ، فصل : الکلام فی صلاة المسافر ، ط: سعید .

(فلو أتمّ مسافر إن قعد فی) القعدة (الأولیٰ تمّ فرضه و) لکنه (أساء) لو عامدًا لتاخیر السلام ، وترک الجب القصر ، و واجب تکبیرة افتتاح النفل ، وخلط النفل بالفرض ، وهذا لایحل کما حرّره القهستانی بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) کمصلی الفجر أربعًا (وإن لم یقعد بطل فرضه) و صار الکل نفلًا لترک القعدة المفروضة الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

(قوله : إن قعد الخ)لأنّ القعدة علی رأس الرکعتین فرض علی المسافر ؛ لأنّها آخر صلاته...... ولما صرّح به الزیلعی فی باب السهو من أنّ الساهی لو سلم لقطع یسجد لأنّه نوی تغییر المشروع فتلغو ، کما لو نوی الظهر ستا أو نوی مسافر الظهر أربعًا ، أفاده أبو السعود عن شیخه الخ . (شامی : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

(۱) وإذا لم یستحکم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضی ثلاثة أیّام یتمّ بمجرّد الرجوع وإن لم یصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنّه ترک و تحته فی الشرح: (قوله لنقضه السفر) أی بإرادة الرجوع (قوله: لأنه ترک) أی لأن نقض السفر ترک، والترک تحصل بمجرّد النیة. (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۴۴۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط : رشیدیه.=

مسافر اپنے سامان کی حفاظت میں مارا جائے

''سامان کی حفاظت میں مارا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ر۲۶۲)

مسافر اگر روزے کا فدیہ دینے سے عاجز ہے

سفر سے واپس آنے کے بعد مسافر میں روزہ رکھنے کی قوت اور استطاعت بالکل نہیں، اور آئندہ بھی روزہ رکھنے کے قابل ہونے کی امید نہیں، اور فدیہ ادا کرنے کی صلاحیت بھی نہیں، تو ایسے شخص سے فدیہ معاف ہو جاتا ہے تاہم یہ جذبہ رکھے کہ اگر مالی استطاعت ہوگی تو فدیہ ادا کر دے گا۔(۱)

= وإنّما يصير المسافر مقيمًا إمّا بدخوله مصرًا له فيه أهل أو بأن بدا له العود إليه بعد ماخرج وليس بين الموضع الّذي بدا له العود بين مصره مسيرة سفر صار مقيما حين نوى العود. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۱۹۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

(حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدّة السفر ، وإلا فيتمّ بمجرّد نية العود لعدم استحكام السفر . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

فتاوىٰ الولوالجية : (۱/ ۱۳۵) كتاب الطهارة ، الفصل الثاني عشر في السفر ، ط : مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

(قوله حتى يدخل الخ) وشمل ما إذا كان سار ثلاثة أيّام أو أقلّ لكن المذكور في الشرح أنّه يتمّ إذا سار أقلّ بمجرّد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام إذا هو يحتمل النقض...... وفي المجتبىٰ: لايبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۱۷ ، ۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من يصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

(۱) ويقال : إنّها لم تجب عليه في الحال لعجزه عن الكل ، وأخرت إلى زمن الميسرة ، وفي المبسوط : وما أمره به ﷺ كان تطوّعًا ، لأنّها لم تكن واجبة عليه في الحال لعجزه ، ولهٰذا أجاز صرفها إلى نفسه وعياله ، وعن أبي جعفر الطبري : أن قياس قول أبي حنيفة والثوري وأبي ثور : إن الكفارة دين عليه لاتسقط عنه لعسرته ، وعليه أن يأتي بها إذا أيسر كسائر الكفارات . (عمدة القاري : (۱۱/ ۳۷) كتاب الصوم ، باب إذا جامع في رمضان ، تحت رقم الحديث : ۱۹۳۵ ، ط: دار الكتب العلمية) =

مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے

اگر مسافر کسی عمارت کے ملبہ میں اس طرح دب جائے کہ اس سے نکالنا ممکن نہ ہو یا ممکن تو ہو مگر اتنا وقت لگے گا کہ اس سے قبل پھول کر پھٹ جائے گا تو ایسے شخص کے جنازہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے قریب ہو کر جنازہ کی نماز پڑھ لی جائے۔(۱)

=فتح الباری : (۴/۱۷۱) کتاب الصوم ، باب إذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیئ فتصدق علیه ، فلیکفر ، ط: دار المعرفة بیروت .

مرقاة المفاتیح : (۴/۲۶۴ ، ۲۶۵) کتاب الصوم ، باب تنزیه الصوم ، الفصل الأوّل ، هل یسقط الکفارة عن الفقیر أم لا؟ ط: امدادیه ملتان .

(۱) وإن دفن و أهیل علیه التراب بلاصلاة لأمر اقتضی ذٰلک صلی علی قبره وإن لم یغسل لسقوط شرط طهارته لحرمة نبشه ما لم یتفسخ والمعتبر فیه أکبر الرأی علی الصحیح لاختلافه باختلاف الزمان والانسان . وفی الشرح : (قوله : وأهلی علیه التراب) قال فی " الفتح " : هٰذا إذا أهیل علیه التراب ؛ لأنّه صار مسلما لمالکه تعالیٰ و خرج عن أیدینا فلایتعرض له بخلاف ما إذا لم یهل علیه فإنّه یخرج و یصلّی علیه . (قوله : صلی علی قبره) إقامة للواجب بقدر الإمکان، کذا فی التبیین . (قوله : وإن لم یغسل) علی المعتمد وهو الاستحسان ، وصحح فی غایة البیان: منع الصلاة فی هٰذه الحالة ؛ لأنّها لم تشرع بدون غسل . (حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۸۷ ، ۴۸۸) کتاب الصلاة ، فصل ، باب أحکام الجنائز ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

الهندیة : (۱/۱۶۲ ، ۱۶۳) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۲/۱۸۲) کتاب الجنائز ، فصل ، ط: سعید .

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۲۴) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز ، نوع منه ، جنس آخر فی صلاة الجنازة ، ط: المکتبة الحبیبیة ، کوئٹه .

التاتارخانیة : (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، نوع آخر فی الخطأ الّذی یقع فی الباب ، ط: قدیمی .

وإن دفن و أهیل علیه التراب بغیر صلاة أو بها بلا غسل أو ممن لا ولایة له صلی علی قبره استحسانًا مالم یغلب علی الظن تفسخه من غیر تقدیر هو الأصح و ظاهره أنّه لو شکّ فی تفسخه صلی علیه ، وفی الشامیة : تنبیة : أن یکون فی حکم من دفن بلاصلاة من تردی فی نحو بئر أو وقع علیه بنیان ولم یمکن إخراجه . (الدر مع الرد : (۲/۲۲۴) کتاب الصلاة ، قبیل مطلب فی کراهة صلاة الجنازة فی المسجد ، ط: سعید)

مسافرامام اعلان کب کرے

مسافرامام کے لئے مستحب یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی اعلان کردے کہ ''میں مسافر ہوں'' یا سلام کے بعد فورا کہہ دے کہ ''میں مسافر ہوں'' تاکہ مقیم مقتدی اپنی بقیہ نماز مکمل کرلیں، کیونکہ ممکن ہے کہ مقتدیوں کو غلط فہمی ہوجائے کہ امام صاحب نے غلطی سے سلام پھیردیا ہے اور وہ بول پڑیں اور ان کی نماز فاسد ہوجائے۔(۱)

مسافرامام بننے سے پہلے کیا اعلان کرے

''مسافر کی امامت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۶/۲)

مسافرامام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی

''مسافر نے مسافرامام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۵/۲)

---

(۱) وندب للإمام أى المسافر...... وفى شرح الإرشاد: ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه وإلّا فبعد سلامه أن يقول بعد التسليمتين فى الأصح أتمّوا صلاتكم فإنّى مسافر لدفع توهم أنّه سها. وفى الشامية: (قوله: قبل شروعه) أى لاحتمال أن يكون معه من لايعرف حاله فيتكلم لاعتقاد فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام. (قوله: فى الأصح) و قيل بعد التسليمة الأولىٰ، قال المقدسي: وينبغي ترجيحه في زماننا. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

و قدام النبىّ ﷺ وهو مسافر أهل مكة و قال أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم مسافر...... ويستحب أن يقول ذٰلک بعد السلام كل مسافر صلى بمقيم لاحتمال أن خلفه لا يعرف حاله ولايتيسر له الاجتماع بالإمام قبل ذهابه فيحكم حينئذٍ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن إقامة الإمام ثم إفساده بسلامه على رأس الركعتين الخ. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۵۴۳) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سلهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱، ۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

مسافر امام کی نیت

مسافر امام دو رکعت پڑھائے گا اس لئے دو رکعت کی نیت کرے گا۔(۱)

مسافر امام کے پیچھے جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں

مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

مسافر امام نے چار رکعات پڑھا دیں

اگر مسافر امام نے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز قصر کے بجائے پوری چار رکعت پڑھا دی تو مقیم مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے آخری دو رکعتوں میں نفل

---

(۱) قال علمائنا: القصر ثابت في حق كل مسافر سفر الطاعة ، و سفر المعصية في ذالك سواء...... والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتديًا بالمسافر ، أمّا إذا اقتدى المسافر بمقيم أتمّها متابعةً له . (التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه ، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۲ ، ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيدمي لاهور .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/۹۱ ، ۹۲) كتاب الصلاة، فصل والكلام في صلاة المسافر، ط : سعيد.

(۲) (ولعكسه) بأن اقتدى بمقيم بمسافر (صح) الاقتداء (فيهما) أي في الوقت و فيما بعد خروجه ؛لأنه ﷺ صلى بأهل مكة وهو مسافر ، و قال : أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر . (مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي)

التاتارخانية : (۲/۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

پڑھانے والے امام کی اقتداء کی، اور فرض پڑھنے والوں کی اقتداء نفل پڑھنے والوں کے پیچھے جائز نہیں اس لئے مقیم مقتدیوں کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور خود مسافر امام اور مسافر مقتدیوں کا حکم یہ ہے کہ اگر مسافر امام نے بھول کر چار رکعتیں پڑھادی تھیں اور دوسری رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھا بھی تھا اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرلیا تھا تو ان کی نماز ہوگئی، اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعت پڑھائی تھی اور دو رکعت پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھا بھی تھا تو فرض ادا ہوگیا لیکن یہ امام گنہگار ہوگا اس پر توبہ کرنا بھی لازم ہوگا اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ولو نوى الإقامة لا لتحقيقها بل ليتمّ صلاة المقيمين لم يصر مقيمًا . وفي الشامية : (قوله : لم يصر مقيمًا) فلو أتم المقيمون صلاتهم معه فسدت ؛لأنّه اقتداء المفترض بالمتنفّل ظهيرية ، أي إذا قصدوا متابعة أمّا لو نووا مفارقته و وافقوه صورة فلافساد أفاده الخير الرملي . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد)

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط : سعيد.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱۶۹/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۵ ، ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية : (۲۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في المتفرقات ، ط: قديمي.

خلاصه الفتاوىٰ : (۲۰۲/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) (فلو أتمّ مسافر ان قعد في) القعدة (الأولىٰ تمّ فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدًا لتاخير السلام ، وترک واجب القصر ، و واجب تكبيرة افتتاح النفل ، وخلط النفل بالفرض ، وهٰذا لايحل كما حرّره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النّار (وما زاد نفل) كمصلي الفجر أربعًا . (قوله : استحق النّار) أي إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار . (الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

مسافر امام نے سہو کا سلام پھیرا، تو مقیم مقتدی نے بھی سلام پھیر دیا

''مقیم مقتدی نے مسافر امام کے ساتھ سہو کا سلام پھیر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۵،۲)

مسافر امام نے مقیم کو خلیفہ بنادیا

اگر کسی مسافر نے دوسرے مسافر امام کی اقتداء کی ، امام کا وضوٹوٹ گیا اور اس نے بقیہ نماز پڑھانے کے لئے کسی مقیم کو خلیفہ بنادیا تو مسافر مقتدی پر پوری نماز پڑھنا لازم نہیں۔(۱)

= الفتاوی التاتارخانية : (۵/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، الأوّل فی معرفة فرض المسافر ، ط: قديمی .

خلاصة الفتاوی : (۲۰۰/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) کتاب الصلاة ، فصل فی الكلام فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمدًا و عدم إكفار جاحده والثواب بفعله ولزوم سجود السهو لنقص الصلاة بتركه سهو ، أو إعادتها بتركه و سقوط الفرض ناقصًا إن لم يسجد ولم يعد . (مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۲۴۷) کتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة وأركانها ، فصل فی بيان واجب الصلاة ، ط: قديمی)

کتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۲۳۹/۱) کتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار الفكر.

الدر مع الرد : (۴۵۶/۱) کتاب الصلاة ، مطلب واجبات الصلاة ، ط: سعيد .

(۱) مسافر اقتدى بمسافر فأحدث الإمام فاستخلف مقيمًا لم يلزم المسافر الإتمام كذا فی محيط السرخسی. (الهندية: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱۶۶/۱ ، ۱۶۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الفتاوی التاتارخانية : (۲۱/۱) کتاب الصلاة ، نوع آخر فی بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .=

مسافر انقلاب میں گم ہوگیا

مسافر کسی شہر میں مقیم ہوا، اور وہاں اچانک فساد برپا ہوگیا، اس کے بعد ایک لمبی مدت تک وہ لاپتہ رہا، زندہ ہے یا مرگیا ہے یا کہیں چلا گیا ہے اس کا کوئی علم نہیں تو اس صورت میں بیوی اگر کوئی فیصلہ چاہتی ہے تو اسلامی ملک میں حاکم یا جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچایت کے پاس معاملہ درج کرائے، جب تلاش وجستجو کے بعد حاکم وغیرہ کو غالب گمان ہو جائے کہ وہ بھی فساد کی نظر ہوگیا، تو اس وقت نکاح فسخ کردے، اس کے بعد عورت وفات کی عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

موجودہ دور میں، جنگ، دھماکہ اور فساد میں لاپتہ ہونے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسافر ایک دن ایک رات کے بعد مقیم ہوگیا

اگر کوئی مسافر موزہ پہننے کے بعد ایک دن ایک رات پوری کرنے کے بعد مقیم ہوگیا تو وہ موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھوئے گا، اور اگر ایک دن ایک رات پوری نہیں ہوئی تو وہ ایک دن ایک رات مقیم والی مدت پوری کرے گا اس لئے کہ اب وہ مقیم کے حکم میں ہو چکا ہے۔

مسافر باہر نکلا

جو مسافر کسی ضرورت سے باہر نکلا ہو اس کا اسباب اور بستر سمیٹ کر خود اس کی جگہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے، البتہ استحقاق سے زیادہ جگہ اس نے روک رکھی ہو تو کم کردینا درست ہے۔

= خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

مسافر پانچ چیزیں ساتھ لے جائے

''سفر میں پانچ چیزیں ساتھ ہوں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۲۹)

مسافر پر بھی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے

اگر مسافر نصاب کا مالک ہے، تو اس پر بھی سالانہ اپنے مال یا رقم وغیرہ کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے کیونکہ اس کو اپنے نائب کے ذریعہ اپنے مال میں تصرف کرنے کی قدرت حاصل ہے۔(۱)

مسافر پر تکبیر تشریق واجب ہے یا نہیں؟

''تکبیر تشریق اور مسافر'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۱)

مسافر پر صدقہ فطر کا حکم

اگر مسافر نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وسببه ملک نصاب حولي تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد . (الدر مع الرد : (۲/۲۵۹) كتاب الزكاة ، ط: سعيد)

وعلى ابن سبيل زكاة ماله لأنه قادر على التصرف بنائبه . (الهندية : (۱/۱۷۲) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل : في تفسيرها و صفتها ، ط: رشيديه .

تبيين الحقائق : (۱/۲۵٦) كتاب الزكاة ، ط: دار الكتب الاسلامى ، قاهره .

الهندية: (۱/۱۷۰) كتاب الزكاة، الباب الأوّل: في تفسيرها و صفتها و شرائطها، ط: رشيديه.

(۲) وإنما لاتجب على المسافر لأن أداء ها مختص بأسباب تشق على المسافر، و تفوت بمضى الوقت، فلايجب عليه شيئ لدفع الحرج عنه كالجمعة، بخلاف الزكاة و صدقة الفطر؛ لأنهما لا تفوطان بمضى الزمان فلايخرُجُ. (البحر الرائق: (۸/۱۹۷) كتاب الأضحية ، ط: دار المعرفة)

الدر مع الرد : (٦/۳۱۵) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

وشرائطها : الاسلام ، والإقامة واليسار الّذى يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) و قال المحقق تحت قوله (والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه ، وإن تطوع بها أجزأته . (الدر مع الرد : (٦/۳۱۲) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے

مسافر پر سفر میں قربانی کرنا واجب نہیں، اور واپس آنے کے بعد اس کی قضا بھی واجب نہیں، ہاں اگر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۱)

مسافر جمعہ کا امام بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔(۲)

مسافر جمعہ کے دن ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) وإنما لاتجب على المسافر لأن أداء ها مختص بأسباب تشق على المسافر ، و تفوت بمضى الوقت ، فلايجب عليه شيئ لدفع الحرج عنه كالجمعة ، بخلاف الزكاة و صدقة الفطر ؛ لأنهما لا تفوطان بمضى الزمان فلايخرُجُ . (البحر الرائق : (۱۹۷/۸) كتاب الأضحية ، ط: دار المعرفة)

☐ الدر مع الرد : (۳۱۵/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

☐ وشرائطها : الاسلام ، والإقامة واليسار الّذى يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) و قال المحقق تحت قوله (والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه ، وإن تطوع بها أجزأته . (الدر مع الرد : (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

(۲) ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها ، فجازت لمسافر و عبد و مريض . (الدر مع الرد: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، مطلب : فى شروط وجوب الجمعة ، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

☐ طحطاوى على الدر : (۳۴۵/۱) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: رشيديه .

(۳) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تاخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة ، وإن لم يؤخر يكره فى الصحيح . (الهندية : (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۱۵۵/۲ ، ۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

مسافر حاجی پر قربانی کا حکم

حاجی پر سفر کی وجہ سے عید الاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر کوئی حاجی منیٰ روانہ ہونے سے پہلے کم از کم پندرہ دن مکہ مکرمہ میں آکر رہا ہے تو وہ مقیم ہوگیا، اگر ایسے حاجی کے پاس ضرورت سے زائد نصاب کے برابر رقم ہوگی تو اس پر تمتع اور قران کرنے کی صورت میں دم شکر کے علاوہ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہوگی، خواہ یہ قربانی منیٰ میں کرے یا وطن میں کرائے دونوں صورتیں جائز ہیں البتہ منیٰ میں کرنے کا ثواب ہر جگہ سے زیادہ ہے کیونکہ قربانی کا حکم منیٰ میں آیا ہے۔(۱)

مسافر خانہ بنانا

''صدقہ جاریہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸۴/۱)

مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا

اگر مسافر کا رمضان المبارک کے سفر کے دوران روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گیا اور صبح صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ کی نیت کر لے۔(۲)

---

(۱) وأمّا الأضحية فإن كان مسافرا فلاتجب عليه، وإلا فكالمكي فتجب. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: في الذبح وأحكامه، ط: ادارة القرآن)

☐ وأمّا الأضحية فإن كان مسافراً فلايجب عليه وإلا كالمكي فتجب كما في البحر. (شامي: (۵۱۵/۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي جمرة العقبة، ط: سعيد.

☐ وأما شرائط الوجوب ...... ومنها الإقامة فلاتجب على المسافر، لأنّه لاتتأدى بكل مال، وفي كل زمان ...... و قال في "الأصل" لاتجب الأضحية على الحاج، وأراد به المسافر، فأما أهل مكة فتجب عليهم الأضحية، وإن حجوا. (البحر العميق: (۱۷۰۵/۳) الباب الثاني عشر في الأعمال المشروعية يوم النحر، مطلب: شرائط الوجوب، ط: مؤسسة الريان)

(۲) ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم ونوى الصوم في وقته صح. (البحر الرائق: (۲۸۹/۲)، ط:سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۴۰۸/۲) كتاب الصوم، ط: سعيد. =

ورنہ غروب ہونے تک رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

= جاز صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية ذٰلك اليوم أو بنية مطلق الصوم أو بنية النفل من الليل إلى ما قبل نصف النهار وهو المذكور في الجامع الصغير و ذكر القدوری ما بينه و بين الزوال والصحيح الأوّل ولا فرق بين المسافر والمقيم والصحيح والسقيم هٰكذا فی التبيين. وإنّما تجوز النية قبل الزوال إذا لم يوجد قبل ذٰلك بعد طلوع الفجر ماينافی الصوم. (الهندية: (۱/۱۹۵، ۱۹۶) كتاب الصوم، الباب الأوّل، أمّا شروطه (شرط) صحة الأداء النية، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۳۷۷) كتاب الصوم، ط:سعيد.

وأمّا الثالث وهو وقت النّية فالأفضل فی الصيامات كلّها أن ينوی وقت طلوع الفجر إن أمكنه ذٰلك أو من الليل؛ لأنّ النية عند طلوع الفجر تقارن أوّل جزء من العبادات حقيقة ومن الليل تقارنه تقديرًا وإن نوى بعد طلوع الفجر، فإن كان الصوم دينا لايجوزبالإجماع وإن كان عينًا وهو صوم رمضان وصوم التطوع خارج رمضان والمنذور المعين يجوز...... ولنا ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه أنه قال: كان رسول اللّٰه ﷺ يصبح لاينوی الصوم ثمّ يبدو له فيصوم و عن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يدخل على أهله فيقول هل عندكم من غداء فإن قالوا لا قال فإنّی صائم وصوم التطوّع بنيّة من النهار قبل الزّوال مروی عن علیّ وابن مسعود وابن عبّاس و أبی طلحة. (بدائع: (۲/۸۵) كتاب الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۵۹، ۲۶۰) كتاب الصوم، ط: سيعد.

مريض أو مسافر لم ينويا الصوم من الليل فی شهر رمضان ثمّ نويا بعد طلوع الفجر قال أبو يوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ: يجزيهما وبه أخذ الحسن رحمه اللّٰه تعالىٰ. (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۲۰۲) كتاب الصوم، الفصل الثانی فی النّية، ط: رشيديه)

(۱) كل من كان له ......مبيح للفطر ثم زال عذره و صار بحال لو كان عليه من أول النهار لوجب عليه الصوم كالصبی إذا بلغ فی بعض النّهار ...... وقدم المسافر مع قيام الأهلية تجب عليه الإمساك بقية اليوم. (الهندية: (۱/۲۱۴) كتاب الصوم، المتفرقات، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۲۸۸، ۲۸۹) كتاب الصوم، ط: سعيد.

(والأخيران يمسكان بقية يومهما وجوبا على الأصح) ...... (كمسافر أقام الخ) وفی الرد: (قوله: كمسافر أقام) أی بعد نصف النّهار أو قبله بعد الأكل الخ. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۰۷، ۴۰۸) كتاب الصوم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب الصوم، فصل فيمن يجب عليه النية ومن لا يجب، ط: رشيديه.

مسافر رکوع، سجدہ کی تسبیح کم نہ پڑھے

"تسبیح کم پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۸)

مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر اور مریض رمضان المبارک میں نفل کی نیت سے روزہ رکھیں گے تو رمضان المبارک کا روزہ ہوگا نفل روزہ نہیں ہوگا اور اگر دوسرے واجب روزے کی نیت کریں گے تو دوسرے واجب کا روزہ ادا ہوگا۔(۱)

مسافر روزہ کے بدلے فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر نے سفر کے دوران رمضان کے روزے نہیں رکھے، اور سفر سے واپس

---

(۱) (فیصح) أداء (صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنيّة من الليل)...... إلى ضحوة الكبرى...... لاعندها...... وبمطلق النّية...... وبنيّة النفل وبخطاء في وصف في أداء رمضان إلا إذا وقعت النيّة (من المريض أو مسافر) حيث يحتاج إلى التعيين لعدم تعيّنه في حقهما فلا يقع عن رمضان (بل يقع عما نوى) من نفل أو واجب (على ماعليه الأكثر) بحر وهو الأصح سراج، وقيل بأنّه ظاهر الرواية فلذا اختاره المصنّف تبعًا للدرر، لكن في أوائل الأشباه: الصحيح وقوع الكل عن رمضان سوى مسافر نوى واجبًا آخر، واختاره ابن الكمال، وفي الشرنبلالية عن البرهان: أنّه الأصح. قال في الرد: (قوله: على ما عليه الأكثر بحر) أقول:...... أمّا في حق المسافر فإن نوى واجبًا آخر يقع عنه عند الإمام...... وإن نوى النفل أو أطلق فعنه روايتان، أصحهما وقوعه عن رمضان؛ لأنّ فائدة النفل الثواب وهو في فرض الوقت أكثر...... وحاصله أنّ المريض والمسافر لو نويا واجبًا آخر وقع عنه، ولو نويا نفلا، أو أطلق فعن رمضان...... (قوله: الصحيح وقوع الكل عن رمضان...... الخ) المراد بالكل هو ما إذا نوى المريض النفل أو أطلق أو نوى واجبًا آخر، وما إذا نوى المسافر كذٰلك إلّا إذا نوى واجبًا آخر فإنّه يقع عنه لا عن رمضان؛ لأنّ المسافر له أن لايصوم فله أن يصرفه إلى واجب آخر؛ لأنّ الرخصة متعلقة بمظنّة العجز وهو السفر، وذٰلك موجود. (الدر المختار مع الرد: (۲/۳۷۷، ۳۷۸) كتاب الصوم، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲/۲۶۱) كتاب الصوم، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱/۱۹۶) كتاب الصوم، الباب الأوّل، أمّا اشروطه، و شرط صحة الأداء النية، ط: رشيديه.

▭ بدائع: (۲/۸۴) كتاب الصوم، شرائط الوجوب منها النية، ط: سعيد.

آنے کے بعد قضاروزہ رکھنے کا وقت ملا ہے، اور جسم میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہے تو قضا روزہ رکھنا ہی پڑے گا، جب تک جسم میں روزہ رکھنے کی طاقت ہوگی فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا بلکہ روزہ ہی رکھنا پڑے گا۔(۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ" (۲)

ترجمہ "جو شخص تم میں (ایسا) بیمار ہو (جس میں روزہ رکھنا مشکل یا مضر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار کر کے ان میں روزہ رکھنا اس پر واجب ہے"۔

ہاں اگر وقت ملنے کے بعد روزہ نہیں رکھا اور بعد میں ایسا بیمار یا کمزور ہوگیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے تو فدیہ دینا یا اس کے لئے وصیت کرنا درست ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولايجب الإيصاء بكفارة ما أفطره على من مات قبل زوال عذره بمرض و سفر و نحوه كما تقدم، من الأعذار المبيحة للفطر لفوات إدراك عدة من أيّام أخر وإن أدرك العدة قضوا ماقدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵٦۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ومن أفطر فى شهر رمضان بعذر كالمريض والمسافر والحائض وغيرها إن كان يقدر على القضاء يلزمه القضاء لا غير، ولايجزيه الإطعام إذا كان يرجى له القدرة على الصيام فى المستقبل. (التاتارخانية: (۲۹۳/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمى)

بدائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم صوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲۸۳/۲ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

(۲) سورة البقرة: آيت: ۱۸۴، ۱۸۵، پاره نمبر: ۲.

(۳) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية كذا فى البدائع ...... فإن صح المريض أو أقام المسافر ثمّ ماتا لزمهما القضاء بقدر الصحّة والإقامة، وهذا قولهم جميعًا من غير خلاف هو الصحيح. (الهندية: (۲۰۷/۱، ۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد. =

مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس نصاب کے برابر مال یا رقم نہیں ہے اور فوری طور پر گھر سے یا کسی اور جگہ سے رقم منگوانے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس حالت میں مسافر کے لئے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے لئے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(۱)

اگر غریب مسافر نے کسی آدمی سے کرایہ کی رقم قرض کے طور پر مانگی، اور اس آدمی نے مسافر کو زکوٰۃ کی نیت سے رقم دیدی، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر وہ مسافر گھر جا کر رقم واپس کردے تو بہتر یہ ہے کہ وہ رقم واپس نہ لے اور یہ کہہ دے کہ میں نے معاف کیا، اور اگر لے لیا تو افضل یہ ہے کہ اس رقم کو صدقہ کردے۔(۲)

= الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲۸۳/۲ ـ ۲۸۵) کتاب الصوم ، ط : سعید .

(۱) ومنها ابن السبیل وهو الغریب المنقطع عن ماله جاز الأخذ من الزکوة قدر حاجته . (الهندیة: (۱۸۸/۱) کتاب الزکاة ، الباب السابع فی المصارف ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۲۴۲/۲) کتاب الزکاة ، باب المصرف ، ط: سعید .

وابن السبیل وهو کل من له مال لا معه سواء کان هو فی غیر وطنه أو فی وطنه . (رد المحتار مع الدر : (۳۴۳/۲) کتاب الزکاة ، باب المصرف ، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۴۵/۲، ۴۶) کتاب الزکاة، فصل وأمّا الّذی یرجع إلی المؤدی إلیه، ط: سعید.

الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة : (۲۶۶/۱) کتاب الزکاة ، فصل فیمن توضع فیه الزکاة ، ط: رشیدیه .

التاتارخانیة :(۲۰۳/۲ ، ۲۰۴) کتاب الزکاة ، الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فیه الزکاة ، ط: قدیمی .

وفیه أیضًا : (۲۱۰/۲) کتاب الزکاة ، الفصل الثامن الخ ، ط: قدیمی .

(۲) ومن أعطی مسکینًا دراهم و سماها هبة أو قرضا ونوی الزکاة فإنّها تجزیه وهو الأصح هکذا فی البحر الرائق . (الهندیة : (۱۷۱/۱) کتاب الزکاة ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۲۱۲/۲) کتاب الزکاة ، ط: سعید .

الفتاوٰی التاتارخانیة: (۲۰۰/۲) کتاب الزکاة، الفصل السابع فی أداء الزکاة والنیّة فیه، ط: قدیمی.=

مسافر سفر میں عورتوں کی امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟

مسافر نے اگر ایسی عورتوں کی امامت کی جن میں اس امام کا کوئی محرم ہے تو امامت درست ہے، اور اگر ان میں کوئی بھی محرم نہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۱)

مسافر سفر میں مرتد ہوا پھر اسلام قبول کیا

''مرتد ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۲۹)

= عن عمر بن الخطاب قال : حملت علی فرس فی سبیل اللّٰہ فأضاعه الّذی کان عنده ، فأردتُ أن أشتریه وظننت أنّه یبیعه برخص ، فسألت النّبیّ ﷺ ، فقال : لاتشتره ولا تعد فی صدقتک ، وإن أعطاک بدرهم فإن العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه . (مشکاة المصابیح: (ص: ۱۷۳) کتاب الزکاة ، باب من لایعود فی الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

صحیح البخاری: (۱/ ۲۰۱، ۲۰۲) کتاب الزکاة ، باب هل یشتری صدقته ، ط: قدیمی.

صحیح لمسلم : (۲/ ۳۶) کتاب الهبات ، باب کراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق علیه ، و باب : تحریم الرجوع فی الصدقة بعد القبض ، ط: قدیمی .

(۱) تکره إمامة الرجل لهن فی بیت لیس معهن رجل غیره ولا محرم منه کأخته أو زوجته أو أمته، أمّا إذا کان معهن واحد ممن ذکر أو أمهن فی المسجد لایکره . (الدر المختار : (۱/ ۵۶۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعید)

إمامة الرجل للمرأة جائزة إذا نوی الإمام إمامتها ولم یکن فی الخلوة ، أمّا إذا کان الإمام فی الخلوة فإن کان الإمام لهن أو لبعضهن محرما فإنّه یجوز ویکره کذا فی النهایة . (الهندیة : (۱/ ۸۵) کتاب الصلاة ، الباب الخامس فی الإمامة ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح إماما لغیره ، ط: رشیدیه)

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۲۴۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوی : (۱/ ۱۵۴) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر فی الإمامة والاقتداء ، جنس آخر مایتّصل بصحة الاقتداء ، ط: المکتبة الحبیبیة ، کوئٹه .

الفتاوی التاتارخانیة : (۱/ ۴۵۵) کتاب الصلاة ، الفصل السابع فی بیان مقام الإمام والماموم ، ط: قدیمی .

البحر الرائق : (۱/ ۳۵۲) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعید .

مسافر عورت کی امامت

تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، لیکن اگر کسی عورت نے عورتوں کی امامت کی تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی، البتہ امام عورت عورتوں کے درمیان صف میں کھڑی ہوگی، مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہیں ہوگی۔(۱)

مسافر عید کب کرے؟

اگر کوئی شخص مثلاً پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش سے رمضان المبارک کا روزہ شروع کرنے کے بعد درمیان میں سعودی عرب چلا گیا، اور وہاں تاریخ کے فرق کی وجہ سے دو روزے کم ہو گئے تو یہ شخص سعودی عرب میں موجود ہونے کی وجہ سے سعودی عرب کی تاریخ کے مطابق عید کرے، اور جو روزے رہ گئے ہیں ان کی بعد میں قضا کرے۔(۲)

---

(۱) ویکره إمامة المرأة للنساء فی الصلوات کلها والنوافل إلا فی صلاة الجنازة هٰکذا فی النهایة، فإن فعلن وقفت الإمام وسطهن وبقیامها وسطهن لاتزول الکراهة. (الهندیة: (۸۵/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح إماما لغیره، ط: رشیدیه)

▭ البحر الرائق: (۳۵۱/۱) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید.

▭ رد المحتار: (۵۶۵/۱، ۵۶۶) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید.

▭ بدائع الصنائع: (۱۵۷/۱) کتاب الصلاة، فصل فی بیان من یصلح الإمامة فی الجملة، ط: سعید.

▭ حاشیة الطحطاوی: (ص: ۲۴۶) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

▭ خلاصة الفتاوٰی: (۱۴۷/۱) کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الإمامة والاقتداء، جنس آخر فی صحة الاقتداء، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه.

▭ التاتارخانیة: (۴۴۲/۱) کتاب الصلاة، الفصل السادس فی بیان من هو أحق بالإمامة، ط: قدیمی.

▭ حلبی کبیر: (ص: ۵۱۹) فصل فی الإمامة، ط: سهیلا کیڈمی لاهور.

(۲) أهل مصر صاموا رمضان بغیر رؤیة وفیهم رجل لم یصم حتی رأی الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثین یوما وهٰذا الرجل تسعة وعشرین ثم أفطروا جمیعا فإن کان أهل المصر رأو هلال شعبان وعدوا شعبان ثلاثین یوما کان علی هٰذا الرجل قضاء یوم الأوّل الخ. (التاتارخانیة: =

مسافر قربانی کے آخری دن میں واپس آیا

''قربانی کے آخری دن واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۴۰)

مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لئے خرید وفروخت کرنا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر الزام اور تہمت کے گمان سے بچنے کے لئے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟(۱)

= (۲/ ۲٦٨) كتاب الصوم، الفصل الثانی فیما یتعلّق برؤیة الهلال، ط: قدیمی)

☜ فتاوىٰ رحیمیه: (۷/ ۲۱۵) كتاب الصوم، ط: دار الاشاعت.

☜ احسن الفتاوىٰ: (۴/ ۴۳۳) كتاب الصوم، ط: سعید.

☜ [تنبیه]: لو صام رائی هلال رمضان و أكمل العدة لم یفطر إلا مع الإمام لقوله علیه الصلاة والسلام: صومكم یوم تصومون و فطركم یوم تفطرون. رواه الترمذی و غیره. (رد المحتار: (۲/ ۳۸۴) كتاب الصوم، مبحث فی صوم یوم الشک، ط: سعید)

(۱) وقد قال النبیّ ﷺ: من كان یؤمن بالله والیوم الآخر فلایقفن مواقف التّهم. (بدائع الصنائع: (۱/ ۲۸٦) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان من یكره منها، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: سعید)

☜ مرقاة المفاتیح: (۴/ ۲۷۴) كتاب الصوم، باب تنزیه الصوم، الفصل الثالث قبیل: باب صوم المسافر، ط: امدادیه ملتان.

☜ المقاصد الحسنة للسخاوی. (ص: ۴۷٦) حرف المیم، تحت حدیث: "من سلک مسالک التّهم إتهم"، ط: دار الكتب العلمیة.

☜ ویجب بمعنی یفترض (ترک البیع) قوله: (و یجب ترک البیع) ...... وفی الكلام إشعار بأن من لم تجب علیه الجمعة مشتثنی من الحكم كما فی القهستانی. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قدیمی)

☜ كتاب الفقه علی المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۷٦) كتاب الصلاة، مباحث الجمعة، متی یجب سعی الجمعة و یحرم البیع، ط: دارالفكر.

☜ حلبی كبیر: (ص: ۴۷۲) فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانیة.

مسافر کا رمضان المبارک میں انتقال ہوگیا

اگر کسی شخص نے رمضان المبارک میں سفر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا، اور اس دوران اس کا انتقال ہوگیا، تو اس کے ذمہ میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی، اور فدیہ دینا یا اس کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسافر کا روزہ کا فدیہ دینا

اگر مسافر کو سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کی طاقت اور قوت موجود ہے تو روزے کا فدیہ دینا جائز نہیں ہوگا بلکہ قضا روزہ رکھنا ہی لازم ہوگا، اگر فدیہ دے دیا ہے تو روزے رکھنے سے بری نہیں ہوگا بلکہ روزہ رکھنا ہی پڑے گا۔

اور اگر روزہ رکھنے کی ابھی طاقت نہیں ہے اور آئندہ بھی روزہ رکھنے کے قابل

---

(۱) فإن ماتوا فيه أي في ذلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر. و في الشامية: (قوله: فإن ماتوا) ...... اختصاص هذا الحكم بالمريض والمسافر. وفي البدائع ...... فإن كل من أفطر بعذر و مات قبل زواله لايلزمه شيئ الخ. (قوله: أي في ذلك العذر) على تقدير مضاف أي في مدته (قوله: لعدم إدراكهم الخ) أي فلم يلزمهم القضاء و وجوب الوصية فرع لزوم القضاء. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأما حكم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

☜ التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمي.

☜ حاشية الطحطاوي: (ص: ۵٦۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

ہونے کی امید نہیں ہے تو اس صورت میں فدیہ دینے کی اجازت ہوگی۔(۱)

مسافر کا قضا نماز میں مقیم کی اقتدا کرنا

ظہر، عصر اور عشاء کی نماز فوت ہونے کے بعد مسافر کے لئے مقیم امام کی اقتدا کر کے ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسافر کے فرض نماز وقت کے اندر امام کی اتباع کی وجہ سے پورے چار ہو جاتے ہیں اور وقت گزرنے کے بعد قضا ہونے کی صورت میں یہ حکم نہیں ہے، اب اگر وقت گزرنے کے بعد مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قعدہ اور قراءت کے حق میں فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہوگی اور یہ ناجائز ہے یعنی اگر مسافر مقتدی شروع کی دو رکعتوں میں اقتدا کرے گا تو دو رکعت کے بعد والا

---

(۱) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية كذا في البدائع ...... فإن صح المريض أو أقام المسافر ثمّ ماتا لزمهما القضاء بقدر الصحّة والإقامة ، وهذا قولهم جميعًا من غير خلاف هو الصحيح . (الهندية : (۱/۲۰۷ ، ۲۰۸) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

☐ ولو صح المريض أيامًا فإن صح عشرة أيّام مثلا ثم مات لزمه من القضاء بقدر ما صح ، هكذا في ظاهر الرواية ، وفي الهداية : و فائدته وجوب الوصية بالإطعام ...... وفي شرح الطحاوي : ومن أفطر في شهر رمضان بعذر كالمريض والمسافر والحائض وغيرها إن كان يقدر على القضاء يلزمه القضاء لاغير ، ولايجزيه الإطعام إذا كان يرجى له القدرة على الصيام في المستقبل . (التاتارخانية : (۲/۲۹۳) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي)

☐ فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته يلزمه قضاء جميع ما أدرك لأنّه قدر على القضاء لزوال العذر فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية وهي أن يطعم عنه لكل يوم مسكينا ؛ لأنّ القضاء قد وجب عليه ثم عجز عنه بعد وجوبه بتقصير منه فيتحول الوجوب إلى بدله وهو الفدية الخ . (بدائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۲/۲۸۵ ، ۲۸٦) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

☐ الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

قعدہ مقیم امام پر واجب ہے اور مسافر مقتدی پر فرض ہے اور اگر آخری دو رکعتوں میں اقتداء کرے گا تو ان دونوں رکعتوں میں امام کی قراءت مسنون ہے اور مسافر پر فرض ہے تو امام کی نماز ضعیف اور مقتدی کی نماز قوی ہے، اور قوی کی نماز ضعیف کے پیچھے درست نہیں ہے البتہ مغرب اور فجر کی قضا نماز مقیم امام کے پیچھے اقتدا کر کے پڑھنا درست ہے۔(۱)

مسافر کا مسجد میں سونا

''مسجد میں سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۱۳)

---

(۱) وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أوّلها أو في آخرها ...... والجملة في ذٰلك أن اقتداء المقيم بالمسافر جائز في الوقت و خارج الوقت إذا اتّفق الفرضان واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت ، وفي الفتاوٰى العتابية : ويصير أربعًا . ولايجوز خارج الوقت ، وفي الفتاوٰى العتابية : لا في الشفع الأوّل ولا في الشفع الثّاني ، ولا في القعدة الأخيرة ، سواء كان شرع الإمام قبل خروج الوقت أو بعده ؛ لأنّه يكون اقتداء المفترض بالمتنفل في القعدة إن اقتدى به في الشفع الأوّل أو في القراءة إن اقتدى به في الشفع الثّاني . (الفتاوٰى التاتارخانية : (۲/۲۰ ، ۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

☜ بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ و فيه أيضًا (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة ، وأمّا اقتداء المقيم بالمسافر ، ط: سعيد .

☜ (قوله : وبعده لا) ...... وقيد في السراج الوهاج : عدم صحة الاقتداء بعد الوقت بقيدين الأوّل أن تكون فائتة في حق الإمام والماموم ، الثاني أن تكون الصلاة رباعية ، أمّا إذا كانت ثنائية أو ثلاثية أو كانت فائتة في حق الإمام مؤداة في حق الماموم ...... فإنّه يجوز دخوله معه في الظهر بعد المثل قبل المثلين فإنّها صحيحة . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴) باب المسافر ،ط : سعيد)

☜ (ومنها كبر السن) فالشيخ الفاني الّذي لا يقدر على الصيام يفطر و يطعم لكل يوم مسكينًا، كما يطعم في الكفارة كذا في الهداية ، والعجوز مثله كذا في السراج الوهاج . (الهندية : (۱/۲۰۷) ، كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

☜ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۵۷۶) كتاب الصيام ، حكم الفطر لكبر السن ، ط: دار الفكر .

☜ مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۶۸۸) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: قديمي.

مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا

مسافر کے لئے صرف وقت کے اندر اندر مقیم امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے، اوراس صورت میں مقیم امام کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری چار رکعات پڑھنا لازم ہوگا اور دو رکعت کے بجائے چار رکعت فرض ہو جائے گی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

مسافر کے لئے وقت نکل جانے کے بعد کسی مقیم کی اقتدا میں فوت شدہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد مسافر کا فرض دو کے بجائے چار رکعت نہیں ہوگا بلکہ اس کے ذمہ میں مستقل طور پر دو رکعت ہی فرض رہیں گی۔(۲)

---

(۱) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الأخيرة في الوقت صح اقتداء ه وأتمّها أربعًا تبعًا لإمامه واتصال المغير بالسبب الّذي هو الوقت. (حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۸۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر مقيما، ط: قديمي.

(۲) وبعده أي بعد خروج الوقت لايصح اقتداء المسافر بالمقيم ...... ؛ لأنّ فرضه لايتغير بعد خروجه. (حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد.

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، نوع آخر في بيان مايصير مسافر به مقيما بدون النية ، ط: قديمي .

الهندية : (۸۵/۱) الباب الخامس في الإمامة ، ط: رشيديه .

اگر وقت گزرنے کے بعد مسافر نے فوت شدہ نماز مقیم امام کی اقتدا میں ادا کی ہے تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت مسافر مقتدی پر قعدہ اولی فرض ہے، اور مقیم امام کے لئے قعدہ اولی فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔(۱) اور قاعدہ یہ ہے کہ امام کی حیثیت مقتدی کے مقابلہ میں ہر نماز میں وقت کے اندر ہو یا وقت کے بعد زیادہ مضبوط ہونی چاہئے، اگر زیادہ مضبوط نہیں تو کم از کم برابر ہونی چاہئے، اور یہاں برابر نہیں بلکہ کم ہے اس لئے امام کی نماز ہو جائے گی مسافر مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔(۲)

مسافر کا مقیم کے پیچھے قضا نماز پڑھنا

''مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۶۶/۲)

---

(۱) (قوله وبعده لا) أى بعد خروج الوقت لايصح اقتداء المسافر بالمقيم ؛ لأنّ فرضه لايتغير بعد الوقت لانقضاء السبب كما لايتغير بنية الإقامة فيكون اقتداء المفترض بالمتنفل فى حق القعدة ...... ؛ لأنّ المسافر إذا اقتدى بالمقيم أوّل الصلاة ، فإنّ القعدة تصير فرضًا فى حق المأموم و غير فرض حق الإمام وهو المراد النفل فى عبارتهم الخ . (البحر الرائق : (۱۴۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل : الكلام فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيمًا الخ ، ط: قديمى .

(۲) الأصل فى هذه المسائل أنّ حال الإمام إن كان مثل حال المقتدى أو فوقه جازت صلاة الكل، وإن كان دون حال المقتدى صحت صلاة الإمام ولا تصح صلاة المقتدى هكذا فى المحيط . (الهندية : (۸۶/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الإمامة ، الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماما لغيره ، ط: رشيديه)

منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۶۰/۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۱۶) باب الإمامة ، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به فى حق بعض المصلين دون البعض ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

مسافر کا نماز میں وضو ٹوٹ گیا

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتدا کی، نماز کے دوران مسافر مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا اور اس کے وضو کر کے آتے آتے امام نے نماز پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اب یہ مسافر مقتدی کل چار رکعت پڑھے، کیونکہ مقیم امام کے پیچھے اقتدا کرنے کی وجہ سے چار رکعت لازم ہوگئی ہیں۔ اور وضو ٹوٹنے کی وجہ سے اقتدا کا حکم ختم نہیں ہوا خواہ امام نے نماز پوری کر کے سلام بھی پھیر دیا ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مسافر کو خلیفہ بنانا

اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو مسافر مقتدی کو خلیفہ بنانا جائز ہے اور یہ چار رکعت والی نماز میں چار رکعت ہی پڑھائے گا، کیونکہ مقیم امام کی اقتداء کی وجہ سے مسافر مقتدی پر بھی چار رکعت فرض ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) (ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ و بعده لا) ؛ لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية ...... وقيّد بكونه الاقتداء بعد خروج الوقت ؛ لأنّه لو اقتدى به في الوقت ثمّ خرج الوقت قبل الفراغ من الصلاة لاتبطل صلاته ولايبطل اقتداءه به ؛ لأنّه لماصح اقتداءه به و صار تبعا له صار حكمه حكم المقيمين ، وإنّما يتأكد وجوب الركعتين بخروج الوقت في حق المسافر ولو نام خلف الإمام حتى خرج الوقت ثم انتبه أتمّها أربعًا ولو تكلّم بعد خروج الوقت أو قبل خروجه يصلي ركعتين عندنا كذا في البدائع . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴ ، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد : (۱/۵۸۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

وفيه أيضًا : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، قبيل نوع آخر في الفتفرقات ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

(۲) (ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ الخ)..... لما صح اقتدؤه (اقتداء المسافر) =

مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت

کسی نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا، اور دن کا کچھ حصہ گزرا تھا کہ اتفاقی طور پر سفر پر روانہ ہونا پڑا، اور سفر کافی طویل ہونے کی وجہ سے روزہ پورا کرنا دشوار ہو رہا ہے، تو اس کو توڑنا جائز ہوگا بعد میں کفارہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا صرف قضا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

سفر کی حالت میں رمضان کے روزہ کی نیت کر لینے کے بعد عذر اور پریشانی کے بغیر روزہ توڑنا مناسب نہیں، تاہم اگر توڑ ہی دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا بعد میں قضا کرنا

= به و صار تبعا له و صار حكمه حكم المقيمين . اور اس کا استخلاف یعنی خلیفہ بنانا بھی درست ہے جیسا کہ ایک دوسرے جزئیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لو اقتدى المقيم بالمسافر فأحدث الإمام فاستخلف المقيم فإنّه لا يتغير فرضه إلى الأربع مع أنّه صار مقتديًا بالخليفة المقيم ؛ لأنّه لما كان المؤتم خليفة عن المسافر كان المسافر كأنّه الإمام فيأخذ الخليفة صفة الأوّل .(البحر الرائق : (۱۳۴/۲) باب المسافر ، ط: سعيد)

وكل من يصلح إماما للإمام الّذى سبقه الحدث فى الابتداء يصلح خليفة له ، ومن لا يصلح إماما له فى الابتداء لايصلح خليفة له كذا فى المحيط . (الهندية : (۹۵/۱) الباب السادس فى الحدث فى الصلاة ، فصل فى الاستخلاف ،ط : رشيديه)

(۱) منها السفر الّذى يبيح الفطر وهو ليس بعذر فى اليوم الّذى أنشأ فيه كذا فى الغياثية . فلو سافر نهارًا لايباح له الفطر فى ذٰلک اليوم وإن أفطر لاكفارة عليه بخلاف ما لو أفطر ثمّ سافر كذا فى المحيط . (الهندية : (۲۰۶/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار ،ط : رشيديه)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۲۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۴۲۱/۲، ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم و فيما لايفسده و فيما يوجب القضاء والكفارة ، نوع منه المسافر ،ط : المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

التاتارخانية : (۲۹۰/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر ، ط: قديمى .

البحر الرائق : (۲۸۲/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

وفيه أيضًا : (۲۹۰/۲) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

کافی ہوگا۔(۱)

مقیم نے روزے کی نیت کی، پھر اسی دن طویل سفر میں جانا پڑا تو روزہ نہ توڑے لیکن اگر روزہ پورا کرنا دشوار ہو تو توڑ سکتا ہے کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

مسافر کو روزہ قضا کرنے کا موقعہ نہیں ملا

''قضا کا موقع نہیں ملا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۷۳)

مسافر کو زکوٰۃ سے ٹکٹ دینا

غریب مسافر کو اس کی مرضی سے ٹکٹ خرید کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اگر وہ مسافر کسی عذر کی وجہ سے سفر میں نہ جائے اور ٹکٹ کینسل ہو جائے تب بھی وہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائمًا لايحلّ فطره في ذلك اليوم ولو أفطر لا كفارة عليه اهـ. قلت: وكذا لا كفارة عليه بالأولىٰ لو نوى نهارًا فقوله ليلا غير قيد. (شامي: ۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۵۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۰) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۳.

(۳) أمّا تفسيرها (الزكاة) فهي تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه للّٰه تعالىٰ هذا في الشرع. (الهندية: (۱/۱۷۰) كتاب الزكاة، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۶ ـ ۲۵۸) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۸۷) كتاب الزكاة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۲۰۱) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

مسافر کو قتل کر دیا

چور، ڈاکو، یا باغی نے مسافر کو قتل کر دیا، یا کسی بھی چیز سے مار دیا اور اسی مقام پر اس نے فوراً دم توڑ دیا تو شہید ہوگا، لہٰذا غسل کے بغیر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

اور اگر فوراً روح نہیں نکلی بلکہ کچھ دنیوی بات چیت کی، یا دوا یا راحت وغیرہ کے اسباب مہیا کئے گئے تو شہید کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے بلکہ عام مردوں کی طرح غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، البتہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔(۲) راہ گزر کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۱) الشهيد وهو فى الشرع من قتله أهل الحرب و البغى وقطاع الطريق ...... بأى آلة قتل بحديد أو بحجر أو خشب فهو شهيد كذا فى محيط السرخسى . وحكمه أن لايغسله ويصلى عليه ...... ويدفن بدمه و ثيابه كذا فى الكافى . (الهندية : (۱/۱٦۷ ، ۱٦۸) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل السابع فى الشهيد ، ط: رشيديه)

وكذا يكون شهيدا لو قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة فإنّ مقتولهم شهيد بأى آلة قتلوا . وفى الشامية : (قوله : وكذا يكون شهيدا الخ) أى بشرط أن لايرتث أيضًا . (الدر المختار مع الرد : (۲/۲۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز ، الجنس الأوّل فى مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

البحر الرائق : (۲/۱۹٦ ـ ۱۹۸) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

بدائع : (۱/۳۲۱) كتاب الصلاة ، فصل و أمّا الشهيد ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۱۷ ، ۵۱۸) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۱۰۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، قسم آخر يتّصل بمسائل الشهيد ، ط: قديمى .

(۲) أو جرح وارتث وذٰلک بأن أكل أو شرب أو نام أو تداوى ولو قليلا ...... وكل ذٰلک فى الشهيد الكامل ، وإلّا فالمرتث شهيد الآخرة . (الدر المختار مع الرد : (۲/۲۵۱ ، ۲۵۲) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد) =

مسافر کہاں سے مانا جائے گا

جب کوئی شخص اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو کر اپنی بستی یا اپنے شہر کی آبادی سے آگے نکل جائے اور چار رکعت والی فرض نماز کا وقت آجائے (عصر، ظہر، عشاء) تو اکیلا نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر پڑھے۔(۱) اور اگر مقیم کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھے گا تو

= وقولنا : ولاعاد إلى حالة التمرض ؛ لأنّه إذا ارتث بطلت شهادته فى أحكام الدنيا وهو الغسل أمّا هو شهيد فى أحكام الآخرة . والمرتث الّذى يحمل من المكان الّذى جرح حيا ثم مات فى بيته أو على أيدى النّاس حالة الحمل .

خلاصة الفتاوٰى : (۲۱۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز ، الجنس الأوّل فى مسائل الشهيد ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۱٦۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل السابع فى الشهيد ، ط : رشيديه .

التاتارخانية : (۱۰۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط : قديمى .

حاشية الطحطاوى : (ص : ۵۱۹) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) من جاوز بيوت مصره مريدًا سيرًا وسطًا ثلاثة أيّام فى برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد)

الهندية : (۱۳۸/۱ ، ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيديه .

حاشية الطحطاوى : (ص : ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/ ۵ ــ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط : قديمى .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲ ــ ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

خلاصة الفتاوٰى : ۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص اپنے شہر یا اپنی بستی سے سفر کی نیت سے روانہ ہوا لیکن ابتک آبادی سے نہیں نکلا تو وہ مسافر نہیں ہوگا اور قصر بھی نہیں کرے گا۔(۲)

اور آبادی سے مراد مسافر کے شہر یا بستی کے مکانات ہیں اگرچہ متفرق ہیں، دوسرے شہر یا دوسری بستی کے مکانات مراد نہیں ہیں۔(۳)

---

(۱) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماما أو مقتدیا بالمسافر ، أمّا إذا اقتدی المسافر بمقیم أتمّها متابعةً له . (التاتارخانیة : (۲/۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من یثبت فی حقه ، ط: قدیمی)

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعید .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۴۷) کتاب الصلاة ، باب فی صلاة المسافر ،ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۲/۱۳۴) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

(۲) ولایصیر مسافرًا بالنیّة حتی یخرج الخ . (الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة : (۲/۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، نوع آخر فی بیان أنّ المسافر متی یقصر ، ط: قدیمی .

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاه المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

(۳) والمعتبر أن یجاوز المصر و عمراناته وهو المختار وعلیه الفتوٰی . (التاتارخانیة : (۲/۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان أنّ المسافر متی یقصر الصلاة ، ط: قدیمی)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعید .

والصحیح ماذکر أنّه یعتبر مجاوزة عمران المصر لا غیر الخ . (الهندیة : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه) =

اگر کوئی محلّہ یا بستی ایسی ہے کہ پہلے شہر میں شامل تھا لیکن اب شہر سے الگ ہوگیا ہے اور وہ آباد ہے تو جب تک اس کی آبادی سے باہر نکل نہیں جائے گا قصر نہیں کرے گا۔

ہاں اگر اس محلّہ میں کوئی رہتا نہیں ہے، غیر آباد ہے صرف خالی مکانات ہیں، تو اس صورت میں اس محلّہ کے مکانات سے آگے نکلنے کی شرط نہیں ہوگی بلکہ یہاں سے قصر شروع ہوجائے گا۔(۱)

شہر سے متصل جو رہائش گاہیں اور مکانات ہیں، اسی طرح وہ بستی جو شہر سے ملی

= خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر. وفى الشامية : (قوله: من جانب خروجه الخ) قال فى شرح المنية : فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من الجانب الذى خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً مالم يجاوزها، ولو جاوز العمران من جهة خروجه وكان بحذائه محلة من الجانب الآخر يصير مسافرا إذ المعتبر جانب خروجه و أراد بالمحلة فى المسألتين ماكان عامرا أمّا لو كانت المحلة خرابا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها فى المسألة الأولىٰ ولومتصلة بالمصر كما لايخفىٰ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

التاتارخانية :(۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ،ط : نوع آخر فى بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ہوئی ہے، اس سے آگے نکل جانے کے بعد مسافر ہوگا جب تک اپنی آبادی کے اندر چلتا رہے گا مسافر نہیں ہوگا۔ بخلاف وہ مکانات اور آبادیاں جو شہر کا حصہ نہیں ہیں بلکہ شہر کے بیرونی میدانوں سے ملی ہوئی ہیں قصر کرنے کے لئے ان سے آگے نکلنا ضروری نہیں ہے۔

شہر اور بستی کے مکانات مسافر کی نظر سے اوجھل اور غائب ہونا ضروری نہیں ہے آبادی سے نکل جانا ضروری ہے۔(۱)

موجودہ دور میں، ترقی یافتہ ممالک میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی حدود میں سرکاری بورڈ یعنی نام، میل، کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہوتے ہیں اس سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں شہر یا فلاں علاقہ شروع یا ختم ہوگیا ہے۔

---

(۱) وإن كان هناك قرية متّصلة بربض المصر فلا بدّ من مجاوزتها على الصحيح وإن كانت متّصلةً بفنائه دون ربضه لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح وأما فناء المصر فإن كان بينه و بينه أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة تعتبر مجاوزته أيضًا وإلا فلا . والأصل في هٰذا ما روى أنس رضى اللّٰه عنه قال : صليت الظهر مع رسول اللّٰه ﷺ بالمدينة أربعًا والعصر بذى الحليفة ركعتين متفق عليه ...... وما ذكره البخاريّ قال خرج على فقصر وهو يرى البيوت بالمدينة فلما رجع قيل له هٰذه الكوفة قال لا حتى ندخلها ...... وإن لم يغب المصر عن بصره . (حلبى كبير : (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتّصلة بالربض في الصحيح بخلاف البساتين ، ولو متّصلة بالبناء ؛ لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ، ولايعتبر سكنى الحفظة والاكرة اتفاقًا . وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتٰى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا...... والقرية المتّصلة بالفناء دون الربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ط: سعيد)

التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط قديمى .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

مسافر کی امامت

مقیم کی نماز مسافر کی امامت میں اور مسافر کی مقیم کی امامت میں جائز ہے۔(۱) لیکن جب مسافر امام ہو تو نماز شروع کرنے پہلے مقتدیوں کو اطلاع دے دے کہ میں مسافر ہوں، دو رکعت پڑھوں گا تو آپ لوگ میرے سلام کے بعد کھڑے ہو کر بقیہ نماز پوری کر لینا، اور سلام پھیرنے کے بعد بھی اعلان کر دے کہ میں مسافر ہوں۔(۲)

---

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ و بعده لا وبعكسه صح فيهما . (البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الهندية : (۸۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲ ، ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيمًا بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲ ، ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) وندب للإمام أي المسافر...... وفي شرح الإرشاد: ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه وإلّا فبعد سلامه أن يقول بعد التسليمتين في الأصح أتمّوا صلاتكم فإنّي مسافر لدفع توهم أنّه سها. وفي الشامية: (قوله: قبل شروعه) أي لاحتمال أن يكون معه من لايعرف حاله فيتكلم لاعتقاده فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام. (قوله: في الأصح) و قيل بعد التسليمة الأولىٰ، قال المقدسي: وينبغي ترجيحه في زماننا. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبي كبير : (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر ، ط: سلهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، =

مقیم حضرات اپنی بقیہ نماز پوری کرلیں، اور مقیم حضرات خود بقیہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرلیں، اور مقیم حضرات بقیہ دو رکعات اس طرح پڑھیں کہ کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ وغیرہ نہ پڑھیں بلکہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی مقدار وقت خاموش کھڑے رہیں اور رکوع میں چلے جائیں، اس طرح آخری رکعت میں بھی کریں۔(۱)

موجودہ دور میں لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے اس لئے مسافر امام امامت شروع کرنے سے پہلے خود مسافر ہونے کا اور مقیم حضرات بقیہ نماز کس طرح ادا

= ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱، ۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

عن عمران بن حصين قال غزوت مع النبىّ ﷺ و شهدت معه الفتح فأقام بمكّة ثمانى عشرة ليلة لايصلى إلّا ركعتين يقول يا أهل البلد صلوا أربعًا فأنا سفر. رواه أبوداؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۱۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

(۱) و فى الهداية: وإذا صلى المسافر بالمقيم ركعتين سلم وأتمّ المقيمون صلاتهم؛ لأنّ المقتدى التزم الموافقة فى الركعتين فينفرد فى الباقى كالمسبوق إلا أنّه لا يقرأ فى الأصح؛ لأنّه مقتد تحريمة لا فعلًا والفرض صار مؤدى فيتركها احتياطًا...... وفى الخانية: لاقراءة عليهم فيما يقضون ولا سهو عليهم ولايقتدى أحدهم بالأخر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

ثم إذا سلم الإمام على رأس الركعتين لايسلم المقيم؛ لأنّه قد بقى عليه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولكنه يقوم ويتمّها أربعًا ...... ولا قراءة على المقتدى فى بقية صلاته. (بدائع: (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۱/۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

کریں گے بتادے تاکہ ان کی نماز فاسد نہ ہو۔

مسافر کی امامت افضل ہے یا مقیم کی

''مقیم کی امامت افضل ہے یا مسافر کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

مسافر کی بیوی پر کوئی قبضہ کر لے تو

''بیوی پر کوئی قبضہ کر لے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۸/۱)

مسافر کی تعریف

سفر شرعی کے لئے تین شرطیں ہیں:

ا۔سفر کی مسافت کم سے کم اڑتالیس میل (تقریباً سوا ستتر کلومیٹر) یا اس سے زیادہ ہو، چاہے یہ مسافت پیدل طے کرے یا ریل، گاڑی، ہوائی جہاز یا بحری جہاز سے، چاہے چند منٹ میں طے کرے یا چند گھنٹے یا دنوں میں تمام صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريدًا سيرًا وسطًا ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... وأمّا التقدير بثلاثة أيّام فهو ظاهر المذهب وهو الصحيح لإشارة قوله ﷺ: يمسح المقيم يومًا وليلة والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها ...... وإذا كانت المسافة ثلاثة أيّام بالسير المعتاد فسار إليها على البريد سيرا مسرعا أو على الفرس جريا حثيثًا فوصل في يومين قصر . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها من أقصر أيّام السنة ، ولايشترط سفر كل يوم إلى الليل بل إلى الزوال ولا اعتبار بالفراسخ على المذهب بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة حتى لو أسرع فوصل في يومين قصر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۲/۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۵/۲، ۶) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، =

۲۔سفر کی ابتداء ہی سے اتنی دور جانے کا قصد ہو، اگر سفر کے شروع میں دس بیس میل کے ارادہ سے گھر سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر پھر آگے جانے کی ضرورت پیش آگئی، اور یہاں سے تیس میل اور آگے چلا گیا، اور وہاں پہنچ کر پھر آگے جانے کی ضرورت پیش آئی، تو یہ شخص اس وقت تک شرعی مسافر نہیں ہوگا جب تک کہ ایک دفعہ اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) کا قصد نہ کرے، خواہ ساری عمر پھرتا رہے اور ساری دنیا میں پھر کر آئے۔(۱)

= نوع آخر فی بیان أدنی مدة السفر الّذی یتعلق به قصر الصلاة ، ط: قدیمی .

بدائع : (۹۳/۱) فصل وأمّا بیان ما یصیر به المقیم مسافرًا ، ط: سعید .

خلاصة الفتاویٰ : (۱۹۷/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المکتبة الحبیبیة کویٹه .

(۱) ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخّص برخصة المسافرین وإلّا لایترخّص أبدًا ولو طاف الدّنیا جمیعها بأن کان طالب آبق أو غریم أو نحو ذٰلک الخ . (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(قاصدًا) ولو کافرا و من طاف الدّنیا بلا قصد لم یقصر (مسیرة ثلاثة أیّام ولیالها) و فی الشامیة : (قوله قاصدًا) أشار به مع قوله خرج إلی أنّه لو خرج ولم یقصد أو قصد ولم یخرج لایکون مسافرًا ...... وإنّما یشترط قصده لو کان مستقلًا برأیه فلو تابعًا لغیره فالاعتبار بنیة المتبوع ...... وأشار إلی أنّ الخروج مع قصد السفر کاف وإن رجع قبل تمامه . (قوله بلاقصد) بأن قصد بلدة بینه و بینها یومان للإقامة بها فلما بلغها بداله أن یذهب إلی بلدة بینه و بینها یومان و هلم جرا . وعلی هٰذا قالوا أمیر خرج مع جیشه فی طلب العدو ولم یعلم أین یدرکهم فإنّه یتمّ وإن طالت المدّة أو المکث ، أمّا فی الرجوع فإن کانت مدّة سفر قصر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۹۴/۲) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان مایصیر به المقیم مسافرًا، ط: سعید.

التاتارخانیة : (۸/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مدّة الإقامة ، ط: قدیمی .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

۳۔سفر کا قصد کر کے اپنی جائے اقامت کی آبادی سے باہر نکل جائے، صرف سفر کا ارادہ کرنے سے مسافر نہ ہوگا، بلکہ اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی اس پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہو جائیں گے اگر اپنی بستی کے باغات یا ریلوے اسٹیشن آبادی کے اندر یا اس سے ملا ہوا ہے تو اسٹیشن پر وہ شرعی مسافر نہ ہوگا، بلکہ اسٹیشن سے باہر نکل کر شرعی مسافر مانا جائے گا اور اگر اسٹیشن بستی سے باہر ہے جیسا کہ ائیر پورٹ عام طور پر بستی سے باہر ہوتے ہیں تو اس صورت میں اسٹیشن اور ہوائی اڈہ میں بھی مسافر ہوگا۔(۱)

اگر یہ تین شرائط ہیں تو شرعی مسافر ہوگا ورنہ نہیں۔

مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں، ان کی قبولیت میں

(۱) وفی حکم السفر من فارق بیوت موضع هو فیه من مصر أو قریة ناویًا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذلک الموضع المسافة المذکورة صار مسافرًا فلایصیر مسافرًا قبل أن یفارق عمران ماخرج منه من الجانب الّذی خرج منه...... وإن کانت (القریة) متّصلة بفنائه دون ربضه لاتعتبر مجاوزتها علی الصحیح. وأمّا فناء المصر فإن کان بینه و بینه أقلّ من غلوة ولیس بینهما مزرعة تعتبر مجاوزته أیضًا. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

التاتارخانیة: (۲/۷) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أنّ المسافر متی یقصر الصلاة، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

بدائع: (۱/۹۴) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان ما یصیر به المقیم مسافر، ط: سعید.

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۴) کتاب الصلاة، باب فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه.

الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دعا، اور دوسری مسافر کی دعا، اور تیسری مظلوم کی دعا۔(۱)

مسافر کی نماز فاسد ہونے کا حکم

اگر کوئی مسافر مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے دوبارہ نماز پڑھتے وقت اگر اکیلا نماز پڑھے گا یا کسی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے گا تو پوری چار رکعت پڑھے گا کیونکہ

---

(۱) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : ثلاث دعوات مستجابات لا شكّ فيهنّ دعوة المظلوم ، و دعوة المسافر ، و دعوة الوالد على ولده . (جامع الترمذی : (۱۲/۲) أبواب البرّ والصلة ، باب ماجاء فی دعاء الوالدين ، ط: سعيد)

أبوداؤد : (۲۲۲/۱) كتاب الصلاة ، باب الدعاء بظهر الغيب ، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۸۶) باب أحكام الجنائز ، فصل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۷۵) كتاب الدعاء ، باب دعوة الوالد و دعوة المظلوم ، ط: قديمی.

مسند أحمد بن حنبل : (۲۵۸/۲) رقم الحديث : ۷۵۰۱ ، مسند أبی هريرة رضی الله عنه، مسند المكثرين من الصحابة ، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة .

مسند الطيالسی : (۲۵۱/۴) رقم الحديث : ۲۶۳۹ ، أبو جعفر ماأسند أبوهريرة ، ط: دار هجر للطباعة والنشر .

السنن البيهقی : (۳۴۵/۳) رقم الحديث : ۶۲۱۹ ، كتاب صلاة الاستسقاء ، باب استحباب الصيام للاستسقاء ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

المعجم الكبير للطبرانی : (۹۷/۱۹) رقم الحديث : ۲۱۷ ، قطعة من المفقود .

شرح السنّة : (۱۹۵/۵) رقم الحديث : ۱۳۹۴ ، باب من تستجاب دعوته ، ط: المكتب الإسلامی ، دمشق بيروت .

شعب الإيمان : (۲۱۴/۵) رقم الحديث : ۳۳۲۳ ، فضائل الصوم ، ط: مكتبة الرشد بالرياض .

صحيح ابن حبان : (۴۱۶/۶) رقم : ۲۶۹۹ ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت .

مقیم امام کی اقتداء کرنے کی صورت میں چار رکعت لازم ہوں گی۔ (۱)

مسافر کے طلاق دینے کی خبر چند ماہ بعد ملی

''طلاق کی خبر بعد میں ملی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۹۲)

مسافر کے لئے بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا ضروری ہے

''بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۷)

مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت

کسی کی موت پر گھر کے افراد رنج وغم میں مبتلا ہوتے ہیں، ایسے موقع پر انسانی اخوت اور ہمدردی کا تقاضہ ہے کہ ان کے پاس پہنچ کر ان کے غم میں شریک ہوا جائے، تسلی، صبر واستقامت کے کلمات کہے جائیں لیکن تین دن کے بعد تعزیت کرنا مسنون نہیں بلکہ مکروہ ہے، مگر جو شخص سفر کی حالت میں ہو، اور تین دن کے بعد واپس آیا، یا کسی کو بعد میں

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وسلم على رأس الركعتين أو أفسدها بالكام و نحوه فإنّه لايجب عليه قضاء أربع ركعات وإنّما وجب عليه قضاء ركعتين ؛ لأنّ الأربع وجب عليه بحق المتابعة وقد فاتت لكن إذا أراد أن يقضي يصلي صلاة المسافرين ولو ولم يسلم ولم يتكلّم ولكن خرج الوقت لاتفسد صلاته . (خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبه الحبيبية كوئٹه)

وإن اقتدى مسافر بمقيم أتمّ أربعًا وإن أفسده يصلي ركعتين بخلاف ما لو اقتدى به بنية النفل ثمّ أفسده حيث يلزم الأربع . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام في صلاة المسافر ،ط : سعيد.

التاتارخانية : (۲/۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

خبر ملی تو اس کے لئے تعزیت کے لئے حاضر ہونا اس وقت بھی مسنون رہے گا۔(۱)

مسافر کے ماتحت کون کون ہوں گے

ہر وہ شخص جس پر کسی دوسرے کی اطاعت وفرماں برداری واجب اور ضروری ہے تو وہ شرعی طور پر اس کا تابع اور ماتحت ہوتا ہے، مثلاً بیوی شوہر کی، قیدی گرفتار کرنے والے کا، فوج اپنے کمانڈر کی، مقروض قرض خواہ کا بشرطیکہ قرض کی ادائیگی پر قدرت نہ ہو، اور ماہانہ تنخواہ دار ملازم مالک کا محکوم اور ماتحت ہوتا ہے اسی طرح وہ شاگرد جس کے اخراجات اس کا استاذ برداشت کرتا ہو، یا وہ بالغ لڑکا جو اپنے والد کا خادم اور ہم سفر ہو وہ بھی ماتحت کے حکم میں ہے، یعنی سفر واقامت کے سلسلہ میں جو نیت حاکم (متبوع) کی ہوگی محکوم (تابع) کو اسی کی نیت کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا، ان کی اپنی نیت لغو اور بےکار ہوگی۔(۲)

---

(۱) وبتعزية أهله وترغيبهم في الصبر وباتخاذ طعام لهم وبالجلوس لها في غير مسجد ثلاثة أيّام و أولها أفضل. وتكره بعدها إلا لغائب. وفي الرد: (قوله إلّا لغائب) أى إلّا أن يكون المعزى أو المعزى غائبا فلا بأس بها جوهرة. قلت الظاهر أن الحاضر الّذى لم يعلم بمنزلة الغائب كما صرح به الشافعية. (الدر مع الرد: (۲/ ۲۳۹ ـ ۲۴۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱٦۷) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل السادس فى القبر والدفن والنقل من مكان آخر ، وممّا يتّصل بذٰلك مسائل ، ط: رشيديه .

الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، قبيل باب الشهيد ، ط: قديمى .

(۲) (والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لا التابع كامرأة) وفاها مهرها المعجل (و عبد) غير مكاتب (و جندى) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (وأجير) و أسير و غريم و تلميذ (مع زوج و مولى و أمير و مستاجر) . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

كل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته إلى السفر كذا فى محيط السرخسى ...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها فى السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستاجره والجندى مع أميره فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم فى ظاهر الرواية كذا فى المحيط . (الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

مسافر مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

اگر مسافر کو مقیم امام کے پیچھے نماز شروع سے نہیں ملی تو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوکر بقیہ نماز پوری چار رکعت کے حساب سے پڑھے کیونکہ مقیم امام کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری چار رکعات پڑھنا فرض ہوگیا ہے، مثلا مسافر مقیم امام کے پیچھے تیسری رکعت میں شامل ہوا تو مسافر امام کے ساتھ آخری دو رکعت پڑھ کر سلام نہ پھیرے بلکہ دو رکعت اور پڑھے یعنی کل چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرے۔(۱)

= ☜ البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ بدائع الصنائع : (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☜ خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، جنس آخر فى صلاة العبد .

☜ التاتارخانية : (۲/۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمى .

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ط، : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ حلبى شرح منية المصلى: (ص: ۵۴۱) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) ولا مسافر بمقيم بعد الوقت فيما يتغير بالسفر كالظهر ...... بل إن أحرم في الوقت فخرج صحّ وأتمّ تبعًا لإمامه الخ . وفى الشامية : (قوله : بل إن أحرم) أى المسافر المقتدى بالمقيم ، وعبر بأحرم بدل اقتدى لينبه على أن مجرد إدراک التحريمة في الوقت كاف فى صحة الاقتداء ولزوم الإتمام فافهم . (الدر مع الرد : (۱/۵۸۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

☜ وأمّا اقتداء المسافر بالمقيم فيصحّ فى الوقت ويتمّ لا بعده الخ . وفى الشامية: (قوله: فيصحّ فى الوقت و يتمّ) أى سواء بقى الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ (قوله : وبعده لا) ...... وقيد بكون الاقتداء بعد خروج الوقت لأنّه لو اقتدى به فى الوقت ثم خرج الوقت قبل الفراغ من الصلاة لاتبطل صلاته ولايبطل اقتداؤه به ؛ لأنّه لما صح اقتداؤه به وصار تبعا له صار حكمه حكم المقيمين وإنّما يتأكّد وجوب الركعتين بخروج الوقت فى حق المسافر ولو نام خلف الإمام حتى خرج الوقت ثم انتبه أتمّها أربعًا . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴ ، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط:سعيد) =

مسافر مسبوق نے اپنی فوت شدہ رکعت میں اقامت کی نیت کی

مسافر نے مسافر امام کی اقتداء کی جب کہ وہ مسبوق ہے، جب اس نے امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعت پڑھنا شروع کی تو اس دوران اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اس کی یہ نیت معتبر ہوگی، اور اب اس پر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مسافر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

''مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۱۰)

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور امام نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آ گیا کہ امام مسافر ہے، مقیم نہیں ہے اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ بھی نہیں ہے، تو مسافر مقتدی دو رکعت پر سلام پھیر کر مطمئن ہو جائے کہ نماز ہوگئی، اور اگر امام کے متعلق غلطی

= بدائع: (۱/ ۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲/ ۲۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، قبيل نوع فی المتفرقات، ط: قديمی.

(۱) ولو أنّ مسافرا دخل مصرا أو افتتح الصلاة ونوى الإقامة فی خلال الصلاة وهو فی وقت تلك الصلاة فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع سواء نوى الإقامة فی أوّل الصلاة أو وسطها أو آخرها وفی التجريد: سواء كا منفردا أو مقتديًا أو مدركا أو مسبوقًا. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

الهندية: (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمی.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة، فصل، وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کر کے تحقیق کرنی چاہئے کہ امام مسافر ہے یا مقیم، مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہوگئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی ہے وہ صحیح نہیں ہوئی۔ اور اگر امام مسافر ہے یا مقیم اس کی تحقیق نہیں کی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۱)

(۱) وإن صلى المسافر بالمقيم ركعتين يسلم، ويستحب له أن يقول: "أتموا صلاتكم فإنا قوم سفر". وفي السغناقي: فإن قلت هٰذه الرواية مخالفة لما ذكر قاضيخان و غيره حيث قال: إذا اقتدى بإمام لايدرى أنه مقيم أو مسافر قالوا: لايصح اقتداؤه لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة، ورواية الكتاب تدلّ على أنّه يصحّ الاقتدا بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم! قلت: تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة والحال أنّه ليس بمقيم و سلّم على رأس الركعتين وتفرقوا على ذٰلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام، وأمّا إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزا وإن لم يعلموا بحاله وقت الاقتداء به فإن أخبرهم قبل الشروع بأنّي مسافر فسلّم على رأس الركعتين فقام جازت صلاتهم ويتمون ما بقي من صلاتهم. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/ ۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني و العشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

(وندب للإمام) هٰذا يخالف الخانية وغيرها أن العلم بحال الإمام شرط لكن في حاشية الهداية للهندى الشرط العلم بحاله في الجملة لا في حال الابتداء وفي شرح الإرشاد ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه وإلا فبعد سلامه (أن يقول) بعد التسليمتين في الأصح . (أتمّوا صلاتكم فإنّي مسافر) لدفع التوهّم أنّه سها . وتحته في الشامية : (قوله أن العلم) ...... ثمّ وجه المخالفة أنّه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحالا الإمام من كونه مسافرا أو مقيما لايكون لقول الإمام أتمّوا صلاتكم فائدة ؛ لأنّ المتبادر أنّ الشرط لا بد من وجوده في الاقتداء واتفاقهم على استحباب قول الإمام ذٰلك لرفع التوهّم ينافي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله لكن الخ) أورد ذٰلك سوالا في النهاية والسراج والتاتارخانية ثم أجابوا بما يرجع إلى ذٰلك الجواب . وحاصله : تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لايلزم كونه في الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الاخبار مندوبا و حينئذٍ فلا مخالفة فافهم ، وإنّما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به ومايحصل به ذٰلك فهو واجب على الإمام ؛ لأنّه لم يتعين ، فإنّه ينبغي أن يتمّوا ثم يسألونه كما في البحر أو لأنّه إذا سلم على الركعتين فالظاهر من حاله أنّه مسافر حملا له على الصلاح ، فيكون ذٰلك مندوبا لا واجبا ؛ لأنّه زيادة إعلام كما في العناية . أقول : لكن حمل حاله على الصلاح ينافي اشتراط العلم ، نعم ذكر في البحر عن المبسوط والقنية ماحاصله : أنّه إذا صلى في مصر أو قرية ركعتين ، وهم لايدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين؛ =

مسافر، مقیم امام کے پیچھے قضا نماز میں اقتداء کیوں نہیں کرسکتا؟

مسافر کی نماز میں وقت کے اندر تبدیلی کی صلاحیت موجود ہے، مثلاً اقامت کی نیت کرلے تو چار رکعت والی فرض نماز دو کے بجائے چار پڑھے گا، اسی طرح مقیم امام کی اقتداء کرلے تو امام کی اتباع میں چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

لیکن وقت ختم ہوجانے پر چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت ہی متعین ہوجاتی ہیں اس

= لأنّ الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبيّن خلافه، أمّا إذا صلى خارج المصر لاتفسد و يجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ. والحاصل أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع الإقامة وإلا فلا. (قوله قبل شروعه) أي لاحتمال أن يكون معه من لايعرف حاله فيتكلّم لاعتقاده فساد صلاته قبل إخبار الإمام بعد السلام. (قوله في الأصح) وقيل بعد التسليمة الأولىٰ، قال المقدسي وينبغي ترجيحه في زماننا. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۸) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

المبسوط للسرخسي: (۲/ ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: ط: رشيديه.

(۱) ولو اقتدىٰ مسافر بمقيم في الوقت صح وأتمّ؛ لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتّصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله...... ثمّ في اقتداء المسافر بالمقيم إذا لم يجلس الإمام قدر التشهد في الركعتين عامدا أو ساهيًا و تابعه المسافر فقد قيل تفسد صلاة المسافر و قيل لاتفسد كذا في السراج الوهاج والفتوىٰ على عدم الفساد؛ لأنّ صلاته صارت أربعًا بالتبعية الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۴۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: ۲/ ۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

بدائع: (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

کے بعد تبدیلی کی صلاحیت باقی نہیں رہتی، اس لئے مقیم ہونے کے بعد دو رکعت ہی قضا کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے مسافر وقت گزرنے کے بعد قضا نماز میں مقیم امام کی اقتدا نہیں کرسکتا کیونکہ امام پر دو رکعت پر قعدہ اولی واجب ہے، اور مسافر مقتدی کا دو رکعت پر قعدہ اولی فرض ہے اور فرض پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے۔(۱)

مسافر، مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ مسافر پر بھی مقیم امام کی اتباع کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہو جاتی ہیں اور قعدہ اولی اس پر فرض نہیں رہتا۔(۲)

---

(۱) (قوله و بعده لا) أى بعد خروجه الوقت لايصحّ اقتداء المسافر بالمقيم ؛ لأنّ فرضه لا يتغير بعد الوقت لانقضاء السبب كما لايتغير بنية الإقامة فيكون اقتداء المفترض بالمتنفل فى حق القعدة ...... وتوضيحه أنّ المسافر إذا اقتدى بالمقيم أوّل صلاة فإن القعدة تصير فرضًا فى حق المأموم و غير فرض فى حق الإمام وهو المراد بالنفل فى عبارتهم ؛ لأنّه ما قابل الفرض فيدخل فيه الواجب فإن القعدة الأولىٰ واجبة و قيد فى السراج الوهاج عدم صحة الاقتداء بعد الوقت بقيدين الأول أن تكون فائتة فى حق الإمام والمأموم ، الثانى أن تكون الصلاة رباعية ...... وإنّما يتأكّد وجوب الركعتين بخروج الوقت فى حق المسافر . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴ ، ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، قبيل نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ،ط : ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

بدائع : (۱/۹۹) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيمًا ، ط: سعيد .

(۲) (ولو اقتدى مسافر فى الوقت صح وأتمّ) لأنّه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۱/۵۸۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، وهكذا فيه فى باب صلاة المسافر : (۲/۱۳۰) ط: سعيد .=

امام مقیم ہو تو مقتدی مسافر بھی اس کی اقتداء میں پوری چار رکعت پڑھے گا اور پوری چار رکعت ہی کی نیت کرے گا۔

مسافر کو قصر کرنے کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا ہو یعنی تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(۱)

مسافر، مقیم بن گیا

اگر کوئی مسافر تین دن تین رات سے پہلے مقیم ہو جائے تو اس کو مقیم ہی کی مدت تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہوگی، مثلاً ایک مسافر نے فجر کے وقت وضو میں اپنے پیروں کو دھو کر یا وضو کر کے موزے پہنے، اور پھر اسی دن سورج غروب ہونے کے وقت

= حلبی کبیر : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاۃ المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲۲/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، قبیل نوع آخر فی المتفرقات ، ط: قدیمی .

الهندية : (۸۵/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس فی الإمامة ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح إمامًا لغیره ، ط: رشیدیه .

(۱) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إمامًا أو مقتدیا بالمسافر ، أمّا إذا اقتدى المسافر بالمقیم أتمّها متابعة له . (التاتارخانية : (۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط: قدیمی)

الهندية : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط : رشیدیه.

الدر المختار مع الرد : (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع : (۹۱/۱ ، ۹۲) کتاب الصلاة ، فصل وأمّا الکلام فی صلاة المسافر ،ط : سعید .

خلاصة الفتاوی : (۲۰۰/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ،ط : سهیل اکیڈمی لاهور .

اپنے گھر پہنچ گیا تو اب اس کو صرف ایک رات اور مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

مسافر، مقیم کب ہوگا

مسافر جب سفر سے واپسی میں اپنے وطن کی حدود میں داخل ہو، یا حدود سے اختیاری یا غیر اختیاری طور پر گزرنا ہو یا کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہو جائے تو ان صورتوں میں مسافر مقیم ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) والمسافر إذا أقام بعد مااستكمل مدة الإقامة ينزع خفيه ويغسل رجليه وإن أقام قبل استكمال مدة الإقامة يتمّ مدتها . (الهندية : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوٰى : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع : (۱/۹) كتاب الطهارة ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، نوع آخر فى بيان مقدار مدّة المسح ، ط: قديمى.

حلبى كبير : (ص: ۱۱۱) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل مإذا نوى الإقامة به أو لا . (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حتى يدخل فى موضع مقامه إن سار مدّة السفر ...... أو ينوى ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا إقامة نصف شهر بموضع واحد صالح لها . وفى الشامية : (قوله : حتى يدخل موضع مقامه) أى الّذى فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة ؛ لأنّ مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى نية و دخل فى موضع المقام ما ألحق به كاالربض . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة السمافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .=

اسی طرح شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا اور سوا ستتر کلومیٹر جانے سے پہلے واپسی کا ارادہ ہوگیا تو مسافرت باقی نہیں رہے گی۔(۱)

مسافر، مقیم ہو جائے تو روزہ کا کیا کرے

رمضان کے مہینہ میں مسافر سفر سے دن میں وطن واپس آیا یا کسی مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی، لیکن اس نے رات میں روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی، اور دن میں بھی روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی، اور اب تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہے، تو اگر

= خلاصة الفتاوی : (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

التاتارخانية: (۲/۱۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي .

(۱) حتى يدخل موضع مقامه إن سار مدّة السفر وإلا فيتمّ بمجرّد نية العود لعدم استحكام السفر. وفي الشامية : (قوله : إن سار الخ) قيد لقوله حتى يدخل أى إنما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام . (قوله : وإلا فيتمّ الخ) أى ولو في المفازة و قياسه أن لايحل فطره في رمضان ولو بينه و بين بلده يومان ولأنه يقبل النقض قبل استحكامه إذ لم يتمّ علة فكانت الإقامة نقضا للسفر العارض ...... فإذا عزم على ترك السفر قبل تمامه بطل بقاؤها علة لقبولها النقض قبل الاستحكام . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

التاتارخانية : (۲/۱۷) كتاب الصلاة الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصه الفتاوى : (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

یہ صورت زوال شرعی سے پہلے پیش آئی تو اس کو روزہ کی نیت کر لینی چاہئے۔(۱)

اور اگر یہ صورت زوال شرعی کے بعد پیش آئی تو چونکہ نیت کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے اسلئے روزہ تو نہیں ہو سکتا۔(۲)

---

(۱) (ولو نوی المسافر الإفطار ثم قدم و نوی الصلاة فی وقته صح). إن نوی قبل انتصاف النهار؛ لأن السفر لاینافی أهلیة الوجوب ولا صحة الشروع. (البحر الرائق: (۲۸۹/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

☜ المسافر إذا نوی قبل الزوال وقد قدم مصره أو لم یقدم ولم یکن أکل ناسیًا فإنّ صومه یقع عن الفرض. (التاتارخانیة: (۲۷۱/۲) کتاب الصوم، الفصل الثالث فی النیة، ط: قدیمی)

☜ جاز صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة ذٰلک الیوم أو بنیة مطلق الصوم أو بنیة النفل من اللیل إلی ماقبل نصف النّهار وهو المذکور فی الجامع الصغیر وذکر القدوری مابینه و بین الزوال والصحیح الأوّل ولا فرق بینه المسافر و المقیم والصحیح والسقیم کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱۹۵/۱، ۱۹۶) کتاب الصوم، الباب الأوّل، ط: رشیدیه)

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۲۹، ۵۳۰) کتاب الصوم، فصل فیما یشترط تبییت النیة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

☜ بدائع: (۸۳/۲ـ ۸۵) کتاب الصوم، ط: سعید.

☜ وإنّما تجوز النیة قبل الزوال إذا لم یوجد قبل ذٰلک بعد طلوع الفجر ماینافی الصوم. (الهندیة: (۱۹۶/۱) کتاب الصوم، الباب الأوّل، ط: رشیدیه)

☜ البحر الرائق: (۲۵۹/۲، ۲۶۰، کتاب الصوم، ط: سعید.

☜ الدر المختار مع الرد: (۳۷۷/۲) کتاب الصوم، ط: سعید.

☜ ولو نوی المسافر والمجنون والمریض قبل الزوال صح عن الفرض. (الدر المختار مع الرد: (۴۰۸/۲) کتاب الصوم، مطلب فی جواز الإفطار بالتحری، ط: سعید.

(۲) فیصح أداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة من اللیل فلاتصحّ قبل الغروب ولا عنده إلی الضحوة الکبریٰ لابعدها ولاعندها اعتبارا لأکثر الیوم. (الدر المختار مع الرد: (۳۷۷/۲) کتاب الصوم، ط: سعید)

☜ الهندیة: (۱۹۶/۱) کتاب الصوم، الباب الأوّل، ط: رشیدیه.

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۳۱) کتاب الصوم، فصل فیما لایشترط تبییت النیة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

☜ بدائع الصنائع: (۸۵/۲) کتاب الصوم، فصل وأمّا شرائطها، ط: سعید.

لیکن سورج غروب ہونے تک کھانے پینے کی بھی اجازت نہیں ہوگی، رمضان کے احترام کے لئے کھانے پینے سے باز رہنا لازم ہوگا۔(۱) اور بعد میں قضا لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) كل من كان له عذر في صوم رمضان في أوّل النّهار مانع من الوجوب أو مبيح للفطر ثمّ زال عذره و صار بحال لو كان على أوّل النّهار لوجب عليه الصوم كالصبي إذا بلغ في بعض النّهار وأسلم الكافر وأفاق المجنون و طهرت الحائض و قدم المسافر مع قيام الأهلية تجب عليه الإمساك بقية اليوم وكذا من وجب عليه الصوم في أوّل النّهار لوجود سبب الوجود والأهلية ثم تعذر عليه المضي فيه بأن أفطر متعمّدًا ...... فإنّه يجب عليه الإمساك في بقية اليوم تشبّهًا بالصائمين كذا في البدائع في فصل حكم الصوم الموقت. (الهندية: (۱/۲۱۴) كتاب الصوم، المتفرقات، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق: (۲/۲۸۸، ۲۸۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا أحكام الصوم الموقت، ط: سعيد.

☐ رد المحتار على الدر: (۲/۴۰۸) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ط: سعيد.

☐ فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب الصوم، فصل في من يجب عليه التشبه ومن لايجب، ط: رشيديه.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ زمان رمضان وقت شريف فيجب تعظيم هذا الوقت بالقدر الممكن. (بدائع (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل في حكم الصوم الموقت، ط: سعيد)

☐ فإنه يجب عليه الإمساك لأنه وجب قضاء لحق الوقت لأنه وقت معظم. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

(۲) كمسافر أقام و حائض و نفساء طهرتا و مجنون أفاق و مريض صح و صبى بلغ و كافر أسلم و كلهم يقضون مافاتهم الا الأخيرين. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۰۸) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصّوم الموقت، ط: سعيد.

☐ البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل يجب الإمساك أى تشبها لقضاء حق الوقت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ الهندية: (۱/۲۰۷، ۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

اسی طرح اگر زوال سے پہلے مقیم ہوا اور صبح صادق کے بعد کچھ کھا پی لیا ہے اس صورت میں بھی روزہ کی نیت کرنا درست نہیں ہوگا اور سورج غروب ہونے تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی اور بعد میں قضا لازم ہوگی۔(۱)

مسافر مہمان کے حقوق

''مہمان کے حقوق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۶/۲)

مسافر نے اقامت کی نیت بدل لی

''قیام کی نیت تھی پھر بدل گئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۷۹/۲)

مسافر نے امام کو مقیم سمجھا

مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر اقتدا کی، سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مقتدی مسافر امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) وإذا وجد قبله ما ينافي من الأكل والشرب والجماع عامدا أو ناسيا فلاتجوز النيّة بعد ذلك. (الهندية: (۱/۱۹۶) كتاب الصوم، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

▭ حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۳۰) كتاب الصوم، فصل فيما لايشترط تبييت النية الخ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

▭ الدر مع الرد: (۴۰۸/۲) كتاب الصوم، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، ط: سعيد.

▭ بدائع: (۸۵/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا شرائطها فنوعان، ط: سعيد.

▭ وانظر أيضًا الحاشية السابقة، رقم: ۱، في صفحة رقم: ۶۲۶.

(۲) إذا اقتدى بإمام لايدري أنّه مقيم أو مسافر قالوا: لايصحّ اقتداؤه لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة، ورواية الكتاب تدلّ على أنّه يصح الاقتداء بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم. قلت: تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة، والحال أنّه ليس بمقيم و سلّم على رأس الركعتين وتفرّقوا على ذلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام، وأمّا إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزًا وإن لم يعلموا بحال وقت الاقتداء به. فإن أخبرهم قبل الشروع بأني مسافر فسلم على رأس الركعتين فقام جازت =

مسافر نے امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی، اور چار رکعت کی نیت کر لی تو ایسی صورت میں وہ امام کے ساتھ ہی دو رکعت پر سلام پھیر دے کیونکہ رکعات تعداد کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۱)

مسافر نے بے وضو نماز پڑھ لی

اگر مسافر نے سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز قصر کے ساتھ ادا کی سفر میں وقت نکلنے کے بعد معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑھی تھی تو اب وہ قصر کرے یعنی دو رکعت فرض ادا کرے۔ (۲)

مسافر نے پوری نماز پڑھنے کی منت مانی

اگر مسافر نے سفر کے دوران پوری نماز پڑھنے کی منت مانی ہے تو اس منت کا اعتبار نہیں ہے، اور یہ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے گناہ ہے، اس لئے ایسا مسافر قصر

= صلاتهم الخ . (الفتاوی التاتارخانية : (۲/ ۲۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

شامي : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۱) ولابدّ من التعيين عند النيّة ...... لفرد أنّه ظهر أو عصر ...... و واجب أنّه وتر و نذر ...... دون تعيين عدد ركعاته لحصولها ضمنًا فلايضرّ الخطأ في عددها . (الدر مع الرد : (۱/ ۴۱۸ ، ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۲۱۸) فصل في النيّة ، ط: نعمانيه .

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۲) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد .

(۲) والقضاء يحكي أي يشابه الأداء سفرًا وحضرًا ؛ لأنّه بعد ماتقرر لايتغير ...... (قوله : سفرًا و حضرًا) أي فلو فاتته صلاة السفر و قضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۲۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۴۶۶ ، ۴۶۷) فصل : في صلاة المسافر ، البحث الثالث : اعتبار حال الصلاة ، ط: نعمانيه .

کرے گا پوری چار رکعات نہیں پڑھے گا۔(۱)

(۱) وعن عائشة رضی اللّٰه عنها زوج النّبیّ ﷺ أنّ النّبیّ ﷺ قال : من نذر أن یطیع اللّٰه فلیطعه فمن نذر أن یعصیه فلایعصه . قال محمدٌ وبهٰذا نأخذ من نذر نذرًا فی معصیة ولم یسم فلیطع ولیکفر عن یمینه وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ ...... وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرًا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل . قال محمد رحمه اللّٰه : وبهٰذا نأخذ وهو قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . (مؤطا الإمام محمد رحمه اللّٰه : (۳۲۷ ، ۳۲۸) کتاب الأیمان والنذر ، باب من حلف أو نذر فی معصیة ، ط: قدیمی)

☐ سنن أبی داؤد : (۲/ ۱۱۰ ، ۱۱۱) کتاب الأیمان والنذر ، باب النذر فی المعصیة و باب من رأی علیه کفارة إذا کان فی معصیة ، ط: مکتبة حقانیه ملتان .

☐ جامع الترمذیٰ: (۱/ ۲۷۹) أبواب النذور والأیمان، باب ما جاء عن رسول اللّٰه ﷺ أن لانذر فی معصیة، ط: سعید.

☐ صحیح البخاری: (۲/ ۹۹۱) کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فیما لایملک و فی معصیة، ط: قدیمی .

☐ الصحیح لمسلم : (۲/ ۴۵ ، ۴۷ ، ۴۸) کتاب الأیمان والنذور ، ط: قدیمی .

☐ مشکوة المصابیح : (۲/ ۲۹۷ ، ۲۹۸) باب فی النذور ، ط: قدیمی .

☐ سنن ابن ماجه : (ص: ۱۵۴) أبواب الکفارات ، باب النذر فی المعصیة ، ط: قدیمی .

☐ مؤطا الإمام مالک : (ص: ۴۸۵) کتاب النذور ، مالایجوز من النذور وفی معصیة ، ط: میر محمد کتب خانه .

☐ و فی البحر: شرائطه خمس فزاد: (أن لایکون معصیة لذاته فصحّ نذر صوم یوم النحر لأنّه لغیره الخ. وتحته فی الشامیة: (قوله: أن لایکون معصیة لذاته) قال فی الفتح: وأمّا کون المنذور معصیة یمنع انعقاد النذر فیجب أن یکون معناه إذا کان حراما لعینه أو لیس فیه جهة قربة، فإن المذهب أن نذر صوم یوم العید ینعقد، ویجب الوفاء بصوم یوم غیره ولو صامه خرج عن العهدة. ثمّ قال بعد ذٰلک قال الطحاوی: إذا أضاف النذر إلی المعاصی کـ "للّٰه علیّ أن أقتل فلانا" کان یمینا ولزمته الکفارة بالحنث اهـ. قلت وحاصله أن الشرط کونه عبادة فیعلم منه أنه لوکان معصیة لم یصح فهٰذا لیس شرطا خارجا عما مر لکن صرح به مستقلا لبیان أن ما کان فیه جهة العبادة یصح النذر به لما مر من أنّه یلزم الوفاء بالنذر من حیث هو قربة لا بکل وصف التزمه به فصحّ التزام الصوم من حیث هو صوم مع الفساد کونه فی یوم العید. (الدر المختار مع الرد: (۳/ ۷۳۶) کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، ط: سعید)

☐ وفیه أیضًا : (ومن حلف علی معصیة کعدم الکلام مع أبویه أو قتل فلان وجب الحنث والتکفیر) لأنّه أهون الأمرین . (الدر مع الرد : (۳/ ۷۲۸) کتاب الأیمان ، قبیل مطلب استعملوا لفظ ینبغی بمعنی وجب ، ط: سعید) =

مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی قسم کھائی تو کیا کرے

کسی بھی گناہ کا کام کرنے کی قسم کھانا اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے، اور سفر میں قصر نہ کرنے کی قسم کھانا بھی گناہ ہے، لہذا اگر کسی مسافر نے اکیلے چار رکعت فرض پڑھنے کی قسم کھائی ہے تو اکیلے میں چار رکعت فرض پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ قصر کرنا لازم ہوگا، اور قسم کا کفارہ بھی ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

= البحر الرائق : (۴/۲۹۱، ۲۹۲) کتاب الأیمان ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۴/۲۸۹) کتاب الأیمان ، الفصل الأوّل فی بیان رکن الیمین وحکمها و شرط انعقادها ومحلها ، ط: قدیمی .

(۱) وعن عائشة رضی الله عنها زوج النبیّ ﷺ أنّ النبیّ ﷺ قال : من نذر أن یطیع الله فلیطعه فمن نذر أن یعصیه فلایعصه . قال محمدٌ وبهٰذا نأخذ من نذر نذرًا فی معصیة ولم یسم فلیطع ولیکفر عن یمینه وهو قول أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ ...... وعن أبی هریرة رضی الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال : من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرًا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل . قال محمد رحمه الله : وبهٰذا نأخذ وهو قول أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ . (مؤطا الإمام محمد رحمه الله : (۳۲۷، ۳۲۸) کتاب الأیمان والنذر ، باب من حلف أو نذر فی معصیة ، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد : (۲/۱۱۰، ۱۱۱) کتاب الأیمان والنذر ، باب النذر فی المعصیة و باب من رأی علیه کفارة إذا کان فی معصیة ، ط: مکتبة حقانیه ملتان .

جامع الترمذی : (۱/۲۷۹) أبواب النذور والأیمان ، باب ما جاء عن رسول الله ﷺ أن لانذر فی معصیة ، ط: سعید .

صحیح البخاری : (۲/۹۹۱) کتاب الأیمان والنذور ، باب النذر فیما لایملک و فی معصیة ، ط: قدیمی .

الصحیح لمسلم : (۲/۴۵، ۴۷، ۴۸) کتاب الأیمان والنذور ، ط: قدیمی .

مشکوة المصابیح : (۲/۲۹۷، ۲۹۸) باب فی النذور ، ط: قدیمی .

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۵۴) أبواب الکفارات ، باب النذر فی المعصیة ، ط: قدیمی .

مؤطا الإمام مالک : (ص: ۴۸۵) کتاب النذور ، مالایجوز من النذور وفی معصیة ، ط میر محمد کتب خانه .

و فی البحر : شرائطه خمس فزاد : (أن لایکون معصیة لذاته فصحّ نذر صوم یوم النحر لأنّه لغیره الخ . وتحته فی الشامیة : (قوله : أن لایکون معصیة لذاته) قال فی الفتح: =

اور اگر چار رکعت پڑھ لی تو کفارہ تو واجب نہیں ہوگا لیکن قصر نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا، توبہ استغفار کرنا ہوگا۔(۱)

= وأمّا كون المنذور معصية يمنع انعقاد النذر فيجب أن يكون معناه إذا كان حراما لعينه أو ليس فيه جهة قربة، فإن المذهب أن نذر صوم يوم العيد ينعقد ، ويجب الوفاء بصوم يوم غيره ولو صامه خرج عن العهدة . ثمّ قال بعد ذٰلک قال الطحاوی : إذا أضاف النذر إلى المعاصی كـ " لله علیّ أن أقتل فلانا " كان يمينا ولزمته الكفارة بالحنث اهـ . قلت وحاصله أن الشرط كونه عبادة فيعلم منه أنه لو كان معصية لم يصح فهٰذا ليس شرطا خارجا عما مر لكن صرح به مستقلا لبيان أن ما كان فيه جهة العبادة يصح النذر به لما مر من أنّه يلزم الوفاء بالنذر من حيث هو قربة لا بكل وصف التزمه به فصحّ التزام الصوم من حيث هو صوم مع الفساد كونه فی يوم العيد . (الدر المختار مع الرد : (۳/۷۳۶) كتاب الأيمان ، مطلب فی أحكام النذر ، ط : سعيد)

وفيه أيضًا : (ومن حلف على معصية كعدم الكلام مع أبويه أو قتل فلان وجب الحنث والتكفير) لأنّه أهون الأمرين . (الدر مع الرد : (۳/۷۲۸) كتاب الأيمان ، قبيل مطلب استعملوا لفظ ينبغی بمعنى وجب ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۴/۲۹۱ ، ۲۹۲) كتاب الأيمان ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۴/۲۸۹) كتاب الأيمان ، الفصل الأوّل فی بيان ركن اليمين وحكمها و شرط انعقادها ومحلها ، ط: قديمی .

(۱) (صلى الفرض الرباعی ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس رضی الله عنهما : إن الله فرض على لسان نبيّكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين . ولذا عدل المصنفؒ عن قولهم قصر ؛ لأن الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة فی حقه بل إساءة . وتحته فی الشامية : (قوله وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روی عن أبی حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه قال : من أتمّ الصلاة فقد أساء و خالف السنّة . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبی كبير : (ص: ۵۳۸) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۹۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام فی صلاة المسافر ،ط : سعيد .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوی على المراقی : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۵) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: نوع فی معرفة فرض المسافر ،ط : قديمی .

اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ صبح شام دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے جن کو صبح کھانا کھلایا گیا شام کو بھی کھلایا جائے یا ایک آدمی کو دس دن تک صبح شام دو وقت کا کھانا کھلایا جائے یا دس مسکینوں کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جائے اور اگر کھانا کھلانے اور کپڑے دینے کی استطاعت نہیں ہے تو قسم کے کفارہ کی نیت سے مسلسل تین روزے رکھے۔(۱)

مسافر نے چار رکعت پڑھنے کی منت مانی

''قصر نہ کرنے کی منت مانی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۶۸)

مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا

ایک شخص سفر میں گیا، دوسرا سفر سے واپس آیا، اور عورت کو خبر دی کہ تیرا شوہر فلاں تاریخ کو فوت ہو گیا، اس خبر پر عورت عدت میں بیٹھ گئی، اب اگر وہ عدت ختم ہونے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، بشرطیکہ مسافر کی بات پر کامل یقین ہو، پھر اگر اس کے بعد دوسرا شخص آیا اور اس نے بتایا کہ تیرا شوہر تو زندہ ہے تو جب تک گواہوں کی گواہی سے سابقہ شوہر کا زندہ ہونا ثابت نہ ہو جائے تب تک دوسرے شوہر کے ساتھ رہنا

---

(۱) لایؤاخذکم اللّٰہ باللغو فی أیمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الأیمان فکفارته إطعام عشرة مسکین من أوسط ماتطعمون أهلیکم أو کسوتهم أو تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلاثة أیّام ذٰلک کفارة أیمانکم إذا حلفتم. الآیة: (سورة المائدة: ۵، رقم الآیة: ۸۹)

وکفارته تحریر رقبة أو إطعام عشرة مساکین کهما فی الظهار أو کسوتهم بما یستر عامة البدن وإن عجز عن أحدهما صام ثلاثة أیّام متتابعة. (البحر الرائق: (۴/۲۸۹، ۲۹۰) کتاب الأیمان، ط: سعید)

فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندیة: (۲/۱۷) کتاب الأیمان، فصل فی الکفارة، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۲/۶۱، ۶۲، ۶۳) کتاب الأیمان، الفصل الثانی فی الکفارة، ط: رشیدیه.

التاتارخانیة: (۵/۴۲) کتاب الأیمان، الفصل السابع والعشرون فی کفارة الیمین، ط: قدیمی.

الدر مع الرد: (۳/۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷) کتاب الأیمان، مطلب فی کفارة الیمین، ط: سعید.

الفتاوٰی السراجیة: (ص: ۵۸) باب کفارة الیمین، ط: سعید.

جائز ہوگا۔(۱)

مسافر نے روزہ رکھ کر توڑ دیا

مسافر کا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا، اسی حالت میں اس نے اقامت کی نیت کر لی اور پھر روزہ رکھ لیا، لیکن اس کے بعد روزہ توڑ بھی دیا تو اس سے کفارہ واجب نہیں ہوگا، قضا لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) وفي النسفية: سئل عن امرأة لها زوج غائب فجاء رجل إليها وأخبرها بموت زوجها ففعلت هي و أهل البيت مايفعل أهل المصيبة من إقامة التعزية واعتدت و تزوجت بزوج آخر و دخل بها، ثمّ جاء رجل آخر وأخبرها أن زوجها حي و قال: أنا رأيته في بلد كذا، كيف حال نكاحها مع الثاني وهل يحل لها أن تقيم معه وماذا تفعل هي وهٰذا الثاني؟ فقال: إن كانت صدقة المخبر الأوّل لايمكنها أن تصدق المخبر الثاني، ولايبطل النكاح بينهما ولهما أن يقرا على هٰذا النكاح. (التاتارخانية: (۴/ ۴۶، ۴۷) كتاب الطلاق، الفصل الثامن والعشرون في العدة، ط: قديمي)

وفيه عن "الجوهرة" أخبرها ثقة أن زوجها الغائب مات أو طلقها ثلاثا أو أتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق، ان أكبر رأيها أنه حق فلابأس أن تعتد و تتزوج، ...... وفيه عن كافي الحاكم: لو شكت في وقت موته تعتدّ من وقت تستيقن به احتياطا. (الدر مع الرد: (۳/ ۵۲۹) كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في المنعي إليها زوجها، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۴/ ۱۴۵) كتاب الطلاق، باب العدة، ط: سعيد.

(۲) (ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم و نوى الصلاة في وقته صح). إن نوى قبل انتصاف النهار؛ لأن السفر لاينافي أهلية الوجوب ولا صحة الشروع. أطلق الصوم فشمل الفرض الّذى لايشترط فيه التبييت والنفل وحيث أفاد صحة صوم الفرض لزم عليه صومه إن كان رمضان لزوال المرخص في وقت النّية ألا ترى أنه لو كان مقيما في أوّل اليوم ثم سافر لايباح له الفطر ترجيحًا لجانب الإقامة، فهٰذا أولىٰ إلا أنّه إذا أفطر في المسئلتين لاكفارة عليه لقيام شبهة المبيح...... وأشار إلى أنّه لو لم ينو الإفطار وإنّما قدم قبل الزوال والأكل فالحكم كذٰلك الخ (البحر الرائق: (۲/ ۲۸۹) كتاب الصوم، الفصل الثالث في النية، ط: قديمي)

إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ونوى الصوم ثمّ جامع متعمّدًا لاكفارة عليه ...... وإذا أصبح غير ناو للصوم ثم نوى قبل الزوال ثم أكل فلاكفارة عليه. (الهندية: (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، ومما يتصل بذٰلك مسائل، الباب الرابع فيما يفسد و مالايفسد، النوع الثاني مايوجب القضاء والكفارة، ط: رشيديه)=

مسافر نے روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لیا

''روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کرلے تو؟''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۳/۱)

مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی

اگر مسافر نے رمضان المبارک میں سفر کے دوران کسی جگہ پر زوال سے ایک گھنٹہ پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اب روزہ کی نیت کرلے ورنہ مقیم ہونے کی وجہ سے بھی غروب تک کچھ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کی

''سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۶/۱)

= ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام و نوى الصوم فى وقتها قبل الزوال صحّ مطلقًا ويجب عليه الصوم لو كان فى رمضان لزوال المرخّص كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أى رمضان سافر فيه أى فى ذالك اليوم ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة فى أوّله و آخره الخ . (الدر مع الرد : (۴۳۱/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲۸۷/۲) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى وجوب الكفارة، نوع منه، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم الخ ، نوع منه ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم فى وقتها) قبل الزوال (صح) مطلقًا (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (فى رمضان) لزوال المرخّص . وفى الشامية : (قوله : قبل الزوال) أى نصف النّهار وقبل الأكل . و (قوله صح) لأن السفر لاينافى أهلية الوجوب ولاصحة الشروع . (قوله : ويجب عليه الصوم) أى إنشاؤه حيث صح منه بأن كان فى وقت النية ولم يوجد ما ينافيه وإلا وجب عليه الإمساك كحائض طهرت و مجنون أفاق كما مر . (الدر مع الرد : (۴۳۱/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۹/۲ ـ ۲۹۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۲۹) كتاب الصوم، فصل فى ما لايشترط تبييت النية الخ، و أيضًا: (ص: ۵۵۸) كتاب الصوم، فصل يجب الإمساك، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التتارخانية : (۲۷۱/۲) كتاب الصوم ، فصل فى النية ، ط: قديمى .

وفيه أيضًا: (ص: ۳۰۱) كتاب الصوم، الفصل العاشر فى المجنون والمغمى عليه الخ، ط: قديمى.

مسافر نے سہواً پوری نماز پڑھ لی

اگر مسافر نے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں بھول کر دو رکعت کی بجائے چار رکعتیں پڑھ لیں اور دوسری رکعت کے بعد التحیات کی مقدار بیٹھا بھی اور آخر میں سہو سجدہ بھی کیا تو نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، لیکن یہ فعل برا ہے، اس لئے کہ سلام پھیرنے میں تاخیر ہوگئی۔

اور اگر دوسری رکعت کے بعد التحیات کے بقدر بیٹھا نہیں تو فرض نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، سجدہ سہو سے تلافی نہیں ہوگی البتہ اس صورت میں سہو سجدہ کرنے سے یہ چار رکعت نفل ہو جائے گی۔(۱)

مسافر نے سہواً چار رکعت کی نیت کرلی

اگر مسافر نے سہوا چار رکعت کی نیت کرلی تو وہ دو ہی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو نہ

---

(۱) والقصر عزيمة عندنا لما قدمنا فإذا أتمّ الرباعية والحال أنه قعد القعود الأول قدر التشهد صحت صلاته لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين وتصير الاخريان نافلة له مع الكراهة لتاخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدا ، فإن كان ساهيا يسجد للسهو ، وإلا أى وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأوليين فلاتصح صلاته لتركه فرض الجلوس في محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ الدر مع الرد : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط: سعيد .

☐ بدائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل الكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☐ حلبي كبير : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، سهيل اكيڈمى لاهور .

☐ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☐ الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☐ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، الأول فى معرفة فرض المسافر ، ط: قديمى .

کرے۔(۱)

اگر مسافر نے غلطی سے دو رکعت کی بجائے چار رکعت کی نیت کرلی، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کرلے، زبان سے الفاظ نہ کہے۔(۲)

---

(۱) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عبّاس رضي الله عنهما : إن الله تعالىٰ فرض على لسان نبيّكم صلاة المقيم أربعا والمسافر ركعتين ولذا عدل المصنفؒ عن قولهم قصر؛ لأن الركعتين ليستا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرضه والإكمال ليس رخصة في حقه بل إسائة . و في الرد : (قوله : وجوبا) فيكره الإتمام عندنا حتى روى عن أبي حنيفةؒ أنه قال : من أتم الصلاة فقد أساء و خالف السنة . (الدر مع الرد : (۱۲۳/۲ ، ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع في معرفة فرض المسافر ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۷ ، ۵۳۸) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ولابدّ من التعيين عند النية ...... لفرض أنّه ظهر أو عصر وواجب أنه وتر أو نذر ...... دون تعيين عدد ركعاته لحصولها ضمنا ، فلايضر الخطأ في عددها . (الدر مع الرد : (۴۱۸/۱ ــ ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۲۱۸) فصل في النية ، ط: نعمانيه .

البحر الرائق : (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط : سعيد .

(۲) (والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة) فلا عبرة للذكر باللسان إن خالف القلب؛ لأنه كلام لانية (دون) تعيين (عدد ركعاته) لحصولها ضمنا . وفي الشامية : (قوله : إن خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا أجزأه كما في الزاهدي قهستاني (قوله : فيكفيه اللسان) أي بدلا عن النية ...... (قوله فلايضر الخطأ في عددها) الظاهر أن الخطأ غير قيد . وفي الاشباه : الخطأ فيما لايشترط له التعيين لايضر ، كتعيين مكان الصلاة وزمانها و عدد الركعات . (الدر مع الرد : (۴۱۵/۱ ــ ۴۲۰) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، بحث النية ، ط: سعيد)

و فيه أيضًا : (۱۲۸/۲) ، تحت قوله : (إن قعد الخ) ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

مسافر نے قراءت چھوڑ دی

مسافر پر چار رکعت والی فرض میں صرف دو رکعت ہی فرض ہیں۔(۱)

اور انہی دونوں رکعتوں میں قراءت فرض ہے، لہٰذا دونوں یا کسی ایک رکعت میں اگر قراءت ترک کردی تو نماز فاسد ہو جائے گی سہو سجدہ کرنا کافی نہیں ہوگا۔(۲)

اسی طرح اگر مسافر نے چار رکعت پڑھی اور پہلی دونوں رکعت کے بجائے تیسری چوتھی رکعت میں قراءت کی تو بھی نماز نہیں ہوگی اور سہو سجدہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر حاشية الصفحة السابقة رقم : ۱

(۲) وفی "التحفة" : وكذا إذا ترک القراءة في الركعتين الأوليين أو فی ركعة منهما تفسد صلاته عندنا الخ . (التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، النوع الأول : فی معرفة فرض المسافر ، ط: قديمی)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

رد المحتار : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل والكلام فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

القراءة فی الركعتين فی صلاة ذات ركعتين فرض و قد فات علی وجه لا يحتمل التدارک بالقضاء فتفسد صلاته . (بدائع : (۱/۹۳) فصل والكلام فی صلاة المسافی ، ط: سعيد)

وأمّا بيان المتروک ساهيا ...... فإن كان المتروک فرضا تفسد الصلاة . (بدائع : (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة ، فصل فی بيان المتروک ساهيا هل يقضی أم لا ؟ ط: سعيد)

حلبی كبير : (ص: ۴۵۵) فصل فی سجود السهو ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۳) (قوله : فلو أتمّ و قعد فی الثانية صحّ وإلّا لا) ...... وأشار إلی أنه لابد أن يقرأ فی الأوليين فلو ترک فيهما أو فی إحداهما و قرأ فی الأخريين لم يصح فرضه وهٰذا كله إن لم ينو الإقامة ...... الخ. (البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۲۴ ، ۲۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی المتفرقات ، ط: قديمی .

رد المحتار : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

مسافر نے مسافر امام کو مقیم سمجھ کر اقتداء کی

مسافر مسبوق نے کسی مسافر امام کی اقتداء کی اور اس کو مقیم سمجھ کر اس نے چار رکعت مکمل کی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مقیم نہ تھا بلکہ مسافر تھا تو اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہ مسافر دوبارہ دو رکعت قصر پڑھے۔(۱)

مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، بعد میں معلوم ہوا کہ نماز فاسد ہوگئی اگر مسافر نے سفر میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نماز فاسد ہوگئی تھی تو اس کے بعد مسافر دوبارہ کتنی رکعت ادا کرے گا اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر نماز کسی ایسی وجہ سے باطل ہوئی ہے کہ سجدہ سہو سے بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی رکن

---

(۱) (قوله وبعكسه صح فيهما)...... ويستحب أن يقول ذٰلك بعد السلام كل مسافر صلى بمقيم لاحتمال أن خلفه من لايعرفه حاله، ولا يتيسر له الاجتماع بالإمام قبل ذهابه فيحكم حينئذٍ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن إقامة الإمام، ثم إفساده بسلامه على رأس الركعتين و هذا محمل ما في الفتاوىٰ إذا اقتدى بالإمام لايدرى أ مسافر هو أم مقيم لايصح لأن العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ، لا أنّه شرط في الابتداء لما في المبسوط: رجل صلى الظهر بالقوم بقرية أومصر ركعتين وهم لايدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين أم مسافرين؛ لأن الظاهر من حال من في موضع الإقامه أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه، فإن سألوه فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاتهم. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

وإذا اقتدى بإمام لايدرى أنه مقيم أو مسافر قالوا: لايصح اقتداءه؛ لأن العلم بحال الإمام شرط أداء الصلاة بالجماعة و رواية الكتاب تدلّ على أنّه يصح الاقتداء بالإمام وإن لم يعرف بحاله أنه مسافر أو مقيم، قلت: تلك الرواية محمولة على ما إذا بنوا أمر الإمام على ظاهر حال الإقامة، والحال أنه ليس بمقيم وسلّم على رأس الركعتين و تفرقوا على ذٰلك لاعتقادهم بفساد صلاة الإمام، وأما إذا علموا بعد الصلاة بحال الإمام كان اقتداؤهم جائزا وإن لم يعلموا بحال وقت الاقتداء به، فإن أخبرهم قبل الشروع بأني مسافر فسلّم على رأس الركعتين فقام جازت صلاتهم. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة،ط: قديمي)

البحر الرائق : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

شامي : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

چھوٹ گیا ہے، تو اس صورت میں وہ مسافر جب دوبارہ تنہا نماز ادا کرے گا تو دو رکعت پڑھے گا کیونکہ پہلی نماز سے فرض ادا نہیں ہوا اس لئے امام کی متابعت بھی باقی نہ رہی۔

اور اگر ایسا فساد ہے جس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو سکتی ہے تو ایسی نماز سے فرض ادا ہو جاتا ہے، البتہ واجب چھوٹنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے، اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے، لہٰذا اگر ایسی صورت ہے تو بعد میں چار رکعات پڑھے گا کیونکہ فرض پہلی نماز سے ادا ہو چکا ہے یہ دوسری نماز اس کی تکمیل کے لئے ہے۔(۱)

خلاصہ یہ کہ مقیم امام کے پیچھے مسافر کی اقتدا وقت کے اندر اندر درست ہے اگر مسافر نے وقت کے اندر مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی متابعت کی وجہ سے چار رکعتیں پوری پڑھے، اور اگر اس کو فاسد کر دیا یا کسی وجہ سے فاسد ہوگئی تو اب تنہا پڑھے یا کسی مسافر امام

---

(۱) وحکم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمدًا و عدم إكفاره جاحده والثواب بفعله، ولزوم سجود السهو لنقض الصلاة بتركه سهوًا أو إعادتها بتركه عمدًا و سقوط الفرض ناقصًا إن لم يسجد ولم يعد (قوله: وإعادتها بتركه عمدًا) أى مادام الوقت باقيًا وكذا فى السهو إن لم يسجد وإن لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان،...... والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالأولىٰ؛ لأن الفرض لايتكرر كما فى الدر و غيره. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۲۴۷، ۲۴۸) كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى)

البحر الرائق: (۱/۲۹۵، ۲۹۶) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۱/۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد.

(قوله: ولو اقتدى مسافر بمقيم فى الوقت صح وأتمّ وبعده لا) لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله بخلاف ما لو اقتدى بالمقيم فى فرضه الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

رد المحتار: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

کی اقتدا کر کے پڑھے تو دو رکعت پڑھے، کیونکہ جس وجہ سے چار رکعت لازم ہوئی تھیں وہ زائل ہوگئی۔(۱) اور اگر پھر وقت کے اندر مقیم امام کی اقتدا کی تو چار رکعت پڑھے۔

اگر مسافر نے نفل کی نیت سے مقیم امام کی اقتدا کی، پھر نماز فاسد کردی تو چار رکعتیں لازمی ہوں گی۔(۲)

مسافر نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مسافر مقتدی نے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز میں مقیم امام کے پیچھے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، ایسی حالت میں تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں یا مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کرے پوری نماز نہ پڑھے، اور اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱، صفحه: ۲۰۶. (وحکم الواجب استحقاق العقاب)

(۲) (قوله: فیصح فی الوقت و یتم) ...... لو اقتدی به متنفلا حیث یصلی أربعا إذا أفسده لأنه التزم صلاة الإمام و تصیر القعدة الأولىٰ واجبة فی حق المقتدی المسافر أیضًا الخ. (ردالمحتار: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۳) وإن اقتدی مسافر بمقیم أتمّ أربعًا وإن أفسده یصلی رکعتین بخلاف ما لو اقتدی به بنیة النفل ثم أفسد حیث یلزم الأربع کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

ولو اقتدی المسافر بالمقیم وسلم علی رأس الرکعتین أو أفسدها بالکلام ونحوه فإنه لایجب علیه قضاء أربع رکعات وإنما وجب علیه قضاء رکعتین؛ لأن الأربع وجب علیه بحق المتابعة وقد فاتت لکن إذا أراد أن یقضی یصلی صلاة المسافرین ولو لم یسلم ولم یتکلم ولکن خرج الوقت لا تفسد صلاته. (خلاصة الفتاویٰ: (۲۰۱/۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه)۔

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) کتاب الصلاة، فصل والکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

البحر الرائق: (۱۳۴/۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید. =

مسافر نے نماز میں نیت بدل لی

''نیت بدلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ر۳۲۴)

مسافر وطن پہنچ کر قصر کرتا رہا

''قصر کرتا رہا وطن پہنچ کر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲ر۵۵)

مسافروں کا جماعت ثانیہ کرنا

''جماعت ثانیہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ر۱۶۱)

مسافروں کا جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

''جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱ر۱۶۵)

مسافر ہونے کے لئے وطن اقامت کی حدود سے نکلنا ضروری ہے

اگر کوئی شخص وطن اقامت سے سفر کا آغاز کرے تو شرعی مسافر اس وقت ہوگا جب کہ وطن اقامت کی حدود سے نکل جائے، صرف جائے قیام سے روانہ ہونا کافی نہیں، لہذا اگر کوئی شخص وطن اقامت سے نکلا مگر شہر کی حدود سے نہیں نکلا اور نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

= حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
التاتارخانية: (۲ر۲۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، ط: قدیمی.

(۱) قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر كذا في المحيط. و في الغياثية: هو المختار وعليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية. الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلا إذا كان ثمة قرية أو قرى متّصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرىٰ ...... ثم المعتبرة المجاوزة من الجانب الّذى خرج منه حتىٰ لو جاوز عمران المصر قصر وإن كان بحذائه من جانب آخر ابنية كذا في التبيين. (الهندية: (۱ر۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)=

مسبوق مسافر امام کے سجدہ سہو سے قبل کھڑا ہو گیا

مسبوق مسافر کو امام کے سہو کا علم نہ تھا، امام نے جب سہو سجدہ کا سلام پھیرا، تو یہ اٹھ کھڑا ہوا، یا خود امام سجدہ سہو کرنا بھول گیا اور نماز کا سلام پھیر دیا پھر خیال آنے پر امام نے سہو سجدہ کیا، جب کہ مسبوق مسافر کھڑا ہو چکا تھا، تو جب تک اس مسبوق مسافر نے اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے واپس لوٹ کر امام کی متابعت کرے اور بہتر یہ کہ اخیر رکعت میں دوبارہ سہو سجدہ بھی کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو واپس نہ لوٹے اور اخیر میں سہو سجدہ کر لے، اگر اس صورت میں لوٹ کر امام کی متابعت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

= الفتاوى التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۸/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الثالث : الخروج من عمران المصر فلايصير مسافرا بمجرد نية السفر ما يخرج من عمران المصر وأصله ما روى عن علي رضي الله عنه أنه لما خرج من البصرة يريد الكوفة صلى الظهر أربعا ثم نظرا إلى خص إمامه و قال لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين ، ولأن النية إنما تعتبر إذا كانت مقارنة للفعل ؛ لأن مجرد العزم عفو و فعل السفر لا يتحقق إلا بعد الخروج من المصر فما لم يخرج لايتحقق قران النية بالفعل فلايصير مسافرا . (بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافر ، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۱) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه إلا في أربع...... ورابعها لو قام إلى قضاء ما سبق به وعلى الإمام سجدتا سهو ولو قبل اقتدائه فعليه أن يعود ولو لم يعد كان عليه أن يسجد للسهو في آخر صلاته استحسانا، قيد بالسهو؛ لأنّ الإمام لو تذكر سجدة صلبية أو تلاوة فرضت المتابعة، وهذا كله قبل تقييد ما قام إليه بسجدة ، أمّا بعده فتفسد في صلبية مطلقا، و كذا في تلاوية وسهوا أن تابع وإلّا لا أى وإن لم يتابع فيهما لاتفسد. (الدر مع الرد: =

مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

مسبوق مسافر نے امام کے ساتھ اس طرح سلام پھیرا کہ امام کے لفظ سلام کی ''میم'' کے ساتھ مسبوق نے بھی سلام کی ''میم'' کہہ ڈالی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اگر امام کے کہنے کے بعد کہا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔(۱)

عام طور پر مقتدی کا سلام امام کے سلام کے بعد ہوتا ہے اس لئے سہو سجدہ واجب ہوگا۔

= (۱/۵۹٦، ۵۹۷، ۵۹۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوی: (۱/۱٦۸) كتاب الصلاة، وما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق،

وفيه أيضًا: (۱/۱۷۴) كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس آخر في المقدمة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۹۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه.

المسبوق يتابع الإمام في سجود السهو ثمّ يقوم إلى قضاء ماسبق به ولايعيد في آخره صلاته...... ولو لم يتابع الإمام في سجود السهو و قام إلى القضاء لايسقط عنه ويسجد في آخر صلاته . ولو سلم الإمام فقام المسبوق ثمّ تذكر الإمام أن عليه سهوا فسجد له قبل أن يقيد المسبوق الركعة بسجدة فعليه أن يرفض ذلك ويعود إلى متابعة ثم إذا سلم الإمام قام إلى القضاء ولايعتد لما فعل من القيام والقراءة والركوع ولو لم يعد إلى متابعة الإمام فمضى إلى قضائه وعنده تجوز صلاته، ويسجد للسهو بعد فراغه استحسانا، ولو سجد الإمام بعد ما قيد هذا المسبوق الركعة بسجده فإنه لايعود فإن عاد إلى متابعته فسدت صلاته كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۴٦۵، ۴٦٦) فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۱/۵۴۷) كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۹۹، ۱۰۰) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

بدائع: (۱/۱۷۷) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان من يجب عليه سجود السهو، ط: سعيد.

(۱) ومنها أنه لو سلم مع الإمام ساهيا أو قبله لا يلزمه سجود السهو وإن سلم بعده لزمه كذا في الظهيرية هو المختار. (الهندية: (۱/۹۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه) =

مسبوق مقیم پر سہو سجدہ واجب ہو گیا

اگر مقیم نے مسافر امام کی اقتدا دوسری رکعت میں کی، تو یہ مقیم مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر اول ایک رکعت قراءت کے بغیر خالی پڑھ کر بیٹھ کر تشہد پڑھے، پھر تشہد کے بعد اٹھ کر پھر ایک رکعت قراءت کے بغیر خالی پڑھے، پھر چوتھی رکعت قراءت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اگر ان بقیہ رکعتوں میں سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سجدہ سہو بھی کرے۔(۱)

= وإن سلم مع الإمام مقارنا له أو قبله ساهيا فلا سهو عليه لأنّه في حال اقتدائه، وإن سلم بعده يلزمه السهو لأنّه منفرد . (حاشية الطحطاوى : (ص: ٣٧٨) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (١/ ٥٩٩) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق، ط: سعيد .

(١) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث وصلاة خوف و مقيم ائتم بمسافر، وكذا بلاعذر، بأن سبق إمامه في ركوع و سجود فإنه يقضي ركعة، وحكمه كمؤتم فلايأتي بقراءة ولا سهو ولايتغير فرضه بنية إقامة، ويبدأ بقضاء مافاته عكس المسبوق ثمّ يتابع إمامه إن أمكنه إدراكه وإلّا تابعه، ثمّ صلى ما نام فيه بلاقراءة ثمّ ماسبق به بها إن كان مسبوقا أيضا، ولو عكس صح وأثم لترك الترتيب. و تحته في الشامية: (قوله ومقيم الخ) أي فهو لاحق بالنظر لاخرتين، وقد يكون مسبوقًا أيضًا كما إذا فاته أول صلاة إمامه المسافر...... (قوله عكس المسبوق) أي في الفروع الأربعة المذكورة، فإنه إذا قضى مافاته يقرأ و يسجد للسهو إذا سها فيه...... (قوله: ثم ما سبق به بها الخ) أي ثمّ صلى اللاحق ماسبق به بقراءة إن كان مسبوقا أيضا بأن اقتدى في أثناء صلاة الإمام ثمّ نام مثلًا، وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق. وحكمه أنّه يصلي إذا استيقظ مثلًا ما نام فيه ثمّ يتابع الإمام فيما أدرك ثمّ يقضي مافاته اهـ، بيانه كما في شرح المنية و شرح المجمع: أنّه لو سبق بركعة من ذوات الأربع و نام في ركعتين يصلي أوّلا مانام فيه ثمّ ماأدركه مع الإمام ثمّ ماسبق به فيصلي ركعة مما نام فيه مع الإمام و يقعد متابعة له؛ لأنّها ثانية إمامه ثم يصلي الأخرى مما نام فيه، ويقعد لأنّها ثانيته ثمّ يصلي الّتي انتبه فيها، ويقعد متابعة لإمامه لأنّها رابعة، وكل ذٰلك بغير قراءة؛ لأنه مقتد ثمّ يصلي الركعة الّتي سبق بها بقراءة الفاتحة و سورة والأصل أنّ اللاحق يصلي على ترتيب صلاة الإمام والمسبوق يقضي ماسبق به بعد فراغ الإمام اهـ. (الدر مع الرد: (١/ ٥٩٤، ٥٩٥، ٥٩٦) =

اگر مقیم مقتدی نے مسافر امام کے پیچھے آخری قعدہ میں اقتدا کی، تو اب یہ مقیم امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بغیر کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر پڑھے، اور ان دونوں رکعت میں اگر سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سہو سجدہ بھی کرے اور دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے، اس کے بعد کھڑے ہو کر آخری دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے اور اگر ان دو رکعت میں بھی سہو سجدہ واجب ہو جائے تو سہو سجدہ کرے۔(۱)

مسجد کی چٹائی کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۷/۱)

مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا

مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا مکروہ ہے، کیونکہ وقف کے مال کو غیر مصرف میں صرف کرنا ہے، لیکن اگر تیمّم کرلیا تو درست ہو جائے گا، بشرطیکہ جس چونے یا مٹی سے مسجد کی

= كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرک واللاحق، ط: سعيد)

فتاوی دار العلوم دیوبند: (۲۴۲/۳) سوال (۳۹۷) فصل سادس: مدرک، لاحق، اور مسبوق کے احکام، مسبوق اپنی نماز کس طرح پوری کرے جبکہ امام مسافر ہو، ط: دار الحدیث ملتان۔

وهكذا فيه: (۲۵۴/۲) سوال: ۷۷۵، ط: دار الحديث ملتان.

الهندية: (۹۲/۱، ۹۳) الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه.

والأصل أنّ اللاحق يصلّي على ترتيب صلاة إمامه، والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ صلاة الإمام اهـ. (كبيري: (ص: ۴۶۹، ۴۷۰) فروع: سبق بركعة، ط: سهيل.

عزیز الفتاویٰ: (ص:۲۳۶) سوال: ۳۱۲، مقیم مسافر امام کے پیچھے اپنی بقیہ نماز کس طرح پوری کرے، کتاب الصلاۃ، فصل فی الاقتداء، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۱) راجع إلى الحاشية السابقة: رقم: ۱، في الصفحة السابقة رقم: ۲۱۱. ((واللاحق من فاتته))

لپائی کی گئی ہے وہ چونا اور مٹی پاک ہو اس میں ناپاکی نہ ملی ہو۔(۱)

مسجد کے پنکھے کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۷)

مسجد میں سونا

مسجد میں معتکف اور مسافر کو سونے کی اجازت ہے، البتہ مسافر کا جب مسجد میں سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر لے۔(۲)

(۱) ویکره مسح الرجل من طين والردغة باسطوانة المسجد أو بحائطه ...... وإن مسح بتراب في المسجد إن كان ذلك التراب مجموعا في ناحية غير منبسط لا بأس به وإن كان منبسطا مفروشا يكره ؛ لأنه بمنزلة أرض المسجد وإن مسح بخشبة موضوعة في المسجد لابأس به ؛ لأن الخشبة ليست من المسجد . (فتاوى قاضي خان على هامش الهندية : (۱/۶۵) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فصل في المسجد ، ط: رشيديه)

ولو مشى في الطين كره أن يمسحه بحائط المسجد أو باسطوانته الخ. (الهندية: (۱/۱۱۰) كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة، فصل كره غلق باب المسجد، ط: رشيديه)

ويكره مسح الرجل على اسطوانة المسجد الخ . (فتاوى سراجية : (ص: ۷۱) كتاب الكراهية والاستحسان ، باب المسجد ، ط: سعيد)

وتطهر أرض...... بيبسها أي جفافها ولو بريح و ذهاب أثرها ...... لأجل صلاة عليها لا لتيمم بها؛ لأن المشروط لها الطهارة وله الطهورية . (الدر مع الرد : (۱/۳۱۱) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۲۲۵) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۱۶۴) كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: سعيد .

(۲) وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: كنا ننام على عهد رسول الله ﷺ في المسجد و نحن شباب. و ما ورد في حديث الباب من نوم ابن عمر رضي الله عنهما فكان في ذلك لأجل أنه لم يكن له بيت و كان عزبا دلّ عليه ما في صحيح البخاري في باب نوم الرجال في المساجد، عن ابن عمر رضي الله عنه كان ينام وهو شباب اعزب لا أهل له في مسجد النبيّ ﷺ. (معارف السنن: (۳/۳۱۲) باب ماجاء في النوم في المساجد، أبوب الصلاة، ط: مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي) =

....

= ☜ هٰذا اما استدلّ به من جواز النوم في المسجد والأولىٰ التحرّز عن مثل ذٰلک إلا إذا اضطر إليه كما فعله بعض أصحاب النّبيّ ﷺ بعده من بناء الصفة في المسجد لمثل هٰذه الحوائج .
(الكوكب الدرى : (۳۱۷/۱) باب النوم في المسجد ، أبواب الصلاة ، ط : ادارة القرآن)

☜ ومما تقدم من حال أهل الصفة أن الأمر الممنوع منه كالنوم والأكل ولايتناوله المنع لكن فيه أنهم وإن كانوا يأكلون وينامون بعد دخولهم فهو غير ممنوعين عن ذٰلک لأننا جوزنا لهم ذٰلک لتحقق الضرورة فيهم وهي الفقر فلايقال في حق غيرهم كذٰلک .(تقريرات الرافعي على رد المحتار : (۸٦/۱) ط: سعيد)

☜ وهٰكذا في صحيح البخاري : (٦٢/۱) كتاب الصلاة ، باب نوم الرّجال ، باب نوم المرأة في المسجد ، ط: قديمي .

☜ ولا بأس للغريب ولصاحب الدار أن ينام في المسجد في الصحيح من المذهب والأحسن أن يتورّع فلاينام كذافي خزانة الفتاوىٰ . (الهندية : (۳۲۱/۵) كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد اهـ ، ط: رشيديه)

☜ وفيه أيضًا : ويكره النوم والأكل فيه لغير المعتكف وإذا أراد أن يفعل ذٰلک وينبغي أن ينوى الاعتكاف فيدخل فيه ويذكر اللّٰه تعالىٰ بقدر ما نوى أو يصلي ثم يفعل مايشاء كذا في السراجية.
(الهندية : (۳۲۱/۵) كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ، ط: رشيديه)

☜ الفتاوىٰ السراجية: (ص: ۷۱، ۷۲) كتاب الكراهية والاستحسان، باب المسجد، ط: سعيد.

☜ الدر مع الرد : (۴۴۸/۲) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: سعيد .

☜ و أكل و نوم إلالمعتكف و غريب . وفي الشامية : وإذا أراد ذٰلک ينبغي أن ينوى الاعتكاف، فيدخل ويذكر اللّٰه تعالىٰ بقدر ما نوىٰ ، أو يصلي ثمّ يفعل ماشاء . (الدر مع الرد : (٦٦۱/۱) كتاب الصلاة ، مطلب في الغرس في المسجد ، ط: سعيد)

☜ والنوم فيه لغير المعتكف مكروه ، وقيل لا بأس للغريب أن ينام فيه والأولىٰ أن ينوى الاعتكاف ليخرج من الخلاف . (حلبي كبير : (ص: ٦۱۲) فصل في أحكام المسجد ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ البحر الرائق : (۳۰۳/۲) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: سعيد .

☜ حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۸۰) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ قاضيخان على هامش الهندية: (٦٦/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في المسجد، ط: رشيديه.

☜ الولوالجية : (۲۴۳/۱) كتاب الصوم ، الفصل الرابع في الاعتكاف ، ط: المكتبة الحرمين، كوئٹه .

علامہ شامی نے نقل کیا ہے کہ کوئی بھی شخص ہو مسافر ہو یا غیر مسافر جب کسی مسجد میں سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر لے اور پہلے مسجد میں جا کر کچھ عبادت کرے، پھر جو چاہے کرے۔

لہٰذا مسافر کو بھی سونے یا کھانے سے پہلے اعتکاف کی نیت کر لینا چاہئے۔(۱)

مسح الٹا کیا

اگر کسی نے موزے پر الٹا مسح کیا یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں تک پہنچا دیا تب بھی مسح ہو جائے گا لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

---

(۱) یکره النوم والأكل في المسجد لغير المعتكف وإذا أراد ذلك ينبغي أن ينوي الاعتكاف فيدخل فيذكر الله تعالىٰ بقدر ما نوى أو يُصلي ثمّ يفعل ما شاء. (رد المحتار: (۴۴۸/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد)

والنوم فيه لغير المعتكف مكروه وقيل لابأس للغريب أن ينام فيه والأولىٰ أن ينوي الاعتكاف ليخرج من الخلاف. (حلبي كبير: (ص: ۶۱۲) فصل في أحكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

قاضيخان على هامش الهندية: (۶۶/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في المسجد، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: ص: ۵۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الولوالجية: (۲۴۳/۱) كتاب الصوم، الفصل الرابع في الاعتكاف، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئته.

(۲) (ولو وضع يديه من قبل الساق و مدهما إلى رؤس الأصابع جاز) لحصول الفرض...... (ولكنه يكون مخالفا للسنة). (حلبي كبير: (ص: ۱۰۹، ۱۱۰) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

الهندية: (۳۳/۱) كتاب لطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۴۶/۱) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد. =

مسح ان جگہوں پر کرنا درست نہیں

موزے کے کنارے پر یا پیچھے ایڑی کی جانب یا پنڈلیوں پر یعنی ٹخنوں سے اوپر کی جانب موزہ پر مسح کیا تو درست نہ ہوگا۔(۱)

مسح انگلیوں کے سروں سے کیا

اگر موزے پر انگلیوں کے سروں سے مسح کیا اوران سے پانی ٹپک رہا ہے تو مسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں، دوبارہ کرنالازم ہوگا۔(۲)

= خلاصة الفتاوی: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحرمين كوئٹه.

حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبنة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، ط: قديمی.

(۱) (ولو مسح على باطن خفيه أو من قبل العقبين أو من جوانبهما) أی جوانب الرجلين (لايجوز) مسحه. (حلبی كبير: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

التاتارخانية: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفين، نوع آخر فی بيان محل المسح، ط: قديمی.

فلايصح على باطن القدم ولاعقبه وجوانبه و ساقه. (حاشية الطحطاوی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، قبيل مطلب مقدار المسح، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(۲) وإذا مسح خفه برؤس أصابعه فإن كان الماء متقاطرا يجوز وإلا لا هكذا فی الذخير. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

فتاوی خانية على هامش الهندية: (۱/۴۷) كتاب الطهارة، فصل فی المسح على الخفين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/۱۷۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة، ط: الفصل السادس فی المسح علی الخفين، ط: قديمی.

حلبی كبير: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

مسح ایک انگلی سے کیا

اگر کسی نے صرف ایک انگلی کے ساتھ تین بار اس طرح مسح کیا کہ ہر بار نیا پانی لیتا رہا اور ہر بار نئی جگہ اس انگلی کو پھیرا تو مسح ہو جائے گا اور اگر نیا پانی نہیں لیا تو مسح جائز نہیں ہوگا۔(۱)

مسح تین انگلیوں سے کم مقدار پر کرنا

اگر ایک پاؤں پر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اور دوسرے پر پانچ انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرے تو جائز نہیں ہے، ہر اک پاؤں کے موزے کے اوپر کم سے کم تین انگلیوں کے برابر مسح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو مسح باصبع واحدة من غير أن يأخذ ماءً ا جديدا لايجوز ، ولو مسح بها ثلاث مرات في ثلاثه مواضع وأخذ لكل مرة ماء جديدا جاز كذا في التبيين . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۶) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رد المحتار على الدر المختار : (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

بدائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب في مقدار المسح ، ط: سعيد .

(۲) (وفرضه) عملا (قدر ثلاث أصابع اليد) أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . وفي الرد : (قوله : كل رجل) أي فرضه هٰذا القدر كائنًا من كل رجل على حدة . قال في الدر : حتى لو مسح على إحدىٰ رجليه مقدار أصبعين وعلى الأخرىٰ مقدار خمس أصابع لم يجز . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .=

مسح کا عمدہ طریقہ

موزہ پر مسح کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پانی سے ترکر کے ذرا کشادہ کر کے ہر دو موزوں پر پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر اوپر کی طرف کو کھینچتا چلا جائے اور ٹخنے کے اوپر تک کھینچ لے۔(۱)

= حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ١٠٥) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (٣٢/١) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط: رشيديه .

بدائع : (١٢/١) كتاب الطهارة ، مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

(١) وعن محمد رحمه الله تعالىٰ : أنه سئل عن المسح على الخفين ، قال : أن يضع أصابع يديه على مقدم خفيه ، ويجافى كفيه ويمدها إلى الساق ، أو يضع كفيه مع الأصابع و يمدها جملة . قال محمد رحمه الله تعالىٰ كلاهما حسن . قال شمس الأئمة الحلوانى رحمه الله تعالىٰ: والأحسن تحصيل المسح بجميع اليد . (المحيط البرهانى : (٣٤٠/١) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، النوع الأوّل فى صورة المسح و كيفيته الخ ، ط: ادارة القرآن المجلس العلمى كراچى)

المبسوط للسرخسى : (٢٣٢/١) كتاب الصلاة ، باب المسح على الخفين ، ط: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان .

وصورة المسح على الخفين أن يضع أصابع يده اليمنىٰ على مقدم خفه الأيمن ويضع أصابع يده اليسرىٰ على مقدم خفه الأيسر ويمدها إلى الساق فوق الكعبين ويفرج بين أصابعه . (فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (٤٦/١) فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الهندية : (٣٣/١) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح عل الخفين ، الفصل الأوّل فى الأمور الّتى لابدّ منها الخ ، ط: رشيديه .

الدر المختار على الرد : (٢٦٧/١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ١١٠) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ١٠٥) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

مسح کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھوں کو غیر مستعمل نئے پانی سے تر کیا جائے۔(۱) پھر داہنے ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے داہنے موزے کے سرے پر (جو انگلیوں کے اوپر ہوتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے بائیں موزے کے سرے پر رکھ کر انگلیوں کو کھینچتے ہوئے ٹخنوں کے اوپر تک لایا جائے، اس طرح کہ پانی کی لکیریں بن جائیں یہ مسح کا مسنون طریقہ ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز المسح ببلل الغسل سواء کانت متقاطرة أو غیرها ولایجوز ببلة بقیت علی کفه بعد المسح هٰکذا فی المحیط. (الهندیة: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

🗀 فتاوٰی خانیة علی هامش الهندیة: (۱/۴۷) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه.

🗀 ویجوز المسح علی الخف ببلة الغسل، سواء کانت البلة متقاطرة أو غیر متقاطرة ولایجوز المسح ببلل المسح. وتفسیر هٰذا: إذا توضأ ثم مسحا لخف ببلة بقیت علی کفه بعد الغسل یجوز ولو مسح رأسه ثمّ مسح الخف ببلة بقیت لایجوز؛ لأنّ فی الفصل الأوّل البلة لم تصر مستعملة؛ لأن الفرض ما أقیم بها و فی الفصل الثانی البلة صارت مستعملة؛ لأنّ الفرض أقیم بها. (المحیط البرهانی: (۱/۳۴۰، ۳۴۱) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، النوع الأوّل، ط: ادارة القرآن المجلس العلمی کراچی)

🗀 حلبی کبیر: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

🗀 حاشیة الطهطاوی: (ص: ۱۰۵) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

🗀 شامی: (۱/۲۶۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

(۲) والسنة أن یخطه (خطوطا بأصابع) ید (مفرجة) قلیلا (یبدأ من) قبل (أصابع رجله) متوجها (إلی) أصل (الساق) ومحله (علی ظاهر خفیه) من رؤوس أصابعه إلی معقد الشراک. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۶۷) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید)

🗀 الهندیة: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل فی الأمور الّتی لا بدّ منها الخ، ط: رشیدیه.

🗀 المحیط البرهانی: (۱/۳۴۰) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، النوع الأوّل فی صورة المسح و کیفیته الخ، ط: ادارة القرآن المجلس العلمی کراچی. =

مسح میں موزے پر پانی کے نشانات کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے، لیکن یہ صورت مستحب ہے۔(۱)

مسح کو توڑنے والی چیزیں

☆ موزہ کے مسح کو وہ چیزیں توڑ دیتی ہیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں، اس لئے کہ مسح وضو ہی کا ایک حصہ ہے، لہٰذا جو کل (وضو) کا توڑنے والا ہوگا وہ جز (مسح) کا بھی توڑنے والا ہوگا۔(۲)

= 🗁 المبسوط للسرخسي : (۱/۲۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسح على الخفين ، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان .

🗁 فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۱/۴۶) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

🗁 حلبي كبير : (ص: ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

(۱) (ويستحب أن يكون المسح خطوطا بالاصابع)...... وفي الإمام روى ابن المنذر عن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه أنه مسح على خفيه حتى رؤى آثار أصابعه على خفيه خطوطا و رؤى آثار أصابع قيس بن سعد على الخف . (حلبي كبير : (ص: ۱۰۹) ط : سهيل اكيڈمي لاهور)

🗁 وإظهار الخطوط في المسح ليس بشرط في ظاهر الرواية ...... ولكنه مستحب هٰكذا في منية المصلي . (الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الخ ، ط: رشيديه)

🗁 التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

🗁 رد المحتار : (۱/۲۶۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

🗁 البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: وينقضه ناقض الوضوء) أي وينقض المسح كل شيئ نقض الوضوء حقيقيا أو حكميا لأن المسح بعض الوضوء فما نقض الكل نقض البعض . (البحر الرائق : (۱/۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

🗁 وينقض مسح الخف أحد أربعة أشياء : أوّلها كل شيئ ينقض الوضوء لأنه بدل فينقضه ناقض الأصل الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۵ ، ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗁 الهندية : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح الخفين ، =

مزید یہ کہ موزے کو پیر سے اتار دینے کی صورت میں بھی مسح باطل ہوجاتا ہے چاہے ایک ہی پیر سے موزہ اتارا گیا ہو تب بھی مسح کو ٹوٹ جائے گا۔(۱)

☆ اور مسح کی مدت گزر جانے کی صورت میں بھی مسح باطل ہوجاتا ہے۔(۲)

☆ شرعی موزے سے پاؤں کا اکثر حصہ نکلنا یا قصداً نکالنا تمام موزے کے نکال دینے کے حکم میں ہے کیونکہ قاعدہ "وللاکثر حکم الکل" ہے، اور ایڑی کے نکلنے اور

= الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

وناقضه ناقض الوضوء لأنه بعضه . (الدر المختار مع الرد : (۲۷۵/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۲۰۹/۱) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان مایبطل المسح علی الخفین ، ط: قدیمی .

(۱) و ناقضه...... ونزع خف) ولو واحدا . (الدر المختار مع الرد : (۲۷۵/۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱۷۷/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

الهندیة : (۳۴/۱) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۶) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

بدائع : (۱۲/۱) کتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۲۰۹/۱) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان ما یبطل المسح علی الخفین ، ط: قدیمی .

(۲) ومضی المدة وإن لم یمسح الخ . (الدر المختار مع الرد : (۲۷۵/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱۷۸/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

بدائع : (۱۳/۱) کتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید .

الهندیة : (۳۴/۱) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۶) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

داخل ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔(۱)

☆ دونوں موزوں کو یا ایک موزہ کو اتارنے سے یا مسح کی مدت ختم ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ حکم اس صورت میں ہے کہ پانی ملتا ہو، لیکن اگر پانی نہ ملے تو مسح کی مدت گزرنے سے مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ اس مسح سے نماز ہو جائے گی، یہاں تک کہ اگر مسح کی مدت گزر گئی اور نماز پڑھ رہا ہے پانی نہیں ملتا تو نماز پڑھتا رہے۔(۲)

---

(۱) (وخروج أكثر قدميه) من الخف الشرعي وكذا إخراجه (نزع) في الأصح اعتبارا للأكثر، ولاعبرة بخروج عقبه و دخوله. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۶، ۲۷۷) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

بدائع: (۱/۱۳) كتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان ما يبطل المسح على الخفين، ط: قديمي.

(۲) و ناقضه ...... ونزع خف) ولو واحدا (ومضى) المدة وإن لم يمسح (إن لم يخش) بغلبة الظن (ذهاب رجله من برد) للضرورة، ...... ولذا قالوا: لو تمّت المدة وهو في صلاته ولا ماء مضى في الأصح. وفي الرد: (قوله: مضى في الأصح) كذا في الخانية معللا بأنه لافائدة في النزع لأنّه للغسل اهـ. وعلى هذا فالمستثنٰى من النقض بمضي المدة مسألتان: وهما إذا خاف البرد أو كان في الصلاة ولا ماء كما في السراج.. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۵، ۲۷۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد)

ينقضه ...... ونزع الخف وكذا نزع أحدهما و مضي المدة ...... هذا إذا وجد الماء أما إذا لم يجده لم ينتقض مسحه بل تجوز له الصلاة حتى إذا انقضت وهو في الصلاة ولم يجد ماء يمضي على صلاته وهو الأصح. (الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه) =

مسح کئی بار کرنا

وضو کرتے وقت موزے پر کئی بار مسح کرنا سنت نہیں ہے، صرف ایک بار مسح کرنا سنت ہے یعنی وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے لیکن مسح میں صرف ایک بار سنت ہے۔(۱)

= الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۱/۵۰) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱/۱۷۷ ، ۱۷۸) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۱۰٦) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۱/۱۱۲) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمى .

(۱) ولا يسن فيه التكرار . (الهنديه : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانيةعلى هامش الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

الحلبى الكبير : (ص: ۱۰۹) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(ولايشترط) فى مسحها (استيعاب وتكرار فى الأصح، فيكفى مسح أكثرها) مرة ، به يفتى. وفى الرد: (قوله فى الأصح) قيد لعدم اشتراط الاستيعاب والتكرار : أى بخلاف الخف فإنّه لايشترط فيه ذٰلك بالاتفاق...... أى ولا يسن تكرار ، لأنّ مقابل الأصح أنه يسن تكرار المسح، لأنه بدل عن الغسل والغسل يسن تكراره فكذا بدله..... وهٰذا بخلاف مسح الخف فلايسن تكراره إجماعًا. (الدر مع الرد: (۱/۲۸۲) كتاب الطهارة، آخر باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: قديمى.

مسح کی مدت

"مدت مسح" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۱/۲)

مسح کے بغیر مسح ہو جاتا ہے

اگر بارش وغیرہ کا پانی یا قطرے موزوں کے باہر سے لگے اور تین تین انگلیوں کے برابر جگہ دونوں موزوں کے اوپر سے تر ہوگئی، یا شبنم پڑی ہوئی گھاس میں چلنے سے اسی قدر موزہ تر ہوگیا تو کافی ہے مسح ہوگیا، یا ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی تو مسح کے لئے کافی ہے دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

مسح کیسے کرے

موزہ پر مسح ہاتھ کی انگلیوں سے کیا جائے۔(۲)

---

(۱) (و فرضه) عملا (قدر ثلاث أصابع اليد)...... إن يبتل من الخف عند الوضع قدر الفرض. و في الشامية: (قوله قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أنّ الأصابع غير مشروط، وإنّما الشرط قدرها شرنبلالية. فلو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع جاز، وكذا لو مشٰى فى حشيش مبتل بالمطر وكذا بالطل فى الأصح. (الدر مع الرد: (۲۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الهنديه : (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل فى الأمور الخ ، ط: رشيديه

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .

الحلبى الكبير: (ص: ۱۱۰، ۱۱۱) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۲۰۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: قديمى.

(۲) أن يكون المسح بثلاث أصابع وهو الصحيح . (الهنديه : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

(و فرضه) عملا (قدر أصابع اليد) أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . (الدر المختار : (۲۷۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط:سعيد) =

اگر ایک انگلی سے مسح کیا تو درست نہ ہوگا کیونکہ اس طرح ایک انگلی سے مسح کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ مسح کی مقدار پوری کرنے سے پہلے ہی انگلی کا پانی خشک ہوجائے گا، تاہم اگر ایک ہی انگلی سے موزہ پر مسح کیا لیکن موزہ پر تین جگہ کیا اور ہر بار نیا پانی لیا تو مسح درست ہوجائے گا، اسی طرح اگر انگلی کی نوک سے مسح کیا، اور فرض کی مقدار پر کیا، اور پانی انگلی سے ٹپک رہا تھا تو مسح صحیح ہوجائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ موزہ پر ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بارش کا پانی اس حصہ پر بہہ گیا جس پر مسح کرنا فرض تھا، یا اس پر پانی وغیرہ بہادیا تو مسح کے لئے یہ کافی ہے۔(۱)

= اختلفوا ههنا لأن المعتبر ثلاث أصابع من أصابع اليد أو من أصابع الرجل قال الكرخي من أصابع الرجل و قال أبو بكر الرازي يعتبر أصابع اليد . (خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

البحر الرائق : (۱۷۳/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع : (۱۱/۱) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .

(و فرض ذٰلک) المسح (مقدار ثلٰث أصابع) طولا و عرضًا (من أصابع اليد) كما قاله أبوبكر الرازي وهو المختار خلافا لما قاله الكرخي أن المعتبر أصابع الرجل كما في الخرق لأنّها محل المسح وجه الأوّل أن الآلة وهي اليد أحق بالاعتبار كما في مسح الرأس .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية: (۲۰۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: قديمي.

(۱) لو مسح باصبع واحدة و مدها حتى بلغ مقدار الثلاث من غير أن يأخذ ماء جديدا لايجوز ولو مسح باصبع واحدة ثلاث مرات وأخذ لكل مرة ماء جاز إن مسح كل مرة غير الموضع الّذي مسحه كأنّه مسح بثلاثة أصابع كما في قاضيخان...... ولو مسح برؤس الأصابع و جافي أصول الأصابع والكف لايجوز إلا أن يكون الماء متقاطرًا...... ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع جاز. (البحر الرائق: (۱۷۳/۱، ۱۷۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الهنديه : (۳۲/۱ ، ۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية : (۴۷/۱) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

بدائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعيد .=

مسح کے لئے تین انگلیاں رکھ دیں

اگر موزے پر اس طرح مسح کرے کہ تین انگلیاں موزے پر رکھ دے اور ان کو نہ کھینچے تو مسح جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔(۱)

مسح میں پانی کا نشان ظاہر ہونا

موزے پر مسح کرتے وقت پانی کا نشان ظاہر ہونا شرط نہیں ہے، لیکن یہ صورت مستحب ہے۔(۲)

= الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۲) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۱۱۰، ۱۱۱) فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتارخانیة: (۱/۲۰۰) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط: قدیمی.

(۱) وکذا لو مسح بثلثة أصابع موضوعة وضعا غیر ممدودة یجوز أیضًا لما قلنا ولکنه یکون مخالفا للسنة فی جمیع ذلک. (حلبی کبیر: (ص: ۱۱۰) فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

التاتارخانیة: (۱/۱۹۹) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط: قدیمی.

بدائع: (۱/۱۲) کتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعید.

الهندیه: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه

(۲) ویستحب أن یکون المسح خطوطا بالأصابع. (حلبی کبیر: (ص: ۱۰۹) فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

وإظهار الخطوط فی المسح لیس بشرط، وکذلک لو محی الخطوط من الخف، وفی "الحجة" یستحب إظهار خطوط المسح علی الخفین. (التاتارخانیة: (۱/۱۹۹) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط: قدیمی)

الدر المختار مع الرد: (۱/۲٦۷) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

البحر الرائق: (۱/۱۷۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

الهندیه: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه

مسلمانوں کے باہم قتال میں مرنے والا مسافر

دو مسلم جماعتوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور اس میں کوئی مسافر یا خود ان میں سے کوئی ظلماً قتل کر دیا گیا، تو اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر دھاردار آلہ سے قتل کیا گیا ہے اور اسی مقام پر فوراً دم توڑ دیا ہے تو شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام جاری ہوں گے اور اگر دھاردار آلہ سے قتل نہیں کیا گیا تو شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔ (۱)

(۱) (هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل. (الدر المختار: (۲/۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

إن كان طاهر مكلف قتل مظلوما بحديدة ولم يجب بقتله بدل هو مال حالة القتل ولا عاد إلى حالة التمرض فهو في معنى شهداء أحد...... وقولنا قتل ظلما لأنه إذا قتل بحق رجم أو قصاص فإنه يغسل ويصلي عليه و كذا إذا قتل بشيئ لايوصف بالظلم كما إذا افترسه السبع أو سقط عليه البناء...... أو غرق في الماء فإنه يغسل...... وإنما يجب القصاص بالقتل لو قتل بحديدة سواء كانت الحديدة صغيرة أو كبيرة و سواء جرحته أولا هذه رواية الطحاوي. و كذا بكل مايجب القصاص كما لو أحرقه بالنّار...... وقولنا ولا عاد إلى حالة التمرض لأنّه إذا ارتث بطلت شهادته في أحكام الدنيا وهو الغسل أما هو شهيد في الآخرة الخ. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۱۶، ۲۱۷) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في الجنائز، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

(والشهيد) شرعًا هو...... (أو قتله مسلم ظلماً) لابحد وقود (عمدا) لاخطأ (بمحدد) خرج به المقتول شبه عمد بمثقل...... (وكان) المقتول (مسلما بالغا خاليا من حيض و نفاس و جنابة ولم يرتث بعد انقضاء الحرب فيكفن بدمه وثيابه ويصلي عليه بلاغسل. وتحته في الشرح: (قوله: أو قتله مسلم) قيد بالقتل لأنّه لو تردى من موضع أو احترق بالنّار أو مات بهدم أو غرق فإنّه لايكون شهيدًا في حكم الدّنيا وهو شهيد الآخرة...... (قوله: كالثوب الخلق) قال في البحر: هو في اللغة من الرث: وهو الشيئ البالي وسمي مرتثًا لأنّه صار خلقا في حكم الشهادة والمرتثّ شرعًا: من خرج عن صفة القتلىٰ و صار إلى حال الدنيا بأن جرىٰ عليه من أحكامها أو وصل إليه شيئ من منافعها وهو شهيد في حكم الآخرة، فينال الثواب الموعود للشهداء. (قوله: فيلحق بشهداء أحد في الحكم) أي فيلحق من ذكر من مقتول أهل الحرب والبغي وقطّاع الطريق والمقتول ظلمًا، وبين حكم شهداء أحد بقوله فيدفن بدمه الخ. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۱۷، ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲/۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸) كتاب الجنائز، باب صلاة الشهيد، ط: سعيد.

مصافحہ رخصت کے وقت کرنا جائز ہے

رخصت کے وقت بھی مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۱)

مصافحہ کب مسنون ہے؟

جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو سلام کے بعد دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے۔(۲)

---

(۱) وروی عن قتادة مرسلا قال : قال النبیﷺ : إذا دخلتم بیتا فسلموا علی أهله ، وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . (شرح السنة : (۱۲ / ۲۹۴) باب المصافحة و فضلها و ما قیل فی المعانقة والقبلة ، ط:المکتب الإسلامی دمشق ، بیروت)

مصنف عبد الرزاق : (۱۰/۳۸۹) رقم الحدیث : ۱۹۴۵۰ ، باب التسلیم إذا خرج من بیت ، ط: المکتب الإسلامی بیروت.

شعب الإیمان للبیهقی : (۱۱/۲۳۱) رقم الحدیث : ۸۴۵۹ ، فصل فی سلام من دخل بیته أو بیتا لیس فیه أحد ، ط: مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض .

وعن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول اللهﷺ قال: إذا انتهی أحدکم إلی مجلس فلیسلم فإن بداله أن یجلس فلیجلس ثمّ إذا قام فلیسلم فلیست الأولیٰ بأحق من الآخرة. (جامع الترمذی: (۲/۱۰۰) أبواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم عند القیام والقعود، ط: سعید)

سنن أبی داؤد : (۲/۳۶۱) باب فی السلام إذا قام من المجلس ، ط: حقانیه ملتان .

شعب الإیمان : (۱۱/۲۳۱) فصل فی سلام من خرج من بیته ، رقم الحدیث : ۸۴۶۰ ، ط: مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض .

انظر الحاشیة اللاحقة متّصلًا أیضًا .

(۲) قوله عن قتادة قلت لأنس بن مالک أکانت المصافحة فی أصحاب النبیﷺ قال نعم...... أخرجه الترمذی و قال : حسن ، قال ابن بطال : المصافحة حسنة عند عامة العلماء و قد استحبها مالک بعد کراهته و قال النووی المصافحة سنة مجمع علیها عند التلاقی و قد أخرج أحمد و أبوداؤد والترمذی عن البراء رفعه ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الاّ غفرلهما قبل أن یتفرّقا . (فتح الباری : (۱۱/۵۵) کتاب الاستیذان ، باب المصافحة ، ط: دار المعرفة بیروت)

وفیه سنیة المصافحة عند الملتقی الخ . (تحفة الأحوذی : (۷/۳۲) ماجاء فی المصافحة، رقم الحدیث : ۲۶۵۱ .=

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں جب کبھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ سے سرفراز فرمایا۔(۱) اور مصافحہ سلام کا تتمہ ہے۔(۱)

مصافحہ کی فضیلت

اسلامی اخوت ومحبت کے ساتھ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ

= ☜ المصافحة سنة قديمة متوارثة الک . (البحر الرائق : (۸/ ۲۲۱) كتاب الكراهية ، فصل فى النظر واللمس ، ط: دار المعرفة)

☜ رد المحتار على الدر : (۲/ ۲۳۵) كتاب الجنائز ، مطلب فى دفن الميت ، ط: سعيد .

☜ و فيه أيضًا : (۶/ ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة ، فرع قبيل فصل فى البيع، ط: سعيد.

(۱) عن أيوب بن بشير عن رجل من عمزة أنّه قال : لأبى ذر ...... هل كان رسول الله ﷺ يصافحكم إذا لقيتموه قال : مالقيته قطّ إلا صافحنى و بعث إلى ذات يوم ولم أكن فى أهلى فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سريره فالتزمنى منى فكانت تلك أجود و أجود . (سنن أبى داؤد: (۲/ ۳۶۷) كتاب الأدب ، باب فى المعانقة ، ط: رحمانيه)

☜ مسند أحمد بن حنبل: (۵/ ۱۶۷) رقم الحديث : ۲۱۵۱۴ ، ط: مؤسسة القرطبة القاهرة.

☜ السنن الكبرىٰ للبيهقى : (۷/ ۹۹) باب ما جاء فى معانقة الرجل ، رقم الحديث : ۱۳۹۵۶ ، ط: المجلس دائرة المعارف النظامية فى الهند .

☜ المعجم الأوسط : (۷/ ۲۸۶) رقم الحديث : ۷۵۰۹ ، ط: دار الحرمين القاهرة .

☜ شعب الإيمان : (۱۱/ ۲۹۰) قصة إبراهيم فى المعانقة ، رقم : ۸۵۵۶ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

(۲) وعن ابن مسعود عن النبىّ ﷺ قال من تمام التحية الأخذ باليد . (جامع الترمذى : (۲/ ۱۰۲) أبواب الاستيذان والآداب ، ط: سعيد)

☜ و قال عبد الله بن مسعود : من تمام التحية المصافحة . (شرح السنة : (۱۲ / ۲۹۰) باب المصافحة و فضلها ، ط: المكتب الإسلامى دمشق بيروت .

☜ شعب الإيمان : (۱۱/ ۲۸۳) فصل فى المصافحة والمعانقة ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

☜ مصنف لابن أبى شيبة : (۸/ ۴۳۲) قبيل باب فى مصافحة المشرک ، ط: الدار السلفية الهندية القديمة .

کرتے ہیں تو جدائی سے پہلے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۱)

معانقہ

سفر سے آنے پر معانقہ کرنا مسنون ہے۔(۲)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول الله ﷺ: ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن يفترقا. (جامع الترمذی: (۲/۱۰۲) أبواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی المصافحة، ط: سعید)

سنن أبی داؤد: (۲/۳٦۱) کتاب الأدب، باب فی المصافحة، ط: رحمانیه.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲٦۳) أبواب الآداب، باب المصافحة، ط: قدیمی.

مصنف لابن أبی شیبة: (۸/۴۳۱) فی المصافحة عند السلام، ط: طبعة الدار السلفیة الهندیة القدیمة.

شعب الإیمان: (۱۱/۲۸۰) فصل فیمن کره القیام له تورّعا، رقم الحدیث: ۸۵۴۳، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض.

السنن للبیهقی: (۷/۹۹) باب ماجاء فی مصافحة الرجل، رقم الحدیث: ۱۳۳۴۹، ط: مکتبة دار الباز، مکة المکرمة.

مسند أحمد بن حنبل: (۴/۳۰۳) حدیث البراء بن عازب رضی الله عنه، رقم الحدیث: ۱۸۷۲۱، ط: مؤسسة قرطبة، قاهرة.

(الا غفر لهما) ..... والذی یکفر بالأعمال الصالحة صغائر الذنوب المتعلقة بحق الله سبحانه و تعالیٰ. (دلیل الفالحین لطریق ریاض الصالحین: (۶/۱۸۰) مؤلف: محمد علی بن محمد بن علان بن ابراهیم البکری الصدیقی الشافعی (۱۰۵۷ھ م)

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قدم زید بن حارثة المدینة و رسول الله ﷺ فی بیتی فأتاه فقرع الباب فقام إلیه رسول الله ﷺ عریانًا یجر ثوبه والله مارأیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبّله. (مشکاة المصابیح: (۲/۴۰۲) باب المصافحة والمعانقة، ط: قدیمی)

جامع الترمذی: (۲/۱۰۲) أبواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی المعانقة والقبلة، ط: سعید.

شرح السنة: (۱۲/۲۹۰) باب المصافحة و فضلها، ط: المکتبة الاسلامی دمشق بیروت.

وعن الشعبی أنّ النبیّ ﷺ تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمه و قبل ما بین عینیه.

أبوداؤد: (۲/۳٦۲) کتاب الادب، باب فی القبلة ما بین العینین، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

و قال الشعبی: کان أصحاب النبیّ ﷺ یصافح بعضهم بعضًا، وإذا جاء أحدهم من سفر، عانق صاحبه، وقدم سلمان فدخل المسجد فقام إلیه أبودرداء فالتزمه. (شرح السنة: (۱۲/۲۹۲) باب المصافحة و فضلها، ط: المکتب الاسلامی دمشق بیروت) =

سفر کے بغیر بھی اکرام، تعظیم اور الفت ومحبت کی بنا پر معانقہ کرنا جائز ہے، لیکن قمیص یا چادر کے بغیر معانقہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

معانقہ کرنا

سفر سے واپس آنے والے کے ساتھ معانقہ کرنا جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت یا کراہت نہیں ہے۔

عرصہ کے بعد ملاقات ہونے یا سفر سے واپس آنے کے مواقع پر معانقہ کرنا (بغل گیر ہو کر ملنا) مسنون اور مستحب ہے۔

= و فيه أيضًا : فأما المأذون فيه ، فعند التوزيع ، وعند القدوم من السفر ، وطول العهد بالصاحب و شدة الحب في الله ومن قبل فلا يقبل الفم ، ولكن اليد والجبهة . (شرح السنة : (۲۹۳/۱۲) ط: المكتب الاسلامي دمشق)

و كان يعتنق القادم من سفر ، ويقبّله إذا كان من أهله ، قال الشعبي : كان أصحاب رسول الله ﷺ إذا قدموا من سفر تعانقوا . (مختصر زاد المعاد : (۱۴۸/۱) فصل في هدى ﷺ في آداب السفر ، ط: مكتبة المدينة)

(۱) (وكره) تحريما قهستاني...... (و) وكذا (معانقته في إزار واحد) و قال أبويوسف لابأس بالتقبيل والمعانقة في إزار واحد (ولو كان عليه قميص أو جبة جاز) بلا كراهة بالاجماع وصححه في الهداية وعليه المتون الخ. وفي الشامية: (قوله: وكذا معانقته) قال في الهداية: ويكره أن يقبل الرجل فم الرجل أو يده أو شيأ منه أو يعانقه وذكر الطحاوي : أن هذا قول أبي حنيفةؒ و محمدؒ، و قال أبويوسفؒ: لابأس بالتقبيل والمعانقة لما روى أن عليه الصلاة والسلام عانق جعفرا حين قدم من الحبشة و قبله بين عينيه، ولهما ما روى أنّه عليه الصلاة والسلام نهى عن المكامعة؟ وهي المعانقة "وعن المكاعمة" وهي التقبيل، ومارواه محمول على ما قبل التحريم، قالوا الخلاف في المعانقة في إزار واحد أمّا إذا كان على قميص أو جبة لابأس به بالاجماع وهو الصحيح، ووفق الشيخ أبو المنصور بين الاحاديث فقال: المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة، وعبر عنه المصنف بقوله: في إزار واحد فإنّه سبب يفضي إليها فأما على وجه البر والكرامة إذا كان عليه قميص واحد فلابأس به الخ. (الدر مع الرد: (۳۸۰/۶، ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء و غيره، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۹۸/۸) كتاب الكراهية ، فصل في النظر واللمس ، ط: سعيد .

الهندية: (۳۶۹/۵) كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون في ملاقات الملوك الخ، ط: رشيديه.

جس معانقہ اور ہاتھ و پیشانی کو چومنے سے کسی برائی میں مبتلا ہوجانے یا شک وشبہ کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو، یا بے جا خوشامد اور تعظیم کے طور پر ہو وہ مکروہ ہے۔(۱)

معتدہ اگر سفر کر کے چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

معتدہ کے لئے عدت کے دوران شرعی عذر کے بغیر ایک جگہ سے منتقل ہوکر دوسری جگہ جانا جائز نہیں، تاہم اگر وہ عدت کے دوران دوسری جگہ منتقل ہوکر چلی گئی تو ایسی صورت میں جہاں وہ گئی ہے اگر وہ جگہ قابل اطمینان ہے تو بقیہ عدت وہیں گزارے اب وہاں سے دوبارہ شرعی عذر کے بغیر منتقل ہونا یا پہلی جگہ واپس جانا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) (وکره) تحريما قهستاني (تقبيل الرجل) فم الرجل أو يده أو شيأ منه وكذا تقبيل المرأة المرأة عند لقاء أو وداع قنية، وهٰذا لو عن شهوة وأمّا على وجه البر فجائز عند الكل خانية وفي الاختيار عن بعضهم لابأس به إذا قصد البر وأمن الشهوة كتقبيل وجه و فمه و نحوه. (و) كذا (معانقته في إزار واحد) ...... الخ وتحته في الشامية: (قوله: وكذا معانقته) ...... و وفق الشيخ أبو منصور بين الاحاديث فقال: المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة. (الدر مع الرد: (۳۸۰/۶، ۳۸۱) كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۹۸/۸) كتاب الكراهية، فصل في النظر واللمس، ط: سعيد.

الهندية: (۳۶۹/۵) كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون في ملاقات الملوك الخ، ط: رشيديه.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۴۰۸/۳) كتاب الحظر والإباحة، باب فيما يكره من النظر والمس للاقارب والأجانب ومالايكره، ط: رشيديه.

(۲) (وتعتدان) أى معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف مالها أو لاتجد كراء البيت) ونحو ذٰلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه. (الدر المختار مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الّذي يضاف إليها بالسكنىٰ حال وقوع الفرقة والموت...... وإذا انتقلت لعذر يكون سكناها في البيت الّذي انتقلت إليه بمنزلة كونها في المنزل الّذي انتقلت منه في حرمة الخروج عنه كذا في البدائع. (الهندية: (۵۳۵/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه) =

مغرب پڑھ کر ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا۔ جہاز مغرب کی طرف اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس پر مغرب کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مغوی

''اغوا شدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۴/۱)

= الحرة المسلمة في عدة الطلاق أو فرقة سوى الموت لاتخرج ليلًا ولانهارًا إلا لضرورة من خوف انهدام أو حرق أو ضياع والمتوفى عنها زوجها تخرج بالنهار لحاجة إلى النفقة ولاتبيت إلا في بيت زوجها...... والمعتبر في ذلك البيت الذى تسكن فيه قبل الفرقة...... وكذا إذا خافت على متاعها في ذلك البيت ثم لاتخرج بعد ذلك عن المكان الذى انتقلت إليه. (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۵۵۳/۱) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشيديه)

وفي الجامع الصغير المطلقة تعتد في بيت كانت قبل الفرقة فيه ولاتخرج ليلا ولا نهارا في العدة والمتوفى عنها زوجها تخرج نهارا والمختلعة على أن لانفقة لا اختلف المشايخ رحمهم الله فيها. وإذا بانت فوجب الاعتداد في بيت الزوج لابد من حائل بينها و بين الزوج فإن كان الزوج فاسقا تخرج من منزله ويسكن منزلًا آخر ثم لايخرج من ذلك المنزل حتى تنقض عدتها الخ. (خلاصة الفتاوى: (۱۱۹/۲) كتاب الطلاق، الفصل الثامن في العدة، الجنس الثالث، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

(۱) ووقت العصر منه إلى قبيل الغروب فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت الظاهر نعم، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (قوله: الظاهر نعم) بحث صاحب النهر حيث قال: ذكر الشافعية أن الوقت يعود ...... قلت على أن الشيخ اسماعيل رد ما بحثه في النهر تبعا للشافعية بأن صلاة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاءً ورجوعها لايعيدها أداءً و ما في الحديث خصوصية على رضى الله عنه كما يعطيه قوله عليه الصلاة والسلام أنه كان في طاعتك و طاعة رسولك اهـ. قلت ويلزم على الأوّل بطلان صوم من أفطر قبل ردّها وبطلان صلاة المغرب لوسلمنا عود الوقت بعودها للكل. والله أعلم. (رد المحتار: (۳۶۰/۱) كتاب الصلاة، مطلب لوردت الشمس بعد غروبها، ط: سعيد)

أحسن الفتاوى: (۶۹/۴، ۷۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا، ط: سعيد.

مقصد سفر پورا ہو جائے

''سفر کا مقصد پورا ہو جائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۸۲)

مقیم امام کا قعدۂ اولیٰ رہ گیا

اگر مسافر ایسے امام کے پیچھے اقتداء کرے جو مقیم ہو تو وہ مسافر بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے چار رکعت پڑھے گا، اب اگر امام نے سہواً قعدۂ اولیٰ کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو کرنے کے بعد جس طرح مقیم امام کی نماز ہو جائے گی اسی طرح مسافر مقتدی کی نماز بھی پوری ہو جائے گی، کیونکہ مقیم امام کے پیچھے اقتداء کرنے سے مسافر مقتدی کے قعدۂ اولیٰ کی فرضیت ختم ہو کر واجب کا درجہ لے لیتی ہے، اس لئے امام کے سجدہ سہو سے مقتدی کی نماز بھی پوری اور مکمل ہو جائے گی۔(۱)

---

(۱) ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتم لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية كما تتغير نية الإقامة لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت و فرض المسافر قابل للتغير حال قيام الوقت كنية الإقامة فيه وإذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله...... ثم في اقتداء المسافر بالمقيم إذا لم يجلس الإمام قدر التشهد في الركعتين عامدا أو ساهيا و تابعه المسافر فقد قيل تفسد صلاة المسافر، و قيل لاتفسد كذا في السراج الوهاج. والفتوى على عدم الفساد لأن صلاته صارت أربعا بالتبعية الخ.(البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم الخ. وتحته في الشامية: (قوله: فيصح في الوقت و يتم) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت...... حتى لو تركها الإمام ولو عامدا و تابعه المسافر لاتفسد صلاته على ماعليه الفتوى، وقيل تفسد كذا في السراج ولا وجه له يظهر. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أولها أو في آخرها ...... وإن قام الإمام إلى الثالثة ولم يقعد و تابعه المسافر قيل تفسد صلاته بترك القعدة والصحيح أنه لاتفسد. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۰/۲، ۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

مقیم امام کے پیچھے مسافر قضا نماز میں اقتدا کیوں نہیں کرسکتا

''مسافر مقیم امام کے پیچھے قضا نماز میں اقتدا کیوں نہیں کرسکتا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۸۷)

مقیم امام کے پیچھے مسافر نیت کیسے کرے

''مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۸۸)

مقیم بقیہ نماز کیسے پوری کرے؟

اگر امام مسافر اور مقتدی مقیم ہیں تو جب امام دو رکعت پر سلام پھیر دے گا تو مقیم مقتدی سلام نہیں پھیریں گے بلکہ کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پوری کریں گے، اور بقیہ دو رکعتیں پوری کرتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھیں گے بلکہ سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے میں جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت خاموش کھڑے رہ کر رکوع کریں گے اور اللہ اکبر، سمع اللہ لمن حمدہ، اور ربنا لک الحمد کہیں گے۔(۱)

= الهندية: (۱/۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.
خلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.
بدائع الصنائع: (۱/۹۹) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.
اوترك الامام القعود الاول لان القعدة صارت واجبة في حقه ايضا فلا يبطل فرضه بتركها وعليه الفتوى. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (۲/۱۶) كتاب الصلاة، باب صلوة المسافر. ط: مكتبه غوثية، ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)
المحيط البرهاني: (۲/۴۲۱) كتاب الصلوة، الفصل الثاني والعشرون صلوة السفر ومما يتصل بهذا الفصل المقيم والمسافر اذا امّ احدهما صاحبه، ط: ادارة القرآن.

(۱) وفي الهداية: وإذا صلى المسافر بالمقيم ركعتين سلم وأتم المقيمون صلاتهم لأن المقتدى التزم الموافقة في الركعتين فينفرد في الباقي كالمسبوق إلا أنه لايقرأ في الأصح لأنه مقتد تحريمة لافعلا والفرض صار مؤدى فيتركها احتياطا بخلاف المسبوق لأنه أدرك قراءة نافلة فلم يتأد الفرض فكان الإتيان أولىٰ. (البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

مقیم بننے کے لئے چھ شرائط ہیں

۱۔اقامت کی نیت کرنا۔(۱)

۲۔مسافر عملی طور پر سفر ختم کردے،اگر چلتا رہا،سفر کرتا رہا تو اقامت کی نیت صحیح نہیں ہوگی،اگر ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے لیکن سفر ابھی تک جاری ہے تو مقیم نہیں بنے گا اور قصر

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبی کبیر :(ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر،ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

بدائع الصنائع: (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوى : (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية : (۲۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۱) (أو ينوى) ولو في الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا لإقامة نصف شهر حقيقة أو حكما ...... (بموضع) واحد (صالح لها). (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وفي المجتبى : لايبطل السفر إلا بنية الإقامة. (البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي.

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

بدائع الصنائع : (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

کرنا واجب رہے گا۔(۱)

۳۔وہ جگہ جہاں ٹھہرنے کی نیت کی ہے، ٹھہرنے کے قابل ہو، چنانچہ اگر کسی صحرا (جنگل) میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا جہاں ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے یا کوئی ویران جزیرہ یا سمندر ہے، تو مقیم نہیں بنے گا قصر کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذٰلک (سنين). وفى الرد: (قوله: ولم ينوها) وكذ إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر لأن حالته تنافى عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وقيد بنية الإقامة ؛ لأنّه لو دخل بلدا ولم ينو أنه يقيم فيها خمسة عشر يوما وإنما يقول غدا أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتى بقى على ذٰلک سنين قصر ، وفى المجتبى : والنية إنما تؤثر بخمس شرائط : أحدها ترک السير حتى لونوى الإقامة وهو يسير لم يصح الخ . (البحرالرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاةالمسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) وأما المكان الصالح للإقامة فهو موضع اللبث والقرار فى العادة نحو الأمصار والقرى ، وأما المفازة والجزيرة والسفينة فليست موضع الإقامة حتى لو نوى الإقامة فى هٰذه المواضع خمسة عشر يوما لايصير مقيما. (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط:سعيد)

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فتاوٰى قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشيةالطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۰) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوٰى: (۱۹۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، =

لیکن اگر شرعی مسافت کی مقدار جانے سے پہلے جنگل وغیرہ میں اقامت کی نیت کرلی تو اس صورت میں مقیم ہوجائے گا۔(۱)

۴۔ جہاں ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ ایک ہی مقام ہو، اگر دو شہروں میں جن میں سے کسی ایک شہر کی تعیین نہیں کی گئی، قیام کی نیت کی ہے تو مقیم نہیں بنے گا اور قصر کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية : (۲/ ۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع ، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(۱) أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما وإن كان في المفازة. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط : رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/ ۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيه الإقامة ، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(۲) (ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بإحداهما)...... وكذا تصح إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت. وتحته في الشرح: (قوله: لم يعين المبيت بإحداهما) أما إذا عينه، بأن نوى أن يقيم الليل في احداهما و يخرج بالنهار إلى الموضع الآخر، فإذا دخل أوّلا الموضع الّذي عزم على الإقامة فيه بالنّهار لم يصر مقيما أي حتى يدخل الموضع الّذي نوى المبيت فيه، وإن دخل أوّلا الموضع الّذي عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيما، ثم بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافرا لأن موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه...... (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/ ۱۳۹ ، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر،ط: رشيديه.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۲/ ۱۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .=

۵۔نیت کرنے والا اپنے ارادہ کا مختار ہو،اگر کسی تابع اور ماتحت نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت درست نہیں ہوگی اور اس وقت تک نماز پوری پڑھے گا جب تک کہ اصل متبوع کی نیت کے بارے میں معلوم نہ ہو۔(۱)

۶۔کم از کم مسلسل پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس درمیان مسافت شرعی کی مقدار سفر کی نیت نہ ہو۔(۲)

= الهنـدية : (١٣٩/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان المواضع ، ط: رشيديه.

البحرالرائق: (١٣٢/٢) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (١٢٦/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

(١) والنية إنما تؤثر ...... والاستقلال بالرأى . (البحرالرائق: (١٣١/٢) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (١٣٩/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٤٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(والمعتبر نية المتبوع) لأنه الأصل (لا التّابع كامرأة) الخ . (الدر مع الرد : (١٣٣/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد

الأصل فى هذ أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه الخ . (التاتارخانية : (١٠/٢) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان من لايصير مقيما بنية إقامة الخ ، ط: قديمى .

(٢) (أو ينوى إقامة نصف شهر ببلد أو قرية) ...... (و قصر إن نوى أقل منه) الخ و تحته فى الشرح : شروط إتمام الصلاة ستة : النية والمدّة ...... الخ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٤٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبى كبير : (ص: ٥٣٩) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الدر مع الرد : (١٢٥/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

البحرالرائق: (١٣١/٢) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (٨/٢) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (١٣٩/١) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

نوٹ! مسافر اپنے وطن اصلی میں داخل ہوتے ہی فوراً مقیم بن جاتا ہے خواہ ایک منٹ کے لئے داخل ہوا اور پھر فوراً واپس جانے کی نیت ہو۔(۱)

مقیم کا قضا نماز میں مسافر امام کی اقتدا کرنا

مقیم کے لئے وقت گزرنے کے بعد قضا نماز مسافر امام کی اقتدا میں پڑھنا جائز ہے البتہ امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعت سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بغیر پڑھے گا یعنی قراءت کی مقدار خاموش کھڑا رہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔(۲)

(۱) (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر . وفي الشاميه : (قوله : حتى يدخل الخ) أي الذي فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة لأن مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى نية . (الدر مع الرد : (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) وأمّا اقتداء المقيم بالمسافر فيصح في الوقت و خارج الوقت لأن صلاة المسافر في الحالتين واحدة والقعدة فرض في حقه نفل في حق المقتدي واقتداء المتنفل بالمفترض جائز في كل صلاة فكذا في بعضها فهو الفرق ثم إذا سلم الإمام على رأس الركعتين لايسلم المقيم لأنه قد بقي عليه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولكنه يقوم و يتمها أربعا . ولا قراءة على المقتدي في بقية صلاته . (بدائع الصنائع : (۱۰۲/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

(وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فإذا قام) المقيم (إلى الإتمام لايقرأ) ولايسجد للسهو (في الأصح) لأنه كاللاحق . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق :(۱۳۵/۲) باب المسافر ،ط : سعيد . =

مقیم کا مسافر امام کی اقتدا کرنا

مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے، خواہ ادا نماز ہو یا قضا، اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی پر لازم ہوگا کہ اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کر لے، اور اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت میں جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت خاموش کھڑا رہے اس لئے کہ یہ لاحق ہے یعنی شروع سے امام کے ساتھ شریک ہے اور قعدہ اولیٰ اس مقتدی پر راجح قول کے مطابق فرض نہیں ہے۔(۱)

= ولو أن مسافرا صلى ركعة من العصر فغربت الشمس فجاء مقيم واقتدى به في هذه الحالة صح اقتداؤه فصار داخلا في صلاته والجملة في ذلك أن اقتداء المقيم بالمسافر جائز في الوقت و خارج الوقت إذا اتفق الفرضان، واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت، وفي الفتاوى العتابية: ويصير أربعا، ولايجوز خارج الوقت الخ. (التاتارخانية: (۲/۲۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۱) (وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فإذا قام) المقيم (إلى الإتمام لايقرأ) ولايسجد للسهو (في الأصح) لأنه كاللاحق والقعدتان فرض عليه و قيل لا، قنية. و في الر: (قوله: و قيل لا) أي قيل: إن القعدة الأولىٰ ليست فرضا عليه. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۲) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲/۲۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

مقیم کو مسافر امام کے پیچھے ایک رکعت ملی

اگر مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں سے ایک رکعت ملی ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت خالی پڑھ کر قعدہ کرے اور التحیات پڑھے، پھر اٹھ کر ایک رکعت خالی پڑھے اور آخری رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ لاحق اور مسبوق دونوں کے حکم میں ہے۔(۱)

نوٹ: خالی پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کی مقدار تک خاموش کھڑا رہے پھر اس کے بعد اللّٰہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔

مقیم کی امامت افضل ہے یا مسافر کی

اگر مقتدیوں میں مسافر اور مقیم دونوں ہیں، تو دونوں میں سے ہر ایک کی امامت درست ہے، البتہ مقیم کو امام بنانا بہتر اور افضل ہے، کیونکہ مسافر کی امامت پر ناواقف مقتدی کی نماز فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔(۲)

---

(۱) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث، وصلاة خوف و مقيم ائتم بمسافر ...... وحكمه (أي اللاحق) كمؤتم فلايأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية إقامة، ويبدأ بقضاء مافاته عكس المسبوق ثم يتابع إمامه إن أمكنه إدراكه وإلا تابعه، ثم صلى ما نام فيه بلاقراءة، ثم ما سبق به بها إن كان مسبوقا أيضًا، ولو عكس صح وأثم لترك الترتيب. (الدر المختار مع الرد: (۱/۵۹۴ـ ۵۹۶) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد)

☐ عزيز الفتاوىٰ: (ص: ۲۳۶) كتاب الصلاة، فصل في الاقتداء، ط: دار الاشاعت كراچی.

☐ البحر الرائق: (۱/۳۵۶) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۱/۱۷۵) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان من يجب عليه سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) واختلف في المسافر مع المقيم قيل هما سواء، و قيل: المقيم الأولىٰ. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۲۴۴) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ جماعة في دار اضياف يريد أن يتقدم واحد ينبغي أن يتقدم المالك فإن قدم المالك واحدا منهم لعلمه و كبره فهو أفضل وفي الملتقط: إذا تقدم أحدهم جاز؛ لأن الظاهر أن المالك =

لیکن اگر ان میں زیادہ متقی اور پرہیز گار مسافر ہو تو اس کو امام بنانا بہتر ہوگا۔(۱)

مقیم مدت ختم ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا

اگر کسی مقیم کو وضو کر کے موزے پہننے کے بعد ایک دن اور ایک رات کی مدت پوری ہونے سے پہلے سفر میں نکلنا پڑا اور وہ شرعی مسافر ہو گیا تو اس صورت میں اس کو مسافر کی مدت پوری کرنے کی اجازت ہوگی، مثلاً بارہ گھنٹے گزرنے کے بعد مقیم مسافر ہو گیا تو ۷۲ گھنٹوں میں سے بقیہ ساٹھ ۶۰ گھنٹے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۲)

= إذا لضيفه إكراما له. وفي الجامع الجوامع: صاحب البيت أولىٰ إلا أن يكون معه ذو سلطان أو قاض.
(الفتاوىٰ التاتارخانية: (۴۳۷/۱) كتاب الصلاة، الفصل السادس في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: قديمي)

☜ واختلف في المسافر مع المقيم ...... و قيل المقيم أولىٰ و ينبغي ترجيحه كما لايخفىٰ.
(البحر الرائق: (۳۴۸/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

☜ الدر مع الرد: (۵۵۸/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

(۱) فالأعلم أحق بالإمامة ثم الأقرأ (ثم الأورع). (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۴۳) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ خلاصة الفتاوىٰ: (۱۴۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

☜ التاتارخانية: (۴۳۶/۱) كتاب الصلاة، الفصل السادس في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: قديمي.

☜ الأصل: أن بناء الإمامة على الفضيلة والكمال فكل من كان أكمل و أفضل فهو أحق بها.
(البحر الرائق: (۳۴۴/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۱۳) فصل في الإمامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☜ الدر المختار مع الرد: (۵۵۷/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۸۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، ط: رشيديه.

(۲) (مسح مقيم) بعد حدثه (فسافر قبل تمام يوم وليلة) فلو بعده نزع (مسح ثلاثاً). وفي الرد: (قوله: مسح ثلاثاً) أي تمم مدة السفر لأن الحكم الموقت يعتبر فيه آخر الوقت. (الدر مع الرد: (۲۷۸/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۱۷۹/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

☜ التاتارخانية: (۲۰۹/۱) كتاب الطهار، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمي. =

مقیم، مسافر امام کے پیچھے قعدہ میں شریک ہوا

اگر مقیم مقتدی، مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز کے قعدہ میں شریک ہوا تو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے بغیر پڑھے یعنی کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع میں چلا جائے، اور آخری دو رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ شخص مسبوق لاحق ہے۔(۱)

مقیم، مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے ظہر، عصر اور عشاء میں چار رکعت کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ اس کے ذمہ میں چار رکعت فرض ہیں، دو رکعت مسافر امام کے ساتھ اور دو رکعت

= حلبی کبیر : (ص: ۱۱۱) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

خلاصة الفتاوی : (۱/۳۱) وأما مسائل مسح الخفین ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندیه: (۱/۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه .

(۱) ولا یقرأ المؤتم المقیم فیما یتمه بعد فراغ إمامه المسافر فی الأصح ؛ لأنّه أدرک مع الإمام أوّل صلاته ، و فرض القراءة قد تأدی بخلاف المسبوق . (مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

(واللاحق من فاتته) الرکعات (کلها أو بعضها) لکن (بعد اقتدائه) بعذر کغفلة و زحمة و سبق حدث ، وصلاة خوف و مقیم ائتم بمسافر ...... وحکمه (أی اللاحق) کمؤتم فلایأتی بقراءة ولا سهو ولا یتغیر فرضه بنیة إقامة ، ویبدأ بقضاء مافاته عکس المسبوق ثم یتابع إمامه إن أمکنه إدراکه وإلا تابعه ، ثم صلی ما نام فیه بلاقراءة ، ثم ما سبق به بها إن کان مسبوقا أیضًا ، ولو عکس صح وأثم لترک الترتیب . (الدر المختار مع الرد : (۱/۵۹۴ ـ ۵۹۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، مطلب فی أحکام المسبوق والمدرک واللاحق ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱/۳۵۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/۱۷۵) کتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بیان من یجب علیه سجود السهو ، ط: سعید.

امام کے سلام کے بعد پڑھے گا۔(۱)

مقیم مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہو گیا

''مسبوق مقیم پر سہو سجدہ واجب ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۱/۲)

مقیم مقتدی نے مسافر امام کے ساتھ سہو کا سلام پھیر دیا

مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے مسبوق کی طرح ہوتا ہے۔(۲)

جس طرح مسبوق کے لئے امام کے سہو سجدہ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا صحیح نہیں اسی طرح مقیم مقتدی کے لئے بھی مسافر امام کے سہو سجدہ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا

---

(۱) وأمّا اقتداء المقيم بالمسافر فيصح في الوقت و خارج الوقت لأن صلاة المسافر في الحالتين واحدة و القعدة ثم إذا سلم الإمام على رأس الركعتين لايسلم المقيم لأنه قد بقي عليه شطر الصلاة فلو سلم لفسدت صلاته ولكنه يقوم و يتمها أربعا لقوله ﷺ: أتموا ياأهل مكة فإنا قوم سفر. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۳) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

ولابدّ من التعيين عند النية ...... لفرض أنّه ظهر أو عصر ...... و واجب أنه وتر أو نذر ...... دون تعيين عدد ركعاته لحصولها ضمنا فلايضر الخطأ في عددها. (الدر مع الرد: (۱/۴۱۸-۴۲۰) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۲۸۲) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۲۱۸) فصل: في النية، ط: نعمانيه كوئته.

(۲) والمقيم خلف المسافر حكمه حكم المسبوق في سجدتي السهو. (الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الإمام، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱/۵۳۷) كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

درست نہیں لہذا اگر مقیم مقتدی نے قصداً یہ سمجھ کر سلام پھیرا کہ جس طرح امام پر سجدہ سہو کا سلام پھیرنا ضروری ہے اسی طرح مجھ پر بھی ضروری ہے، تو اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر بھول سے سلام پھیر دیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی البتہ سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۱)

مقیم نے بے وضو نماز پڑھ لی

اگر کسی مقیم نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیا پھر اس کو یاد آیا کہ ظہر اور عصر کی نمازیں بے وضو پڑھی ہیں، تو ظہر کی چار رکعت اور عصر کی دو رکعت قضا کرے۔(۲)

---

(۱) (قوله : والمسبوق يسجد مع إمامه) قيد بالسجود لأنه لايتابعه فى السلام بل يسجد معه ويتشهد فإذا سلم الإمام قام إلى القضاء، فإن سلم فإن كان عامدا فسدت وإلا لا، ولا سجود عليه إن سلم سهوا قبل الإمام أو معه، وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردًا حينئذٍ بحر ...... (قوله ولو سها فيه) أى فيما يقضيه بعد فراغ الإمام يسجد ثانيا لأنه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه . (رد المحتار : (۸۲/۲، ۸۳) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

ثم المسبوق إنّما يتابع الإمام فى السهو لا فى السلام فيسجد معه و يتشهد فإذا سلم الإمام قام إلى القضاء فإن سلم فإن كان عامدا فسدت وإلا فلا ولا سجود عليه إن سلم قبل الإمام أو معه وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردا حينئذٍ. (البحر الرائق: (۱۰۰/۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

(ومنها) أنه يتابع الإمام فى السهو ولايتابعه فى التسليم والتكبير والتلبية، فإن تابعه فى التسليم والتلبية فسدت . (الهندية : (۹۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الإمامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱۷۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فى السهو فى الصلاة، جنس آخر فى المقدمة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) وفائتة السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعا والمعتبر فيه آخر الوقت . (قوله : والمعتبر فيه آخر الوقت) أى المعتبر فى وجوب الأربع أو الركعتين عند عدم الأداء فى أوّل الوقت الجزء الاخير من الوقت وهو قدر ما يسع التحريمة فإن كان فيه مقيما وجب عليه أربع وإن كان مسافرا فركعتان ولو صلى الظهر والعصر وهو مقيم ثم سافر قبل غروب الشمس والمسئلة بحالها يصلى الظهر أربعا والعصر ركعتين . (البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

کیونکہ یہ شخص ظہر کے وقت مقیم تھا اور عصر کے آخری وقت میں مسافر تھا، مقیم پر چار اور مسافر پر دو رکعت فرض ہوتی ہیں، اور جیسے فرض ہوتی ہے ویسے ہی ادا کرنا لازم ہے۔(۱)

مقیم نے روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر شروع کیا

اگر کسی مقیم نے رات میں روزہ رکھنے کی نیت کرلی، پھر سفر کا آغاز اس طرح کیا کہ صبح صادق سے پہلے وطن کی آبادی سے نکل گیا، تو ایسا شخص اگر روزہ نہ رکھے اور افطار کرلے تو گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

= خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۲٦) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في المتفرقات ، ط: قديمي .

(۱) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضائها...... ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة الّتي فاتت عنه إلا لعذر و ضرورة فيقضي مسافر في السفر مافاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعا والمقيم في الإقامة مافاته في السفر منها ركعتين والقضاء فرض في الفرض و واجب في الواجب و سنة في السنة. (الهندية:(۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۷۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/٦٦) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

(۲) (وللمسافر) الّذي أنشأ السفر قبل طلوع الفجر إذ لا يباح له الفطر بإنشائه بعد ما أصبح صائمًا بخلاف ما لو حلّ به مرض بعده فله (الفطر) لقوله تعالىٰ : ﴿ فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدة من أيّام أخر ﴾ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۵٦۴ ، ۵٦۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۲/۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۱ـ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۹۴) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم فساد الصوم ، ط: سعيد . =

اور اگر رات میں روزہ رکھنے کی نیت کی، پھر صبح صادق ہونے کے بعد سفر کا آغاز کیا تو اب روزہ توڑنا جائز نہیں، لیکن اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مقیم نے مدت پوری کرنے کے بعد سفر کیا

اگر مقیم نے موزہ پہننے کے بعد ایک دن ایک رات کی مدت پوری کرنے کے بعد سفر کیا تو موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھوکر وضو کرے گا۔(۲)

= خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

وفيه أيضًا: (۱/۲٦۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

الهندية: (۱/۲۰٦) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّذى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

(۱) منها السفر الّذى يبيح الفطر وهو ليس بعذر فى اليوم الّذى أنشأ السفر فيه كذا فى الغياثية. فلو سافر نهارا لايباح له الفطر فى ذٰلك اليوم وإن أفطر لاكفارة عليه بخلاف مالو أفطر ثمّ سافر كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۲۰٦) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۵۷) كتاب الصوم، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم، نوع منه، ط: المكتبة الحبيبية كوئته.

(يجب على المقيم إتمام) صوم (يوم منه) أى رمضان (سافر فيه) أى فى ذٰلك اليوم (و) لكن (لاكفارة عليه لو أفطر فيهما) للشبهة فى أوّله و آخره. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

(۲) وإذا استكمل مسح الإقامة ثم سافر ينزع خفيه ويغسل رجليه كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۳۳، ۳۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفن، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۹) الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۱/۸) كتاب الطهارة، مطلب فى بيان مدة المسح، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع فى المسح، =

پھر موزہ پہنے گا اور مسافر ہونے کی وجہ سے تین دن تین رات تک مسح کر سکے گا۔(۱)

مقیم واپسی میں مسافر بن گیا

''سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۸۰)

مقیم ہے دو شہر میں

۱۔''دو شہروں میں مقیم ہے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۱)

۲۔''سفر کے دوران وطن سے گزرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۱۷)

مکان

''زمین'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۶۰)

مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہو جائے

اگر عورت کے محرم یا شوہر کے ساتھ مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد محرم یا شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس دور کی مشکلات، پریشانی اور مجبوری کی وجہ سے محرم وغیرہ کے بغیر بھی حج

= وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

البحر الرائق : (۱/ ۱۷۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم و ليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليها هكذا في المحيط . (الهندية : (۱/ ۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۱/ ۲۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱/ ۱۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۷) فصل في المسح على الخفين ، ط: سليل اكيڈمی لاهور .

کر لے، کیونکہ یہ معذور ہے۔ (۱)

ملازمت کی جگہ

☆ ......بعض سرکاری ملازمین اپنے بیوی بچوں کو ملازمت کی جگہ میں مستقل طور پر رکھتے ہیں پھر وہاں سے مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہیں، یہ لوگ جب اپنے بیوی بچوں کی قیام گاہ پر پہنچیں گے مقیم ہو جائیں گے۔ (۲)

---

(۱) نوٹ: مکہ معظمہ میں محرم کیساتھ عدت پوری کی جاسکے تو فبہا ورنہ بحفاظت وطن میں آجانا چاہیے، بحالت موجودہ محرم کے ساتھ بھی حج کے لیے عرفات جانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ منها العدة فلو اهلت بالحج فطلقها زوجها ولزمتها العدة صارت محصرة ولو مقيمة أو مسافرة معها محرم۔ (شامیة: (۵۹۰/۲) کتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعید) ممکن ہو تو ایک سال رہ کر حج کر کے آئے یا آئندہ سال حج کے لیے واپس جائے عذر شرعی کی وجہ سے نہ جا سکے تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ یہ اصل مسئلہ ہے۔ مگر چونکہ حکومت کی جانب سے قانون سخت ہو گئے ہیں اور نا قابل برداشت دشواریوں کا سامنا ہے اس لیے کتاب ''زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک'' میں لکھا ہے کہ: ''اگر چہ مکہ معظمہ ہی میں ہو تو عرفات پر نہ جائے بلکہ عمرہ کے افعال بجالا کر حلال ہو اور چاہے تو فوت ہوتے وقت وقوف عرفہ کے حلال ہو جائے، اس مسئلہ میں بہت ہی مشکل پیش آوے گی...... تو یہ بھی اسی طرح معذور سمجھی جاوے جیسے بوادی (جنگل) وغیرہ میں جہاں اقامت مشکل ہو تو مکہ مکرمہ کو چلی جانے کا جواز ہے تو اب اس حالت میں عرفات پر حج کرنے کو جائے تو عذر ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کو نہایت مشکل پیش آوے گی۔ اگر افعال عمرہ بجالا کر حلال ہوگئی تو پھر حج کی قضاء کرنی لازم ہوگی پھر اس کے لیے وہاں رہنا یا واپس آنا نہایت دشوار ہوگا۔ واللہ اعلم۔ کسی کتاب معتبر میں اس کے متعلق جواز کی گنجائش نظر سے گزری تھی، لیکن اب بہت تلاش کرنے سے بھی نہیں ملی، غالباً کبیر میں کہیں عبارت تھی۔ تأمل۔ (زبدۃ المناسک: (ص: ۲۴، ۲۵)

🗀 فتاوی رحیمیہ: (۶۱/۸، ۶۲) (سوال: ۶۳) مکہ مکرمہ پہنچ کر شوہر کا انتقال تو بیوی کیا کرے؟ کتاب الحج، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ويبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء (السفر) و تحته في الشامية: (قوله: و يبطل وطن الإقامة) يسمى أيضًا الوطن المستعار و الحادث وهو ما خرج إليه بنية إقامة نصف شهر سواء كان بينه و بين الأصلي مسيرة سفر أو لا...... (قوله: بمثله) أي سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا قهستاني. (قوله: و بالوطن الأصلي) كما إذا توطن بمكة نصف شهر ثمّ تأهل بمنى. أفاده القهستاني. (قوله: و بإنشاء السفر) أي منه و كذا من غيره إذا لم يمر فيه عليه قبل مسيرة مدة السفر الخ. (الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗀 الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗀 حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. =

سفر کی صورت میں راستہ میں قصر کریں گے۔(۱) لیکن ملازمت کے شہر میں آکر پوری نماز پڑھیں گے۔

☆......اگر کسی آدمی کی ملازمت اپنے وطن سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے اور وہاں جا کر مکان کرایہ پر لے کر رہتا ہے، اور گھر کا ضروری سامان بھی رکھتا ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے، تو وہاں پہنچ کر یہ آدمی مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

= البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة ، مطلب فى الاوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية ، هٰذا إذا صار ثلاثة أيام . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الولوالجية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى صلاة المسافر ، ط : المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: يُبطل الوطن الأصلى بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلى)...... والوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ، اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لا غير...... وقيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا فى بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل ويتم فيها...... كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع اٰخر...... وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذى يقصد المسافر الإقامة فيه و صالح له انصف شهر وهو ينتقض بواحد من ثلاثة بالأصلى؛ لأنّه فوقه، وبمثله و بالسفر لأنّه ضده. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

اور اگر بیوی بچے بھی ساتھ ہیں تو یہ بھی پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

ہاں اگر ملازمت کی جگہ پر ہمیشہ پندرہ دن سے کم رہتا ہے تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔(۲)

= الانتقال عن الوطن الأصلي: يتم الصلاة إذا انتقل من محل الإقامة الدائمة كمركز الوظيفة اليوم إلى موطن آخر له فيه زوجة، أو إلى محل الميلاد الّذى بقى له فيه أهل أى زوجة، كالريف، فمن كان موظفا في دمشق مثلا ثم سافر إلى قريته الأصلية في الريف لزيارة الأهل (الزوجة)، أتم الصلاة سواء كانت المسافة بين مطر العمل أو الوظيفة وبين الريف مسافة القصر أم لا؛ لأنّه فى هذه الحالة يكون له موطنان، وكل منهما وطل أصلى له. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۰۵/۲) صلاة المسافر، المبحث الثالث: متى يتم المسافر الصلاة ومتى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: حقانيه)

التاتارخانية : (۱۸/۲ ، ۱۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۴۲/۱) الفصل الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۱) (والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) (و عبد) غير مكاتب (و جندى) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (و أجير) وأسير ، وغريم و تلميذ (مع زوج و مولىٰ و أمير و مستأجر) لف نشر مرتب . والتفصيل فى الشامية . (الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وكل من كان تبعا لغير يلزمه طاعته ، يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته وخروجه إلى السفر الخ . (الهندية : (۱۴۱/۱) الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۴۵) باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۳/۱) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

عمدة الفقه : (۴۱۹/۲) تابع و متبوع کی نیت کے مسائل ، ط: زوّار اکیڈمی کراچی .

التاتارخانية : (۱۱/۲) نوع آخر فى بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ويصير مقيمًا بنيّة إقامة غيره ، ط: قديمى .

(۲) وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوما قصر هٰكذا فى الهداية . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

☆......ملازمت کی جگہ پر جب تک بیوی بچے مقیم رہیں تب تک وہاں نماز پوری پڑھنی چاہئے۔

اور اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ملازمت کی جگہ پر بیوی بچوں کے ساتھ رہنے کے باوجود قصر نماز پڑھتا رہا تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔(۱)

ملازمت کی جگہ پر قصر نماز کا حکم

اگر کوئی شخص کسی جگہ پر مستقل طور پر ملازمت کرتا ہے، اور رہائشی مکان بھی ملا ہوا ہے یا کرایہ پر لیا ہوا ہے، اور بیوی بچے بھی گھریلو سامان کے ساتھ اس کے پاس رہتے ہیں اور یہ جگہ اپنے وطن سے مسافت سفر پر ہے، تو یہ جگہ اس آدمی کے لئے وطن بن جاتی ہے، اور یہ آدمی یہاں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا، بیوی بچے بھی پوری نماز پڑھیں گے، اور جب تک یہ آدمی رہائش ختم کر کے بیوی بچوں کو لے کر مستقل طور پر اس شہر سے دوسری جگہ چلا نہیں جائے گا تب تک پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

اور اگر ملازمت کی جگہ پر مکان لے کر رہتا ہے لیکن کبھی بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی

= 🗀 (فيقصر إن نوى) الإقامة (في أقل منه) أي في نصف شهر ، وفي الشامية : (قوله : في أقلّ منه) ظاهره ولو بساعة واحدة وهٰذا شروع في محترز ما تقدم . (الدر مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

🗀 حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗀 البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

🗀 حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

(۱) (قوله : أو تأهله) أي تزوجه ، قال في شرح المنية : لو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيمًا ، وقيل يصير مقيمًا ، وهو الأوجه .... (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة،رقم: ۲۵۱ . ((قوله:يُبطل الوطن الأصلي)

نیت سے رہا نہیں، بلکہ ہمیشہ پندرہ دن سے کم رہتا ہے اور یہ جگہ اپنے وطن سے سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو یہ آدمی قصر کرے گا، پوری نماز نہیں پڑھے گا۔(۱)

ملازمت کی جگہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟

ایک آدمی کے لئے وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں، اور شریعت میں وطن اصلی صرف اس جگہ کو نہیں کہتے جہاں انسان پیدا ہوا ہو بلکہ ہر اس جگہ کو وطن اصلی کا درجہ حاصل ہے جہاں انسان آرام وراحت کا سامان لے کر بیوی بچوں کے ساتھ مستقل طور پر رہنے کی نیت سے قیام کرتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ملازمت کی جگہ پر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آرام وراحت کا سامان لے کر رہتا ہے تو وہ بھی وطن اصلی کے درجہ میں ہوتا ہے لہذا جب سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت سفر کر کے وہاں پہنچ جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ

---

(۱) (أو ینوی إقامة نصف شهر) حقیقة أو حکما لما فی البزازیة و غیرها . ولو دخل الحاج الشام و علم أنّه لایخرج الا مع القافلة فی نصف شوال أتم لأنه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قریة) ...... (فیقصر إن نوی) الإقامة (فی أقلّ منه) أی فی نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۱۲۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید)

▭ ولایزال علی هکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهدایة . هٰذا إذا سار ثلاثة أیّام ...... وإن نوی الإقامة أقلّ من خمسة عشر یوفا قصر هٰکذا فی الهدایة . (الهندیة : (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

▭ فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندیة : (۱/ ۱۶۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

▭ الولوالجیة : (۱/ ۱۳۴) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ،ط : ط: المکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه .

▭ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

▭ البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

▭ حلبی کبیر : (ص : ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

پوری نماز پڑھے گا خواہ اس میں پندرہ دن قیام کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔(۱)

ملازم شادی کے بعد کتنی مدت غائب رہ سکتا ہے

نان ونفقہ کے علاوہ بیوی کا حق کچھ اور بھی ہے، اور اگر جوان ہو اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو کم از کم چار ماہ میں بیوی سے ایک دفعہ ملنا واجب ہے اور اگر صبر

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (ويبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غير و) يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء السفر. وفي الشامية: (قوله: الوطن الأصلي) ويسمى بالأهلي و وطن الفطرة والقرار (قوله: أو تأهله) أي تزوجه قال في شرح المنية: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة فه فقيل لايصير مقيما، و قيل يصير مقيما وهو الأوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار وقيل تبقى. (قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار فيه وترك الوطن الّذي كان له قبله. شرح المنية. (قوله: يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا، لاخلاف في ذٰلك كما في المحيط قهستاني، وقيد بقوله بمثله؛ لأنّه لو انتقل منه قاصدًا غيره ثمّ بداله أن يتوطن في مكانٍ آخر فمر بالأوّل أتمّ لأنّه لم يتوطن غيره نهر. (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي وإن بقي له فيه عقار قال في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنًا له وقيل تبقى كذا في المحيط وغيره. (قوله: بل يتمّ فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

- حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.
- الهندية: (۱۴۲/۱) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.
- بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) كتاب الصلاة، مطلب في أنّ الأوطان ثلاثة: فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.
- البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.
- (والوطن الأصلي هو الّذي ولد فيه) الانسان (أو تزوج) فيه (أو لم يتزوج) ولم يولد فيه (و) لكن (قصد التعيش لا الارتحال عنه، ووطن الإقامة موضع) صالح لها على ما قدمناه وقد (نوى الإقامة فيه نصف شهر فما فوقه) الخ. (حاشيه الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

کر سکتی ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہیں ہے تو سال بھر میں بھی مضائقہ نہیں۔(۱)

ملازم کو معلوم نہیں کہ کب اور کہاں سفر کرنا پڑے

اگر ملازمین کو یقین یا ظن غالب ہو کہ ہر ماہ پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ہوگا تو اس صورت میں ایسے ملازمین اپنے وطن اقامت میں ہمیشہ قصر کریں گے۔(۲)

---

(۱) أخرج عبد الرزاق عن ابن جريج قال: أخبرني من اصدِّق أن عمر رضی اللّٰه عنه بينا هو يطوف سمع امرأة تقول: تطاول هٰذا الليل و اسود جانبه ــــ وأرّقنی أن لاحبيب الاعبه ــــ ولولا حذار اللّٰه لاشيئ مثله ــــ لزُعزع من هٰذا السرير جوانبه. فقال عمر رضی اللّٰه عنه: مالک؟ قالت: اغربتُ زوجي منذ أشهر، وقد اشتقتُ إليه. قال: اردت سوءً ا. قالت معاذ اللّٰه! فاملكي عليک نفسک فإنّما هو البرير إليه فبعث إليه، ثم دخل على حفصة رضی اللّٰه عنها فقال: إنّي سائلک عن أمر قد أهمّني فافرجيه عني في كم تشتاق المرأة إلى زوجها؟ فخفضت رأسها و استحيت، قال: فإنّ اللّٰه لايستحيي من الحق، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر وإلا فأربعة أشهر فكتب عمر رضی اللّٰه عنه أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر. (حياة الصحابة: (۱/۵۰۰، ۵۰۱) باب الجهاد، الباب السادس، الخروج لثلاثة أربعينات في سبيل اللّٰه، ط: كتب خانه فيضي لاهور)

مصنف عبد الرزاق: (۷/۱۵۱) رقم الحديث: ۱۲۵۹۳) باب حق المرأة على زوجها و في كم تشتاق، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

عن عبد اللّٰه بن دينار عن ابن عمر قال: خرج عمر ابن الخطاب رضی اللّٰه عنه من الليل فسمع امرأة تقول: تطاول هٰذا الليل واسود جانبه ــــ وأرّقني أن لاحبيب ألاعبه، فقال عمر ابن الخطاب لحفصة بنت عمر رضی اللّٰه عنهما: كم أكثر ما تصبر المرأة عن زوجها؟ فقالت: ستة أو أربعة أشهر، فقال عمر: لاأحبس الجيش أكثر من هٰذا. (سنن البيهقي: (۹/۲۹) باب الإمام لايجبر بالغزى، رقم الحديث: ۱۸۳۰۷، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد هند)

ويسقط حقها بمرّة ويجب ديانه أحيانًا، ولا يبلغ مدة الإيلاء إلا برضاها (قوله: ولايبلغ مدة الإيلاء) أنه لاينبغي أن يطلق له مقدار مدة الإيلاء وهو أربعة أشهر. (الدر مع الرد: (۳/۲۰۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳/۲۱۹، ۲۲۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

(۲) (فيقصر إن نوى) الإقامة (في أقلّ منه) أي في نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقل من خمسه عشر يوما قصر هكذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه) =

اور اگر یقین یا گمان غالب نہیں صرف وہم اور خیال ہی ہے کہ شاید سفر کا حکم آجائے تو اس کا اعتبار نہیں اس صورت میں مقیم ہوگا لہذا ایسے ملازمین اپنے وطن اقامت میں پوری نماز پڑھیں۔(۱)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

وقيد بنصف شهر ؛ لأنّ نية إقامة ما دونها لاتوجب الإتمام لما روى عن ابن عباس وابن عمر رضى اللّٰه عنهما أنّهما قد راها بذٰلک والأثر فی المقدرات كالخبر وأقام ﷺ بمكة مع سبعة أيام وهو يقصر . (البحر الرائق : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اکیڈمی لاهور .

(۱) (أو ينوى إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكمًا لما فی البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام و علم أنه لا يخرج إلا مع القافلة فی نصف شوال أتم لأنه كناوى الإقامة. وتحته فی الشامية: (قوله لو دخل الحاج) أی فی أوّل شوال أو قبله ح والمراد بالحاج الرجل القاصد الحج (قوله و علم الخ) أی علم أن القافلة إنما تخرج بعد خمسة عشر يوما و عزم أن لايخرج إلا معهم بحر عن المحيط. وإنما كان ذٰلک نية للإقامة حكما لاحقيقة؛ لأنه نوى الخروج بعد خمسة عشر يوما وهی متضمنة نية الإقامة تلک المدة. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه .

ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر . (الهندية : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ثم لايزال على حكم السفر حتى يدخل وطنه أو ينوى إقامة خمسة عشر يوما بموضع واحد من مصر أو قرية غير وطنه...... وأمّا فی غير وطنه فلايصير مقيما إلا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوما...... ولنا ما أخرجه الطحاوی عن ابن عمر وابن عباس قالا إذا قدمت بلدة وأنت مسافر و فی نفسک أن تقيم خمس عشرة ليلة فأكمل الصلاة بها وإن كنت لاتدرى متى تظعن فاقصرها و قال محمد فی كتاب الآثار: حدثنا أبوحنيفة...... عن عبد اللّٰه بن عمر قال إذا كنت مسافرا فوطنت نفسک عن إقامة خمسة عشر يوما فاتمم الصلاة وإن كنت لا تدرى متى تظعن فاقصر والاثر فی مثل هٰذا كالخبر إذ لا مدخل للرأی فی التقريرات الشرعية الخ. (حلبی كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اکیڈمی لاهور)

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امداد الاحکام للمفتی ظفر احمد عثمانی: (۱/۷۴۱،۷۵۱) کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ المریض والمسافر، مسئلہ نمبر ۸، بعنوان جہاز کے ملازمین کے لیے قصر کا حکم، مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

اسی طرح ملازمین کو جہاں بھیجا گیا وہاں کے حالات کے جائزہ کے بعد گمان غالب ہو جائے کہ یہاں پندرہ دن یا اس سے زائد ہی رہنا پڑے گا تو قصر نہ کریں، اور اگر حالات جلد کنٹرول ہونے کا گمان غالب ہو یا عام طور پر پندرہ دن سے پہلے ڈیوٹی منتقل کر دی جاتی ہو تو اس صورت میں قصر کریں۔

ملاقات

صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کسی مسلمان کی ملاقات کے لئے جانے کی بڑی فضیلت ہے، اور اللہ کے لئے ملاقات کے لئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس ملاقات سے دنیاوی کوئی فائدہ حاصل کرنا مقصد نہ ہو، بلکہ یا تو اس لئے اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے کہ وہ نیک آدمی ہے یا کوئی عالم دین ہے اور اس کی صحبت سے اپنی اصلاح مقصود ہے، یا اس لئے ملاقات کے لئے جاتا ہے تاکہ خوشی اور غمی میں اس کا دل خوش ہو اور مسلمان کا دل خوش کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں، اس صورت میں بھی یہ ملاقات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سمجھی جائے گی اور انشاء اللہ اس پر ثواب ملے گا۔(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

---

(۱) القسم الثالث : أن لايحبه لا لذاته بل لغيره وذٰلک الغير ليس راجعا إلى حظوظه فى الدنيا بل يرجع إلى حظوظه فى الآخرة فهٰذا أيضًا ظاهر لا غموض فيه ، وذٰلک كمن يحب استاذه و شيخه لأنه يتوصّل به إلى تحصيل العلم وتحسين العمل ومقصوده من العلم والعمل الفوز فى الآخرة فهٰذا من جملة المحبين فى الله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۱۵۰/۲) كتاب أدب الألفة والأخوة والصحبة والمعاشرة ، الباب الأوّل ، بيان معنى الأخوة فى الله ، ط: دار القلم ، بيوت)

و فيه أيضًا : والفائدة من زيارة الاحياء طلب بركة الدعاء و بركة النظر إليهم فإن النظر إلى وجوه العلماء والصلحاء عبادة . وفيه أيضًا : حركة للرغبة فى الاقتداء بهم والتخليق بأخلاقهم و آدابهم هٰذا سوء ما ينتظر من الفوائد العلمية المستفادة من أنفاسهم و أفعالهم كيف و مجرد زيارة الإخوان فى الله فيه فضل ؟ . (كتاب إحياء علوم الدين : (۲۲۸/۲) كتاب آداب السفر ، الباب الأوّل فى الأدب ، الفصل الأوّل فى فوائد السفر ، ط: دار القلم، بيروت)

کسی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے کسی بھائی کے پاس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے کو جائے تو اس کو غیبی آواز دینے والا آواز دے کر کہتا ہے کہ ”تو بھی مبارک تیرا چلنا بھی مبارک، اور تو نے جنت کی ایک منزل میں ٹھکانا بنالیا“ (ترمذی)(۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان سے ثواب کی نیت سے بھی ملنے بھی ”اعمال نامہ“ میں نیکیوں کا بہت اضافہ ہوتا ہے، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ حکم ان ہی لوگوں سے ملاقات کرنے کا ہے جن کی ملاقات سے اپنا کوئی دینی نقصان نہ ہو، اس کے برخلاف اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس ملاقات کے نتیجہ میں کسی گناہ میں مبتلا ہونا پڑے گا، یا اس کی بری صحبت سے اپنے اوپر برا اثر پڑے گا یا غیبت وغیرہ کرنی یا سنی پڑے گی یا بے فائدہ باتوں سے بہت سا وقت ضائع ہو جائے گا تو ایسی ملاقات اور صحبت سے بچنا ہی بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من عاد مريضًا أو زار أخا له في الله ناداه مناد أن طبت و طاب ممشاك و تبوأت من الجنة منزلًا. (جامع الترمذي: (۲/۲۱) أبواب البر والصلة، باب ما جاء في زيارة الإخوان، ط: سعيد)

مسند احمد بن حنبل: (۲/۳۴۴)، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مأسسة القرطبة، القاهرة.

شرح السنة؛ (۱۳/۵۸) باب زيارة الإخوان، ط: المكتب الإسلامي دمشق.

شعب الإيمان: (۱۱/۳۳۱) رقم الحديث: ۸۶۱۰، قصة إبراهيم في المعانقة، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۱۴۷) كتاب أدب الألفة والأخوة، الباب الأوّل، في فضيلة الإلفة والأخوة، ط: دار القلم، بيروت.

(۲) وأما الفاسق المصر على الفسق فلافائدة في صحبته لأن من يخاف الله لايصر على كبيرة ومن لايخاف الله لاتؤمن غائلته ولايوثق بصداقته بل يتغير بتغير الأغراض و قال الله تعالىٰ: ﴿ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتّبع هواه﴾ و قال تعالىٰ: ﴿فلايصدنّك عنها من لايؤمن بها واتّبع هواه﴾ و قال تعالىٰ: ﴿فأعرض عمن تولّى عن ذكرنا ولم يرد إلا الحيوة الدّنيا﴾ و قال تعالىٰ: ﴿واتّبع سبيل من أناب إلي﴾، و في مفهوم ذٰلك زجر عن الفاسق، وأمّا المبتدع ففي صحبته خطر سراية البدعة و تعدى شؤمها إليه. فالمبتدع مستحق للهجر والمقاطعة فيكف تؤثر صحبته؟...... و قال بعض العلماء: لاتصحب إلا أحد الرجلين: رجل تتعلم منه شيأً في أمر دينك فينفعك، أو رجل تعلمه شيأً في أمر دينه فيقبل منك والثالث فاهرب منه...... فإذا لم يجد رفيقا يؤاخيه =

ملاقات کے وقت

ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے۔(۱)

ملی ہوئی آبادی کا معیار

دو بستیوں کے درمیان کھیت موجود ہونا یا ایک غلوہ کی مقدار فاصلہ ہونا الگ ہونے کی علامت ہے، اور غلوہ کی مقدار ۱۶ء۱۳۷ میٹر ہے، تاہم اگر دو جگہیں عرف عام میں ایک ہی شہر کے دو محلے سمجھے جاتے ہیں تو مذکورہ فاصلہ کے باوجود دونوں کو ایک موضع قرار دیا

= و يستفيد به أحد هٰذه المقاصد فالوحدة أولىٰ به ، قال أبوذر رضي الله عنه: "الوحدة خير من جليس السوء والجليس الصالح خير من الوحدة ، ويروى مرفوعًا ...... وقال سعيد بن المسيب : لاتنظروا إلى الظلمة فتحبط أعمالكم الصالحة بل هٰؤلاء لاسلامة في مخالطتهم وإنما السلامة في الانقطاع عنهم . (كتاب إحياء علوم الدين : (۱۵۸/۲ ، ۱۵۹) كتاب آداب الألفة ، الباب الأوّل ، بيان مراتب الّذين يبغضون في الله وكيفية معاملتهم ، ط: دار القلم ، بيروت)

عن أبي تميمة الهجيمي عن رجل من قومه قال : طلبت النبيّ ﷺ فلم أقدر عليه ، فجلست فإذا نفر هو فيهم ولاأعرفه ، وهو يصلح بينهم ، فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا : يارسول الله! فلما رأيت ذٰلک قلت : عليک السلام يا رسول الله ! عليک السلام يا رسول الله ! عليک السلام يا رسول الله ! ، قال : إن عليک السلام تحية الميت ثم اقبل عليّ ، فقال إذا لقي الرجل أخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله و بركاته ، ثمّ ردّ على النبيّ ﷺ قال: وعليک و رحمة الله و عليک و رحمة الله . (جامع الترمذي : (۱۰۱/۲) أبوب الاستيذان والاداب ، باب ماجاء في كراهية أن يقول عليک السلام مبتدءًا ، ط: سعيد . و (۵۶۰/۲) ط: رحمانيه .

(۱) عن أبي هريرة قال : إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه فإن حالت بينهما شجرة أو جدار أو حجر ثم لقيه فليسلم عليه . (سنن أبي داؤد : (۳۶۰/۲) كتاب الادب ، باب في الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه يسلم عليه ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

مشكاة المصابيح : (۳۹۹/۲) كتاب الآداب ، باب السلام ، الفصل الثاني ، ط : قديمي .

وعن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : للمسلم على المسلم ست بالمعروف: يسلم عليه إذا لقيه ...... الخ . (مشكاة المصابيح : (۳۹۸/۲) كتاب الآداب ، باب السلام ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

صحيح مسلم:(۲۱۳/۲) كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ط: قديمي.

جائے گا۔(۱)

اگر ہر موضع مستقل ہے تو سفر کی ابتداء اور انتہا اور اقامت میں ہر موضع کو الگ شمار کیا جائے گا، اگر کم از کم پندرہ رات ایک جگہ گزارنے کی نیت ہو اور صرف دن میں دوسرے

---

(۱) وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قد رغلوة لاتعتبر مجاوزة الفناء وفي الخانية : وكذٰلك إذا كان هٰذا الانفصال بين قريتين أو بين قرية و مصر . (التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

☜ وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قد رغلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر ...... وذكر في المجتبیٰ ان قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربع مائة وهو الأصح وفي المحيط . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☜ أحسن الفتاویٰ: (۷۴/۴، ۷۵) باب صلاة المسافر، اتصال آبادی کا معیار ہے، ط: سعيد .

☜ جواهر الفقه جديد : (۷۸/۳) أحكام سفر للمفتي محمد شفيع رحمه الله ، ط: مكتبه دار العلوم كراچي .

☜ عمدة الفقه: (۴۱۷/۲) نیت اقامت کے مسائل، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی۔

☜ وهل يعتبر مجاوزة الفناء ...... ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضًا وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قدر غلوة الخ . (فتاویٰ قاضي خان على هامش الهندية : (۱۶۴/۱ ، ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ وروى الشيخ الإمام أبو جعفر عن أبي حنيفة و أبي يوسف: إن كان مقيما في عمران المصر و أطرافه وليس بين مكانه و بين المصر فرجة فعليه الجمعة ولو كان بين ذٰلك الموضع وبين عمران المصر فرجة من المزارع والمراعي لاجمعة على أهل ذٰلك الموضع وإن كان النداء يبلغهم، والغلوة والميل والأميال ليس بشيئ الخ. (التاتارخانية: (۴۳/۲) النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة ومايتّصل بها من المسائل، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، ط: قديمي)

☜ الدر مع الرد : (۱۵۳/۲) مطلب في شروط وجوب الجمعة .

☜ احکام سفر از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۹) رفیق سفر مع آداب السفر واحکام السفر ، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

☜ جواهر الفقه جديد : (۷۸/۳) ، ط: مكتبه دار العلوم كراچي .

موضع میں جائے تو مقیم ہوگا ورنہ نہیں۔(۱)

ایک شہر کے مختلف محلے مختلف بستیوں کے حکم میں نہیں ہیں، بلکہ تمام محلوں کو ایک ہی جگہ سمجھا جائے گا، اور مختلف محلوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے والا مقیم سمجھا جائے گا، لیکن شہر کے آس پاس کے گاؤں اور الگ الگ بستیاں جن کے نام اور احکام اور تمام کاروبار جدا ہوں، ایک جگہ کے حکم میں نہیں ہوں گے اور جن شہروں میں شہر اور چھاؤنی کی بستیاں اور بازار اور اسٹیشن وغیر بالکل جدا ہیں وہ مختلف شہر شمار کئے جائیں گے۔(۲)

منزل پر اترنے کے وقت کی دعا

حضرت خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان كل منهما أصلا بنفسه نحو مكة، ومنى و الكوفة والحيرة لايصير مقيما، وإن كان إحداهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيما إذا دخل الّتي نوى البيتوتة فيها هكذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/ ۱۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة، ط: قديمي.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: للمؤمن على المؤمن ست خصال يعوده إذا مرض، ويشهده إذا مات ويجيبه إذا دعاه، ويسلم عليه إذا لقيه، ويشمته إذا عطس، وينصح له إذا غاب أو شهد. (جامع الترمذي: (۲/ ۵۶۲) أبواب الاستيذان والأدب، باب ماجاء في تشميت العاطس، ط: رحمانيه، (۲/ ۱۰۲، ۱۰۳) ط: سعيد)

(۲) عن أبي حنيفة أنّه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق ولها رساتيق و فيها وال يقدر على إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته و علمه أو علم غيره...... (شامي: ۲/ ۱۳۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

جواهر الفقه جديد: (۳/ ۷۸) رساله احكام السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچي.

وأيضًا أنظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على نفس الصفحة.

ہوئے سنا کہ جو شخص سفر یا حضر میں کسی نئی جگہ آئے اور اس وقت یہ دعا پڑھے تو جب تک وہ اس جگہ سے نہ چلا جائے اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی اور وہ دعا یہ ہے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"(۱)

ترجمہ: میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ساری مخلوقات کے شر سے۔

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان مذکورہ بالا کلمات (دعا) کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے گا تو اس دن زہریلے جانوروں سے حفاظت میں رہے گا۔(۲)

جو شخص ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، ایئرپورٹ یا ہوٹل وغیرہ میں اترتے وقت مذکورہ دعا پڑھے گا وہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور سنت پر عمل بھی ہوگا۔

---

(۱) وعن خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نزل منزلا فقال: أعوذ بكلمات الله التامات من شرّ ما خلق لم يضره حتى يرتحل من منزله ذلك. (رواه مسلم: (۲/۳۴۷) باب الدعوات والتعوذ، ط: قديمى)

▭ جامع الترمذى: (۲/۱۲۸) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا نزل منزلا، ط: سعيد.

▭ مشكوة المصابيح: (۱/۲۱۳) باب الدعوات فى الاوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

▭ زاد المعاد: (۲/۴۱۰) توديع المسافر، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

▭ موطأ الإمام مالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ما يؤمر من الكلام فى السفر، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

(۲) وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! مالقيت من عقرب لدغتنى البارحة قال: أما لو قلت حين أمسيت أعوذ بكلمات الله التامّات من شر ما خلق لم تضرك. (صحيح مسلم: (۲/۳۴۷) الدعوات والتعوّذ، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، ط: سعيد)

▭ عن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ قال: من قال حين يمسى ثلاث مرات: " أعوذ بكلمات الله التامّات من شرّ ما خلق " لم يضره حمة تلك الليلة، قال سهيل: فكان أهلنا تعلموها فكانوا يقولونها كل ليلة، فلدغت جارية منهم فلم تجد لها وجعا. (جامع الترمذى: (۲/۲۰۱) أبواب الدعوات، باب، ط: قديمى)

▭ قوله حمة، الحمة بخفة الميم: السم، وقد تشدد، تطلق على إبرة العقرب للمحاورة؛ لأنّ السم منها يخرج. مجمع البحار.

▭ جامع الترمذى: (۲/۲۰۱) أبواب الدعوات، باب، ط: قديمى، وأيضًا: (۵/۴۷۵)، أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث: ۳۶۰۴، ط: دار الغرب الاسلامى.

منزل پر طویل قیام کا ارادہ ہے تو سفر کے درمیان کیا کرے

دور دراز شہر کے ارادے سے نکلا، ابتداء سے ہی وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رکنے کا ارادہ ہے تو چونکہ سفر میں شرعی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ طے کرنا ہے اس لئے سفر کے درمیان قصر کرنا واجب ہوگا، البتہ جب اس شہر کی حدود میں داخل ہو جائے گا تو داخل ہوتے ہی پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا۔(۱)

منیٰ میں قصر کب کرے گا

جن حاجی صاحبان کے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن پورے نہیں ہوئے وہ مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں مسافر شمار ہوں گے، اور قصر کریں گے البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهدایة. (الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

قصر الفرض الرباعی حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة الخ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/ ۹۷) کتاب الصلاة ، فصل : وأمّا مایصیر المسافر به مقیما ، ط: سعید.

التاتارخانیة: (۲/ ۸) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، فی بیان مدة الإقامة، ط: قدیمی.

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۱۲۳ ـ ۱۲۵) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعید.

(۲) وذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مکة فی أیام العشر و نوی الإقامة خمسة عشر یوما أو دخل قبل أیام العشر لکن بقی إلی یوم الترویة أقل من خمسة عشر یوما و نوی الإقامة لایصح؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلی عرفات فلاتتحقق نیة إقامته خمسة عشر یوما فلایصح. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۸) کتاب الصلاة، فصل وأمّا بیان ما یصیر المسافر به مقیما، ط: سعید) =

اور اگر منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن پورے ہو گئے ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جائیں گے اور منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم رہیں گے۔(۱)

موت سفر کے دوران آنے کی فضیلت

''سفر کی حالت میں موت کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۹/۱)

موت کی خبر بعد میں ملی

''طلاق کی خبر بعد میں ملی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹۲/۱)

= أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منى) فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته ؛ لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة فى غير موضعها و بعد عوده من منى تصح الخ. وتحته فى الشامية : (قوله فلو دخل الخ) هو ضد مسألة دخول الحاج الشام فإنّه يصير مقيما حكما وإن لم ينو الإقامة وهذا مسافر حكما وإن نوى الإقامة لعدم انقضاء سفره مادام عازما على الخروج قبل خمسة عشر يوما ، أفاده الرحمتى . (الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

التاتارخانية : (۱۰/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيها نية الإقامة ، ط: قديمى .

(وإن اقتدى مسافر بمقيم) يصلى رباعية ولو فى التشهد الأخيرة (فى الوقت صحّ) اقتداؤه (وأتمّها أربعًا) تبعا لإمامه . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية : (۸۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس فى الإمامة ،ط : رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى الكلام فى صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۱/۱) المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى.

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحه : ۲۶۴. (وذكر فى كتاب المناسک)

موزوں پر دوسرے آدمی سے مسح کرانا

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی سے موزوں پر مسح کرائے تو درست ہے۔(۱)

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرط

موزوں پر مسح صحیح ہونے کے لئے یا تو پورا وضو پہلے کر کے موزہ پہن لیا جائے یا صرف دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونے کے بعد وضو ٹوٹ جانے سے پہلے موزہ پہن لے اس کے بعد بقیہ وضو پورا کرے (بشرطیکہ وضو پانی کے ساتھ کیا گیا ہو، اور وضو میں جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو دھونے سے یا مسح کرنے سے نہ رہ گیا ہو) پھر اس کے بعد وضو ٹوٹنے کی صورت میں ہاتھ اور چہرہ کو دھونے اور سر پر مسح کرنے کے بعد پاؤں کے موزوں پر مسح کرنا کافی ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو أمر إنساناً أن يمسح خفيه جاز كذا في الخلاصة . (الهندية : (۱/ ۳٦) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱/ ۴۹) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

والنية ليس بشرط لجواز المسح على الخفين الخ . (التاتارخانية : (۱/ ۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي .

(۲) ومنها أن يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة كملت قبل اللبس أو بعده هٰكذا في المحيط . حتى لو غسل رجليه أولا ثم لبس خفيه أو غسل إحدىٰ رجليه و لبس الخف عليها ثم غسل الرجل الأخرىٰ ولبس الخف عليها ثم أكمل الطهارة قبل الحدث جاز ، هٰكذا في فتاوىٰ قاضي خان . (الهنديه : (۱/ ۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشديه)

(قوله : جاز أن يمسح) لوجود الشرط ، وهو كونهما ملبوسين على طهر تام وقت الحدث ،=

اور یہ مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات ہے۔(۱)

موزوں پرمسح کا مطلب

جو شخص چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو تو وضو کے وقت پیروں سے ان موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا اس پر فرض نہیں، اگر یہ مقیم ہے تو ایک دن ایک رات اور اگر مسافر ہے تو تین دن تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے

= ومثله مالو غسل رجليه ثم تخفف ثم تمم الوضوء أو غسل رجلا فخففها ثم الأخرىٰ كذٰلك كما في البحر. (رد المحتار: (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين. ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۶) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۱/۹) كتاب الطهارة، أمّا شرائط جواز المسح، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۱۰۷) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) يوما وليلة لمقيم، وثلاثة أيام ولياليها لمسافر. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة أيّام ولياليها هٰكذا في المحيط. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه)

قال علماؤنا رحمهم اللّٰه: يمسح المقيم يوما و ليلة، والمسافر ثلاثة أيّام ولياليها. (التاتارخانية: (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مقدار مدة المسح، ط: قديمي)

بدائع الصنائع: (۱/۸) كتاب الطهارة، مطلب في بيان مدة المسح، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

المبسوط للسرخسي: (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

موزوں پر مسح کرلے۔(۱)

پھر مقیم ایک دن ایک رات کے بعد اور مسافر تین دن تین رات کے بعد موزہ اتار کر مکمل وضو کر کے دوبارہ پہنے۔(۲)

موزوں پر مسح کب باطل ہوتا ہے؟

اگر وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد مدت کے اندر ہی موزہ میں سے پورے پاؤں یا

(۱) واعلم أنّ الرّخصة على قسمين رخصة حقيقة ومجازية ...... فالأولىٰ العبد مخير بين ارتكاب الرخصة والعمل بالعزيمة فيثاب ...... كلابس الخف فإنّه مخير بين إبقائه والمسح و بين قلعهٖ والغسل . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۲)

رخصه مقدرة جعلت للمقيم يوما و ليلة و للمسافر ثلاثة أيّام و لياليها والخف فى الشرع اسم للمتخذ من الجلد الساتر للكعبين فصاعداً وما الحق به و سمى الخف خفا لأن الحكم خف به من الغسل إلى المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۶۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

غسل الرجلين البارتين السليمتين ، فإن المجروحتين والمستورتين بالخف وظيفتهما المسح مرة . (الدر المختار : (۹۸/۱) كتاب الطهارة ، أركان الوضوء أربعة ، ط: سعيد)

وفيه أيضًا: وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو أفضل، بل ينبغي وجوبه على من ليس معه الا مايكفيه...... أنه رخصة مسقطة للعزيمة ولهٰذا لو صب الماء فى خفه بنية الغسل ينبغى أن يصير آثمًا...... فلو تخفف المحدث ثم فاض الماء فابتل قدماه ثم تمم وضوء ہ ثم أحدث جاز أن يمسح يوما وليلة المقيم وثلاثة أيّام ولياليها المسافر. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۶۴ـ ۲۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) والرابع مضى المدّة للمقيم والمسافر ينقض مسح الخف . (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵، ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

بدائع الصنائع : (۱/ ۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب فى نواقض المسح ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/ ۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخف ، ط: سعيد .

الفتاوى التاتارخانية : (۱/ ۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: نوع آخر فى بيان مايبطل المسح على الخفين ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۳۰، ۳۱) الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ،ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

پاؤں کا اکثر حصہ نکال لیا تو مسح کی مدت ختم ہو جائے گی، اور مسح باطل ہو جائے گا، اس کے بعد دوبارہ وضو کر کے موزہ پہننا ہوگا۔(۱)

اگر اچانک موزہ بہت زیادہ پھٹنے کی وجہ سے پاؤں کھل گیا، تو اگر دونوں پاؤں یا ایک پاؤں کا اکثر حصہ پانی سے تر ہو گیا تو مسح باطل ہو گیا، ان تمام صورتوں میں دونوں پاؤں کو دھونا ضروری ہے، خواہ دونوں پاؤں موزے سے نکلے ہوں یا ایک، دونوں گیلے ہوئے ہوں یا صرف ایک۔(۲)

---

(۱) (وخروج أكثر قدميه) من الخف الشرعي وكذا إخراجه (نزع) في الأصح إعتبارا للأكثر. (الدر المختار مع الرد: (۲۷۶/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب في نواقض المسح، ط: سعيد)

ينقضه ...... خروج أكثر القدم إلى الساق نزع وهو الصحيح هكذا في الهداية. (الهنديه: (۳۴/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۷۸/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير: (ص: ۱۱۴) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

التاتارخانية: (۲۱۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايبطل المسح على الخفين، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (كتاب الطهارة، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد.

(۲) (والخرق الكبير يمنعه وهو قدر ثلاث أصابع القدم أصغرها) والخرق المانع هو المنفرج الّذي يرى ما تحته من الرجل أو يكون منضما لكن ينفرج عند المشي أو يظهر القدم منه عند الوضع بأن كان الخرق عرضا الخ. (البحر الرائق: (۱۷۵/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر المختار مع الرد: (۲۷۳/۱ـ ۲۷۸) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۱۱۳) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الهندية: (۳۴/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه. =

اگر باوضو ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا صورتیں پیش آکر مسح باطل ہوا تو صرف پاؤں کو دھولینا کافی ہے، پورے وضو کو شروع سے لوٹانا ضروری نہیں ہے اگر چہ وضو کو شروع سے دوبارہ کرنا بہتر ہے، مگر پورا وضو کرنا واجب اور ضروری نہیں ہے۔(۱)

= بدائع الصنائع : (۱۱/۱) کتاب الطهارة ، مطلب المسح على الجرموقين ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(وينقض) أيضًا (بغسل أكثر الرجل فيه) لو دخل الماء خفه . (الدر المختار مع الرد : (۲۷۷/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(وأصابة الماء أكثر إحدى القدمين فى الخف على الصحيح) كما لو ابتلّ جميع القدم فيجب قلع الخف وغسلهما تحرزًا عن الجمع بين الغسل والمسح. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبى كبير : (ص: ۱۱۵) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الهندية : (۳۴/۱، ۳۵) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۳۰/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

التاتارخانية : (۲۰۹/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمى .

(۱) ولنا أن الحدث السابق هو الّذى حل بقدميه و قد غسل بعده سائر الأعضاء و بقيت القدمان فقط فلايجب عليه إلا غسلهما...... وكذٰلک إذا نزع أحدهما أنه ينتقض مسحه فى الخفين وعليه نزع الباقى وغسلهما لا غير إن لم يكن محدثا والوضوء بكماله إن كان محدثا. (بدائع الصنائع: (۱۲/۱) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۳۰/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته .

البحر الرائق : (۱۷۸/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۳۴/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ، ط: رشيديه .

الدر المختار مع الرد : (۲۷۶/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۱۲۳) فصل فى المسح على الخفين، فروع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(و بعدهما) أى النزع والمضى (غسل المتوضئ رجليه لاغير) لحاول الحدث السابق =

مسح کی مدت کے اندر (جنابت اور احتلام کی وجہ سے) غسل واجب ہونے سے مسح باطل ہو جاتا ہے، موزہ اتار کر غسل کرنا اور پاؤں دھونا ضروری ہوتا ہے۔(۱)

= قدميه الخ . وفي الرد : (قوله : غسل المتوضي رجليه لا غير) ينبغي أن يستحب غسل الباقي أيضًا ، مراعاة للولاء المستحب ...... بأن الأولىٰ إعادته . (الدر مع الرد : (۲۷٦/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، مطلب في نواقض المسح ، ط : سعيد)

بعد النزع ومضى المدة غسل رجليه فقط ، وليس عليه إعادة بقية الوضوء إذا كان وضوء الخ . (البحر الرائق : (۱۷۸/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۱۲۳) فصل في المسح على الخفين، فروع ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰٦) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوىٰ : (۳۱/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية: (۳۴/۱) الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثانى في نواقض المسح، ط: رشيديه.

(۱) (قوله : لاجنُبًا) أى لايجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... وحاصله أنّه إذا أجنب وقد لبس على وضوء نزع خفيه و غسل رجليه الخ . (البحر الرائق : (۱٦٨/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد)

الهنديه: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

الدر المختار مع الرد : (۲٦٦/۱) كتاب الطهارة ، بابُ المسح على الخفين ، ط : سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) كتاب الطهارة ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، الفصل الرابع في المسح ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۱۰۸) فصل في المسح على الخفين ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

ومنها أن يكون الحدث خفيفا ، فإن كان غليظًا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادى أنه قال : كان يأمرنا رسول الله ﷺ إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم الخ . (بدائع الصنائع : (۱۰/۱) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، مطلب : بيان مدة المسح ، ط : سعيد)

التاتارخانية : (۲۰۹/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مايبطل المسح على الخفين ، ط : قديمى .

اگر کسی نے بے وضو ہونے کی حالت میں موزہ پہن لیا، اور وضو کرتے وقت پاؤں کو نہیں دھویا بلکہ اس پر مسح کرلیا تو یہ مسح بالکل باطل ہے اس کا اعتبار ہی نہیں ہے جب تک یہ شخص موزہ اتار کر پاؤں نہیں دھوئے گا اس کو بے وضو سمجھا جائے گا۔(۱)

دونوں موزوں کو یا ایک موزہ کو اتارنے سے یا مسح کی مدت ختم ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) وفی الخانیة : شرط جواز المسح علی الخف أن یکون لابس الخف علی طهارة کاملة قبل الحدث ...... وفی الفتاوی الحجة : توضأ للفجر و لبس الخف وصلی ، وتوضأ للظهر و مسح و توضأ لکل صلاة إلی العشاء و صلی ، ثمّ تبین أنه نسی مسح الرأس فی الفجر یعید الصلوات بوضوء کامل ویغسل رجلیه ؛ لأنّه تبیّن أنّه لم یلبس خفیه بطهارة کاملة . (التاتارخانیة : (۱/۲۰۷) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخضر فی بیان شرط جواز المسح علی الخف ، ط: قدیمی)

حلبی کبیر : (ص: ۱۰۷) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوی : (۱/۲۷) الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفین ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

البحر الرائق : (۱/۱۶۹) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۳۳) کتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الأوّل، ط : رشیدیه .

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۰، ۲۷۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

(۲) (و ناقضه ناقض الوضوء ...... و نزع خف) ولو واحدا (ومضی) المدة وإن لم یمسح . و فی الرد : (قوله : نزع خف) أراد به ما یشمل الانتزاع وإنّما نقض لسرایة الحدث إلی القدم عند زوال المانع . (قوله : ولو واحدا) أشار إلی أن المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنین (قوله : ومضی المدة) للأحادیث الدّالة علی التوقیت . ثمّ إنّ النّاقض فی هٰذا والّذی قبله حقیقة هو الحدث السابق . (الدر مع الرد : (۱/۲۷۵) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، مطلب نواقض المسح ، ط: سعید)

الهندیة : (۱/۳۴) الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الثانی فی نواقض المسح ، ط: رشیدیه.=

موزوں پر مسح کرنا کب جائز ہے

موزوں پر مسح کرنا صرف اسی وقت جائز ہے جب کہ وضو کر کے موزہ پہننے کے بعد صرف وضوٹوٹا ہو، اگر غسل واجب ہوا ہو تو موزوں پر مسح کرنا کافی نہیں، موزوں کو اتار کر غسل کرنا پڑے گا، خواہ مدت پوری ہوئی ہو یا نہ ہو۔(۱)

= خلاصة الفتاوى : (۱/۳۰، ۳۱) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .
البحر الرائق : (۱/۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .
حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنسارية هرات افغانستان .
التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمي .
بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب في نواقض المسح ، ط: سعيد .
(۱) ويمسح من كل حدث أوجب الوضوء بعد اللبس ، فأمّا الجنابة فلا يجوز المسح فيها . (التاتارخانية : (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي)
الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .
الهنديه : (۱/۳۳) الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .
ومنها أن يكون الحدث خفيفا فإن كان غليظًا وهو الجنابة فلايجوز فيها المسح لما روى عن صفوان بن عسال المرادي أنه قال : كان يأمرنا رسول الله ﷺ : إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيّام ولياليها لا عن جنابة لكن من غائط أو بول أو نوم . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، مطلب بيان مدة المسح ، ط: سعيد)
حلبي كبير : (ص: ۱۰۸) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .
حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .
(قوله لاجنبا) أي لايجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل ...... إذا أجنب وقد لبس على وضوء وجب نزع خفيه و غسل رجليه ...... (قوله : إن لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعني المسح جائز بشرط أن يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۶۸، ۱۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

موزوں پر مسح کے لئے نیت کرنا

موزوں پر مسح کرنے کے لئے نیت کرنا شرط نہیں ہے۔
اگر کسی نے وضو کیا، اور موزوں پر مسح کیا، اور اس میں کسی کو مسح سکھانے کی نیت کی پاکی کی نیت نہیں کی، تو بھی مسح ہو جائے گا۔(۱)

موزوں پر نجاست لگ جائے

اگر موزوں پر نجاست لگ جائے تب بھی اس پر مسح کرنا درست ہے۔(۲) البتہ

---

(۱) والنية ليس بشرط لجواز المسح على الخفين ، حتى أن من قال لغيره علمني الوضوء والمسح على الخفين فتوضأ ذٰلک الغير ، ومسح على الخفين وكان قصده التعليم جاز عندنا .
(الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲۰۷/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف ، ط: قديمي.)
بدائع الصنائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .
البحر الرائق : (۱۸۹/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .
خلاصة الفتاوىٰ : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .
الدر المختار مع الرد: (۲۸۲/۱) كتاب الطهارة، آخر باب المسح على الخفين، ط: سعيد.
حلبي كبير : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .
الهنديه: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.
(۲) وسألت الوبري عن البول إذا ترشش على الخف مثل رؤوس الابر ثم مسح على ذٰلک الخف؟ قال: لا بأس به قال: و سألت أبا ذر ؟ فقال : لايجوز ، وجواب الوبري منصوص في الفتاوىٰ البقالي.
(التاتارخانية : (۲۰۱/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف و ما بمعناها وما لا يجوز ، ط: قديمي.
خامسها: أن يكون طاهراً، فلو لبس خفًا نجسًا، فإنّه لايصح المسح عليه حتى ولو أصابت النجاسة جزءًا منه، على أنّ في ذٰلک تفصيل في المذاهب، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، وتحته في الشامية: الحنفية قالوا: طهارة الخف ليست شرطًا في صحة المسح عليه، فإذا أصابته نجاسة فإنّ المسح عليه يصح، ولكن لا تصح به الصلاة، إلا إذا كانت النجاسة معفوًا عنها الخ. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱۳۸/۱ ، ۱۳۹) مباحث المسح على الخفين، شروط المسح على الخفين، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

موزوں پر نجاست ہے

موزوں پر مسح درست ہونے کے لئے موزوں کا نجاست سے پاک ہونا شرط نہیں ہے اگر موزہ پر نجاست لگ جائے تب بھی اس پر مسح کرنا درست ہے۔(۲)

البتہ اگر نجاست معافی کی مقدار سے زائد ہے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

موزہ پر بال ہوں تو

اگر چمڑے کے موزہ پر بال ہوں، اور اوپر اس طرح پڑے ہوئے ہوں کہ مسح کرنے میں پانی کی تری جلد تک نہ پہنچے تو مسح درست نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بالوں پر مسح

---

(۱) وإن أصاب الثوب أو البدن شيئ من السؤر النجس يمنع جواز الصلاة إذا زاد على قدر الدرهم؛ لأنّ نجاسته غليظة والأصل فيه، أى فى ما يمنع جواز الصلاة أن النجاسة الغليظة إذا كانت قدر الدرهم أو دونه فهى عفو لايمنع جواز الصلاة عندنا...... ولكن ينبغى أن يغسل وإن كانت أقل من قدر الدرهم الخ...... وكذا إذا أصاب الخف أو نحوه من النعل والجرموق وغيرهما نجاسة لها جرم كالعذرة والروث ونحوهما...... روى أبو داؤد من حديث أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه أنّه عليه السلام قال إذا جاء أحدكم إلى المسجد فلينظر، فإن رأى فى نعله أذى أو قذرًا فليمسحه وليصل فيهما. (حلبى كبير: (ص: ۱۷۱ـ۱۷۸) فصل فى الآسار، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

البحر الرائق: (۱/۲۲۳) كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۳۵، ۲۳۶) كتاب الطهارة، الفصل الثانى فى تطهير النجاسات، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۱/ ۸۰ـ ۸۴) كتاب الطهارة، فصل فى بيان مقدار ما يصير به المحل نجسًا، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۳۰) الفصل الرابع فى المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۳۰) كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۲۷۴. (وسالت الوبرى عن البول إذا ترشش)

(۳) انظر الى الحاشية على نفس الصفحة، رقم: ۱. (وإن أصاب الثوب أو البدن)

کرنے کا ارادہ کیا اور پانی کی تری جلد تک پہنچ گئی تب بھی مسح درست نہیں ہوگا۔(۱)

موزہ پر مسح کا ثبوت

چمڑا یا ریگزین کے موزہ پر مسح کرنا جائز ہے، اور یہ بہت ساری صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، تقریباً اسّی ۸۰ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں کہ خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے پر مسح فرمایا اور اس کی اجازت دی، اور تمام مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق اور تواتر سے یہی ثابت ہے، اور اس کا انکار کرنے والا اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

اسّی ۸۰ صحابہ کرامؓ میں عشرۂ مبشر رضی اللہ عنہم بھی ہیں (یعنی وہ دس صحابہ جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی ہے)(۲)

---

(۱) وإذا مسح على خف ذى طاقين فنزع أحد الطاقين لا يعيد المسح على الطاق الآخر ، وكذا إذا مسح على خف مشعر ثم حلق الشعر هكذا في المحيط . (الهندية : (۱/ ۳۴) الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ، ط: رشيديه)

إذا كان الخف مشعرا كالخف اليمانى فمسح على ظاهر الشعر ثم حلق الشعر فإنّه لايلزمه إعادة المسح ...... كالشعر مع بشرة الرأس حتى كان المسح على شعر الرأس كالمسح على البشرة . (التاتارخانية : (۱/ ۲۰۴) الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمى)

(۲) (وهو جائز بسنة مشهورة) فمنكره مبتدع ، وعلى رأى الثانى كافر و فى التحفة ثبوته بالاجماع ، بل بالتواتر ، رواته أكثر من ثمانين منهم العشرة قهستانى . (الدر المختار مع الرد : (۱/ ۲۶۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط:سعيد)

(صح) أى جاز (المسح على الخفين فى) طهارة من (الحدث الاصغر) لما ورد فيه من الاخبار المستفيضة فيخشى على منكره الكفر . (قوله لما ورد فيه من الاخبار المستفيضة) حتى قال جمع من الحفاظ : أن خبر المسح متواتر كما فى فتح البارى . و قال الحسن البصرى : حدثنى سبعون رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ أنهم رأوه يمسح على الخفين كما فى البدائع . وذكر الحافظ فى فتح البارى عن بعضهم : أنه روى المسح أكثر من الثمانين منهم العشرة المبشرون رضى الله عنهم . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان) =

موزہ پر مسح کرنا ان صورتوں میں جائز نہیں ہے

اگر موزہ ٹخنے سے نیچا ہے تو مسح جائز نہیں۔(۱)

اگر موزہ زیادہ پھٹا ہوا ہے کہ چلتے ہوئے تین انگلیوں سے زیادہ پاؤں نظر آتا ہے

= وقد ثبت المسح بالاخبار المستفيضة عن النبيّ ﷺ قولا و فعلًا...... وعن الحسن البصرى حدثنى سبعون رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ أنه مسح على الخفين و قال أبو يوسف خبر المسح يجوز نسخ الكتاب به لشهرته و قال الكرخى: أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين لأن الآثار جاء ت فيه فى حيز التواتر...... و قال شيخ الاسلام: و الدليل على أن من لم ير المسح على الخفين كان ضالا لما روى عن أبى حنيفة إذ اسئل عن مذهب أهل السنة والجماعة فقال: هو أن تفضل الشيخين يعنى أبا بكر و عمر على سائر الصحابة، وأن تحب الختنين يعنى عثمانًا و عليًا وأن ترى المسح على الخفين وهو أخذه من قول أنس بن مالك أن من السنة أن تفضل الشيخين و تحب الختنين وترى المسح على الخفين. (حلبى كبير: (ص: ۱۰۴، ۱۰۵) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

بدائع الصنائع: (۱/۷) كتاب الطهارة، فصل وأمّا المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: قديمى.

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية: (۱/۳۶) كتاب الطهارة، فصل فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/۱۶۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(۱) (شرط مسحه) ثلاثة أمور: الأوّل (كونه ساترًا) محل فرض الغسل (القدم مع الكعب)...... و جوّز مشائخ سمرقند ستر الكعبين باللفافة. وفى الرد: (قوله: و جوز الخ)...... قال ح: والحق ما عليه مشائخ بخارىٰ؛ لأنّ المذهب أنّه لايجوز المسح على الخف الّذى لايستر الكعبين الخ. (الدر مع الرد: (۱/۲۶۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

(قوله: وصح على الجرموق) أى جاز المسح على الجرموق...... ذكر قاضيخان فى فتاواه ثم الخف الّذى يجوز المسح عليه مايستر الكعبين و ماتحتهما وما ليس كذٰلك لايجوز المسح عليه. (البحر الرائق: (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس، نوع آخر فى بيان مايجوز عليه المسح الخ، ط: قديمى.

تب بھی مسح جائز نہیں ہے۔(۱)

اگر ایک موزہ دو تین جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے، اگر ان کو جمع کرنے سے تین انگلی کی مقدار ہو جائے تو مسح جائز نہیں ہے۔

اگر تھوڑا تھوڑا دونوں موزوں سے پھٹا ہوا ہے، اگر دونوں کی پھٹن کو جمع کریں تو تین انگلی کی مقدار سے زیادہ ہو جائے، تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے مسح جائز ہے ہاں اگر ایک پاؤں کے موزہ میں تین انگلیوں کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہو تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویشترط لجواز المسح علی الخفین سبعة شرائط : والشرط الرابع خلو کل منهما أی الخفین عن خرق قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع القدم الخ . (حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۰۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان)

والخرق المانع هو المنفرج الّذی یری ما تحته من الرجل الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۷۵) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

خلاصة الفتاوٰی: (۱/۲۹) کتاب الطهارة، وأمّا مسائل مسح الخفین، ط: المکتبة الحبيبية کوئٹه.

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۳) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱/۱۱) کتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح علی الخفین ، مطلب المسح علی الجرموقین ، ط: سعید .

التاتارخانیه: (۱/۲۰۵) کتاب الطهارة، الفصل السادس، نوع آخر فی بیان ما یجوز علیه المسح الخ، ط: قدیمی.

الهندیه: (۱/۳۴) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه.

(۲) ویجمع الخروق فی خف واحد لا فی خفین حتی إذا کان فی أحد الخفین خرق قدر اصبع و فی الآخر قدر اصبعین جاز المسح علیهما ولو کان فی خف واحد خرق فی مقدم الخف قدر اصبع وفی العقب مثل ذٰلک و فی جانب الخف مثل ذٰلک لایجوز هٰکذا فی المحیط . (الهندیه : (۱/۳۴) الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الأوّل ، ط:رشیدیه)

التاتارخانية : (۱/۲۰۶) الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، نوع آخر فی بیان مایجوز علیه المسح الخ ، ط: قدیمی .

حلبی کبیر : (ص: ۱۱۳) فصل فی المسح علی الخفین ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۱۱) کتاب الطهارة ، فصل : وأمّا المسح علی الخفین ، مطلب المسح علی الجرموقین ، ط: سیعد .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۴) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱/۱۷۶) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ،ط : سعید .

اگر موزہ تین انگلیوں کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہے، لیکن چلتے ہوئے چمڑا مل جاتا ہے، اور تین انگلی سے کم مقدار پاؤں نظر آتا ہے تو مسح جائز ہے۔(۱)

اگر کسی نے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا ہے، اور اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹا ہوا ہے تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں اوپر والے موزے کا اعتبار ہے اندر والے کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن كان طولًا يدخل فيه ثلاث أصابع و أكثر لكن لايرى شيأً من القدم ولا ينفرض عند المشي لصلابته لايمنع المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۷۵، ۱۷۶) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حاشية الطحاوي على المراقي: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۱) فصل المسح على الخفين، مطلب المسح على الجرموقين، ط: سعيد.

ولو لم ير القدر المانع عند المشي لصلابته لم يمنع وإن كثر. (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۷۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

التاتارخانية: (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح الخ، ط: قديمي.

الهندية: (۱/۳۴) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

(۲) (ولايجوز المسح على الجرموق المنخرق وإن كان) أي ولو كان (خفاه غير منخرقين) قياسا على الخفين. (حلبي كبير: (ص: ۱۱۳) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

والخف على الخف كالجرموق عندنا في سائر احكامه كذا في الخلاصة ...... وفي منية المصلي: ولايجوز المسح على الجرموق المنخرق وإن كان خفاه غير منخرق. (البحر الرائق: (۱/۱۸۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

الهنديه: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

فتاوىٰ خانية على هامش الهنديه: (۱/۵۲) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۱/۲۶۸، ۲۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۴) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۹) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المسح، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

موزہ پھٹا ہوا ہو

اگر موزہ پیر کی تین انگلی کی مقدار سے زیادہ پھٹا ہوا ہے تو اس پر مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔(۱)

مزید ''موزہ پر مسح کرنا ان صورتوں میں جائز نہیں ہے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۲۷۷)

موزہ پہننے کا طریقہ

''مدت مسح'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۲۱)

موزہ ٹخنے سے نیچا ہے

اگر موزہ ٹخنے سے نیچا ہے تو مسح جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (والخرق الكبير وهو قدر ثلاث أصابع القدم الأصاغر يمنعه) . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۷۳) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع : (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، مطلب المسح على الجرموقين ، ط: سعيد .

☜ خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۹) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☜ التاتارخانية : (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح ، ط: قديمي .

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ حلبي كبير : (ص: ۱۱۳) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☜ الهنديه : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط : رشيديه .

☜ البحر الرائق : (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ذكر قاضي خان في فتاواه : ثم الخف الّذي يجوز المسح عليه مايكون صالحا لقطع المسافة =

موزہ دھونا

اگر پہنے ہوئے موزہ کو دھولیا اور مسح کی نیت نہیں تھی، مثلاً موزہ کی صفائی ستھرائی وغیرہ کے پیش نظر دھولیا، یا دھوتے وقت کوئی بھی نیت نہیں تھی، تو ان تمام صورتوں میں مسح ہو جائے گا۔(۱)

= والمشي المتتابع عادة ويستر الكعبين و ماتحتهما ومالیس كذٰلک لایجوز علیه المسح . (البحر الرائق : (۱/۱۸۰) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندية : (۱/۴۶) كتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفين، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفين ، نوع آخر فی بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمی .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۱) ولو توضأ ولم يمسح خفيه ولكن خاض فی الماء لابنية المسح ولم تنغسل إحدى رجليه أو أكثرها أو مشى فی الحشيش المبتل بالماء المفاض عليه للسقی أو بالمطر يجزيه ذٰلک الخوض أو الشيئ عن المسح قصدًا لحصول المسح ضمنًا وعدم اشتراط النية ...... وكذا إذا أصابه أی أصاب خفه المطر ينوب ذٰلک الأمر وهو الإصابة عن المسح وإن لم ينو . (حلبی كبير : (۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل فی المسح علی الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

الهندية : (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، الفصل الأوّل، ط : رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، فصل وأمّا المسح على الخفين ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۲۰۷) الفصل السادس فی المسح علی الخفين ، نوع آخر فی بيان شرط جواز المسح على الخفين ، ط: قديمی .

خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فی المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

اگر چہ پہنے ہوئے ہونے کی حالت میں موزہ کو دھونا مناسب نہیں ہے۔(۱)

موزہ ڈبل ہے

"ڈبل موزہ پرمسح کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۵)

موزہ کے اندر پانی چلا گیا

اگر موزہ کے اندر پانی چلا جائے اور اس سے تمام پاؤں گیلا ہو جائے تو اس صورت میں مسح ختم ہو جائے گا، وضو کے وقت پاؤں کو موزہ سے نکال کر دھوئے پھر دوبارہ موزہ پہنے۔(۲)

(۱) ان رسول الله ﷺ مر برجل يتوضأ وهو يغسل خفيه فنخسه بيده و قال: إنّما أمرنا بالمسح هٰكذا و أراه من مقدم الخفين إلى أصل الساق مرة و فرج بين أصابعه. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد

(۲) ولو لبس خفيه على طهارة كاملة و مسح عليهما ثم دخل الماء فى أحد خفيه إن بلغ الكعب حتى صار جميع الرجل مغسولا يجب عليه غسل الرجل الأخرىٰ هٰكذا فى الخلاصة . وكذا إذا ابتلّ أكثر القدم وهو الأصح هٰكذا فى الظهيرية . (الهندية : (۱/۳۴، ۳۵) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ،ط : رشيديه)

لبس خفيه على الطهارة ومسح عليهما فدخل الماء إحداهما إن وصل الكعب حتى صار مغسولا يجب غسل الأخرىٰ وإن لم يبلغ الكعب لاينتقض مسحه . (البحر الرائق : (۱/۱۶۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/۲۷۷) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۱۰۶، ۱۱۵) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۳۰) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۱/۲۰۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان ما يبطل المسح على الخفين ، ط: قديمى .

موزہ کے پورے حصے پر مسح کرنا ضروری نہیں ہے

وضو میں پورے پاؤں کو دھونا فرض ہے لیکن موزے پر مسح کرتے وقت پورے موزوں پر مسح کرنا ضروری نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ موزے پر مسح کرنے کا حکم ایک خاص رعایت ہے، شارع علیہ السلام نے اس بارے میں سہولت رکھی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ نرمی کا معاملہ ہو۔(۱)

رہی یہ بات کہ موزے کے کس قدر حصہ کا مسح کرنا فرض ہے اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ موزے کے اوپر تین انگلیوں کی مقدار جگہ پر مسح کرنا فرض ہے انگلی کی چوڑائی ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۲)

---

(۱) وفي القهستاني : أنّه رخصة مسقطة للعزيمة ...... (ولايشترط) في مسحها (استيعاب و تكرار في الأصح فيكفي مسح أكثرها) مرة ، به يفتى. و في الرد : (قوله : في الأصح) قيد لعدم اشتراط الاستيعاب والتكرار : أى بخلاف الخف فإنّه لايشترط فيه ذٰلک بالاتفاق. (الدر مع الرد : (۱/۲۶۴ ـ ۲۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

و سمى الخف خفا من الخفة لأن الحكم خف به من الغسل إلى المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۶۴)، و فيه أيضًا: (قوله: على ظاهرهما مرة بثلاث أصابع) واستدلّ المصنّف في المستصفى بأنّ النبيّ ﷺ رأى رجلًا يغسل خفيه فقال ﷺ أما يكفيک مسح ثلاثه أصابع . وهٰذا صريح في المقصود. (البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

المسح على الخفين رخصة ولو بالعزيمة بعد ما رأى جواز المسح كان أولىٰ ...... ومنها أن يكون الممسوح من ظاهر كل خف مقدار ثلاث أصابع اليد على الأصح . (الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط : رشيديه)

لما كان رخصه ثبت بالحديث لدفع الحرج صار كأنّه من العوارض لا من أصل الوضوء فلم يوصل بالوضوء وقد ثبت المسح بالأخبار المستفيضة عن النبيّ ﷺ قولًا و فعلًا ...... والمسح على ظاهرهما دون باطنهما ...... و فرض ذٰلک المسح مقدار ثلاث أصابع . (حلبى كبير : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۹) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

(۲) وفرضه عملا قدر ثلاث أصابع اليد أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . (قوله: قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أن الاصابع غير شرط وإنما الشرط قدرها الخ . =

اور یہ شرط ہے کہ موزے کی اس جگہ پر مسح ہو جس میں پیر ہے، اس کے سوا کسی اور حصہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔(۱)

= (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) کتاب الطهارة، مطلب مقدار المسح، ط: سعید.

حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۵) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۳۲) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/۱۷۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۱۰۹) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) ويشترط أن يقع المسح علی خف تحته قدم، حتی لو كان الخف واسعا، وبعضه خال عن القدم فمسح علی الخالی لايجوز. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وفرضه عملا قدر ثلاث أصابع اليد أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف...... ولو قطع قدمه، إن بقی من ظهره قدر الفرض مسح وإلا غسل كمن قطع من كعبه. وفی الرد: (قوله من كل رجل) أی فرضه هذا القدر كائنا من كل رجل علی حدة الخ. (قوله: لا من الخف) لما قدمه أنه واسعا فمسح علی الزائد ولم يقدم قدمه إليه لم يجز ولما يأتی من قوله ولو قطع قدمه. (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲، ۲۷۳) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد)

و فی فتاوىٰ قاضيخان: رجل له خف واسع الساق إن بقی من قدمه خارج الساق فی الخف مقدار ثلاث أصابع سوی أصابع الرجل جاز مسحه وإن بقی من قدمه خارج الساق فی الخف مقدار ثلاث أصابع بعضه من القدم و بعضه من الأصابع لايجوز المسح عليه حتیٰ يكون مقدار ثلاث أصابع كلها من القدم ولااعتبار للأصابع ...... وفی الخلاصة و غيرها ولو كان الجرموقان واسعين يفضل الجرموق من الخف ثلاث أصابع فمسح علی تلک الفضلة لم يجزإلا إذا مسح علی الفضلة بعد ان يقدم رجليه علی تلک الفضلة فحينئذٍ جاز ولو أزال رجليه عن ذٰلک الموضع أعاد المسح. (البحر الرائق: (۱/۱۷۴-۱۷۵، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد)

رد المحتار: (۱/۲۶۳) كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين، ط: سعيد.

مثلاً پنڈلی سے لگے ہوئے حصہ پر یا پچھلے حصہ پر یا کناروں پر یا نیچے کی جانب یا پہلو پر مسح کرنا درست نہیں البتہ وہ حصہ جو ٹخنوں کے سامنے ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔(۱)

موزہ نکال کر پاؤں دھونا

جس شخص نے وضو کر کے موزہ پہنا ہے اس کو مقیم ہونے کی صورت میں ایک دن ایک رات اور مسافر ہونے کی صورت میں تین دن تین رات موزے پر مسح کرنا جائز ہے۔(۲)

اگر یہ شخص اس مدت کے اندر وضو کے دوران موزے پر مسح نہیں کرتا ہے بلکہ

---

(۱) عفی الظهيرية : وموضع المسح ظهر القدم دون الكعب والجوانب ، وظهر القدم من رؤوس الأصابع إلى معقد الشراك النعل . وإذ امسح على العقب لايجوز ولو مسح على ما يلي الساق أو مايلي مقدم ظاهر الخف يجوز ، ولو مسح على ما فوق الكعبين لايجوز . (التاتارخانية : (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة ، نوع آخر في بيان محل المسح ، ط: قديمى)

ومنها أن يمسح على ظاهر الخف حتى لو مسح على باطنه لايجوز...... وكذا لو مسح على العقب أو على جانبي الخف أو على الساق لايجوز والأصل فيه ما روى عن عمر رضى الله عنه أنه قال سمعت رسول الله ﷺ يأمر بالمسح على ظاهر الخفين الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۱۲) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب مقدار المسح ،ط: سعيد)

(قوله : على ظاهرهما مرة) بيان محل المسح حتى لايجوز مسح باطنه أو عقبه أو ساقيه أو جوانبه أو كعبه و ظهر القدم من رؤوس الأصابع إلى معقد الشراك . (البحر الرائق : (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲٦۷) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ومنها أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم و ليلة ومسافر ثلاثة أيّام ولياليها هكذا في المحيط. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

الدر الختار مع الرد : (۱/۲۷۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۸) كتاب الطهارة ، مطلب في بيان مدة المسح ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱/۱۷۱) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

مبسوط للسرخسى : (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت. =

موزے کو نکال کر پاؤں کو دھولیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ افضل ہے۔(۱)

لیکن اگر نماز کا وقت نہایت تنگ ہوگیا ہے، موزہ نکال کر پاؤں دھونے کی صورت میں دیر ہونے کی وجہ سے نماز قضاء ہوجائے گی تو اس صورت میں موزے نکال کر پاؤں دھونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ باقی اعضاء کو دھوکر اور پاؤں کے موزے پر مسح کر کے نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر وضو کے لئے پانی بہت کم ہے، موزہ نکال کر پاؤں دھوئے گا تو تمام اعضاء کے لئے پانی کافی نہیں ہوگا، مجبوراً تیمّم کرنا پڑے گا، تو اس صورت میں بھی موزہ نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ ہاتھ اور چہرہ دھوکر سر اور پاؤں کے موزے پر مسح کر کے

= التاتارخانية : (۱/۲۰۸) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان مقدار مدة المسح ، ط: قديمى .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو أفضل . وفى الرد : (قوله : فالغسل أفضل) وجه التفريع أنه لو كان المسح أفضل لكان المناسب أن يقول وهو مستحب ، فعدوله إلى قوله وهو جائز يفيد أن الغسل منه لأنه أشق على البدن ...... ثم لكن فى المضمرات وغيره أن الغسل أفضل ، وهو الصحيح كما فى الزاهدى . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

صح أى جاز المسح على الخفين فى الطهارة من الحدث الأصغر لما ورد فيه من الأخبار المستفيضة فيخشى على منكره الكفر ، وإذا اعتقد جوازه وتكلف قلعه بالعزيمة ؛ لأنّ الغسل أشق . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱/۱۶۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۱۰۵) فصل فى المسح على الخفين ، ط: ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

باوضو نماز پڑھے۔(۱)

موزے کیسے ہوں؟

مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات وضو میں جن موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا فرض نہیں ان میں چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ موزے ایسے موٹے ہوں کہ کسی چیز سے باندھے بغیر پیروں پر کھڑے رہیں۔(۲)

۲۔ موزے ایسے موٹے ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل (چار کلو میٹر آٹھ سو تیس

---

(۱) وهو جائز فالغسل أفضل إلا لتهمة فهو ؤفضل، بل ينبغي وجوبه على من ليس معه إلا مايكفيه، أو خاف فوت وقت أو وقوف عرفة. وفي الرد: (قوله: إلا مايكفيه) أي يكفيه المسح فقط، بأن كان لو غسل به رجليه لايكفيه للوضوء، ولو توضأ به ومسح كفاه، (قوله: أو وقوف) أي أنّه إذا غسل رجليه يدرك الصلاة لكن يخاف فوت الوقوف بعرفة وإذا مسح يدركها جميعا يجب المسح الخ. (الد رمع الرد: (۲۶۴/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) والشرط الخامس استمساك على الرجلين من غير شد لثخانته إذ الرقيق لايصلح لقطع المسافة . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱۸۲/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۱۲۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

الهندية : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في السمح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲۰۲/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف الخ ، ط: قديمي .

خلاصة الفتاوى : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الدر المختار مع الرد : (۲۶۹/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

میٹر) یا اس سے زیادہ چل سکیں۔(۱)

۳۔موزے ایسے موٹے ہوں کہ نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔(۲)

۴۔پانی کو جذب کرنے والے نہ ہوں، یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔(۳)

---

(۱) (الثخينين) بحيث يمشي فرسخًا . وفي الرد (قوله : بحيث يمشي فرسخًا) . (الدر مع الرد: (۱/۲۶۹) والثالث كونه مما يمكن متابعة المشي المعتاد فيه فرسخًا أو أكثر . (قوله : فرسخًا فأكثر) تقدم أن الفرسخ ثلاثة أميال اثنا عشر الف خطوة . (الدر مع الرد : (۱/۲۶۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط:سعيد)

وفيه أيضًا : أى ما أكثر كما مر ، وفاعل يمشي ضمير يعود على الجورب والاسناد إليه مجازى، أو على اللابس له والعائد محذوف أى به .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱/۱۸۳) باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۱۲۱) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۸) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع فى المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) ثم الخف الّذى يجوز المسح عليه مايكون صالحا لقطع المسافة والمشى المتابع عادة ويستر الكعبين وماتحتهما وماليس كذٰلك لايجوز المسح الخ..... وفى التبيين : ولا يرى تحته. (البحر الرائق : (۱/۱۸۰ ـ ۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(أو جوربيه الثخينين) بحيث يمشى فرسخًا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته الخ . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، نوع آخر فى بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف الخ، ط: قديمى .

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل، ط: رشيديه .

حلبى كبير : (ص: ۱۲۰) فصل فى المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

(۳) والشرط السادس منعهما وصول الماء إلى الجسد فلايشفان الماء. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۴) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان) =

جن موزوں میں یہ باتیں پائی جائیں گی تو وہ خواہ چمڑے کے ہوں یا کسی اور چیز کے ان پر مسح کرنا درست ہوگا، بشرطیکہ مسح کی شرائط پائی جائیں۔

عام طور پر چمڑے کے موزے پر مسح کیا جاتا ہے، لیکن چمڑے کا موزہ ہونا ضروری نہیں اگر کسی موٹے کپڑے یا ریگزین وغیرہ کے ایسے موزے ہوں جو باندھے بغیر ٹخنے پر کھڑے رہیں اور ان کو پہن کر جوتوں کے بغیر تین میل چل بھی سکیں تو ان پر بھی مسح جائز ہوگا۔

جن موزوں پر مسح جائز ہے ان میں جوتے کے بغیر چلنے کے قابل اور موٹا اور دبیز ہونے کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس میں ٹخنے تک پاؤں چھپا رہے اس سے کم نہ ہو، خواہ زیادہ کتنا ہی ہو۔(۱)

= (أو جوربيه الثخينين) بحيث يمشي فرسخًا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولا يشف الا أن ينفذ إلى الخف قدر الغرض. وفي الرد: (قوله: ولايشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى ماوراءه من باب ضرب يضرب. وفي بعض الكتب: ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس. والثاني أولىٰ هنا لئلا يتكرر مع قوله تبعا للزيلعي ولايرى ما تحته، الخ. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حلبي كبير: (ص: ۱۲۰) فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق: (۱/ ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(۱) الخف الّذي يجوز عليه المسح مايمكن قطع السفر به و تتابع المشي عليه ويستر الكعبين و ما تحتهما، وستر ما فوق الكعبين ليس بشرط، وإن كان يرى من الكعب قدر إصبع أو إصبعين جاز المسح عليه، وإن كان ثلاث أصابع فصاعدا لايجوز. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۱/ ۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناها ومالايجوز، ط:قديمي)

(صح المسح على الخفين في الحدث الأصغر ولو كانا) أي الخفين متخذين (من شيئ ثخين غير الجلد) كلبد و جوخ وكرباس يستمسك على الساق من غير شد لايشف الماء وهو قولهما وإليه رجع الإمام وعليه الفتوىٰ لأنه في معنى المتخذ من الجلد (سواء كان لهما نعل من جلد أولا). (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

والخف شرعا الساتر لكعبين فأكثر من جلد و نحوه (شرط مسحه كونه ساتر القدم مع الكعب وكونه مشغولا بالرجل وكونه ممايمكن متابعة المشي المعتاد فيه فرسخا فأكثر ...... أو جرموقيه أو جوربيه ولو من غزل أو شعر الثخينين بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق بنفسه =

''ٹخنوں'' سے مراد وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو قدم کے اوپر حصے میں ہوتی ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ وضو میں ٹخنوں تک پورے قدم کا دھونا فرض ہے، اگر تھوڑی سی جگہ بھی دھونے سے رہ گئی تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

موزے کی کتنی مقدار پر مسح کرنا فرض ہے؟

موزے کے مسح میں ہاتھ کی انگلیوں میں سے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کرنا فرض ہے۔(۲)

= ولایری ما تحته ولا یشف الا ان ینفذ إلی الخف قدر الغرض . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۶۱ ـ ۲۶۹) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۳۲) الباب الخامس ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

فتاویٰ خانية على هامش الهندية: (۱/۴۶) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

حلبی کبیر : (ص: ۱۲۰ ـ ۱۲۲) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) (المرفقان والكعبان يدخلان في فرض الغسل) وهما العظمان الناتيان في جانبي القدمين هو الصحيح ...... فأمّا في الطهارة فهو العظم الناتي كما فسره في الزيادات كذا في الكافي . (حلبي كبير : (ص: ۱۷) فرائض الوضوء ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

(فرائض الوضوء وهي أربع : الثالث غسل الرجلين) ويدخل الكعبان في الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتي في الساق الّذي يكون فوق القدم كذا في المحيط . (الهنديه : (۱/۳) كتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الأوّل في فرائض الوضوء ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/۱۳) كتاب الطهارة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۷) كتاب الطهارة ، مطلب في غسل الرجلين ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۱/۹۸) كتاب الطهارة ، أركان الوضوء أربعة ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۷۰) كتاب الطهارة ، الفصل الأوّل في الوضوء ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۶ ، ۴۷) كتاب الطهارة ، فصل في أحكام الوضوء ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) (وفرضه) عملًا (قدر ثلاث أصابع اليد) أصغرها طولا و عرضا من كل رجل لا من الخف . و في الرد : (قوله : من كل رجل) أي فرضه هذا القدر كائنا من كل رجل على حدة ، قال في الرد : حتى لو مسح على إحدىٰ رجليه مقدار أصبعين وعلى الأخرىٰ مقدار خمس أصابع لم يجز. =

اور یہ مسح ہر ایک موزہ پر پاؤں کے اوپر کی جانب ہو۔(۱)

موزے کے کس حصے پر مسح کرے

''موزہ کے پورے حصے پر مسح کرنا ضروری نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۳)

موسمی مکان

قدیم وطن میں گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے بعض موسم راس نہیں آتے اس لئے کسی نے کسی ایسے علاقہ میں مکان بنالیا جہاں کا موسم موافق ہوتا کہ خاص موسم میں

= (قوله قدر ثلاث أصابع) أشار إلى أن الأصابع غير شرط وإنما الشرط قدرها (الدر مع الرد: (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: بسعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) مطلب مقدار المسح، فصل أما المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۱۰۹) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وفرض المسح قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد على ظاهر مقدم كل رجل مرة واحدة فلايصح على باطنا لقدم ولاعقبه وجوانبه و ساقه. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص:۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان محل المسح، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، قبيل مطلب مقدار المسح، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۷) الفصل الرابع، وأمّا مسائل مسح الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

الدر المختار مع الرد: (۱/۲٦۷) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۱۰۹) فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

وہاں قیام کیا کرے اور سیر وتفریح بھی ہو جائے تو ایسے مکان میں اگر ایک دفعہ اہل وعیال کے ساتھ سیزن گزارا یا پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام گزارے تو وہ وطن اصلی کے حکم میں ہو جائے گا، لہذا وہاں پہونچنے کے بعد پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

مہاجرین کی اقامت کی نیت

موجودہ دور میں جب کہیں جنگ شروع ہوتی ہے تو وہاں کے کچھ لوگ دوسرے ملک میں یا دوسرے علاقے کی خالی جگہ مثلا دشت وبیابان میں خیمے لگا کر رہنا شروع کر دیتے ہیں، یا ان کے لئے مہاجر کیمپ بنائے جاتے ہیں، اور یہ لوگ اپنے وطن سے ہجرت کر کے ان کیمپوں میں رہتے ہیں، چونکہ یہاں ضرورت کی تمام چیزیں ملتی ہیں اس لئے یہ جگہ بڑے گاؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہے، لہذا جنگل دشت وبیابان ہونے کے باوجود آباد ہونے کے بعد جنگل وغیرہ کے حکم میں باقی نہیں رہتا اس لئے ایسے کیمپوں میں بھی اقامت کی نیت معتبر ہے، اس لئے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنے

---

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ)...... وقيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل ويتم فيهما...... وكثير من المسلمين المتوطنين في البلاد ولهم دور وعقار في القرى البعيدة منها يصيفون بها بأهلهم ومتاعهم فلا بد من حفظهما انهما وطنان له لايبطل أحدهما بالآخر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کی صورت میں مقیم بن جائیں گے پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)
ہاں اگر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہوگی تو قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله بقصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر ...... و قيد بنصف شهر لأن نية إقامة مادونها لاتوجب الإتمام ...... ثم نية الإقامة لاتصح إلاّ فى موضع الإقامة ممن يتمكن من الإقامة و موضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لاالخيام والاخبية والوبر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)
حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.
بدائع الصنائع: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.
حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.
التاتارخانية: (۲/۸، ۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة و نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح فيها نية الإقامة والّتى لا تصح، ط: قديمى.
خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۲) إذا أقام فى بلدة من غير نية الإقامة لايكون مقيما وإن طال؛ لأنه لم ينو الإقامة خمسة عشر يوما. (الولوالجية: (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: المكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه)
التاتارخانية: (۲/۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة، ط: قديمى.
الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.
وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوما قصر هٰكذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)
حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
الفقه الإسلامى و أدلّته: (۲/۳۰۱) كتاب الصلاة، المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، خامسا مايمنع القصر، ان ينوى المسافر الإقامة مدة معينة، ط: المكتبة الحقانية پشاور.

مہمان کا اکرام

☆......مہمان کی عزت اور مناسب خاطر داری کرنا بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ ہے، اسلام میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه'' (بخاری ومسلم)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے''(۱)

مہمان کے اکرام کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خندہ پیشانی، خوش مزاجی اور ہنس مکھ حالت میں استقبال کیا جائے، اگر کھانے کا وقت ہے تو استطاعت کے مطابق اس کی تواضع اور مہمان نوازی کی جائے، اور اگر استطاعت اور گنجائش ہے تو پہلے دن اس کے لئے کوئی خصوصی کھانا تیار کیا جائے، جس کو حدیث شریف میں ''جائزہ'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مہمان کے اکرام کا سب سے اول مطلب یہ ہے کہ اس کو آرام پہنچانے کی فکر کی جائے، لہٰذا اگر مہمان کو کھانے سے تکلیف ہو تو کھانے پر اصرار کرنا اکرام کے خلاف ہے۔

---

(۱) صحيح البخاری: (۲/۹۰۶) كتاب الآداب، باب اكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمی۔

□ مشكاة المصابيح : (۲/۳۶۸) كتاب الأطعمة، الفصل الأوّل، باب الضيافة، ط: قديمی.

□ موطأ امام محمد : (ص: ۳۹۷) أبوب السير، باب حق الضيافة، ط: قديمی.

□ جامع الترمذی : (۲/۱۸) أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی الضيافة، ط: سعيد.

□ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۶۱) أبواب الأدب، باب حق الضيف، ط: قديمی.

□ الصحيح لمسلم : (۱/۵۰) كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الخ، ط: قديمی.

□ سنن أبی داؤد : (۲/۱۷۰) كتاب الأطعمة، باب فی الضيافة، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

دوسری طرف مہمان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ میزبان پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالے اور اتنی دیر میزبان کے پاس نہ ٹھہرے کہ جس سے اس پر بار ہونے لگے۔(۱)

☆......مہمان کا اکرام یہ ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو اس کے ساتھ کشادہ پیشانی خوش اخلاقی اور ہنس مکھ چہرے کے ساتھ پیش آئے، اس کے ساتھ اچھے انداز سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے، اور اس کو تین دن تک اس طرح کھلائے پلائے کہ پہلے دن تو اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق کچھ پر تکلف میزبانی کرے، بشرطیکہ اس کی وجہ سے اپنے متعلقین اور لواحقین کی حق تلفی نہ ہو، اور بعد کے دو دنوں میں بلا تکلف جو حاضر ہو اس کے سامنے پیش کرے تا کہ مہمان اور میزبان کو گرانی نہ ہو، پھر تین دن کے بعد بھی اگر مہمان ٹھہرا رہے تو اس کو کھلانا پلانا صدقہ کے حکم میں ہے۔ یعنی اگر میزبان چاہے تو

---

(۱) وعن أبی شریح الکعبی أن رسول الله ﷺ قال : من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة والضیافة ثلاثة أیام فما کان بعد ذلک فهو صدقة ولایحل له أن یثوی عنده حتی یحرجه . (موطأ الإمام محمدؒ : (ص: ۳۹۷) باب حق الضیافة ، ط:قدیمی)

☜ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : من کان یؤمن بالله والیوم والآخر فلیکرم ضیفه ، فی شرح السنة قال تعالیٰ : هل أتاک حدیث ضیف إبراهیم المکرمین (الذاریات : ۲۴) قیل اکرمهم إبراهیم علیه السلام بتعجیل قراهم والقیام بنفسه علیهم وطلاقة الوجه لهم ...... قالوا : وإکرام الضیف بطلاقة الوجه وطیب الکلام والإطعام ثلاثة أیّام فی الأوّل بمقدوره و میسوره والباقی بما حضره من غیر تکلف لئلا یثقل علیه وعلی نفسه وبعد الثلاثة یُعَدُّ من الصدقة إن شاء فعل وإلا فلا ...... وفی روایة عن أبی شریح رضی الله عنه : أن رسول الله ﷺ قال : من کان یؤمن باللّٰه والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة ، فی الفائق: الجائزة من أجازه بکذا إذا أتحفه والطفه کالفاضلة واحدة الفواضل من أفضل علیه ، وفی شرح السنة : سئل عن ذلک مالک بن انس فقال: "یکرمه ویتحفه یوما ولیلة" (والضیافة ثلاثة أیّام) فی النهایة أی یضیف ثلاثة أیّام فیتکلف له فی الیوم الأوّل ما اتسع له من بر والطاف ویقدم له فی الیوم الثانی والثالث ماحضر اهـ .
(مرقاة المفاتیح : ۸/ ۱۴۱ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۴) باب الضیافة ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه)

☜ شرح السنة : (۱۱/ ۳۳۵) باب إکرام الضیف ، ط: المکتب الإسلامی دمشق ، بیروت .

☜ وهکذا فیه : (۱۱/ ۳۳۸) (حواله بالا)

کھلائے پلائے اور اگر نہ چاہے تو انکار کر دے۔(۱)

مہمان کو رخصت کرتے وقت

''رخصت کرتے وقت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۸/۱)

مہمان کی سواری

مہمان کی سواری کی رکاب اور لگام کو تواضع اور خاطر داری کے طور پر پکڑنا مسنون ہے۔(۲)

موجودہ دور میں گاڑی کا لگام وغیرہ نہیں ہے اس لئے گاڑی کے پاس رہے تو کافی ہے۔

کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مہمان کے احترام میں نماز قضا کرنا

''نماز قضا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۸/۲)

مہمان کے حقوق

مہمان کے حقوق یہ ہیں:

۱۔ مہمان کے آتے وقت خوشی اور بشاشت کا ظاہر کرنا، اور واپس جانے کے وقت

---

(۱) مظاہر حق جدید: (۱۱۵/۴) مہمان کی خاطر کرنا کمال ایمان کی علامت ہے، حدیث نمبر: ۱، باب الضیافۃ، الفصل الأول، ط: دار الاشاعت کراچی۔

و تمام الإكرام طلاقة الوجه وطيب الحديث عند الدخول والخروج وعلى المائدة. قيل للأوزاعي رضي الله عنه: ما كرامة الضيف؟ قال: طلاقة الوجه، وطيب الحديث و قال يزيد بن أبي زياد ما دخلت على عبدالرحمن بن أبي ليلى الا حدثنا حديثا حسنا وأطعمنا طعاما حسنا. (إحياء علوم الدين: (۱۹/۲، ۲۰) كتاب آداب الأكل، الباب الرابع في آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

وانظر الحاشية السابقة رقم: ۱، أيضًا.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، أيضًا.

کم از کم دروازہ تک ساتھ چلنا۔(۱)

۲۔اس کے معمولات وضروریات کا انتظام کرنا جس سے اس کو راحت پہنچے۔(۲)

۳۔خاطر تواضع ،عزت اور مدارات کے ساتھ پیش آنا ،مہمان نوازی کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرنا۔(۳)

۴۔کم از کم ایک دن اس کے لئے کھانے میں کسی قدر درمیانی درجہ کا تکلف کرنا اور کم از کم تین دن تک اس کی مہمان داری کرنا ،مہمان کا اتنا حق ہے ،اس کے بعد جتنے دن

---

(۱) فأمّا الانصراف فله ثلاثة آداب : الأوّل : أن يخرج مع الضيف إلى باب الدار وهو سنة و ذٰلك من إكرام الضيف ...... وقال عليه السلام : أن من سنة الضيف أن يشيع إلى باب الدار " . ... وتمام الإكرام طلاقة الوجه و طيب الحديث عند الدخول والخروج وعلى المائدة . قيل للأوزاعى رضى اللّٰه عنه : ما كرامة الضيف؟ قال طلاقة الوجه و طيب الحديث . (كتاب إحياء علوم الدين : (۱۹/۲) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع فى آداب الضيافة ، ط: دار القلم ، بيروت)

(وعن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ: من السنة) أى العادة القديمة والفطرة السليمة أو من سنتى و طريقتى (أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار) والظاهر أن هٰذا من باب زيادة الإكرام اهـ . (مرقاة المفاتيح : (۱۵٦/۸) كتاب الاطعمة ، باب الضيافة ، ط: رشيديه)

وعن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : أن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار . (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۴۰) باب الضيافة ، ط: قديمى .

مشكاة المصابيح : (۳۷۰/۲) باب الضيافة ، الفصل الثالث ، ط: قديمى .

شعب الإيمان : (۱۲ / ۱۵۳) باب إكرام الضيف ، فصل فى مراعاة حق الرفيق ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

(۲) وإذا دخل ضيف للمبيت فليعرفه صاحب المنزل عند الدخول القبلة وبيت المال و موضع الوضوء. (إحياء علوم الدين: (۱۷/۲) كتاب آدب الأكل، الباب الرابع فى آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

(۳) وينبغى أن يخدم المضيف بنفسه اقتداء بإبراهيم على نبينا عليه الصلاة والسلام كذا فى خزانة المفتين . (الهندية : (۳۴۵/۵) كتاب الكراهة ، الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات ، ط: رشيديه)

و فى شرح السنة: قال اللّٰه تبارك و تعالىٰ: ﴿هل أتاك حديث ضيف إبراهيم المكرمين﴾ (الذاريات : ۲۴) قيل أكرمهم إبراهيم عليه الصلاة والسلام بتعجيل قراهم والقيام بنفسه عليهم وطلاقة الوجه لهم . (مرقاة المفاتيح : (۱۴۱/۸) باب الضيافة ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

وہ ٹھہرے گا میزبان کی طرف سے اس پر احسان ہوگا۔(۱)

مگر مہمان کے لئے مناسب یہ ہے کہ میزبان کو تنگ نہ کرے، اور زیادہ دن نہ ٹھہرے اور کسی چیز کی فرمائش بھی نہ کرے، اور میزبان کو کسی اعتبار سے بھی پریشان نہ کرے۔(۲)

مہمان کے لئے تین دن سے زائد ٹھہرنا

''تین دن سے زائد ٹھہرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۱۵۳)

مہمان کے لئے ہدایات

اگر کسی کے پاس مہمان بن کر جائے، اور کھانا کھانے کا ارادہ نہ ہو خواہ کسی بھی وجہ سے ہو، تو جاتے ہی فوراً میزبان کو اطلاع کردے کہ میں اس وقت کھانا نہیں کھاؤں گا، ایسا نہ ہو کہ وہ کھانے کا انتظام کرے، اور اس میں محنت و مشقت بھی ہو، پھر کھانے کے وقت یہ اطلاع دے کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو یہ محنت مشقت اہتمام اور کھانا ضائع ہو جائے گا اور میزبان کو بہت زیادہ تکلیف بھی ہوگی۔(۳)

کسی اور کی دعوت کو میزبان کی اجازت کے بغیر قبول نہ کرے۔(۴)

(۱، ۲) عن أبی شریح الکعبی أن رسول اللہ ﷺ قال : من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ، جائزتہ یوم و لیلة والضیافة ثلاثة أیّام ، فما بعد ذٰلک فھو صدقة ، ولایحل لہ أن یثوی عندہ حتی یخرجہ . متفق علیہ. (مشکاة المصابیح : (ص: ۳۶۸) کتاب الأطعمة ، باب الضیافة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

صحیح البخاری: (۲/۹۰۶) کتاب الآداب، باب إکرام الضیف وخدمتہ إیّاہ بنفسہ، ط: قدیمی.

جامع الترمذی : (۲/۱۸) أبواب البرّ والصلة ، باب ماجاء فی الضیافة ، ط: قدیمی .

إحیاء العلوم : (۲/۲۰) کتاب آداب الأکل ، الباب الرابع فی آداب الضیافة ، ط : دار القلم بیروت .

(۳) آداب المعاشرت للتھانویؒ: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۱، اور ادب نمبر ۴۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۴) آداب المعاشرت للتھانویؒ: (ص:۹۹) ادب نمبر:۴۱، اور ادب نمبر ۴۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

مہمان کو چاہئے کہ جہاں جائے میزبان کو اطلاع کردے تا کہ اس کو کھانے کے وقت تلاش کرنے میں پریشانی نہ ہو۔(۱)

اگر کوئی حاجت لے کر کہیں جائے تو موقع پا کر فوراً اپنی بات کہہ دے، انتظار نہ کرائے بعض آدمی پوچھنے پر کہہ دیتے ہیں کہ صرف ملنے آئے ہیں، اور جب وہ میزبان بے فکر ہوگیا اور موقع بھی نہ رہا اب کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کہنا ہے تو اس سے بہت ہی اذیت ہوتی ہے۔(۲)

کہیں مہمان بن کر جائے تو وہاں کے انتظامات میں مہمان ہونے کی حیثیت سے ہرگز دخل نہ دے، البتہ اگر میزبان کوئی خاص انتظام اس کے سپرد کردے تو اس کا اہتمام کرنا درست ہے۔(۳)

کسی سے ملنے جائے تو وہاں اتنا مت بیٹھے یا اس سے اتنی دیر باتیں مت کرے کہ وہ تنگ ہوجائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔(۴)

جس کے گھر میں مہمان بن کر جائے تو اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرے، تا کہ میزبان فرمائش پورا کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں شرمندہ نہ ہو۔(۵)

---

(۱) آداب المعاشرت:(ص:۹۹) ادب نمبر:۴۲، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

قال الفقيه أبو الليث رحمه الله تعالىٰ: يجب على الضيف أربعة أشياء ...... والثالث : أن لايقوم إلا بإذن رب البيت . (الهندية : (۳۴۴/۱) الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات ، كتاب الكراهية ، ط: رشيديه)

الثالث : أن لايخرج إلا برضا صاحب المنزل وإذنه ويراعی قلبه فی قدر الإقامة . (إحياء علوم الدين : (۲۰/۲) فأما الانصراف ، الباب الرابع فی آداب الضيافة ، ط: دار القلم بيروت)

(۲) آداب المعاشرت:(ص:۱۰۲) ادب نمبر:۵۴، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۳) آداب المعاشرت:(ص:۹۹) ادب نمبر:۴۴، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۴) آداب المعاشرت:(ص:۹۶) ادب نمبر:۴۱، ملاقات کے آداب، ط: قدیمی۔

(۵) الباب الثانی : وهو للزائر أن لايقترح ولايتحكم بشیئ بعينه فربما يشق علی المزور إحضاره فإن خيره أخوه بين طعامين فليتخير أيسرهما عليه . (كتاب إحياء علوم الدين : (۱۳/۲) الباب الثالث فی آداب تقديم الطعام إلی الاخوان الزائرين ، ط: دار القلم بيروت.

آداب المعاشرت:(ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۱، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

مہمان کو چاہئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی پیالے اور برتن میں چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔(۱)

مہمان کو چاہئے کہ اگر نمک مرچ کم کھانے کا عادی ہے یا پرہیزی کھانا کھاتا ہے تو پہنچتے ہی میزبان کو اطلاع کردے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔(۲)

جو شخص کھانا کھانے جا رہا ہے یا دعوت پر بلایا گیا ہے اس کے ساتھ کھانا اور دعوت کے مقام تک نہیں جانا چاہئے کیونکہ میزبان شرما کر کھانے کے لئے بلالیتا ہے لیکن دل اندر سے نہیں چاہتا۔(۳)

جب کسی کے پاس جائے تو سلام کرے، مصافحہ یا معانقہ کے لئے آگے بڑھنا صاحب مکان کا کام ہے، اگر وہ آگے نہیں بڑھتا یا کسی کام میں مصروف ہے تو اس کی مصروفیات میں خلل نہیں ڈالنا چاہئے۔(۴)

---

(۱) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۲، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۲) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۰) ادب نمبر:۴۸، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

(۳) آداب المعاشرت: (ص:۱۰۱) ادب نمبر:۵۳، مہمان کے آداب، ط: قدیمی۔

و عن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ: الا لاتظلموا الا لايحلُ مال امرئ إلا بطيب نفس منه. (مشكاة المصابيح: (۲۲۵/۱) باب الغصب والعارية، الفصل الثانى، ط: (قديمى)

(۴) وعن أيوب بن بشير عن رجل من عنزة أنه قال قلت لأبي ذر هل كان رسول الله ﷺ يصافحكم إذا لقيتموه قال: مالقيته قط إلا صافحني و بعث إلى ذات يوم ولم أكن في أهلي، فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سريره فالتزمني فكانت تلك اجود و اجود. (سنن أبي داود: (۳٦٧/۲) كتاب الأدب، باب في المعانقة، ط: رحمانية)

وعن عائشة رضى الله عنها قالت: قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله ﷺ في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله ﷺ عُريانًا يجر ثوبه والله مارأيته عُريانًا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله. (مشكاة المصابيح: (۴۰۲/۲) باب المصافحة والمعانقة، ط: قديمى)

جامع الترمذى: (۱۰۲/۲) أبوب الاستيذان والادب، باب ماجاء في المعانقة والقبلة، ط: سعيد.=

اندر داخل ہوکر سب سے بڑھیا جگہ پر نہ بیٹھے، اور صاحب مکان کی نشست پر بھی نہ بیٹھے معمولی عام جگہ پر بیٹھے، یہ کام مکان کے مالک کا ہے کہ وہ مہمان کو خود اپنی جگہ پر بٹھا دے یا مہمان کے بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ تجویز کرے۔(۱)

میت کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو

اگر کوئی لاوارث مردہ ملے اور اس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو تو جس جگہ لاش ملی ہے وہاں کی اکثریت اگر غیر مسلم کی ہو تو غیر مسلم کے حوالہ کر دیا جائے، اور اگر اس مقام پر

= شرح السنة : (۱۲ / ۲۹۰، ۲۹۱) باب المصافحة و فضلها، ط: المكتبة الإسلامية بيروت.

ابوداؤد : (۳۶۲/۲ (كتاب الادب، باب في قبلة ما بين العينين، ط: حقانيه ملتان، و أيضًا: (۳۶۸/۲)، ط: رحمانيه.

مسند أحمد بن حنبل : (۱۶۷/۵) رقم الحديث : ۲۱۵۱۴، ط: مؤسسة القرطبة.

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۹۹/۷) باب ماجاء في معانقة الرجل، رقم الحديث : ۱۳۹۵۶، ط: المجلس دائرة المعارف النظامية، الهند.

المعجم الأوسط : (۲۸۶/۷) رقم الحديث ؛ ۷۵۰۹، ط: دار حرمين.

شعب الإيمان : (۱۱ / ۲۹۰) قصة إبراهيم في المعانقة، رقم : ۸۵۵۶، مكتبة الرشد رياض.

(۱) لايؤم الرجل في سلطانه ولايجلس على تكرمته إلا بإذنه. (كنز العمال : (۹ / ۱۶۱) كتاب الضيافة من قسم الأقوال، الفصل الثالث في آدب الضيف، النوع الثالث في آداب متفرقة، ط: مؤسسة الرسالة بيروت)

فأما الحضور فأدبه أن يدخل الدار ولايتصدر فيأخذ أحسن الأماكن بل يتواضع ...... ان أشار إليه صاحب المكان بموضع لايخالفه البتة فإنه قد يكون رتب في نفسه موضع كل واحد فمخالفته تشوّس عليه اهـ. (إحياء علوم الدين : (۱۷/۲) كتاب آداب الأكل، الباب الرابع في آداب الضيافة، ط: دار القلم بيروت)

ويستحب للضيف أن يجلس حيث يجلس قال الفقيه أبو الليث رحمه اللّٰه تعالىٰ : يجب على الضيف أربعة أشياء : أوّلها أن يجلس حيث يجلس، والثاني : أن يرضى بما قدم إليه، والثالث : أن لايقوم إلا بإذن ربّ البيت، والرابع : أن يدعو له إذا خرج. (الهندية : (۳۴۴/۱) كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ط: رشيديه)

غیر مسلم کی اکثریت نہ ہو بلکہ کم ہوں تو مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جائے۔(۱)

میت ملبہ میں دب جائے

''مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۴۷)

میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا

مسافر کا میزبان کی دلجوئی کے لئے صرف نفلی روزہ توڑ دینا جائز ہے، البتہ بعد میں اس کی قضا کرنا لازم ہوگا، اور اگر مسافر کو معلوم ہے کہ روزہ نہ توڑنے کی صورت میں میزبان کی دل شکنی نہیں ہوگی تو ضیافت کی خاطر روزہ نہیں توڑنا چاہئے۔(۲)

---

(۱) فروع: لو لم يدر أ مسلم أم كافر ولا علامة فإن في دارنا غسل و صلى عليه وإلا لا . اختلط موتانا بكفار ولا علامة اعتبر الاكثر فإن استووا غسلوا اهـ. (الدر المختار: (۲/۲۰۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في حديثه: كل سبب و نسب منقطع الا سببي و نسبي، ط: سعيد)

☜ الهندية: (۱/۱۵۹) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه.

☜ التاتارخانية: (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرّقات، القسم الرابع، ط: قديمي.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه قصدا أداء و قضاء الا في العيدين وأيام التشريق ولايفطر بلاعذر في روايه) ...... (والضيافة عذر) للضيف والمضيف (ان كان صاحبها ممن لايرضٰى بمجرد حضوره ويتأذّى بترك الإفطار) فيفطر (وإلالا) هو الصحيح من المذهب الظهيرية. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط:سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۶۸) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ الهندية: (۱/۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

☜ التاتارخانية: (۲/۲۸۹، ۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي. =

میکہ

اگر بیوی کا سسرال سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور بیوی رخصت ہوکر سسرال آچکی ہے، تو اس کے بعد پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے میکہ جانے کی صورت میں مسافر ہوگی اور میکہ میں قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت سے میکہ جائے گی تو مسافر نہیں ہوگی اور پوری نماز پڑھے گی۔ (۱)

مزید "سسرال" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۱/۲۶۵)

= خلاصة الفتاویٰ : (۱/۲۶۵) کتاب الصوم ، الفصل الخامس فی الحظر والإباحة ، جنس آخر ، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه .

البحر الرائق : (۲/۲۸۷) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعید .

فتاویٰ الولوالجیة : (۱/۲۲۶ ، ۲۲۷) کتاب الصوم ، الفصل الثانی ، وأمّا ما یکره فعله للصائم وما لایکره ، ط: مکتبه حرمین شریفین کوئٹه .

(۱) (الوطن الأصلی) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (یبطل بمثله) إذا لم یبق له بالأوّل أهل، فلو بقی لم یبطل ، بل یتمّ فیهما (لاغیر) . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

حلبی کبیر : (ص : ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، الرابع فی الوطن ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

والوطن الأصلی هو وطن الانسان فی بلدة ...... وهٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وهو أن یتوطن فی بلدة اخریٰ وینتقل الأهل إلیها ، فیخرج الأوّل من أن یکون وطنًا أصلیًا حتی لو دخل مسافراً لایتمّ. (البحر الرائق : (۲/۲۳۹) باب المسافر ، ط: رشیدیه ، وأیضًا : (۲/۱۳۶) ط: سعید)

الوطن الأصلی یبطل بمثله، و فی الشامیة فلو کان له أبوان ببلد غیر مولده وهو بالغ و لم یتأهل به فلیس ذٰلک وطنًا له إلا إذا عزم علی القرار فیه و ترک الوطن الذی کان له قبله...... الخ. (شامی: (۲/۱۳۱) باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة، ط: سعید)

میل

ایک میل شرعی دو ہزار ۲۰۰۰ گز کا ہوتا ہے، اور ایک میل انگریزی سترہ سو ساٹھ (۱۷۶۰) گز کا ہوتا ہے۔(۱)

(۱) اوزان شرعیہ، جواہر فقہ قدیم، لمفتی اعظم حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ: (۱/۳۳۴)، مکتبہ دار العلوم کراچی۔

و أقرب الأقوال أن الميل وهو ثلث الفرسخ أربعة آلاف ذراع طول كل ذراع أربع و عشرين اصبعًا وعرض كل اصبع ست حبات شعير ملصقة ظهر البطن هكذا فى التبيين. (الهندية: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمم، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۲۳۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

قواعد الفقه والتعريفات الفقهية: (ص: ۵۱۸) للمفتى السيد عميم الاحسان، ط: الصدف پبلشرز، ناظم آباد كراچى.

البحر الرائق: (۱/۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط:سعيد.

الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲/۲۸۸) المبحث الثالث، صلاة المسافر، الموضوع الأوّل: المسافة الّتى يجوز فيها القصر، ط: المكتبة الحقانية پشاور.

التاتارخانية: (۱/۱۷۵) كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى التيمم، نوع آخر فى بيان شرائطه، ط: قديمى.

حاشية خلاصة الفتاوى: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى التيمم، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبى كبير: (ص: ۶۷) فصل فى التيمم، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

عربی میں ذراع ایک ہاتھ کو کہتے ہیں اور اردو میں گز دو ہاتھ کو، اس لیے چار ہزار ذراع میں دو ہزار گز ہوتے ہیں۔

ن

نابالغ کی نیت

سفر کی نیت صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۱)

نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرنا

عورت صنف نازک ہے، اس کی طبیعت میں کمزوری پائی جاتی ہے، سفر میں اس کو ہر طرح کی ضرورت لاحق ہوسکتی ہے، اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت بھی ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے سفر میں اس کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے، نابالغ تو خود دوسروں کا محتاج ہے وہ اس صنف نازک کو ہر خطرہ سے محفوظ نہیں رکھ سکتا، اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے،

---

(۱) البلوغ: شرط عند الحنفية، فلايقصر الصبی الصلاة فی السفر، ولم يشترطه جمهور الفقهاء الخ. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲/۲۹۷) المبحث الثالث۔ صلاة المسافر، شروط القصر، ط: المكتبة الحقانية پشاور)

ويشترط لصحة النية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال و بالحكم، والبلوغ ...... الخ. (حاشة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ويعتبر أن يكون من أهل النية حتى أن صبيا و نصرانيا إذا خرجا إلى السفر و سارا يومين ثم بلغ الصبی وأسلم النصرانی فالصبی يتمّ والمسلم يقصر كذا فی الزاهدی. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان علی هامش الهندية: (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۹، ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

اس لئے نابالغ کے ساتھ سفر کرنا محرم کے بغیر سفر کرنے کے مانند ہے، اور یہ گناہ سے خالی نہیں ہے۔(۱)

نابالغی کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی بچہ ہندوستان یا پاکستان سے سفر کرتے وقت بالغ نہیں تھا، مکۃ المکرّمہ پہنچنے کے بعد بالغ ہوا تو وہ مکۃ المکرّمہ میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا کیونکہ نابالغی کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، اور بالغ ہونے کے بعد اس نے سفر کی مسافت طے نہیں کی۔

اگر کوئی نابالغ (بچہ یا بچی) گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا اور مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر (تیس کلومیٹر سے مراد سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے) پہلے بالغ ہو گیا، تو چونکہ بالغ ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی اس لئے مسافر نہیں ہوگا

---

(۱) ولنا أنها إذا وجدت محرما فقد استطاعت إلى حج البيت سبيلا ؛ لأنّها قدرت على الركوب والنزول وامنت المخاوف لأن المحرم يصونها ...... وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزا أنّها لاتخرج الا بزوج أو محرم لان ما روينا من الحديث لايفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى لايوجب الفصل بينهما لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها بل حاجة العجوز إلى ذٰلك أشدّ ؛ لأنّها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لايؤمن عليها من أن يطلع عليها الرجال حال ركوبها ونزولها فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذٰلك والله أعلم . ثم صفة المحرم ...... وقالوا في الصبي الّذي لم يحتلم والمجنون الّذي لم يفق أنّهما ليسا بمحرمين في السفر ؛ لأنّه لايتأتى منهما حفظها . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته وأمّا الّذي يخص النساء ، ط: سعيد)

☜ ومنها المحرم للمرأة : ...... ويشترط أن يكون مأمونًا عاقلًا بالغًا حرًّا كان أو عبدًا ، كافراً كان أو مسلماً ، هٰكذا في فتاوٰى قاضيخان ...... ولاعبرة للصبي الّذي لايحتلم الخ . (الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسك ، شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

☜ مع (زوج أو محرم بالغ عاقل والمراهق كبالغ) جوهرة ، وفي الشامية : (قوله : كما في النهر بحثا) حيث قال : وينبغي أن يشترط في الزوج ما يشترط في المحرم وقد اشترط في المحرم العقل والبلوغ الخ . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد)

بلکہ بدستور مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اگر بچہ مکۃ المکرّمہ سے سواستتر کلومیٹر سے پہلے بالغ ہوا، تو چونکہ بالغ ہونے کے بعد سواستتر کلومیٹر مسافت طے کی ہے لہٰذا وہ مسافر ہے وہ قصر کرے گا۔

اگر نابالغ بچہ مکۃ المکرّمہ پہنچنے کے بعد بالغ ہوا اور بالغ ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن مکمل نہیں ہوئے تو بھی یہ بچہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) وذكر في العيون أن الصبي والكافر إذا خرجا إلى السفر فبقي إلى مقصدهما أقل من مدة السفر فأسلم الكافر وبلغ الصبي . فإن الصبي يصلي أربعًا والكافر الذي أسلم يصلي ركعتين، والفرق أن قصد السفر صحيح من الكافر الا أنّه لايصلي لكفره فإذا اسلم زال المانع ، فأمّا الصبي فقصده السفر لم يصح وحين أدرك لم يبق إلى مقصده مدة السفر فلايصير مسافراً ابتداءً ا.

(بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

فتاوٰى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱٦۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد ،

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوٰى : (۱/۱۹۹، ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

البلوغ: شرط عند الحنفية ، فلايقصر الصبي الصلاة في السفر ، ولم يشترطه جمهور الفقهاء الخ . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۹۷) المبحث الثالث۔ صلاة المسافر ، شروط القصر ، ط: المكتبة الحقانية پشاور)

ويشترط لصحة النية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، و الثاني البلوغ والثالث عدم نقصان مدّة السفر عن ثلاثة أيّام فلايقصر من لم يجاوز عمران مقامه ...... الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۴ ، ۳۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(۲) أيضًا.

وذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر و نوى الإقامة =

ناجائز سفر

''سفر جائز وناجائز کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۷۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر کے دوران) چلتے وقت (تواضع وانکساری کی وجہ سے اور دوسروں کی مدد وخبر گیری کے پیش نظر) قافلہ سے پیچھے رہا کرتے تھے''۔(۱)

= خمسة عشر يوما أو دخل قبل أيام العشر لكن بقي إلى يوم التروية أقل من خمسة عشر يوما ونوى الإقامة لايصح لأنه لابد له من الخروج إلى عرفات فلاتتحقق نيه الإقامة خمسة عشر يومًا فلايصح . (بدائع الصنائع: (۱/۹۸) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

أو نوى فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منىٰ) فلو دخل الحاج ...... الخ . (الدر مع الرد: (۲/۱۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

الهندية: (۱/۱٤۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح فيها نية الإقامة ، ط:قديمي .

(۱) وعن جابر رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ يتخلّف في المسير فيزجي الضعيف و يردف ويدعو لهم . (مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد : (۱/۳٦۱) كتاب الجهاد ، باب لزوم الساقة ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

الآداب للبيهقي : (۱/۲٦۸) باب المواساة مع الأصحاب و خدمته ، ط: مؤسسة الكتب الثقافية ، بيروت لبنان .

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (٥/۲۲٤) باب الإمام يلتزم الساقة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان .

شرح السنة : (۱۱/۲۹) رقم : ۲٦۸۱ ، باب الارداف على الدابة ، ط: المكتب الاسلامي دمشق بيروت.

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال انکسار معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی وانکساری کے کس بلند مقام پر تھے، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کے حق میں کس قدر مہربان اور خیر خواہ تھے کہ ان کی راحت پر اپنی راحت کو کبھی ترجیح نہیں دیتے تھے۔(۱)

منزل پر پہنچ کر تمام ساتھیوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا ٹھہرنے کے لئے حکم فرمایا کرتے تھے اور اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنا عمل کرنے لگے تھے کہ جب کسی منزل پر اترتے تو آپس میں اتنے پاس ٹھہرتے کہ کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک ہی کپڑا پھیلا دیا جائے

---

(۱) وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال: كنا يوم بدر كل ثلاثة على بعير كان أبو لبابة وعلى بن أبى طالب زميلى رسول اللّٰہ ﷺ قال فكانت إذا جاءت عقبة رسول الله ﷺ قال نحن نمشى عنك، قال: ماأنتما بأقوى منى وما أنا بأغنى عن الأجر منكما. رواه فى شرح السنة. (مظاهر حق جديد: (۵۲/۳ـ۷) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، آنحضرت ﷺ کے کمال انکسار کے مظهر کا ایک واقعه، حدیث نمبر: ۲۴، ط: دارالاشاعت کراچی)

مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲، ۳۴۰) باب آداب السفر، الفصل الثانى، ط: قديمى.

مسند احمد بن حنبل: (۴۱۱/۱) رقم الحديث: ۳۹۰۱، مسند عبد الله بن مسعود، ط: مؤسسة قرطبه، القاهرة.

صحيح ابن حبان: (۳۵/۱۱) رقم الحديث: ۴۷۳۳، ذكر إباحة تعاقب الجماعة البعير الواحد فى الغزو عند عدم القدرة على غيره، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

مسند أبى يعلى: (۲۴۲/۹) رقم الحديث: ۵۳۵۹، مسند عبد الله بن مسعود، ط: دار المأمون التراث العربى بيروت.

السنن الكبرى للبيهقى: (۲۵۸/۵) رقم الحديث: ۱۰۶۵۷، باب الاعتقاب فى السفر، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند.

المستدرك على الصحيحين: (۱۰۰/۲) رقم الحديث: ۲۴۵۳، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

شرح السنة: (۳۵/۱۱) رقم الحديث: ۲۶۸۶، باب العقبة، ط: المكتب الاسلامى دمشق بيروت.

تو سب کو ڈھانک لے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتے، اور اگر کوئی کام سب کو کرنا ہوتا مثلاً کھانا وغیرہ پکانا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کام کاج میں ضرور حصہ لیتے تھے مثلاً ایک سفر میں سب ساتھیوں نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک ساتھی نے الگ الگ کام اپنے ذمہ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چن لینے کا کام اپنے ذمہ لیا۔(۲)

(۱) وعن أبي ثعلبة الخشني قال كان النّاس إذا نزلوا منزلا لاتفرقوا في الشعاب والاودية فقال رسول اللّٰه ان تفرقكم في هٰذه الشعاب والاودية انما ذٰلك من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذٰلك منزلا الا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بُسط عليهم ثوب لعمهم . رواه أبوداؤد . (مشكاة المصابيح : (۳۳۹/۲) باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

☐ سنن أبي داؤد : (۳۶۰/۱) كتاب الجهاد ، باب مايؤمر من انضمام العسكر و سعته ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .

☐ الثامن : أن يحتاط بالنّهار فلايمشي منفردًا خارج القافلة لانه ربما يُغتال أو ينقطع . ويكون بالليل متحفظًا عند النّوم . (إحياء العلوم : (۲۳۵/۲) الفصل الثاني في آداب السفر ، ط: دار القلم بيروت لبنان)

☐ السنن الكبرٰى للبيهقي : (۱۵۲/۹) رقم الحديث : ۱۸۹۲۳ ، باب مايؤمر به من انضمام، ط: دائرة المعارف ، حيدر آباد هند .

☐ المستدرك على الصحيحين: (۱۲۶/۲) رقم الحديث : ۲۵۴۰ ، كتاب الجهاد ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

☐ صحيح ابن حبان : (۴۰۸/۶) رقم الحديث : ۲۶۹۰ ، باب المسافر ،ط : مؤسسة الرسالة بيروت .

(۲) كان ﷺ في سفر ، فأمر بإصلاح شاةٍ ، فقال رجل : يا رسول اللّٰه على ذبحها ، و قال آخر : على سلخها ، وقال آخر : على طبخها ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : وعلى جميع الحطب ، فقالوا : يا رسول اللّٰه ! نحن نكفيك ، فقال : قد علمت أنكم تكفوني ، ولكني أكره أن أتميز عليكم ، فإن اللّٰه يكره من عبده أن يراه فتميّزا بين أصحابه و قال فجمع الحطب . (الرحيق المختوم : (۴۴۶/۱) باب كمال النفس و مكارم الأخلاق ، ط: دار الهلال بيروت)

☐ شرح الزرقاني على المواهب الدينية : (۴۸/۶) الفصل الثاني فيما أكرمه اللّٰه ، ط: دارالكتب العلمية.

☐ شرح الشفاء : (۲۰۸/۱) فصل ومن معجزاته تكثير الطعام ، ط: دار الكتب العلمية .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر کی نماز پڑھی ہے

"عن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی الظھر بالمدینة أربعا وصلی العصر بذی الحلیفة رکعتین، (متفق علیه)"(۱)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی فرض نماز چار رکعت پڑھیں، اور "ذوالحلیفہ" میں عصر کی فرض نماز دو رکعت پڑھیں"۔

حضرت انسؓ نے اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا حال بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کے لئے مکہ مکرمہ کے سفر کا ارادہ فرمایا تو مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی، پھر جب مدینہ منورہ کی آبادی سے نکل کر ذوالحلیفه (بئر علی) پہنچے تو وہاں قصر فرمایا اور عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔(۲)

اور ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔(۳)

---

(۱) مشكاة المصابيح: (۱/۱۱۸) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

صحيح مسلم: (۱/۲۴۲) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي.

صحيح البخاری: (۱/۱۴۸) أبواب تقصير الصلاة، باب يقصر إذا خرج من موضعه، ط: قديمي.

سنن ابوداؤد: (۱/۱۷۷) أبواب صلاة السفر، باب متى يقصر المسافر، ط: حقانيه.

جامع الترمذی: (۱/۱۲۲) أبواب السفر، باب التقصير في الصلاة، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۸۸) فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) مظاهر حق جديد: (۱/۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، آنحضرت ﷺ کی قصر کی نماز، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۳) ذوالحليفة: ماء من مياه بنی جشم ثم سمی به الموضع وهو ميقات أهل المدينة نحو مرحلة عنها ويقال على ستة أميال. (المصباح المنير: (ص: ۱۴۶) بحواله حاشية فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/ ۳۸۸) فصل في صلاة المسافر)

مظاهر حق جديد: (۱/۸۴۴) باب صلاة السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت كراچی.

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جب مسافر اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل جائے تو چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر اور جنگ کے دوران چار رکعت والی فرض نماز کو قصر کی وجہ سے دو رکعت پڑھا ہے۔(۲)

---

(۱) مجاوزة العمران من موضع إقامته ...... فقال الحنفية : أن يجاوز بيوت البلد الّتی يقيم فيها من الجهة الّتی خرج منها ، وإن لم يجاوزها من جانب آخر ...... ويشترط أن يجاوز الساحة (الفناء) المتصلة بموضع إقامته ، وهو المكان المعد لصالح السكان كركض الدواب ودفن الموتٰی وإلقاء التراب الخ ...... وقال الشافعية : إن كان للبلد أو القرية سور ، فأوّل السفر مجاوزة السور ، وإن كان وراءه عمارة فی الأصح . وإن لم يكن للبلد أو القرية سور : فأوّل السفر مجاوزة آخر العمران ، وإن تخلله نهر أو بستان أو خراب حتی لايبقی بيت متّصل أو منفصل عن محل الإقامة الخ . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/۲۹۳ ـ ۲۹۵) المبحث الثالث ـ صلاة المسافر ، مجاوزة العمران من موضع إقامته ، ثالثا شراط القصر ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

كتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۱/۳۸۸ ، ۳۸۹) كتاب الصلاة ، المكان الّذی يبدأ فيه المسافر صلاة القصر ، مباحث قصر الصلاة الرباعية حكمها ، ط: دار الحديث القاهرة .

مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی.

(۲) وعن يعلی ابن أمية قال سألت عمر بن الخطاب قلت : ﴿ ليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا ﴾ و قد أمن النّاس فقال عجبت مما عجبت منه فسألت رسول اللّٰه ﷺ عن ذٰلک فقال صدقة تصدق اللّٰه بها عليكم فاقبلوا صدقته . (سنن ابن ماجه : (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة ، باب تقصير الصلاة فی السفر ، ط: قديمی)

مشكاة المصابيح : (۱/۱۱۹) باب صلاة السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمی .

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/۳۹۱) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سعيد .

عن أمية بن عبد اللّٰه بن خالد أنه قال لعبداللّٰه بن عمر إنا نجد صلاة الحضر وصلاة الخوف فی القرآن ولانجد صلاة السفر فقال له عبد اللّٰه بن عمر : إن اللّٰه بعث إلينا محمدًا ﷺ ولا نعلم شيأً فإنّما نفعل كما رأينا محمدًا ﷺ يفعل ...... وفيه أيضًا : عن ابن عمر قال : كان رسول اللّٰه ﷺ إذا خرج من هٰذه المدينة لم يزد علی ركعتين حتی يرجع إليها . (سنن ابن ماجه : (ص: ۷۴) أبواب إقامة الصلاة ، باب تقصير الصلاة فی السفر ، ط: قديمی .

نظر سے اوجھل ہونا

قصر کرنے کے لئے اپنے شہر یا بستی کے مکانات کا نظروں سے اوجھل اور غائب ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف آبادی سے نکل جانا ضروری ہے۔(۱)

نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم

اگر کسی جگہ سے نکاح کر کے بیوی کو لے آیا تو پھر وہ جگہ وطن اصلی نہیں ہوگی مثلاً کوئی حیدرآباد سے نکاح کر کے کراچی لے آیا تو حیدرآباد وطن اصلی نہیں ہوگا بلکہ کراچی ہی دونوں کے لئے وطن اصلی ہوگا۔

اور اگر کسی جگہ سے نکاح کیا، اور جہاں بیوی رہتی تھی، اسے وہیں مستقل مستقل طور پر رکھنے کا ارادہ کرلیا تو اس شخص کے لئے سسرال بھی وطن اصلی بن جائے گا۔

---

(۱) وروى ابن أبي شيبة في مصنفه : عن أبي حرب بن أبي الأسود الدؤلي : أنّ علياً رضي الله عنه لما خرج من البصرة صلى الظهر أربعًا ثم قال : لوجاوزنا هذا الخص قصرنا . (فتح باب العناية: (۱/۳۸۸) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة السفر ،ط : سعيد)

وفيه أيضًا : روى عبدالرزاق في مصنفه قال علي بن ربيعة الأسدي : خرجنا مع علي رضي الله عنه ونحن ننظر إلى الكوفة فصلى ركعتين ثم رجعنا فصلى ركعتين۔ وهو ينظر إلى القرية۔ فقلنا له : الا نصلي أربعًا ؟ فقال : لا ، حتى ندخلها . (فتح باب العناية : (۱/۳۹۲) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سعيد)

ولايشترط غيبوبة البيوت عن بصره لما روى عن علي بن أبي ربيعة الأسدي : خرجنا مع علي رضي الله عنه ونحن ننظر إلى الكوفة فصلى ركعتين ثم رجعنا فصلى ركعتين۔ وهو ينظر إلى القرية۔ فقلنا له : الا نصلي أربعًا ؟ فقال : لا ، حتى ندخلها .(حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص:۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبي كبير : (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

ولايشترط أن تغيب البيوت عن بصره الخ . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۲۹۴) المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ثالثا : شروط القصر ، مجاوزة العمران من موضع إقامته ، ط: حقانيه)

اگر دو بیویاں دو شہروں میں رہتی ہیں تو دونوں وطن اصلی ہیں۔(۱)

نکاح کرنا

کسی شہر میں صرف نکاح کر لینے سے وہ وطن اصلی نہیں ہو جاتا، بلکہ بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا اور وہاں سے منتقل نہ کرنا بھی شرط ہے۔(۲)

---

(۱) ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما و قيل يصير مقيما وهو الأوجه لما مر من حديث عثمان . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

وفي الشامية : (قوله أو تأهله) أى تزوجه : قال في شرح المنية : ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما ، وقيل يصير مقيما ، وهو الأوجه ، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما ، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار وقيل تبقى . (رد المحتار : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعيد .

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

(۲) (قوله : ويبطل الوطن الأصلي بمثله الخ) ...... وروى أن عثمان رضى الله عنه كان حاجا يصلي بعرفات أربعا فاتبعوه فاعتذر و قال إني تأهلت بمكة و قال النبيّ ﷺ من تأهل ببلدة فهو منها. والوطن الأصلي هو وطن الانسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها دارًا وتوطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير ...... قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لولم ينتقل بهم ولكنه استحدث اهلا في بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل و يتم فيهما ...... وفي المحيط : ولوكان له أهل بالكوفة و أهل بالبصرة فجاء ت أهله بالبصرة و بقي له دور و عقار بالبصرة لاتبقى وطنا له لأنّها إنما كانت وطنًا بالأهل لابالعقار الا ترى أنه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقى وطنا له لأنّها كانت وطنا له بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لايرتفع الوطن . (البحرالرائق : (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط:سعيد .

الصيرفية : مسافر دخل مصرًا و تزوج فيه امرأة بنفس التزوج لم يصر مقيما إلا بالنية و قيل: يصير مقيما . (التاتارخانية : (۲/۲۱) كتاب الصلاة ، النوع الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک بیوی کو مستقل طور پر مکہ مکرمہ میں رکھا تھا اس لئے مکہ مکرمہ میں آ کر پوری نماز پڑھتے تھے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا تھا۔(۲)

(۱) أن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صلی بمنی أربع رکعات فأنکرہ النّاس علیہ فقال : یاأیّہا النّاس : إنّی تأہلت بمکۃ منذ قدمت وإنّی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : من تأہل فی بلد فلیصل صلاۃ المقیم . (مسند أحمد بن حنبل : (۶۲/۱) رقم الحدیث : ۴۴۳ ، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ، ط: مؤسسۃ القرطبۃ القاہرۃ)

عن عثمان بن عفان أنّہ صلی بأہل منٰی أربع رکعات فلما سلم أقبل إلیہم فقال : إنّی تأہلت بمکۃ وقد سمعت رسول اللہ ﷺ من تأہل ببلدۃ فہو من أہلہا فلیصل أربعًا ، فلذٰلک صلیت أربعًا. (شرح مشکل الآثار : (۱۰ / ۴۱۶) باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ اھ ، الجزء العاشر ، ط: مؤسسۃ الرسالۃ)

سنن البیہقی : (۱۳۵/۳) رقم الحدیث : ۵۵۹۳ ، کتاب الصلاۃ ، باب رخصۃ القصر فی کل سفر ، ط: مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ ، حیدر آباد ہند .

صلی بنا عثمان أربعًا ، فلما سلم أقبل علی النّاس فقال : إنّی تأہلت بمکۃ وقد سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : من تأہل ببلدۃ فہو من أہلہا فلیصل أربعًا . (عمدۃ القاری : (۱۷۴/۷) کتاب تقصیر الصلاۃ ، (۱۸) باب الصلاۃ بمنٰی (۲) دار الکتب العلمیۃ)

(۲) وعن عبد الرزاق عن معمر عن یحیی بن أبی بشیر قال : أوّل امرأۃ تزوجہا رسول اللہ ﷺ خدیجۃ ، ثم تزوج سودۃ بنت زمعۃ ثم نکح عائشۃ بمکۃ وبنی بہا بالمدینۃ . الحدیث (المعجم الکبیر للطبرانی : (۳۰۶/۱۶) رقم الحدیث : ۱۸۵۱۹ ، ط: مکتبۃ ابن تیمیۃ)

مصنف ابن أبی شیبۃ : (۱۸۹/۴) رقم الحدیث : ۱۶۶۳۸ ، کتاب النکاح ، باب من قال فی مہور النساء واختلافہم فی ذٰلک ، ط: الدار السلفیۃ الہندیۃ .

مصنف عبد الرزاق : (۴۸۹/۷) رقم الحدیث : ۱۳۹۹۷ ، کتاب الطلاق ، باب نساء النبیّ ﷺ ، ط: المکتب الإسلامی بیروت .

معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم الأصفہانی : (۳۲۰۱/۶) رقم الحدیث : ۷۳۶ ، خدیجۃ بنت خویلد ، الکنی .

وفیہ أیضًا: سودۃ بنت زمعۃ بن قیس...... تزوجہا النبیّ ﷺ بمکۃ بعد موت خدیجۃ و بعد أن عقد علی عائشۃ اھ. (معرفۃ الصحابۃ: (۳۲۲۷/۶) سودۃ بنت زمعۃ، الکنی، ط: دار الوطن للنشر)

اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے باپ کا گھر وہاں موجود تھا ان کے بھائی وغیرہ بھی وہاں موجود تھے، اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ ہی میں نکاح کیا تھا۔(۱)

اور ان کا خاندان بھی مکہ مکرمہ میں تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے تو قصر فرمایا پوری نماز نہیں پڑھی۔(۲)

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے بعد کسی بیوی کو مکہ مکرمہ میں نہیں رکھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ صرف نکاح کرنے سے سسرال وطن اصلی نہیں ہوجاتا بلکہ

---

(۱) ميمونة بنت الحارث ...... فتزوجها رسول الله ﷺ عام عمرة القضاء سنة سبع بمكة وبنى بها بسرف من مكة على عشرة أميال، وصدرت معه إلى المدينة . (معرفة الصحابة : (۳۲۳۴/۶) ميمونة بنت الحارث . الكنى ، ط: دار الوطن للنشر)

صحيح البخارى : (۲۴۸/۱) أبواب العمرة ، باب تزويج المحرم ، ط: قديمى .

صحيح مسلم : (۴۵۴/۱) كتاب النكاح ، باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته ، ط: قديمى .

سنن الترمذى :(۱۷۱/۱ ، ۱۷۲) كتاب الحج ، باب ما جاء فى كراهية تزويج المحرم ، ط: سعيد .

(۲) وعن عمران بن حصين قال غزوت مع رسول الله ﷺ و شهدت معه الفتح فأقام بمكة ثماني عشرة ليلة لايصلي إلا ركعتين ويقول : يا أهل البلد صلوا أربعا فإنّا قوم سفر . (سنن ابى داؤد: (۱۸۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، باب متى تتم المسافر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

صحيح ابن خزيمه : (۷۰/۳) رقم الحديث : ۱۶۴۳ ، كتاب الصلاة ، باب المدرك وترا من الصلاة الإمام ، ط: المكتب الإسلامى بيروت .

سنن البيهقى : (۱۳۵/۳) رقم : ۵۱۷۰ ، كتاب الصلاة ، باب رخصة القصر ، كل سفر لايكون معصية وإن كان المسافر امنا ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آبدا هند .

شرح معانى الآثار : (۲۴۹/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاه المسافر ، رقم الحديث : ۲۳۵۹ ، و هكذا : ۲۳۷۲ ، ط: مكتبه رحمانيه لاهور .

بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص کسی شہر میں نکاح کر کے بیوی کو سسرال میں نہ رکھے بلکہ شوہر بیوی کو اپنے شہر میں لے آئے تو بیوی کا وطن شوہر کے لئے وطن اصلی نہیں ہوگا، جب سسرال میں مسافر ہو کر جائے گا تو قصر کرے گا بلکہ بیوی بھی میکہ میں قصر کرے گی، اور اگر بیوی کو مستقل طور پر میکہ میں رکھے تو بیوی کا وطن بھی شوہر کا وطن اصلی ہو جائے گا، خواہ شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہو یا دونوں جگہ رہتا ہو، دونوں صورتوں میں دونوں جگہیں وطن اصلی شمار ہوں گی۔(١)

---

(١) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل، بل يتم فيهما (لا غير). و تحته في الشامية: (قوله: أو تأهله) أي تزوجه: قال في شرح المنية: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما، و قيل: يصير مقيما، وهو الأوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما و بقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار و قيل تبقى اهـ. (قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار فيه و عدم الارتحال وإن لم يتأهل ...... (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي وإن بقي له فيه عقار قال في النهر. ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنا له و قيل تبقى كذا في المحيط و غيره. (قوله: بل يتم فيهما) أي بمجرد الدخول وإن لم ينو الإقامة. (الدر مع الرد: (٢/ ١٣١، ١٣٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصل و وطن الإقامة، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (١٣٦/٢) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗁 الهنديه: (١٤٢/١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ٤٢٩) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

🗁 التاتارخانية: (١٨/٢) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

🗁 حلبي كبير: (ص: ٥٤٤) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

نکاح کرنے سے مقیم نہیں ہوتا

کسی شہر میں صرف نکاح کر لینے سے وہ شہر وطن اصلی نہیں ہوتا، بلکہ بیوی کو اس شہر میں رکھنا اور وہاں سے منتقل نہ کرنا شرط ہے۔(۱)

نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کرلی

اگر مسافر نے نماز شروع کرتے ہوئے یا نماز کے اندر ہی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا اور چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

نماز شروع کرتے ہوئے نیت بدل لی

''نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کرلی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۱۸)

نماز قضا کرنا

مہمان کے احترام میں نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے، میدان جنگ میں جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہوں اس وقت بھی نماز قضا کرنا جائز نہیں

---

(۱) انظر: الهامش رقم: ۲، فی الصفحة: ۳۱۴. ((قوله: ويبطل الوطن الأصلي بمثله الخ) ......)

(۲) (أو ينوى) ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يک لاحقاً (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكمًا. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗀 خلاصة الفتاوى: (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

🗀 الهندية: (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗀 بدائع الصنائع: (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا، ط: سعيد.

🗀 حلبى كبير: (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ورنہ (خوف کی نماز) کا حکم نازل نہ ہوتا، تو مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا کس طرح جائز ہوگا!۔(۱)

---

(۱) عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ : من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف أو مرض لم تقبل منه الصلاة الّتى صلى . (ابو داؤد : ۱/۸۸) .

وفيه أيضًا : عن ابن ام مكتوم أنه سأل النبىّ ﷺ فقال يارسول الله إنى ضرير البصر شاسع الدار ولى قائد لايلاومنى فهل لى رخصة أن أصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء ؟ قال نعم ، قال لاأجد لك رخصة . (سنن ابى داؤد : (۱/۸۸) كتاب الصلاة ، باب فى التشديد فى ترك الجماعة ، مكتبه حقانيه ملتان)

الشأن فى المسلم دينا و عقلا أن يبادر إلى أداء الصلاة فى وقتها ، ويأثم بتأخيرها عن وقتها بغير عذر ، كما بينا فى فضل الصلاة لقوله تعالىٰ : ﴿ فإذا اطمأننتم فأقيموا الصلاة إن الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا ﴾ [النساء : (۴/۱۰۳)] و تأخير الصلاة من غير عذر معصية كبيرة لاتزول بالقضاء وحده ، بل بالتوبة أو الحج بعد القضاء ومن أخر الصلاة عن وقتها لعذر مشروع فلاإثم عليه ، ومن العذر : خوف العدو ، و خوف القابلة موت الولد ، أو خوف أمه إذا خرج رأسه اهـ . (الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲/۱۲۵) ، المبحث الثانى : قضاء الفوائت ، معنى القضاء و حكمه شرعًا ، ط: مكتبه حقانيه پشاور)

﴿ وإذا ضربتم فى الأرض فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا إن الكافرين كانوا لكم عدوا مبينًا . وإذا كنت فيهم فأقمت لهم الصلاة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم الآية ﴾ (النساء : ۱۰۱ ، ۱۰۲)

لم يقل المتروكات ظنا بالمسلم خيرا ، إذ التاخير بلاعذر كبيرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج ، ومن العذر : العدو ، وخوف القابلة موت الولد ؛ لأنه عليه الصلاة والسلام أخرها يوم الخندق ، و فى الشامية : (قوله : العدو) كما إذا خاف المسافر من اللصوص أو قطاع الطريق جاز له أن يؤخر الوقتية ؛ لأنّه بعذر بحر عن الولوالجية . قلت : هٰذا حيث لم يمكنه فعلها أصلًا ، أما لو كان راكبا فيصلى على الدابة ولو هاربا اهـ .(الدر مع الرد : (۲/۶۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۷۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

الولوالجية : (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة ، الفصل الحادى عشر فى الافعال الواجبة بالنذر ، و أما مالا بأس به فى الصلاة و غيرها و مايكره ، ط : مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

نماز کے درمیان وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کی

اگر کسی مسافر نے سفر کی حالت میں عصر کی نماز بالکل آخری وقت میں شروع کی، ابھی دو رکعت مکمل نہیں ہوئی تھی کہ سورج غروب ہوگیا، اور نماز میں ہی اس نے اقامت کی نیت کرلی تو اگر آفتاب غروب ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور وہ مقیم ہوجائے گا اور دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے گا، اور اگر آفتاب غروب ہونے کے بعد نیت کی تو وہ نیت معتبر نہیں ہوگی، اس صورت میں دو رکعت ہی مکمل کرے۔(۱)

نماز کے لئے سفر کرنا

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث میں ان تین مساجد کے بارے میں مخصوص ثواب کا ذکر ہے۔

---

(۱) ولو أن مسافرا دخل مصرا أو افتتح الصلاة ونوى الإقامة فی خلال الصلاة وهو فی وقت تلک الصلاة فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع سواء نوى الإقامة فی أوّل الصلاة أو وسطها أو آخرها...... ولو نوى الإقامة بعد ما صلى ركعة ثم خرج وقت تلک الصلاة فكذلک يتحوّل فرضه أربعًا ولو خرج الوقت وهو فی الصلاة فنوى الإقامة لايتحوّل فضه إلى الأربع فی حق تلک الصلاة . (خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .

حلبی كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/ ۹۹) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد.

ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا منع ہے۔(۱)

نماز میں وقت نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کرنا

اگر نماز میں وقت نکلنے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو قصر کرے پوری چار رکعت نہ پڑھے، اور اگر وقت نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: لاتشدوا الرحال إلاّ إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الأقصٰى ومسجدي هٰذا، متفق عليه. (مشكوة المصابيح: (۱/۶۸) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

المراد نفي فضيلة شدها و مربطها. قوله: إلا إلى ثلاثة مساجد، قيل: معناه نهي أي لاتشدوا إلى غيرها لأن ماسوى الثلاثة متساو في الرتبة غير متفاوت في الفضيلة وكان الترحل إليه ضائعا تعبا. (مرقاة المفاتيح: (۲/۱۹۰) كتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

مسلم: (۱/۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غيره.

وفيه أيضًا: (۱/۴۴۷) كتاب الحج، باب بيان المسجد الّذي أسس على التقوٰى الخ، ط: قديمي.

جامع الترمذي: (۱/۷۵) أبواب الصلاة، باب ماجاء في المساجد أفضل، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۱) باب ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ط: قديمي.

صحيح البخاري: (۱/۱۵۸) كتاب التهجد، باب فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، ط: قديمي.

(۲) ولو خرج الوقت وهو في الصلاة ونوى الإقامة لايتحوّل فرضه إلى الأربع في حق تلك الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

الثالث: اعتبار حال الصلاة في التغير ومايبتني عليه من اقتداء المسافر بالمقيم و عكسه. اعلم أن الصلاة مادام وقتها باقيا فهي قابلة للتغير من صفة إلى صفة بتغير حال العبد مالم تؤد فإذا خرج تقررت في الذمة على ماكانت عليه من الصفة باعتبار حاله والمعتبر في ذٰلك آخر الوقت عندنا بحيث لايبقى منه قدر ماتسع قوله الله أكبر. (حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

(قوله: إذا لم يخرج وقتها) أي قبل أن ينوي الإقامة ...... أمّا لو خرج الوقت وهو فيها =

مثلاً کوئی شخص سفر میں تھا اس نے سورج غروب ہونے سے کچھ قبل عصر کی نماز شروع کی، مگر دو رکعت نماز پوری ہونے سے پہلے سورج غروب ہو گیا، اور اس نے نماز ہی میں اس شہر میں اقامت کی نیت کر لی تو یہ دو رکعت ہی پڑھے، پوری چار رکعت نہ پڑھے۔

نماز میں ہی اقامت کی نیت کرنا

اگر کوئی مسافر نماز کی حالت میں اقامت کی نیت کر لے، خواہ نماز کے شروع میں ہو یا درمیان میں یا اخیر میں مگر سجدہ سہو اور سلام سے پہلے تو اس کو وہ نماز پوری پڑھنا ضروری ہے قصر کرنا جائز نہیں، ہاں اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اقامت کی نیت کرے یا لاحق ہے (نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا پھر شامل ہوا) تو اس کی نیت کا اثر اس نماز میں نہ ہوگا، اور یہ نماز اگر چار رکعت والی فرض ہے تو اس کو قصر کرنا اس میں واجب ہوگا، ہاں اس نماز کے بعد البتہ اس کو قصر کرنا جائز نہ ہوگا مثلاً: ا۔ کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد نماز کا وقت گزر گیا اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز پر اثر نہیں کرے گی اور یہ نماز اس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

۲۔ کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہو گیا، پھر جب لاحق مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعتیں ادا کرنے لگا تو اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اس نیت کا اثر نماز پر کچھ نہیں پڑے گا، اگر نماز چار رکعت والی فرض ہوگی تو اس کو قصر سے

= ثم نوى الإقامة فلايتحوّل في حق تلك الصلاة ، كما في البحر عن الخلاصة . (رد المحتار : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) باب المسافر ، ط : سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۹۹/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

نوکر

اگر نوکر ماہانہ تنخواہ دار ہے، اور مالک کے ساتھ ہے، تو سفر اور اقامت کی نیت میں مالک کے تابع ہوگا، اور اگر ''نوکر'' سالانہ یا ماہانہ تنخواہ پر نہ ہو بلکہ یومیہ تنخواہ پر، یا ثواب کی نیت سے خادم بنا ہو، تو یہ نوکر مالک کا تابع نہیں ہوگا اس صورت میں نوکر کی نیت معتبر ہوگی۔ مزید ''تابع'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲)

---

(۱) (أو ينوى) ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما فى البزازية. وفى الشامية: (قوله: ولو فى الصلاة) شمل ما إذا كان فى أوّلها أو وسطها أو آخرها، أو كان منفردا أو مقتديا مدركا أو مسبوقا بحر...... (قوله:إذا لم يخرج وقتها) أى قبل أن ينوى الإقامة؛ لأنّه إذا نواها بعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع أما لو خرج الوقت وهو فيها ثم نوى الإقامة فلايتحوّل فى حق تلك الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة. (قوله: ولم يك لاحقا) أما اللاحق إذا أدرك أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقامة لم يتم؛ لأنّ اللاحق فى الحكم كأنّه خلف الإمام إذ افرغ الإمام فقد استحكم الفرض فلايتغير فى حق الإمام فكذا فى حق اللاحق بحر عن الخلاصة. فقيد حكم اللاحق بكونه بعد فراغ الإمام وقد تركه الشارح. (الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲۰/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

(۲) (والمعتبر نية المتبوع) لأن الأصل لا التابع (كامرأة) وفاها مهرها المعجل (و عبد) غير مكاتب (و جندى) إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال (وأجير)...... (مع زوج و مولى و أمير و مستاجر) لف و نشر مرتب. وتحته فى الشامية: (قوله: وأجير) أو مشاهرة أو مسانهة كما فى التاتارخانية: أما لو كان مياومة بأن استأجره كل يوم بكذا فإن له فسخها إذا فرغ النهار، فالعبرة لنيته. قال فى البحر: وأما الأعمىٰ مع قائده: فإن كان القائد أجيرا فالعبرة لنية الأعمىٰ، وإن متطوعًا=

نیت

ا۔مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے۔۲۔مسافر نے سہوا چار رکعت کی نیت کرلی۔۳۔مسافر امام کی نیت ۴۔مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے۔عنوانات کے تحت دیکھیں۔

نیت بدلنا

مسافر نے نماز کے وقت کے اندر نماز پڑھتے ہوئے اقامت کی نیت کرلی تو قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے،خواہ اکیلا نماز پڑھنے والا ہو، یا مقتدی ہو، مسبوق ہو یا مدرک ہو، اگر لاحق ہے اور امام کے فارغ ہونے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو پوری نماز نہ پڑھے، اور اگر امام لاحق نے کے سلام پھیرنے سے پہلے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور نماز کا وقت بھی ابھی باقی ہے تو چار رکعتیں پڑھے، اور اگر نماز کا وقت نکل گیا ہے تو قصر کرے اور دو رکعت پڑھے، اور اگر نماز کا وقت نکل گیا اور وہ نماز پڑھ رہا

= تعتبر نيته. (الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط :سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما ، صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، جنس آخر في صلاة العبد ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

ہے پھر اقامت کی نیت کرلی تو قصر ہی پڑھے۔(۱)

اگر مسافر نے سلام کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، اور اس پر سجدہ سہو واجب تھا تو اس نماز میں اس کی نیت صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اس نے نماز سے نکلنے کے بعد اقامت کی نیت کی، اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق اس سے سجدہ سہو ساقط ہوجائے گا اس لئے کہ اگر یہ شخص سجدہ سہو کرنے کے لئے لوٹے گا تو اس کے فرض چار ہوجائیں گے اور نماز کے درمیان میں سجدہ سہو کرنا لازم آئے گا اس سے

(۱) (أو ينوى) ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يک لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لـما فى البزازية. وفى الشامية: (قوله: ولو فى الصلاة) شمل ما إذا كان فى أوّلها أو وسطها أو آخرها، أو كـان منـفـردا أو مـقـتـديـا مـدركا أو مسبوقا بحر...... (قوله: إذا لم يخرج وقتها) أى قبل أن ينوى الإقـامة؛ لأنّـه إذا نـواهـا بـعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع أما لو خرج الوقت وهـو فيهـا ثـم نـوى الإقـامة فلايتحوّل فى حق تلک الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة. (قوله: ولم يک لاحـقا) أما اللاحق إذا أدرک أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقـامة لـم يتـم؛ لأنّ الـلاحق فى الحكم كأنّه خلف الإمام إذ افرغ الإمام فقد استحكم الفرض فـلايتـغيـر فى حق الإمام فكذا فى حق اللاحق بحر عن الخلاصة. فقيد حكم اللاحق بكونه بعد فراغ الإمام وقد تركه الشارح. (الدر مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأطلق النية ...... وشمل ما إذا نواها فى خلال الصلاة فى الوقت فإنّه يتمّ، سواء كان فى أوّلها أو وسـطهـا أو آخـرهـا و سواء كان منفردًا أو مقتديًا أو مدركا أو مسبوقا. أمّا اللاحق إذا أدرک أوّل الصلاة والإمام مسافر فأحدث أو نام فانتبه بعد فراغ الإمام و نوى الإقامة لم يتمّ؛ لأنّ اللاحق فـى الـحكم كأنّه خلف الإمام، فإذا فرغ الإمام فقد استحكم الفرض فلايتغير فى حق الإمام فكذا فـى حـق الـلاحـق. ولو نواها بعد ما صلى ركعة ثم خرج الوقت فإنّه يتحوّل فرضه إلى الأربع ولو خـرج الوقت وهو فى الصلاة فنوى الإقامة فإنّه لايتحوّل فرضه إلى الأربع فى حق تلک الصلاة، كذا فى الخلاصة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۹۹/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

نماز باطل ہو جائے گی۔

اور اگر سجدہ سہو ادا کرلیا پھر اس کے بعد اقامت کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اور اس کی نماز چار رکعت ہو جائے گی، خواہ ایک سجدہ کیا ہو یا دو سجدے کئے ہوں، اگر سجدہ کے اندر اقامت کی نیت کی تب بھی یہی حکم ہے، اس لئے کہ جب اس نے سجدہ کیا تو نماز کا تحریمہ پھر لوٹ کر آیا اور اس کی ایسی صورت ہوگئی کہ اس نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کرلی ہے۔(۱)

اگر ایک شخص نماز کے شروع وقت میں مسافر تھا، اور وہ نماز اس نے قصر سے پڑھ لی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت میں اقامت کی نیت کرلی تو اس کا فرض نہیں بدلے گا اور دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ نماز کے آخر وقت میں اقامت کی نیت کرلی تو پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا اگرچہ اتنا وقت باقی نہیں ہے کہ جس میں پوری نماز

---

(۱) المسافر إذا نوى الإقامة بعد ما سلم وعليه سهو لم تصح نيته في هٰذه الصلاة ؛ لأنّه نوى الإقامة بعد الخروج ويسقط عنه سجود السهو في قول أبي حنيفة و أبي يوسف رحمهما الله تعالىٰ؛ لأنّه لو عاد إلى سجود السهو تصح نية الإقامة وينقلب فرضه أربعًا وتصير السجدة في خلال الصلاة فيبطل وإن سجد لسهوه ثم نوى الإقامة تصحّ نيته ، وتصير صلاته أربع سواء سجد سجدتين أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة في السجدة؛ لأنّه لما سجد للسهو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة فيها. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(وإذا صلى ركعتين) فرضًا أو نفلًا (وسها فيهما فسجد له بعد السلام ثم أراد بناء شفع عليه لم يكن له ذٰلك) البناء ...... (بخلاف المسافر) إذا نوى الإقامة ؛ لأنّه لو لم يبن بطلت . وتحته في الشامية : (قوله : بخلاف المسافر الخ) أي لو كان مسافرًا فسجد للسهو ثم نوى الإقامة فله ذٰلك ؛ لأنّه لو لم يبن وقد لزم الإتمام بنية الإقامة بطلت صلاته ، وفي البناء نقض الواجب وهو أدنىٰ فيتحمّل دفعًا للأعلىٰ بحر . (الدر مع الرد : (۲/۸۸، ۸۹) باب سجود السهو ، ط: سعيد)

فتح القدير لابن الهمام : (۱/۵۳۰) كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

ادا ہو سکے۔(۱)

اور اگر وقت گزرنے کے بعد اقامت کی نیت کی تو سفر کی نماز قضاء کرے گا۔(۲)

نماز پڑھتے ہوئے یا نماز کے اندر ہی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو گئی تو یہ شخص مسافر نہیں رہے گا بلکہ مقیم ہو جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔

---

(۱) وإذا كان المسافر فى أوّل الوقت و صلى صلاة السفر ثم أقام فى الوقت لايتغير فرضه ، وإن لم يصل حتى لو أقام فى آخر الوقت ينقلب فرضه أربعا وإن لم يبق من الوقت الا ما قدر يسع فيه بعض الصلاة.(التاتارخانية: (۲/۲۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى)

قيدنا بعدم الأداء أوّل الوقت لأنّه لو صلى صلاة السفر أوّل الوقت ثم أقام فى الوقت لايتغير فرضه كذا فى الخانية. (البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

(۲) وإن أقام بعد الوقت يقضى صلاة السفر . (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولو خرج الوقت وهو فى الصلاة فنوى الإقامة فإنه لايتحوّل فرضه إلى الأربع فى حق تلك الصلاة كذا فى الخلاصة . (الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/۲۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى)

رد المحتار : (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

ولو خرج فى الوقت وهو فى الصلاة ثم نوى الإقامة لايتغير فرضه لأن فرض السفر قد تقرر عليه بخروج الوقت فلايحتمل التغيير بعد ذلك . (بدائع الصنائع : (۱/۹۹) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

نیت کی شرطیں

سفر کی نیت کرنے کی تین شرطیں ہیں:

ا۔ سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کی نیت ہو۔(۱)

۲۔ ارادہ کا مستقل ہو، ارادہ میں کسی دوسرے کا تابع نہ ہو۔(۲)

۳۔ بالغ ہو، نابالغ کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔(۳)

(۱، ۲، ۳) ویشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ، والثالث عدم نقصان مدة السفر من ثلاثة أيام وتحته في الشرح: (قوله: الاستقلال بالحكم) أى الانفراد بحكم نفسه بحيث لايكون تابعاً لغيره في حكمه. (قوله: والثالث عدم نقصان مدة السفر) أى السفر الّذى تقصر فيه الصلاة. (حاشية الطحطاوى على المراقي: (ص: ۳۴۴، ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والالايترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها اهـ. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☐ الهندية: ۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط:رشيديه.

☐ التاتارخانية: (۲/ ۲۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: نوع آخر في المتفرقات.

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☐ حلبى كبير: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☐ ويعتبر أن يكون من أهل النية..... وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته وخروجه إلى السفر كذا فى محيط السرخسي..... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنية نفسه ومن لايمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه اهـ. (الهندية: (۱/ ۱۳۹/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☐ حلبى كبير: (ص: ۵۴۱) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☐ البلوغ: شرط عند الحنفية، فلايقصر الصبى الصلاه فى السفر. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲/ ۲۹۷) ثالثا شروط القصر، المبحث الثالث صلاة المسافر، مكتبه حقانيه پشاور) =

نیت کے بغیر سفر کرنا

اگر کوئی شروع میں سفر کی نیت کے بغیر تفریح کی نیت سے گھر سے نکلا اور کسی جگہ کی نیت نہیں کی، یا کسی موقع پر سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کی بھی نیت نہیں کی، اس طرح مہینوں برسوں سفر میں رہا تو وہ پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

سفر کے احکام جاری ہونے کے لئے مسافت سفر کی نیت کے ساتھ سفر کا آغاز کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر مسافت سفر کی مقدار جانے کی نیت نہیں، بلکہ صرف چند کلومیٹر کے ارادہ سے نکلا اور وہاں سے پھر چند کلومیٹر کا ارادہ کر کے آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس طرح سوا ستتر کلومیٹر سے تجاوز بھی کر گیا پھر بھی وہ قصر نہیں کر سکتا، البتہ اگر اس درمیان مسافت سفر کے بقدر آگے جانے کا ارادہ کر لے تو قصر کرے گا، یا جہاں تک پہنچ چکا ہے

= فتاوی قاضیخان علی هامش الهندية: (۱/۱٦٧) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۹، ۲۰۰) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حلبی كبير: (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية: (۲/۱۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته و يصير مقيما بنيّة إقامة غيره، ط: قديمی.

(۱) (قوله: من نوى السفر) أي قصده قصدًا جازما ...... ولايعتبر القصد مالم يتصل به عمل السفر، ولولم يقصد لايكون مسافرا، ولو طاف الدنيا جميعا فلو قصد السياحة أو ذهب صاحب جيش لطلب عدو، أو ذهب لطلب آبق أو غريم ولم يعلم أن يدركه أتم في الذهاب وفي موضع المكث وإن طالت المدة أمّا في الرجوع، فإن كانت مدة سفر قصر وإلا لا. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وانظر الحاشية الآتية رقم: ...... على الصفحة التالية.

وہاں سے وطن کی دوری کم از کم سوا ستتر کلومیٹر ہو تو واپسی کے سفر میں قصر کرے گا۔(۱)

نیت نابالغ کی

''نابالغ کی نیت'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۰۵/۲)

نئی سواری کی دعا

جب کوئی نئی سواری مثلاً سائیکل، موٹر سائیکل، رکشہ، کار، بس وغیرہ خریدے تو اس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور حفاظت رہے گی۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِمَا جَبَلْتَھَا

---

(۱) وأمّا الثانی فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص وعلى هذا قالوا امير خرج مع جيشه فی طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنهم يصلون صلاة الإقامة فی الذهاب وإن طالت المدة وكذلک المكث فی ذلک الموضع أمّا فی الرجوع فإن كانت مدة سفر قصروا ...... وذكر الاسبيجابی : المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافرا ولو أنه خرج من ذلک المصر الّذی قصد إلى مصر آخر وهو أيضًا أقل من ثلاثة أيام فإنه لايكون مسافرا وإن طاف آفاق الدنيا على هذا السبيل لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على المراقی : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(قاصدا) ولو كافرًا ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام الخ) وفی الشامية: (قوله بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلما بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة ببينه و بينها يومان وهلم جرا ...... أما فی الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حلبيی كبير : (ص : ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمی لاهور .

التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان مدة الإقامة ، ط: قديمی .

عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ."(۱)

نیکی کا کام

اگر راستے میں کوئی گندگی پڑی ہو یا کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کوئی کانٹا، کوئی رکاوٹ، کوئی ایسا چھلکا جس سے پھسل کر گرنے کا اندیشہ ہو، تو اس کو راستے سے ہٹا دینا بھی بڑی نیکی کا کام ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النبيّ ﷺ قال : إذا تزوّج أحدكم امرأة أو اشترى خادما فليقل : اللّهم إنّي أسألک خيرها و خير ما جبلتها عليه وأعوذبک من شرّها و شرّما جبلتها عليه وإذا اشترى بعيرا فليأخذ بذروة سنامه وليقُل مثل ذٰلک . قال أبو داؤد : زاد أبوسعيد ثم ليأخذ بناصيتها وليدع بالبركة في المرأة والخادم . (سنن أبي داؤد : (۱/ ۳۰۰) كتاب النكاح ، باب في جامع النكاح ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

☜سنن ابن ماجه: (ص: ۱۳۸) كتاب النكاح، باب مايقول الرجل إذا دخلت عليه أهله، ط: قديمي.

☜وهٰكذا فيه : (ص: ۱۶۳) كتاب التجارات ، باب شراء الرقيق ، ط: قديمي .

☜مسند أبي يعلى : (۱۱/ ۴۹۰) رقم الحديث : ۶۶۱۰ ، شهر بن حوشب عن أبي هريرة ، ط: دار المأمون للتراث العربي .

☜السنن الكبرٰى للبيهقي : (۷/ ۱۴۸) كتاب النكاح ، باب مايقول إذا نكح امرأة ، رقم الحديث: ۱۴۲۱۱ ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد هند .

☜المستدرک على الصحيحين : (۲/ ۲۰۲) رقم الحديث : ۲۷۵۷ ، كتاب النكاح ، دار الكتب العلمية .

☜ شرح السنة : (۵/ ۱۱۸) رقم الحديث : ۱۳۲۹ ، باب مايقول المتزوج ، الجزء الخامس، ط: المكتب الإسلامي دمشق بيروت .

(۲) وعن أبي ذر قال : قال رسول الله ﷺ تبسمک في وجه أخيک لک صدقة وأمرک بالمعروف ونهيک عن المنكر صدقة وإرشادک الرجل في أرض الضلال لک صدقة وبصرک للرجل الردى البصر لک صدقة وإماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطريق لک صدقة و فراغک من دلوک في دلو أخيک لک صدقة . (جامع الترمذي : (۲/ ۱۷) أبواب البر والصلة ، باب ماجاء في صنائع المعروف ، ط: سعيد)

☜ وعن أبي ذر عن النبيّ ﷺ قال : يصبح على كل سلامي من ابن آدم صدقة ، تسليمه على من لقي صدقة وأمره بالمعروف صدقة ، ونهيه عن المنكر صدقة ، وإماطة الأذى عن الطريق صدقة الحديث ...... (ابو داؤد : (۲/ ۳۶۵) =

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: راستے سے گندگی اور تکلیف دینے والی چیزوں کو دور کر دو تو یہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ راستے کو گندگی سے آلودہ کرنا جس سے گزرنے والوں کو

= وفيه أيضًا : عن أبي بريدة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول : في الإنسان ثلث مائة و ستون مفصلا فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة قالوا : ومن يطيق ذلك يانبيّ الله قال النخاعة في المسجد تدفنها و الشئ تنحّيه عن الطريق فإن لم تجد فركعتا الضحى تجزئك .
(سنن ابی داؤد : (۳۶۵/۲) كتاب الأدب ، باب إماطة الأذى ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

عن أبي برزة الاسلمي قال قلت يارسول الله ! دلني على عمل انتفع به قال : اعزل الأذى عن طريق المسلمين ...... وعن أبي هريرة عن النبيّ ﷺ قال كان على الطريق غصن شجرة يؤذى الناس فأماطها رجل فأدخل الجنة ...... وعن أبي ذر عن النبيّ ﷺ قال : عرضت على أمتي بأعمالها حسنها و سيئها فرأيت في محاسن أعمالها الأذى ينجي عن الطريق ورأيت في سيئ أعمالها النخاعة في المسجد لاتدفن . (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۶۲) أبواب الأدب ، باب إماطة الأذى عن الطريق ، ط: قديمى)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه : الإيمان بضع و سبعون أو بضع و ستون شعبة فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق . (صحيح مسلم : (۴۷/۱) كتاب الإيمان ، باب بيان عدد شعب الإيمان و أفضلها ، ط: قديمى)

و قال النوويّ في شرحه : (قوله ﷺ وأدناها إماطة الأذى عن الطريق أى تنحيه وإبعاده والمراد بالأذى كل مايوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره . (حواله بالا)

(۱) عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبوهريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال ﷺ: كل سلمى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع الشمس قال يعدل بين الاثنين صدقة و تعين الرجل في دابته فيتحمله عليها أو ترتفع عليها متاعه صدقة، قال: والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تمشيها إلى الصلاة صدقة و تميط الأذى عن الطريق صدقة. (الصحيح لمسلم: (۳۲۵/۱) كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقي : (۲۰۲/۳) رقم الحديث : ۳۳۲۵ ، باب الثاني والعشرون من شعب الإيمان ، التحريض على صدقة التطوع ، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

سنن البيهقي الكبرى : (۱۸۷/۴) رقم الحديث : ۷۶۰۹ ، كتاب الزكاة ، باب وجوه الصدقة و ما على كل سلامى من النّاس منها كل يوم ، ط: مكتبه دار الباز مكة المكرمة .

تکلیف ہو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔(۱)

(۱) وعن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ لایطرق أھلہ لیلا وکان لایدخل الا غدوة أو عشیة. (مشکاة المصابیح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۱۴۴/۲) کتاب الامارة، باب کراھة الطروق الخ، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۲۴۲/۱) کتاب المناسک، باب الدخول بالعشی، ط: قدیمی.

مسند أحمد بن حنبل: (۱۲۵/۳) رقم الحدیث: ۱۲۲۸۵، مسند المکثرین من الصحابة، مسند أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ، ط: مؤسسة القرطبة القاھرة.

السنن الکبریٰ للبیھقی: (۲۵۳/۸) رقم الحدیث: ۹۱۰۱، المجلد الثامن، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

سنن البیھقی: (۲۵۹/۵) باب لایطرق أھلہ لیلا ولکن یقدم غدوة أو عشیة، رقم الحدیث: ۱۰۱۴۸، ط: دار الباز مکة المکرمة.

شرح السنة: (۱۸۸/۱۱) رقم الحدیث: ۲۷۶۴، باب إذا قدم لایطرق أھلہ لیلا، ط: المکتب الإسلامی دمشق.

مسند أبی عوانة: (۵۱۱/۴) رقم الحدیث: ۷۵۲۱، باب بیان السنة فی دخول الرجل الخ، ط: دار المعرفة للنشر، بیروت.

و

واپسی کا ارادہ کیا

''سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۶۹/۱)

واپسی کا وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس (سفر سے) رات کے وقت واپس نہیں آیا کرتے تھے بلکہ دن کے ابتدائی حصہ یعنی صبح کے وقت یا آخری حصہ یعنی شام کے وقت گھر میں داخل ہوا کرتے تھے۔(۱)

---

(۱) ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص ابدا الخ. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(قاصدا) ولو كافرا ومن طاف الدنيا بلاقصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) . وتحته في الشامية : (قوله : قاصدا) أشار به مع قوله خرج إلى أنه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافرا ...... و أشارإلى أن الخروج مع قصد السفر كاف وإن رجع قبل تمامه . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱۹۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رجل خرج من مصره إلى قرية لحاجة ولم يقصد السفر ونوى أن يقيم فيها أقلّ من خمسة عشر يوما فإنّه يتمّ فيها لأنه مقيم ثم خرج من القرية لا للسفر ثم بدا له أن يسافر قبل أن يدخل مصره و قبل أن يقيم ليلة في موضع آخر فسافر فإنه يقصر. (البحر الرائق : (۱۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)=

واپسی کے دوران پھر سفر کا رخ کیا

مسافر کسی وجہ سے سوا ستتر کلو میٹر طے کرنے سے پہلے وطن کی طرف واپس ہوا لیکن وطن کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے رائے بدل گئی اور اس نے دوبارہ سفر کا رخ کیا، تو رخ کرتے ہی وہ مسافر ہو جائے گا۔(۱)

واپسی ملتوی ہو گئی

کبھی کبھار مسافر کی سیٹ کینسل ہونے کی وجہ سے واپسی ملتوی ہو جاتی ہے یا کسی اتفاقیہ اسباب کی وجہ سے واپسی ملتوی ہو جاتی ہے، اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت اور

= امداد الفتاوی: (۳۴۶/۱) سوال: ۵۱۸، باب صلاۃ المسافر، حکم فسخ قصد سفر در اثنائے سفر، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

(حتی یدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر والا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر. وفي الشامية: (قوله: إن سار الخ) قيد لقوله حتى يدخل أى إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۴/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) (وقصر إن نوى أقلّ منه) أى من نصف شهر (أو لم ينو) شيأ (وبقى) على (سنين) وهو ينوى الخروج في غد أو بعد جمعة لأن علقمة بن قيس مكث كذٰلك بخوارزم سنتين يقصر الصلاة. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذٰلك (سنين) الا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مرّ. وفي الشامية: (قوله: أودخل بلدة) أى لقضاء حاجة أو انتظار رفقة (قوله ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما في البحر؛ لأنّ حالته تنافي عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قبيل نوع آخر في بيان اجتماع حكم السفر والإقامة، ط: قديمي.

الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبی كبير: (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، فصل والكلام في المسافر، ط: سعيد.

قصد بھی نہیں ہوتا، ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آجاتی ہے واپس نہیں جا پاتا تو یہ شخص قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔(۱)

واپسی میں قریبی راستہ سے آنا

اگر کوئی شخص طویل مسافت طے کر کے شرعی مسافر بن گیا اور قصر کرتا رہا لیکن جب واپس ہوا تو اس نے قریبی راستہ کو اختیار کیا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔ جہاں ٹھہرا ہوا تھا اگر اس جگہ کم از کم پندرہ دن ٹھہر کر واپس ہو رہا ہے تو اب واپسی میں قصر نہیں کر سکتا کیونکہ مقیم ہو جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوا ہے لیکن مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے۔(۲)

---

(۱) عن همام بن منبه قال هٰذا ما حدثنا أبوهريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال ﷺ: كل سلمى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع الشمس قال يعدل بين الاثنين صدقة و تعين الرجل فى دابته فيتحمله عليها أو ترتفع عليها متاعه صدقة، قال: والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تمشيها إلى الصلاة صدقة و تميط الأذى عن الطريق صدقة. (الصحيح لمسلم: (۱/۳۲۵) كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقى: (۳/۲۰۲) رقم الحديث: ۳۳۲۵، باب الثانى والعشرون من شعب الإيمان، التحريض على صدقة التطوع، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

سنن البيهقى الكبرىٰ: (۴/۱۸۷) رقم الحديث: ۷۶۰۹، كتاب الزكاة، باب وجوه الصدقة و ما على كل سلامى من النّاس منها كل يوم، ط: مكتبه دار الباز مكة المكرمة.

(۲) قال ابن سماعة: مصر له طريقان احدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ان أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة يوم لايقصر وإن أخذ فى الطريق الّذى هو مسيرة ثلاثة أيام ولياليها. قصر الصلاة. (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۶، ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أدنى مدة السفر الّذى يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمى)

البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد.

وتعتبر المدة من أى طريق أخذ فيه كذا فى البحر الرائق، فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الابعد =

۲۔ البتہ اگر سفر کے درمیان پندرہ دن کہیں مقیم نہیں ہوا تھا تو چونکہ پہلے ہی سے مسافر تھا اس لئے واپسی میں قریبی راستہ سے آتے ہوئے بھی قصر کرے گا۔(۱)

واجب الاعادہ نماز فرض ہے یا نفل؟

واجب الاعادہ نماز فرض ہے یا نفل اس سلسلہ میں فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے گفتگو کرنے کے بعد فرمایا کہ پہلی نماز فرض ہے اور واجب الاعادہ نماز نفل ہے، صاحب ہدایہ اور صاحب مراقی الفلاح وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔(۲)

= كان مسافرا عندنا، وإن سلك الاقصر يتم ، هكذا في فتاوى قاضيخان . (الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الفتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبة حبيبيه كوئٹه .

(۱) ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص ابدا الخ. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

(ولايزال) المسافر الّذي استحكم سفره بمضي ثلاثة أيّام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي (أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية)...... (وقصر إن نوى أقل منه) أي من نصف شهر. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

(۲) وإعادتها بتركه عمدا و سقوط الفرض ناقصا إن لم يسجد ولم يعد. وتحه في الشامية: (قوله: وإعادتها بتركه عمدا) أي مادام الوقت باقيا وكذا في السهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ويكون فاسقا آثمًا، وكذا الحكم في كل صلاة اديت مع كراهة التحريم. والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالأولى لأن الفرض لايتكرر كما في الدر و غيره. ويندب اعادتها لترك السنة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۰۰) كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(ولها واجبات) لاتفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو وإن لم يسجد له ، وإن لم يعدها يكون فاسقا آثمًا، وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها. =

وارنٹ جاری ہو

جس شخص کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو، اور وہ دور دراز علاقوں میں فرار ہو کر وہیں اقامت کی نیت کر لے تو اس کی یہ نیت معتبر نہیں ہوگی اور وہ بدستور مسافر ہی رہے گا کیونکہ وہ قیام اور فرار کے درمیان متردد ہے اگر چہ اس نے کسی جگہ پر پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی ہو، کیونکہ وہ جس وقت گرفتار ہوگا یا پولیس کے آنے کی خبر ہوگی فوراً اس کو سفر کرنا پڑے گا۔(۱)

= والمختار أنه جابر للأوّل ؛ لأنّ الفرض لايتكرر . وفي الشامية : (قوله : والمختار أنّه) أى الفعل الثانى جابر للأوّل بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالأوّل يخرج عن العهدة وإن كان على وجه الكراهة على الأصح اهـ . (الدر مع الرد : (۱/۴۵۷) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ، ط: سعيد)

فتح القدير : (......) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: رشيديه .

(۱) من دخل دار الحرب بامان فنوى الإقامة نصف شهر فيها فإنه يتم أربعا؛ لأن أهل الحرب لايتعرضون له لأجل الامان كذا فى النهاية، وأشار إلى أن الأسير لو انفلت من أيدى الكفار وتوطن فى غار و نوى الإقامة خمسة عشر يوما لم يصر مقيما كما لو علم أهل الحرب باسلامه فهرب منهم يريد السفر ثلاثة أيام ولياليها لم تعتبر نيته كذا فى الخلاصة ، وفى فتاوىٰ قاضيخان: وحكم الأسير فى دار الحرب حكم العبد لاتعتبر نيته والرجل الّذى يبعث إليه الوالى أو الخليفة ليؤتى به إليه فهو بمنزلة الأسير. (البحر الرائق: (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۱۶۵ ، ۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصنا فيها) بخلاف من دخلها بامان فإنه يتم (أو) حاصر (أهل البغى فى دارنا فى غير مصر معٰ نية الإقامة مدتها) للتردد بين القرار والفرار. وفى الشامية: (قوله: للتردد بين القرار والفرار) الأول بالقاف والثانى بالفاء، أى فكانت حالتهم تنافى عزيمتهم...... تنبيه: لو انفلت الأسير من الكفار وتوطن فى غار ونوى الإقامة فيه نصف شهر لم يصر مقيما كما لو علموا باسلامه فهرب منهم يريد مسيرة السفر لم تعتبر نيته كذا فى الخلاصة والخانية. =

لیکن اگر کسی دوسرے ایسے ملک میں پہنچ گیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان مجرم حوالہ کرنے کا معاہدہ نہیں ہے، تو اس صورت میں اقامت کی نیت معتبر ہوگی، اور اگر دونوں ملکوں کے درمیان مجرم حوالہ کرنے کا معاہدہ ہے تو اقامت کی نیت معتبر نہیں ہوگی، اور یہ شخص جب تک وہاں رہے گا قصر کرتا رہے گا۔

واقعہ

عیسی بن ابان ایک مشہور محدث ہیں، زیادہ تر حدیث کے درس میں مشغول اور منہمک رہا کرتے تھے، استنباط، اجتہاد، اور فقہ کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی، ایک دفعہ حج ادا کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ میں ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں پہونچے، اور ایک مہینہ ٹھہرنے کی نیت کر کے قصر کے بجائے پوری چار رکعت فرض پڑھنے لگے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے ان کو متنبہ کیا کہ ابھی تو آپ مسافر ہیں، آپ کی اقامت کی نیت صحیح نہیں ہے، کیونکہ ابھی تو آپ کو منی، عرفات جانا ہے، چنانچہ آپ قصر کرنے لگے لیکن جب حج کر کے منی سے مکہ مکرمہ واپس لوٹے تو بھی قصر کرتے رہے حالانکہ مکہ مکرمہ میں اب پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنا تھا، قصر کرنے پر پھر ٹوکا گیا تو عیسی بن ابان کو بہت

= و وجه الأوّل كما يفيده كلام الفتح كون حاله مترددا لأنّه إذا وجد الفرصة قبل تمام المدة خرج، وأمّا الثاني فمشكل وحمله في شرح المنية على أن المراد من قولهم لم تعتبر نيته أي نية الإقامة لانية السفر والا فقد صرح في التاتارخانية عن المحيط بأنّه يقصر وكذا جعل في الذخيرة حكم المسألة الثانية كالأولىٰ فأفاد لزوم القصر فيهما. وتحته في الهامش، رقم: ۲: (قوله: فمشكل) قال شيخنا: لاإشكال أصلا بل يقال فيه أن حالته منافية لعزيمته لأنّه اما أن لايدركه أهل الحرب فيمضي أو يدركوه فيمنعوه والغالب إدراكهم إياه لأنّه حيث كانت الدار لهم تكون سطوتهم قائمة اهـ. وهو وجيه جدا، وحينئذٍ فيقصر، ولعل في المسألة روايتين فيحمل ما في التاتارخانية على القائلة بالاتمام اهـ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۱۰) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصح، ط: قديمي)

حلبي كبير: (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

احساس ہوا اور فرمانے لگے کہ ایک مسئلہ میں مجھ سے دو غلطیاں ہوئیں، اس احساس کے بعد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درس اور مجلس میں شرکت کرنے لگے، یہاں تک کہ فقیہ کہلانے لگے، علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو اس لئے ذکر کیا تا کہ طلبہ کے لئے عبرت اور نمونہ ہو۔ (۱)

واقعہ عجیبہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مال تقسیم فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس کے ہمراہ اس کا ایک لڑکا بھی تھا بالکل اس کے مشابہ (یعنی بیٹا باپ سے اسقدر مشابہ تھا کہ بدون کہے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں چنانچہ استعجاباً) حضرت نے اس سے دریافت فرمایا یہ لڑکا کون ہے؟ اور تمھاری اس سے کیا قرابت ہے؟ دو آدمیوں میں اسقدر مشابہت میں نے نہیں دیکھی، اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین یہ میرا بیٹا ہے، واقعہ اس کا یوں ہوا کہ ایک بار میں نے سفر کا ارادہ کیا اس وقت یہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس نے کہا کہ تم تو سفر میں چلے اور مجھے

---

(۱) (قوله دخل الخ) هو ضد مسألة دخول الحاج...... قيل: هذه المسئلة كانت سببا لتفقه عيسى بن أبان وذلك أنه كان مشغولا بطلب الحديث قال: فدخلت مكة في أوّل العشر من ذى الحجة مع صاحب لى وعزمت على الإقامة شهرا فجعلت أتم الصلاة فلقينى بعض أصحاب أبى حنيفة فقال لى: أخطأتُ فإنّك تخرج إلى منٰى و عرفات، فلما رجعت من مني بدالصاحبى أن يخرج و عزمت على أن أصاحبه، وجعلت أقصر الصلاة فقال لى صاحب أبى حنيفة: أخطأت فإنّك مقيم بمكة فمالم تخرج منها لاتصير مسافرا، فلقت: أخطأت فى مسألة فى موضعين فرحلت إلى مجلس محمدّ واشتغلت بالفقه قال فى البدائع: وإنّما أوردنا هٰذه الحكاية ليعلم مبلغ العلم فيصير مبعثة للطلبة على طلبه اهـ بحر. (الشامية: (۲/۱۲٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۹۸) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما، وأمّا اتحاد المكان، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب ألصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اس حال میں چھوڑے جاتے ہو! میں نے کہا کہ تیرے بطن میں جو کچھ ہے میں اس کو خدا تعالی کے سپرد کرتا ہوں، یہ کہ کر میں سفر میں چلا گیا۔ جب سفر سے واپس آیا تو اس کی ماں مرچکی تھی ایک دن میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں اس کی قبر پر ایک آگ روشن دیکھی، لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ تمہاری بیوی کی قبر ہے۔ وہاں پر تو یہ روشنی برابر ہم دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم میری بیوی چونکہ نیک و صالحہ عورت تھی صائم الدہر اور قائم اللیل بھی یعنی ہمیشہ دن میں روزہ رکھا کرتی تھی اور رات کو نماز پڑھتی تھی۔ یہ روشنی اسی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد میں خود اس کے قبر پر گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور قبر کے پاس یہی لڑکا بیٹھا ہاتھ پیر پٹک رہا ہے۔ اتنے میں ایک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ لو یہ لڑکا تمھاری وہی امانت ہے جس کو تم خدا کے سپرد کر کے سفر پر گئے تھے اگر اس کے ماں کو بھی تم خدا کے سپرد کر جاتے تو آج اس کو بھی زندہ پاتے۔ کیوں کہ جو شخص خدا کی سپردگی میں کوئی امانت دے جاتا ہے تو وہ اس کو صحیح سالم ہی پاتا ہے۔(۱)

والدین کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا

اگر کسی کے والدین، رشتہ دار وغیرہ کی قبر کسی دور دراز علاقہ میں ہو، اور ان کی زیارت کے واسطے سفر کرنا چاہتا ہے تو اس سفر کی اجازت ہے، بشرطیکہ بدعت اور خرافات کا ارادہ نہ ہو، مسنون طریقہ پر عمل کرنے کا ارادہ ہو۔(۲)

---

(۱) اسوۃ الصالحین ترجمہ آداب الصالحین، تألیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، (ص: ۲۱۳)، فصل دوم، مسافرت کے آداب کا بیان، ط: ادارۃ تألیفات اشرفیہ، ملتان۔

(۲) عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ: قد كنت نهيتكم عن زيارة القبور فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه فزوروها فإنها تذكرة الآخرة. (جامع الترمذي: (۲۰۳/۱) أبوب الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور، ط: سعيد)

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۳) أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في زيارة قبور المشركين، ط: قديمي.

مشكاة المصابيح: (۱۵۴/۱) كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، الفصل الأول، ط: قديمي.=

وتر

وتر کی تین رکعت نماز پڑھنا مسافر اور مقیم دونوں پر واجب ہے، ان کا چھوڑنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

= صحیح مسلم : (۱/۳۱۴) کتاب الجنائز ، فصل فی زیارة القبور وجواز زیارة قبور المشرکین ، ط: قدیمی .

صحیح البخاری : (۱/۱۷۱) کتاب الجنائز ، باب زیارة القبور ، ط: قدیمی .

سنن ابی داود: (۱/۲۸۶) آخر کتاب المناسک، باب زیارة القبور، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

ویدخل فی جملته زیارة قبور الأنبیاء علیهم السلام وزیارة قبور الصحابة والتابعین و سائر العلماء والأولیاء و کل من یتبرّک بمشاهدته فی حیاته یتبرک بزیارته بعد وفاته . ویجوز شدّ الرّحال لهٰذا الغرض ولایمنع من هٰذا قوله علیه السلام : " لاتشدوا الرحال الا إلی ثلاثة مساجد : مسجدی هٰذ او المسجد الحرام والمسجد الأقصٰی " لأن ذٰلک فی المساجد ، فإنّها متماثلة بعد هٰذه المساجد وإلا فلافرق بین زیارة قبور الانبیاء والاولیاء والعلماء فی أصل الفضل وإن کان بتفاوت فی الدرجات تفاوتًا عظیمًا یجب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه . (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲/۲۲۸) کتاب آداب السفر ، الباب الأوّل فی الاداب ، الفصل الأوّل فی فوائد السفر ، ط: دار القلم بیروت)

(ندب زیارتها) من غیر أن یطأ القبور (للرجال والنساء) وقیل تحرم علی النساء. والأصح أن الرخصه ثابتة للرجال والنساء فتندب لهن أیضًا (علی الاصح) اهـ. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۱۲) أحکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور،ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

قال فی البدائع: ولابأس بزیارة القبور والدعاء للأموات إن کانوا مؤمنین من غیر وطء القبور لقوله ﷺ إنی کنت نهیتکم عن زیارة القبور الا فزوروها، ولعمل الأمة من لدن رسول اللّٰه ﷺ إلی یومنا هٰذا اهـ. (البحر الرائق: (۲/۱۹۵) کتاب الجنائز، قبیل باب الشهید،ط: سعید)

الدر مع الرد: (۲/۲۴۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ط: سعید.

(۱) وأما بیان من تجب علیه فوجوبه لایختصّ بالبعض دون البعض کالجمعة وصلاة العیدین بل یعم النّاس أجمع من الحر والعبد والذکر والأنثٰی بعد أن کان أهلا للوجوب لأن ماذکرنا من دلائل الوجوب لایوجب الفصل ...... قال أصحابنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمة واحدة فی الأوقات کلّها . (بدائع الصنائع : (۱/۲۷۱) کتاب الصلاة ، فصل وأمّا الکلام فی مقداره ...... و فصل وأمّا بیان من تجب علیه ، فصل فی الصلاة الواجبة ، ط: سعید)

(الوتر واجب) فی الاصح ...... وجه الوجوب قوله ﷺ : الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منی، والوتر حق ، فمن لم یوتر فلیس منی ، الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منی . =

وتر کی نماز میں کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ تین رکعت پڑھی جاتی ہیں ویسے ہی سفر کی حالت میں بھی تین رکعت پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

وزن چارج سے بچنا

بعض لوگوں کے پاس اپنا سامان مقررہ وزن سے زیادہ ہوتا ہے، اور یہ لوگ وزن

= رواه أبوداؤد والحاكم وصححه ، والأمر وكلمة حق وعلى للوجوب . (و) كميته (هو) أى الوتر (ثلاث ركعات) يشترط فعلها (بتسليمة) وتحته في الشرح : (قوله : ووفق المشائخ)...... واعلم أن وجوبه لايختصّ بالبعض دون البعض بل يعم النّاس كلهم من رقيق وانثى و غيرهما بعد كونهم أهلا للوجوب اهـ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۰۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

حلبى كبير : (ص: ۴۱۱) صلاة الوتر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۳۷/۲ ، ۳۸) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۱۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثامن فى صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۴۸۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث فى التراويح ، جئنا إلى مسائل الوتر، ط: قديمى .

الدر مع الرد : (۴/۲ ، ۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الفرض العلمى والعملى والواجب ، ط: سعيد .

(۱) وأمّا الثالث أعنى حكم السفر فهو تغيير بعض الأحكام فذكر المصنف منها قصر الصلاة ...... وقيد بالفرض لأنّه لاقصر فى الوتر والسنن اهـ . (البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(قوله : صلى الفرض الرباعى ركعتين) ...... واحترز بالفرض عن السنن والوتر اهـ . (ردالمحتار : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

ولاقصر فى ذوات الثلاث والمثنى لأن شطرها ليست بصلاة. (التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، النوع الأوّل: فى معرفة فرض المسافر، ط: قديمى)

(فيقصر) المسافر (الفرض) العلمى (الرباعى) فلاقصر للثنائى والثلاثى ولاللوتر فإنّه فرض عملى ولا فى السنن . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ،ط : رشيديه .

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۳۹۲/۱) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سعيد.

چارج سے بچنے کے لئے اپنا سامان دوسرے مسافروں کو دے دیتے ہیں، تاکہ وزن میں کمی رہے، اور وزن چارج نہ آئے، یا آئے بھی تو کم آئے، تو یہ جائز ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہ گویا کہ ایک مسافر کا دوسرے مسافر پر احسان ہے۔

اور یہ ایسا ہے جیسا کہ اپنا کچھ سامان دوسرے مسافر ساتھی کو دیدیا تاکہ وہ اس سامان کو اپنے سامان کے وزن میں ڈال دے تو یہ جائز ہے۔(۱)

وضو اور استنجاء کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لئے کافی ہو؟

''پانی وضو اور استنجاء میں سے ایک کے لئے کافی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۴)

وضو کے بغیر موزہ پہن لیا

اگر کسی نے بلا وضو یا پیر دھوئے بغیر موزہ پہن لیا تو اس پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

وضو کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

''طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۴)

---

(۱) عزیز الفتاوٰی: (ص: ۲۰۷) کتاب الحظر والإباحۃ، محصول ریل سے بچنے کے لئے اپنا اسباب دوسرے رفیق کے حساب میں لگا دینا، ط: دار الاشاعت کراچی۔

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: المسلم أخو المسلم لايظلمه ولايسلمه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته، ومن فرّج عن مسلم كربة فرّج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة، ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/۴۲۲) باب الشفعة والرحمة على الخلق، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۳۳۰) أبواب المظالم والقصاص، باب لايظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ط: قديمي.

الصحيح لمسلم: (۲/۳۳۰) كتاب البر والأدب والصلة، باب تحريم الظلم، ط: قديمي.

(۲) وفي الخانية: شرط جواز المسح على الخف أن يكون لابس الخف على طهارة كاملة قبل الحدث...... وفي الفتاوى الحجة: توضأ للفجر ولبس الخف و صلى، وتوضأ للظهر ومسح وتوضأ لكل صلاة إلى العشاء وصلى، ثم تبين أنه نسي مسح الرأس في الفجر يعيد الصلوات بوضوء كامل ويغسل رجليه؛ لأنّه تبين أنّه لم يلبس خفيه بطهارة كاملة. (التاتارخانية: (۱/۲۰۷) كتاب الطهارة، =

وضو کے لئے پانی خریدنا

''پانی خریدنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۹/۱)

وطن اصلی

☆...... ''وطن اصلی'' وہ ہے جہاں پر آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہو، یا پیدائش کی جگہ ہو اور اس میں زندگی گزارنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور مستقل طور پر وہاں سے بال بچے اور مال وسامان لے کر کسی اور جگہ منتقل نہ ہو۔(۱)

اگر کسی شخص کے ماں باپ رشتہ دار وغیرہ ایک شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں اور

= الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان شرط جواز المسح على الخف، ط: قديمي)

□ حلبي كبير : (ص : ١٠٧) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

□ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ١٠٣) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

□ خلاصة الفتاوى : (٢٧/١) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في المسح ، وأما مسائل مسح الخفين ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

□ البحر الرائق : (١٦٩/١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

□ الهندية: (٣٣/١) الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: الفصل الأوّل ، ط: رشيديه.

□ الدر المختار مع الرد: (٢٧٠/١، ٢٧١) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

(١) فالحاصل أن الأوطان ثلاثة، وطن قرار و يسمى الوطن الأصلي، وهو أنه إذا أنشأ ببلدةٍ أو تأهل بها توطّن بها. (المبسوط: (٢٥٢/١) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار المعرفة)

□ أن الوطن الأصلي : وهو مايكون بالتوطن بالأهل أو بالمولود وسمي أيضًا وطن القرار . (البناية : (٣١/٣) كتاب الصلاة ، وطن الإقامة للمسافر ، ط: ......)

□ أن الأوطان ثلاثة وطن أصلي : وهو مولد الرجل . (المحيط البرهاني : (٢٦/٢) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر ، ط: ادارة القرآن)

□ مطلب في أن الأوطان ثلاثة : وطن الأصلي وهو وطن الإنسان في بلدته أو بلدةٍ أخرى اتخذها داراً وتوطّن بها مع أهله وولده ، وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها . (بدائع الصنائع : (١٠٢/١) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيما ، ط: سعيد)

□ البحر الرائق : (١٣٦/٢) باب اقتداء المسافر بالمقيم ، ط: سعيد .

اس کے اہل وعیال دوسرے شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں، اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال رکھتے ہیں تو اس کا وطن اصلی وہ شہر ہے جس میں اہل وعیال ہیں اور وہ شہر وطن اصلی نہیں جس میں والدین وغیرہ رہتے ہیں۔(۱)

جب تک پہلے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسرا وطن اصلی نہیں بناتا تب تک پہلا والا وطن اصلی رہے گا۔(۲)

☆......اگر پہلے وطن کی موجودگی میں دوسرے مقام میں وطن بنانے کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک پہلے وطن سے بیوی بچوں کو منتقل نہیں کیا تو اس صورت میں پہلا وطن اصلی باطل نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) فلو كان له أبوان ببلدٍ غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلک وطنًا له، الا إذا عزم على القرار فيه وترک الوطن الذی كان له قبله، شرح المنية. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب، مطلب: فی وطن الأصلی و وطن الإقامة، ط:سعيد)

☜ حلبی كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☜ (والوطن الأصلی هو الذی ولد فيه) الإنسان (أو تزوّج) فيه (أو لم يتزوّج) ولم يولد فيه (و) لكن قصد التعيش لا الارتحال عنه. (مراقی الفلاح: ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی)

(۲، ۳) قوله: فانتقل عنه واستوطن غيره، قيد بالأمرين فإنّه إذا لم ينتقل عنه بل استوطن آخر بأن اتخذ له أهلًا فی الآخر فإنّه يتم فی الأوّل كما يتم فی الثانی. (شرح فتح القدير: (۲/۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الفكر بيروت)

☜ ويبطل الوطن الأصلی بالوطن الأصلی إذا انتقل عن الأوّل بأهله وأما إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرٰی فلايبطل وطنه الأوّل ويتم فيهما. (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ (الوطن الأصلی يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقی لم يبطل بل يتم فيهما. وفی الشامية: (قوله: يبطل بمثله)...... وقيد بمثله لأنّه لو انتقل منه قاصدًا غيره ثم بداله أن يتوطن فی مكان آخر فمر بالأوّل أتم لأنّه لم يتوطن غيره. (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أی وإن بقی له فيه عقار قال فی النهر. ولو نقل أهله و متاعه وله دور فی البلد لاتبقی وطنا له و قيل تبقی كذا فی المحيط وغيره. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. =

جس شہر میں بیوی بچوں کے ساتھ مستقل طور پر رہتا ہے، خواہ کرایہ کے مکان میں یا ذاتی مکان میں، وہاں جب مسافر ہوکر پہنچے گا تو قصر باقی نہیں رہے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا، یعنی راستہ میں مسافر ہوگا قصر کرے گا اور اس شہر میں پہنچنے کے بعد مسافر نہیں ہوگا قصر نہیں کرے گا۔(۱)

بعض سرکاری ملازمین اپنے اہل وعیال کو ملازمت کی جگہ میں مستقل طور پر رکھتے ہیں پھر وہاں سے مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہیں، یہ لوگ جب اپنے بیوی بچوں کی قیام گاہ پر پہنچیں گے مقیم ہو جائیں گے۔

وطن اصلی ایک سے زائد ہو سکتے ہیں

اگر ایک آدمی کے ایک سے زائد مقام پر اہل وعیال ہیں، اوران جگہوں میں اہل

= التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

وإذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا في جوهرة النيرة . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وفيه أيضًا : اما إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل بل يتم فيهما . (حواله بالا)

(حتى يدخل موضع إقامته) إن سار مدة السفر . وفي الشامية : (قوله : إن سار) قيد لقوله "حتى يدخل" أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام . (الدر مع الرد : (۱۲۴/۲، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وعیال کی نیت عمر گزارنے کی ہے تو یہ سب جگہیں وطن اصلی ہیں۔(۱)

وطن اصلی بدلنے کی صورت

وطن اصلی بدلنے کی صورت صرف یہ ہے کہ انسان وطن اصلی کی جگہ کو چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا بستی میں منتقل ہو جائے، اور وہیں عمر گزارنے کی نیت کرلے، تو اس صورت میں یہ وطن اصلی بن جائے گا اور جس جگہ کو چھوڑ دیا ہے وہ وطن باقی نہیں رہے گا، جب بھی وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون واحدا أو أكثر من ذلك بأن كان له أهل و دارٌ في بلدتين أو أكثر ولم يكن من نية أهله الخروج منها ، وإن كان هو ينتقل من أهلٍ إلى أهل في السنة، حتى أنه لو خرج مسافرا من بلدةٍ فيها أهله ودخل في أي بلدةٍ من البلاد الّتي فيها أهله فيصير مقيما من غير نيّة الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة، فصل: بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد)

وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلا في بلدةٍ أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل ، وكل منهما وطنٌ أصلي له. (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح. (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

(۲) ومن كان له وطن فانتقل عنه واستوطن غيره ثم سافر و دخل وطنه الأوّل قصر . (العناية شرح الهداية : (۲/۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: دار الفكر)

قال في النهر ، ولو نقل أهله و متاعه و له دور في البلد لاتبقى وطنًا له . (رد المحتار : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في وطن الأصل و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي؛ لأنّه مثله ، والشيئ ينتقض بما هومثله حتى لو انتقل من البلد الّذي تأهل به بأهله وعياله و توطن ببلدة أخرىٰ بأهله و عياله لاتبقى البلدة المنتقل عنها وطنًا له . (المحيط البرهاني : (۲/۳٦) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير ، وهو أن يتوطن في بلدةٍ أخرىٰ وينتقل الأهل إليها فخرج الأوّل من أن يكون وطنا أصليا، حتى لو دخله مسافرًا لايتم ، قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو ينتقل بهم، ولكنه استحدث أهلًا في بلدةٍ أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل و يتم فيهما. (البحر الرائق: (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر ، اقتداء مسافر بالمقيم في الصلاة، ط: سعيد)

وطن اصلی دو جگہ بھی ہوسکتا ہے؟

اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے بیوی بچے اور سامان لے کر مستقل ارادہ کر کے دوسری جگہ رہنے لگا اور پہلی جگہ پر دوبارہ منتقل ہونے کا ارادہ نہیں تو اس کا پہلا وطن ختم ہوگیا، اور دوسری جگہ اس کا وطن اصلی بن گیا، لیکن اگر پہلی جگہ پر بھی موسم کے لحاظ سے آکر رہنے کا قصد ہے تو دونوں جگہیں وطن اصلی ہو جائیں گی۔(۱)

اگر وطن اصلی سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ جا کر رہائش اختیار کر لی ہے لیکن پہلے وطن سے بھی تعلق ہے اس کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں ہے مثلاً زمین یا مکان وغیرہ ہے تو دونوں اصلی وطن شمار ہوں گے، جب وہاں جائے گا مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئے گا تب بھی مقیم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله: أو توطنه) أى عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل. (الدر المختار: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فى وطن الأصل و وطن الإقامة، ط: سعيد)

وأمّا إذ الم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلًا ببلدةٍ أخرى فلا يبطل وطنه الأوّل . (الهنديه : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وإذا لم ينتقل أهله بل استحدث أهلًا فى بلدةٍ أخرى فلايبطل وطنه الأوّل وكل منهما وطن أصلى له . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

وانظر الهامش ، رقم : ۱ أيضًا .

(۲) (الوطن الأصلى) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقى لم يبطل بل يتم فيهما . وفى الشامية : (قوله : بل تيم فيهما) أى بمجرد الدخول وإن لم ينو إقامة . (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۸ ، ۳۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى.

وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے

ایک وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی مقام میں تمام عمر سکونت کے ارادہ سے مقیم تھا، اس کے بعد اس نے اس مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں تمام عمر رہنے کے ارادہ سے سکونت اختیار کر لی، تو اب یہ دوسرا مقام وطن اصلی ہو جائے گا، اور پہلا مقام وطن اصلی نہیں رہے گا، یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقاموں میں سفر کی مسافت ہو اور اس دوسرے مقام سے سفر کر کے پہلے مقام میں جائے تو مقیم نہیں ہوگا۔

دوسرے وطن سے پہلا وطن باطل ہونے کے لئے دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہونا ضروری نہیں ہے۔(۱)

وطن اصلی وطن اقامت سے باطل نہیں ہوتا، یعنی اگر کوئی شخص کسی مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے اور اس کے بعد اپنے وطن اصلی میں جائے تو

---

(۱) (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل ، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . وفي الشامي : (وله: يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا ، ولا خلاف في ذٰلك . (قوله : والأصل أن الشيئ يبطل بمثله) كما يبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي . (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه)

أن الوطن الأصلي يبطل بالوطن الأصلي دون وطن الإقامة وإنشاء السفر . (العناية شرح الهداية : (۴۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة السفر ، ط: دار الفكر)

(ويبطل الوطن الأصلي بمثله فقط و يبطل وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي) الوطن الأصلي هو المسكن ...... فإذا كان لشخص وطن أصلي فإن اتخذ وطنًا أصليًا آخر ، سواء كان بينهما مدة السفر أو لا بطل الوطن الأصلي الأوّل ، حتى لو دخله لايصير مقيما الا بالنية ، ولا يبطل الوطن الأصلي السفر . (درر الحكام شرح غرر الأحكام . (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة ، اقتداء المقيم بالمسافر ، ط: دار احياء التراث العربي)

وہاں پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔(۱)

وطن اصلی کب تک باقی رہتا ہے

☆...... جب تک وطن اصلی کو چھوڑ کر اس جیسا دوسرا وطن نہیں بنا لے گا وہی وطن اصلی باقی رہے گا، جب پہلا وطن اصلی چھوڑ کر اس جیسا دوسرا وطن اصلی بنا لے گا تو پہلا وطن اصلی ختم ہو جائے گا۔

☆...... جب تک آدمی پہلے وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ کو وطن بنانے کی نیت نہیں کرے گا تب تک پہلا وطن ہی وطن اصلی رہے گا۔(۲)

---

(۱) (الوطن الأصلی یبطل بمثله لا غیر) . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

ولایبطل الوطن الأصلی بإنشاء السفر و بوطن الإقامة . (الهندیة : (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

ثم الأصلی ینتقض بمثله حتی لو کان له وطن اصلی فانتقل عنه واستوطن غیره خرج عن کونه وطنا له حتی لو دخله بعد ذٰلک لایلزمه الاتمام ما لم ینو الإقامة ...... ولاینتقض بوطن الإقامة ولا بالسفر لأن الشیئ لاینتقض بما هو دونه . (حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

التاتارخانیة : (۲/۱۸) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی .

(۲) (قوله : ویبطل الوطن الأصلی بمثله الخ) لأن الشیئ یبطل بما هو مثله ...... والوطن الأصلی هو وطن الانسان فی بلدته أو بلدة أخریٰ اتخذها دارا و توطن بها مع اهله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنها بل التعیش بها وهٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وهو أن یتوطن فی بلدة أخریٰ وینتقل الاهل إلیها فیخرج الأوّل من أن یکون وطنا اصلیا حتی لو دخله مسافرا لم یتم قیدنا بکونه انتقل عن الأول بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة اخریٰ فإن الأوّل لم یبطل ویتم فیهما وقید بمثله ؛ لأنّه لو باع داره و نقل عیاله وخرج یرید أن یتوطن بلدة أخریٰ =

وطن اصلی کب ختم ہوتا ہے؟

وطن اصلی ختم ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ اس وطن سے بے تعلق ہوکر ساز وسامان، اہل وعیال کے ساتھ چلا جائے۔

۲۔ اس کے بعد کسی مقام کو وطن بنالے۔

لہذا اگر کسی نے دوسرے مقام کو وطن بنایا مگر پہلے وطن سے ساز وسامان اور اہل وعیال لے جاکر بے تعلق نہیں ہوا بلکہ اپنا وطن سمجھتا ہے یا بالکل چھوڑ دیا مگر کسی مقام پر وطن اصلی کی حیثیت سے مقیم نہیں ہوا، تو ان دونوں صورتوں میں اس کا وہ وطن ختم نہیں ہوگا بلکہ باقی رہے گا اور وطن اصلی کے جو احکام ہیں اس پر جاری ہوں گے۔(۱)

= ثم بدا له أن لايتوطن ماقصده اولا ويتوطن بلدة غيرها فمر ببلده الأوّل فإنّه يصلى أربعًا ؛ لأنّه لم يتوطن غيره . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

◻ ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي؛ لأنّه مثله والشيئ ينتقض بما هو مثله، حتى إذا انتقل من البلد الّذى تأهل به أهله وعياله و توطن ببلدة أخرىٰ بأهله وعياله لاتبقى البلدة المنتقل عنها وطنا له. وفي الخلاصة: كوفي نقل أهله إلى مكة متوطنا، فلما دخلها بدا له أن يرجع إلى خراسان فلما يدخل الكوفة يقصر بالكوفة؛ لأنّ وطنه بالكوفة قد انتقض بالوطن بمكة، حتى لو عاد إلى خراسان قبل أن يدخل مكة يتم بالكوفة. (التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

◻ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

◻ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

◻ الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

◻ حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

(۱) وانظر أيضًا: الحاشية السابقة رقم: ۲ على الصفحة: ۳۵۱ . ((قوله : ويبطل الوطن الأصلى)

◻ قوله : فانتقل عنه واستوطن غيره قيد بالأمرين ، فإنّه إذا لم ينتقل عنه بل استوطن آخر ، فإن اتخذ له أهلًا فى الآخر ، فإنّه يتمّ فى الأوّل كما يتمّ فى الثانى . (فتح القدير : (۴۲/۲) ط: دار الفكر بيروت)

وطن اصلی کے احکام

وطن اصلی کا حکم یہ ہے کہ مسافر اس میں کسی بھی طرح داخل ہو جائے مقیم بن جائے گا خواہ اس میں داخل ہو کر اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے، قصداً داخل ہو یا بلاقصد ہر صورت میں مقیم بن جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

جن شہروں کے اسٹیشن شہر کے درمیان میں واقع ہیں، ان شہروں کے باشندے اگر ریل، یا گاڑی وغیرہ میں بیٹھے ہوئے اس شہر سے گزریں گے، تو یہاں پہنچتے ہی مقیم ہو جائیں گے۔(۲)

---

(۱) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا في الجوهرة النيرة . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

وفيه أيضًا : أما إذا لم ينتقل بأهله ولكنّه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل بل يتمّ فيهما : (حواله بالا)

(حتى يدخل موضع إقامته) إن سار مدة السفر . وفي الشامية : (قوله إن سار) قيد لقوله " حتى يدخل " أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۲) ولايزال المسافر الّذي استحكم سفره بمضي ثلاثة أيام مسافر (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي (أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية) . (مراقي الفلاح : (ص:۴۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۴ ، ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب السمافر ، ط: سعيد .

پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ ہے تو شہر کی آبادی سے نکل کر پھر مسافر ہو جائیں گے، اور اگر اس سے کم مسافت کا ارادہ ہے تو بعد میں بھی بدستور مقیم رہیں گے۔(۱)

وطن اصلی سفر سے باطل نہیں ہوتا، اگر کوئی شخص پوری زندگی سفر میں رہے پھر بھی جو اس کا وطن اصلی ہے وہ وطن اصلی ہی سمجھا جائے گا، وہاں تھوڑی دیر کے لئے بھی آئے گا

---

(۱) (من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي) . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ...... (قاصدا) ...... (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) ...... (صلى الفرض الرباعي ركعتين) . (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۱ــــ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المقيم به مسافرا ، ط: سعيد .

التاتارخانية :(۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

وذكر الاسبيجابي : المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتّى يترخّص برخصة المسافرين والا لايترخّص أبدًا . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، والبلوغ ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام الخ . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

پوری نماز پڑھے گا، قصر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

انسان کا وطن اصلی بدلنے کی صورت صرف یہ ہے کہ اس جگہ کو چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا بستی میں منتقل ہوجائے اور وہیں عمر گزارنے کی نیت کرلے، تو اس صورت میں دوسرا شہر وطن اصلی بن جائے گا اور جس جگہ یا شہر کو چھوڑ دیا ہے وہ وطن اصلی نہیں رہے گا، جب کسی کام کے لئے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے وہاں جائے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) (قوله ويبطل الوطنا الأصلي بمثله لا السفر الخ) ...... وقوله لا السفر أى لايبطل الأصلى بالسفر حتى يصير مقيما بالعود إليه من غير نية الإقامة الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايبطل الوطن الأصلي بإنشاء السفر و بوطن الإقامة. (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيدية)

ولاينتقض الوطن الأصلي بوطن الإقامة ولابوطن السكنىٰ لأنّهما دونه والشيئ لاينسخ بماهو دونه وكذا لاينتقض بنية السفر والخروج من وطنهٖ حتى يصير مقيما بالعود إليه من غير نية الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل فى بيان ما يصير المسافر به مقيما، مطلب الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقي: (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر الخ) ...... و قالَ النبىّ ﷺ: من تأهّل ببلدة فهو منها" والوطن الأصلي هو وطن الإنسان فى بلدتهٖ أو بلدة أخرىٰ اتّخذها دارا و توطّن بها مع أهله وولدهٖ، وليس من قصده الارتحال عنهابل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لا غير، وهو أن يتوطّن فى بلدة أخرىٰ وينتقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطنًا أصليًا حتى لو دخله مسافرا لايتمّ. (البحر الرائق: (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. =

جب تک پہلے وطن کو چھوڑنے اور دوسری جگہ کو وطن بنانے کی نیت نہیں کرے گا تب تک پہلا وطن ہی وطن اصلی رہے گا۔(۱)

اگرایک آدمی کے دو یا زائد مقام پر اہل وعیال ہیں، اور دونوں یا زائد مقام کے اہل وعیال کی اپنی اپنی جگہ پر عمر گزارنے کی نیت ہے، تو یہ سب مقام وطن اصلی ہیں۔(۲)

= (والوطن الأصلي هو الّذي ولد فيه) الإنسان (أو تزوّج) فيه (أو لم يتزوّج)ولم يولد فيه (و) لكن (قصد التعيش لا الارتحال عنه) وتحته في الشرح : مصري انتقل بأهله إلى الشام ، فإذا عاد مسافراً و دخل مصره لم يتمّ بمجرّد الدخول الخ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(۱) وقيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ فإنّ الأوّل لم يبطل ويتم فيهما وقيد بقوله بمثله لأنّه لوباع داره و نقل عياله وخرج يريد ان يتوطّن بلدة أخرىٰ ثم بدا له أن لايتوطّن ماقصده أوّلا و يتوطّن بلدة غيرها فمر ببلد الأوّل فإنّه يصلي أربعا لانه لم يتوطّن غيره. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

ومن حكم الوطن الأصلي أن ينتقض بالوطن الأصلي...... ولو كان له أهل ببلدة فاستحدث في بلدة أخرىٰ اهلا فكل واحد منهما وطن أصلي له. (التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

وقيد بمثله لأنه لو انتقل منه قاصدا غيره ثم بدا له أن يتوطّن في مكانٍ آخر فمرّ بالأوّل أتمّ لأنه لم يتوطن غيره . (رد المحتار : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(۲) ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون واحدا أو أكثر من ذٰلک بأن كان له أهل و دار في بلدتين أ وأكثر ولم يكن من نسبة أهله الخروج منها وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل في السنة حتى أنّه لو خرج مسافرا من بلدة فيها أهله و دخل في أي بلدة من البلاد الّتي فيها أهله فيصير مقيما من غير نية الإقامة . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۳ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة ، فصل وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ، مطلب في أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد)

(الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما . و تحته في الشامية : (قوله : أو تأهله) ...... ولو كان له أهل ببلدتين فأيّتهما دخلها صار مقيما ...... (قوله بل يتم فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو الإقامة . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد . =

وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں

☆...... "وطن اصلی" متعدد بھی ہو سکتے ہیں، مثلا ایک شخص کے متعدد اہل وعیال مختلف شہروں میں رہتے ہیں اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال ہے، تو یہ تمام شہر اس شخص کے لئے "وطن اصلی" سمجھے جائیں گے، اور یہ شخص جب ان شہروں میں داخل ہوگا تو اقامت کی نیت کے بغیر صرف داخل ہونے سے مقیم ہو جائے گا۔(۱)

اگر کسی شخص کے ماں باپ، خویش واقارب ایک شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں اور اس کے اہل وعیال دوسرے شہر میں مستقل طور پر رہتے ہیں، اور وہیں زندگی گزارنے کا خیال رکھتے ہیں تو اس کا وطن اصلی وہ شہر ہوگا جس میں اہل وعیال ہیں، والدین اور رشتہ داروں کا شہر "وطن اصلی" نہیں ہوگا۔(۲)

☆...... وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چار نکاح چار شہروں میں کرے، اور ہر بیوی کو اسی کے شہر میں رکھے تو اس شخص کے چار وطن اصلی

= الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

وهكذا فيه: (قوله: بل استحدث أهلًا الخ) وكذا لو استحدث أهلا في ثلاث مواضع فالحكم واحد فيما يظهر. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۳۵۶. (ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون)

(۲) أما لو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنًا له وفي المبسوط: هو الذي نشأ فيه أو توطن فيه أو تأهل فقوله أو توطن فيه يتناول ما عزم القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل فعلى هذا لو عزم من له أبوان في بلد على القرار فيه وترك الوطن الذي كان له قبله يكون وطنًا له. (حلبي كبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنا له الا اذا عزم على القرار فيه وترك الوطن الذي كان له قبله، شرح المنية. (رد المحتار: (۱/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

ہوجائیں گے۔(۱)

واضح رہے کہ صرف نکاح کرنے سے وطن اصلی نہیں ہوتا بلکہ بیوی کو وہاں مستقل طور پر رکھنا بھی شرط ہے۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص کراچی کا باشندہ ہے، اور کراچی ہی وطن اصلی ہے، اور اس کو باقی بھی رکھا ہے لیکن اس کے ساتھ لاہور میں اس کا مستقل کاروبار ہے، اور وہاں آرام وراحت کے سامان اور بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہے اور کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے لاہور رہ چکا ہے، تو جب یہ شخص کراچی سے لاہور جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۳) البتہ کراچی اور لاہور کے درمیان راستہ میں

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۳۵۶. (ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون)

(۲) ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما و قيل يصير مقيما وهو الاوجه لما مر من حديث عثمان. (حلبی کبير: (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(قوله: أو تأهله) أى تزوّجه: قال في شرح المنية: ولو تزوّج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لايصير مقيما، وقيل يصير مقيما، وهو الاوجه. ولو كان له أهل ببلدتين فأيّتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما و بقي له فيها دور و عقار قيل لايبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار و قيل تبقى. (رد المحتار: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

(۳) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ)...... قيدنا بكونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرىٰ فإن الأوّل لم يبطل ويتمّ فيهما...... الا ترى أنّه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقى وطنا له لأنها كانت وطنا بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لايرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اهـ. وفي المجتبىٰ نقل القولين فيما إذا نقل أهله و متاعه و بقي له دور و عقار ثم قال وهٰذا جواب واقعة ابتلينا بها وكثير المتوطنين في البلاد ولهم دور و عقار في القرى البعيدة منها يصفون بها بأهلهم و متاعهم فلابدّ من حفظها أنّهما وطنان له لايبطل أحدهما بالآخر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر المختار مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.=

قصر کرے گا۔ ہاں جب بیوی بچے اور سامان لے کر لاہور سے آجائے گا تو لاہور کا وطن ختم ہو جائے گا اگر اس کے بعد کبھی پندرہ دن سے کم کی نیت سے لاہور جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= الهندية : (۱/۱۴۲) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

الانتقال عن الوطن الأصلي: يتمّ الصلاة إذا انتقل من محل الإقامة الدائمة كمركز الوظيفة اليوم إلى موطن آخر له فيه زوجة، أو إلى محل الميلاد الّذى بقي له فيه أهل أو زوجة، كالريف، فمن كان موظفا في دمشق مثلا ثم سافر إلى قرية الأصلية في الريف لزيارة الأهل (الزوجة) أتمّ الصلاة، سواء كانت المسافة بين مقر العمل أو الوظيفة و بين الريف مسافة القصر أم لا؛ لأنّه في هذه الحالة يكون له موطنان، وكل منهما وطن أصلي له. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۲/۳۰۵) الفصل العاشر، أنواع الصلاة، المبحث الثالث صلاة المسافر، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعية خامسًا، متى يتمّ المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: المكتبة الحقانية پشاور، و: (۲/۳۴۲) ط: دار الفكر)

(۱) فإن لم يبق له أهل في الريف وإن بقي فيه عقار (أرض أو دار) قصر الصلاة لأن محل الميلاد وإن كان وطنا أصليا له الا أنّه بطل بمثله وهو مقر عمله وبه يتبيّن أن الوطن الأصلي للانسان يبطل إذا هاجر بنفسه وأهله و متاعه إلى بلد آخر فإن عاد إلى بلده الأوّل لعمل مثلًا وجب عليه قصر الصلاة . كذلك يقصر الصلاة إن عاد إلى بلد مقر الوظيفة بعد ان انتقل عنها بكل أهله واستوطن بلدا غيرها لأنه لم يبق له وطنا إذ ان الوطن الاصلي يبطل بمثله دون السفر عنه، بدليل أنه عليه السلام بعد الهجرة عد نفسه بمكة من المهاجرين اما لو سافر عنه إلى بلد آخر مدة موقتة كأن ترك دمشق إلى حلب ثم عاد إليه فيتم الصلاة لأن الوطن الاصلي لا يبطل حكمه بوطن الإقامة ولا بالسفر؛ لأنّ الشيئ لايبطل بما هو دونه بل بما هو مثله أو فوقه. (الفقه الاسلامي وأدلّته: (۲/۳۰۵، ۳۰۶) الفصل العاشر: أنواع الصلاة، المبحث الثالث: صلاة المسافر، المطلب الأوّل: قصر الصلاة الرباعية خامسًا، متى يتم المسافر الصلاة ومتى يقصر حالة الانتقال عن الوطن، ط: حقانية، و: (۲/۳۴۲) ط: دار الفكر)

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

ثم الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطنا له حتى لو دخل بعد ذلك لايلزمه الاتمام مالم ينو الإقامة . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

کسی کی دو بیویاں ہیں، مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور دونوں جگہ آرام وراحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا اور یہاں مقیم ہونے کے لئے پندرہ دن کی نیت کرنا بھی ضروری نہیں ہے بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے شوہر خود بخود مقیم بن جائے گا۔(۱)

وطن اصلی میں صرف مکان باقی ہے

اگر کسی نے اپنے اہل عیال کے ساتھ کسی شہر کو وطن بنالیا، مگر بعد میں اہل وعیال اور ساز وسامان کے ساتھ قدیم وطن چلا گیا، اور وہاں کے مکان وزمین کو کرایہ پر دیدیا تو یہ بدستور وطن باقی رہے گا، لہذا یہاں پہونچنے کی صورت میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔(۲)

(۱) ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيم الخ . (حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

رد المحتار : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، نوع آخر فی بیان مایصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمی .

(۲) و فی المحيط : ولو كان له أهله بالكوفة وأهل بالبصرة فمات أهله بالبصرة وبقی له دور و عقار بالبصره قيل البصرة لاتبقى وطنا له لأنّها إنما كانت وطنا بالأهل لا بالعقار الاترى أنّه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطنا له و قيل تبقى وطنا له لأنّها كانت وطنا له بالأهل والدار جميعا فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاه الثقل وإن أقام بموضع آخر . (البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

(قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أی وإن بقی له فيه عقار قال فی النهر : ولو نقل أهله و متاعه وله دور فی البلد لاتبقى وطنا له و قيل تبقى كذا فی المحيط و غيره . (رد المحتار : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۴) فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهیل اکیڈمی لاهور .=

وطن اصلی وطن اقامت سے باطل نہیں ہوتا

''وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۰/۲)

وطن اقامت

وطن اقامت اس وطن کو کہتے ہیں جس میں مسافر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کر کے مقیم ہو جائے، بشرطیکہ یہ جگہ عام طور پر ٹھہرنے کے قابل ہو، جنگل، کشتی اور بحری جہاز وغیرہ نہ ہو۔(۱)

وطن اقامت باطل ہونے کے لئے وطنیت ختم کرنا ضروری ہے

اگر کوئی شخص وطن اقامت میں بیوی بچے یا سامان وغیرہ چھوڑ کر دوسری جگہ پر مقیم

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

(۱) وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذى يقصر المسافر الإقامة فيه، وهو صالحٌ لها نصف شهر. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

وطن إقامة وهو البلد الّذى ينوى المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (الهندية: (۱۴۲/۱)، وفيه أيضًا: وصلاحية الموضع حتى لو نوى الإقامة فى بر أو بحر أو جزيرة لم يصح. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وإن لم يكن وطنا أصليا له فإنه يقصر الصلاة ما لم ينوى الإقامة بها خمسة عشر يوما ثم نية الإقامة لاتصح الا فى موضع الإقامة ممن يتمكن من الإقامة و موضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وفى الخانية: وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام. (التاتارخانيه: (۹/۲) نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح فيها نية الإقامة)

وفيه أيضًا: ووطن السفر ويسمى وطنا حادثًا وهو البلد الّذى ينوى المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمى)

بن جاتا ہے، یا وطن اصلی میں چلا جاتا ہے تو پہلا والا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا کیونکہ پہلے کی وطنیت کو ختم نہیں کیا گیا۔(۱)

اگر پہلے کے وطن اقامت کو ختم کرنے کی نیت سے بیوی بچے اور سامان وغیرہ لے کر دوسری جگہ منتقل ہوگیا ہے تو پہلا والا وطن اقامت ختم ہوجائے گا۔(۲)

اگر پہلے وطن اقامت کا سامان کسی کے پاس ودیعت رکھ کر گیا ہے تو پہلے والا وطن

---

(۱) لایرتفع الوطن کوطن الإقامة یبقی ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اھ وفی المجتبی نقل...... وکثیر من المسلمین المتوطنین فی البلاد و لهم دور و عقار فی القری البعیدة منها یصیفون بها بأهلهم ومتاعهم فلابدّ من حفظها أنهما وطنان له لایبطل أحدهما بالآخر . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

لأنّه لولم ینتقل أهله بل استحدث أهلا أیضًا ببلدة أخریٰ فلا یبطل وطنه الأوّل وکل منهما وطن أصلی له . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) حواله بالا)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاةالمسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید .

الهندیة : (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

(۲) فإن لم یبق له أهل فی الریف ، وإن بقی فیه عقار (أرض أو دار) قصر الصلاة لأن محل المیلاد وإن کان وطنا أصلیا له ، إلا أنّه بطل بمثله وهو مقر عمله ، وبه یتبین أن الوطن الأصلی للإنسان یبطل إذا هاجر بنفسه و أهله و متاعه إل بلد آخر ، فإن عاد إلی بلده الأوّل لعمل مثلًا ، وجب علیه قصر الصلاة. کذٰلک یقصر الصلاة إن عاد إلی بلد مقر الوظیفة بعد أن انتقل عنها بکل أهله ، واستوطن بلدا غیرها ، لأنه لم یبق له وطنا إذ ان الوطن الأصلی یبطل بمثله دون السفر. (الفقه الإسلامی وادلّته: (۳۰۵/۲) متی یتم المسافر الصلاة ومتی یقصر حالة الانتقال عن الوطن؟، ط: حقانیه پشاور)

الشیئ ینتقض بماهو مثله ، حتی إذا انتقل من البلد الّذی تأهل به أهله و عیاله و توطن ببلدة اخریٰ بأهله و عیاله لاتبقی البلدة المنتقل عنها وطنا له . (التاتارخانیة : (۱۸/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان ما یصیر المسافر به مقیمابدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی)

(ویبطل بمثله) إذا لم یبق له بالأوّل أهل . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

اقامت باطل ہو جائے گا کیونکہ عرف ورواج میں اس کو سکونت نہیں کہا جاتا ہے۔(۱)

وطن اقامت تین چیزوں سے باطل ہو جاتا ہے

وطن اقامت تین چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے:

۱۔اول وطن اصلی سے یعنی وطن اقامت سے وطن اصلی میں پہنچ جائے گا تو مقیم ہو جائے گا، پھر وہاں سے دوبارہ اس وطن اقامت میں جائے گا تو مقیم نہیں ہوگا۔(۲)

ہاں وہاں پہنچ کر اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلے گا تو وہ دوبارہ وطن اقامت ہو جائے گا اور قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۲۔دوسرے یہ کہ وطن اقامت کو اسی جیسا دوسرا وطن اقامت باطل کر دیتا ہے یعنی

---

(۱) احسن الفتاوی: (۱۱۲/۴) رساله وطن الارتحال يبقى ببقاء الإثقال، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) ويبطل وطن الإقامة بمثله وبالوطن الأصلي وبإنشاء السفر، (قوله: ويبطل وطن الإقامة يسمّى أيضًا الوطن المستعار والحادث وهو ماخرج إليه بنية إقامة نصف شهر سواء كان بينه و بين الأصلي مسيرة السفر أو لا (قوله: وبإنشاء السفر) أو منه وكذا من غيره إذا لم يمرّ فيه عليه قبل سير مدة السفر. (الدر المختار مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد

ووطن الإقامة يبطل بوطن الإقامة وبإنشاء السفر و بالوطن الأصلي هكذا في التبيين. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۳۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

ووطن الإقامة ينتقض بالوطن الأصلي لأنه فوقه و بوطن الإقامة أيضًا لأنه مثله، والشيئ يجوز أن ينسخ بمثله وينتقض بالسفر أيضًا. (بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايسير المسافر به، ط: سعيد)

يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي). وتحته في الشامية: (قوله: وبالوطن الأصلي) كما إذا توطن بمكة نصف شهر ثم تأهل بمنى، أفاده القهستاني. (الدر المختار مع الرد: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد)

اگر کوئی مسافر ایک مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے ٹھہرے، تو وہ وہاں مقیم ہو جائے گا، پھر اس کے بعد اس مقام کو چھوڑ دے اور اس کی جگہ پر دوسرے مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے اقامت کرے تو وہ پہلا مقام وطن اقامت باقی نہیں رہے گا۔ وہاں جانے سے مقیم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو دوبارہ مقیم بن جائے گا۔

واضح رہے کہ ایک وطن اقامت سے دوسرے وطن اقامت ختم ہو جانے کے لئے

---

(۱) ویبطل وطن الإقامة بمثله . وتحته في الشامية : (قوله : بمثله) أى سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا قهستاني. (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ ووطن الإقامة ينتقض ...... وبوطن الإقامة أيضًا لأنّه مثله والشيئ يجوز أن ينسخ بمثله . (بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة ، مطلب الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد)

☜ ثم الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطنا له حتى لو دخله بعد ذلك لايلزمه الاتمام ما لم ينو الإقامة ...... وأما وطن الإقامة فينتقض بوطن الإقامة آخر وإن لم يكن بينهما مدة سفر . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

☜ التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي)

☜ البحر الرائق : (۱۳٦/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☜ حاشية الطحطاوى على المراقي : (ص: ۴۳۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ الانتقال عن محل الإقامة الموقتة (وطن الإقامة) من تنقل في البلدان فأقام في بلد نصف شهر مثلًا ، ثم عاد إليه ، قصر الصلاة ،فيه مالم ينو الإقامة مجددا نصف شهر لأنّ وطن الإقامة يبطل حكمه بمثله وبالسفر عنه أى بإنشاء السفر منه كما يبطل بالوطن الأصلي . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳۰٦/۲) المبحث الثالث في صلاة المسافر ، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر حالة الانتقال عن الوطن ؟ ، مكتبه حقانيه)

دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہونا شرط نہیں ہے۔(۱)

۳۔تیسرے وطن اقامت سے سفر کے لئے روانہ ہونے سے وطن اقامت ختم ہوجاتا ہے، مثلاً کوئی مسافر کسی قابل رہائش مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہرا، پھر یہاں سے کسی اور جگہ جانے کے لئے سفر کا ارادہ کیا، تو سفر شروع ہوتے ہی وہ وطن اقامت باطل ہوجائے گا۔(۲)

لیکن اگر اس وطن اقامت کے علاوہ کسی اور جگہ سے سفر کیا تو اس وطن اقامت کے باطل ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں، ایک یہ کہ مسافر اپنے سفر کے دوران اس جگہ سے نہ گزرے، اگر وہیں سے گزرا تو اس کا وطن اقامت ہونا ختم نہ ہوگا۔

دوسرا یہ کہ جہاں سے سفر شروع ہوا ہے، وہاں سے وطن اقامت تک سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہو، اگر اس سے کم مسافت ہوگی تو اس کا وطن اقامت ہونا

---

(۱) ويبطل وطن الإقامة بمثله . وتحته في الشامية : (قوله : بمثله) أي سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا قهستاني . (الدر مع الرد : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيم ، مطلب في الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ، ط:سهيل اكيڈمي لاهور .

(۲) ووطن الإقامة يبطل ...... بإنشاء السفر . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه)

حلبي كبير : (ص: ۵۴۴) فصل في صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور .

البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط :سعيد .

ويبطل وطن الإقامة ...... بإنشاء السفر . (الدر المختار مع الرد : (۱۳۲/۲) باب صلاة المسافر ، مطلب في الوطن الخ ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمي .

ختم نہیں ہوگا۔(۱)

دوسرا وطن اقامت پہلے وطن اقامت کو اس وقت ختم کرتا ہے جبکہ پہلے وطن اقامت کی وطنیت کو ختم کر کے دوسرا وطن اقامت بنالیا گیا ہو، اگر پہلے وطن کی وطنیت کو ختم نہیں کیا بلکہ اس کی رہائش بدستور باقی ہے، بیوی بچے اور سامان وہیں موجود ہیں اور دوسرے مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے ٹھہر گیا تو اس سے پہلا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولایبطل وطن الإقامة بإنشاء السفر من غیره مادام المسافر یمرّ علیه ، و مادامت المسافة بینه و بین المکان الّذی أنشاء السفر منه دون مسافة القصر . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۳۰۶) المبحث الثالث فی صلاة المسافر، متی یتم المسافر الصلاة ومتی یقصر حالة الانتقال عن الوطن ، ط: مکتبه حقانیه پشاور)

☜ (قوله : وبإنشاء السفر) أی منه و کذا من غیره إذا لم یمرّ فیه علیه قبل سیرورة السفر . قال فی الفتح : ان السفر الناقص لوطن الإقامة ما لیس فیه مرور علی وطن الإقامة أو ما یکون المرور فیه بعد سیر مدة السفر اهـ. أقول: ویوضح ذٰلک ما فی الکافی والتاتارخانیة: خراسانی قدم بغداد لیقیم بها نصف شهر...... والحاصل ان إنشاء السفر یبطل وطن الإقامة إذا کان منه أما لو أنشأه من غیره فإن لم یکن فیه مرور علی وطن الإقامة او کان ولکن بعد سیر ثلاثة أیّام فکذٰلک، ولو قبله لم یبطل بل یبطل السفر لأنّ قیام الوطن مانع من صحته واللّٰه اعلم . (رد المحتار : (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی الوطن الاصلی و وطن الإقامة ، ط: سعید)

☜ منحة الخالق لابن عابدین بهامش البحر الرائق : (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید

(۲) ویبطل وطن الإقامة بمثله . وتحته فی الشامیة : (قوله بمثله) أی سواء کان بینهما مسیرة سفر أو لا قهستانی . (الدر مع الرد : (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فی وطن الإقامة ووطن الأصلی ، ط: سعید)

☜ بدائع الصنائع : (۱/۱۰۴) ط: سعید .

☜ وقیدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله لأنه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهلا فی بلدة أخریٰ فإن الأوّل لم یبطل ویتم فیهما . وقید بقوله : بمثله ؛ لأنّه لو باع داره و نقل عیاله وخرج یرید أن یتوطن بلدة أخریٰ ثم بداله أن لایتوطن ماقصده او لایتوطن بلدة غیرها فمرّ ببلد الأوّل ، فإنّه یصلی أربعاً لأنّه لم یتوطن غیره . (البحر الرائق : (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)=

وطن اقامت کے احکام

''وطن اقامت'' اس جگہ یا مقام کو کہتے ہیں جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت سے قیام کیا ہے۔(۱)

اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مقیم رہے نماز پوری مقیم لوگوں کی طرح پڑھے قصر نہ کرے۔(۲) اور جب یہاں سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کی نیت سے

= الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، ط: قديمي.

حتى لو نوى الإقامة ثم راح منه و أقام في بلد آخر وأتى البلد الأوّل قصر ما لم ينو الإقامة ثانيًا. (مجمع الأنهر: (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار احياء التراث العربي)

(۱) و وطن الإقامة: وهو البلد الّذي ينوي المسافر فيه الإقامة خمسة عشر يومًا. (العناية شرح الهداية: (۴۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة السفر، ط: دار الفكر)

و وطن سفر وقد سمّي وطن إقامة وهو البلد الّذي ينوي المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر. (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(حتى يرجع موضع إقامته) إن سار مدة السفر. وفي الشامية: (قوله إن سار) قيد لقوله " حتى يدخل " أي إنّما يدوم على القصر إلى الدخول إن سار ثلاثة أيّام. (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيا مايصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۱۹۸) ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

سفر شروع کرے تو سفر شروع ہوتے ہی قصر کرے، پوری نماز نہ پڑھے۔(۱)

پھر اگر کبھی اس وطن اقامت میں دوبارہ داخل ہوگا تو جب تک یہاں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی دوبارہ نیت نہ کرے اس وقت تک مسافر ہی رہے گا اور قصر کرے گا۔(۲)

وطن اقامت میں خواہ کتنا ہی لمبا زمانہ گزر جائے جب یہاں سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کی نیت سے سفر شروع کرے گا یہ وطن اقامت باطل ہو جائے گا۔(۳)

مزید ''وطن اقامت تین چیزوں سے باطل ہو جاتا ہے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

وطن سکنیٰ کا حکم

''وطن سکنیٰ'' وہ وطن ہے جس میں مسافر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں قیام کے باجود انسان مسافر کے حکم میں رہے گا، اور اس

---

(۱) أقل مدة السفر تتغير به أى السفر الأحكام...... مسيرة ثلاثة أيّام من أقصر أيّام السنة...... بسير وسط...... فيقصر المسافر الفرض العلمي الرباعي...... إذا جاوز بيوت مقامه ولو بيوت الأخبية من الجانب الّذى خرج منه...... (مراقى الفلاح: (ص: ۴۱۹ ــ ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) الانتقال عن محل الإقامة الموقتة (وطن الإقامة) من تنقل فى البلدان فأقام فى بلد نصف شهر مثلًا، ثم عاد إليه، قصر الصلاة، فيه مالم ينو الإقامة مجددا نصف شهر لأنّ وطن الإقامة يبطل حكمه بمثله وبالسفر عنه أى بإنشاء السفر منه كما يبطل بالوطن الأصلى. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲/۳۰۶) المبحث الثالث فى صلاة المسافر، متى يتم المسافر الصلاة و متى يقصر الصلاة حالة الانتقال عن الوطن؟، مكتبه حقانيه)

قاهرى خرج إلى بلبيس فنوى الإقامة بها نصف شهر ثم خرج منها فإن قصد مسيرة ثلاثة أيّام و سافر بطل وطنه ببلبيس حتى لو عاد إليه مسافراً لايتمّ. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب: فى وطن الأصلى و وطن الإقامة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۳۶۵. (ووطن الإقامة يبطل......)

وقت تک اس میں قصر کرے گا جب تک کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے۔(۱)

اگر مسافر نے کسی جگہ پر پہلے دس دن ٹھہرنے کی نیت کی پھر چھ دن گزرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کرلی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نماز پڑھے گا، اگر چہ ساری عمر اسی طرح گزر

---

(۱) وطن السكنٰى وهو المكان الّذى ينوى أن يقيم فيه أقل من خمسة عشر يوما...... لأنّه يبقى فيه مسافرا علٰى حاله فصار وجوده كعدمه. (البحر الرائق: (۱۳۶/۲، ۱۳۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ ووطن السفر ماينوى فيه الإقامة أقل من خمسة عشر يوما وليس مولده ولا بدله به أهل ويسمى وطن السكنٰى أيضًا. (حلبى كبير: (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☜ (وطن السكنٰى وهو ما) أى موضع (ينوى الإقامة فيه دون نصف شهر) وكان مسافرا اهـ. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☜ (ووطن) السكنٰى وهو أن يقصد الإنسان المقام فى غير بلدته أقل من خمسة عشر يوما. (بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، مطلب فى الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

☜ ووطن السكنٰى وهو أن ينوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوما. (خلاصة الفتاوٰى: (۲۰۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، جنس آخر، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه)

☜ وطن السكنٰى وهو مانوى فيه أقلّ من نصف شهر لعدم فائدته. (الدر المختار: (۱۳۲/۲، ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ و وطن السكنٰى وهو البلد الّذى ينوى الإقامة فيه دون خمسة عشر يوما. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ وطن السكنٰى: وهو أن يقيم فى مرحلة أقلّ من خمسة عشر يوما. (الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين)

☜ ووطن السكنٰى وهو البلد الّذى ينوى المسافر فيه الإقامة أقل من خمسة عشر يوما. (التاتارخانية: (۱۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون، ط: قديمى)

جائے۔(۱)

وطن سے گزرنا

مسافر سفر کے دوران وطن سے گزرنے سے مقیم ہوجاتا ہے چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے، اس سے کوئی فرق نہیں آتا۔(۲) پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس

(۱) (و قصر إن نوى أقل منه) أى من نصف شهر (أو لم ينو) شيأ (و بقى) على ذٰلك (سنين) وهو ينوى الخروج فى غد أو بعد الجمعة؛ لأنّ العلقمة بن قيس مكث كذٰلك بخوارزم سنتين يقصر الصلاة. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غدا أو بعده (ولو بقى) على ذٰلك (سنين) الا أن يعلم تأخر القافلة نصف شهر كما مرّ. و تحته فى الشامية: (قوله: أو دخل بلدة) أى لقضاء الحاجة او انتظار رفقة (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأنّ حالتهٗ تنافى عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيما، فصل والكلام فى المسافر، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۴۰) فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۲۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، قبيل نوع آخر فى بيان اجتماع حكم السفر والإقامة، ط: قديمى.

(۲) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الإختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا فى الجوهرة النيرة. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(قوله: حتى يدخل مصره الخ) متعلق بقوله قصر أو قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل ماإذا نوى الإقامة به أولا ...... وفى المجتبىٰ: لايبطل السفر الا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

سے زیادہ جانا ہے تو آبادی سے باہر ہونے کے بعد دوبارہ مسافر ہوجائے گا اور قصر کرے گا۔(۱)

وطن سے ہو کر گزرنا

''سفر کے دوران وطن سے گزرنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱۷/۱)

= (ولایزال) المسافر الّذی استحکم سفره بمضی ثلاثه أیّام مسافرا (یقصر حتی یدخل مصره) اهـ. وتحته فی شرحه: (قوله: یعنی وطنه الأصلی) ومنتهٰی ذٰلک بالوصول إلی الربض، فإنّ الإنتهاء کالابتداء والاطلاق دال علی أن الدخول أعم من أن یکون للإقامة أولا ولحاجة نسیها. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(حتی یدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر. وتحته فی الشامیة: (قوله: حتی یدخل موضع مقامه) أی الّذی فارق بیوته سواء دخله بنیة الاجتیاز أو دخله بقضاء حاجة لأنّ مصره متعین للإقامة فلایحتاج إلی النیة. (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتارخانیة: (۱۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیما بدون نیة الإقامة، ط: قدیمی.

(۱) (من جاوز بیوت مصره مریدا سیرا وسطا ثلاثة أیّام فی بر أو بحر أ وجبل قصر الفرض الرباعی). (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

الدر المختار مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲، ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة لمسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون، نوع آخر فی بیان أن المسافر متی یقصر الصلاة، ط: قدیمی.

وطن کی تین قسمیں ہیں

وطن کی تین قسمیں ہیں:۱۔وطن اصلی ۲۔وطن اقامت ۳۔وطن سکنیٰ۔(۱)

وقت سے پہلے نماز پڑھنا

نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) واعلم أن الأوطان ثلاثة : وطن أصلي و وطن إقامة و وطن سكنى . (الجوهرة النيرة : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى)

المبسوط للسرخسي : (۱/۴۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، اقتداء المسافر بالمقيم ، ط: دارالكتب العلمية بيروت .

المحيط للبرهاني : (۲/۱۰۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة السفر، ط: دار احياء التراث العربى .

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۲ ، ۱۰۳) كتاب الصلاة ، مطلب فى أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الولوالجية : (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ،ط : مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشر فى صلاة المسافر ، جنس آخر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۴) فصل فى صلاة المسافر ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) لاتشركوا بالله شيأ وإن قطعتم أو حرقتم أو صلبتم ، ولاتتركوا الصلاة متعمدًا ، فمن تركها متعمّدًا فقد خرج عن الملّة . (كنز العمّال فى سنن الأقوال والأفعال : (۱۶ / ۹۵) رقم الحديث : ۴۴۰۵۰ ، الكتاب : المواعظ الحكم من قسم الأقوال ، ...... الباب الثانى فى الترهيبات ، الفصل الثامن فى الترهيب الثمانى ، ط: مؤسسة الرسالة) =

اگر گاڑی یا جہاز وغیرہ میں سفر کے دوران اسٹیشن یا ہوائی اڈہ میں پہنچتے پہنچتے عصر کی نماز قضاء ہونے کا خطرہ ہو، اور درمیان میں رکنے کا امکان بھی نہ ہو تو اس صورت میں مجبوراً صاحبین کے مسلک کے مطابق مثل اول کے بعد عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہونے کی گنجائش ہوگی۔ فتاوی محمودیہ (۲۱/۴۵۴)۔(۱)

= لا تترک الصلاة متعمّدًا فإنّه من ترک الصلاة متعمّدًا برئت منه ذمة اللّٰه ...... (المعجم الأوسط للطبرانی : (۸/۵۸) رقم الحدیث : ۷۹۵۶ ، باب من اسمه محمود ، من بقية من أوّل اسمه میم ، من اسمه موسٰی ، ط: دار الحرمين ، قاهرة)

المعجم الكبير للطبرانی : (۲۰/۸۲) رقم الحدیث : ۱۵۶ ، باب المیم ، معاذ بن جبل الأنصاری ، ط: مكتبة العلوم والحكم .

(۱) (و وقت الظهر من زواله) أی میل ذكاء عن كبد السماء (إلی بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله وهو قولهما و زفر والأئمة الثلاثة قال الإمام الطحاوی : وبه نأخذ . وفی غرر الأذكار : وهو المأخوذ به . و فی البرهان وهو الأظهر لبيان جبريل ، وهو نص فی الباب و فی الفيض : وعليه عمل النّاس اليوم وبه يفتٰی . و تحته فی الشامية : (قوله : إلی بلوغ الظل مثليه) هٰذا ظاهر الرواية عن الإمام ، نهاية ، وهو الصحيح ، بدائع ، و محيط ، وينابيع . وهو المختار ، غياثية واختاره الإمام المحبوبی ...... وفی رواية عنه أيضًا : أنّه بالمثل يخرج وقت الظهر ولايدخل وقت العصر الا بالمثلين ، ذكرها الزيلعی وغيره . (الدر مع الرد : (۱/۳۵۹) كتاب الصلاة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۲۴۵) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

نور الإيضاح : (ص: ۵۶) كتاب الصلاة ، ط : قديمی .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۱۴۰ ، ۱۴۱) كتاب الصلاة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

فتاوٰی محمودية : (۵/۳۳۶) ایک مثل پر عصر کی نماز ، باب المواقيت ، ط: ادارۃا لفاروق ، کراچی .

فتاوٰی رحیمیہ : (۴/۸۳) كتاب الصلاة ، مجبوری کے وقت ایک مثل سایہ کے بعد عصر کی نماز پڑھنا ، ط: دار الاشاعت کراچی .

بدائع الصنائع : (۱/۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأما شرائط الأركان ، ط: سعيد.

التاتارخانية : (۱/۲۹۷) كتاب الصلاة ، الفصل الأوّل فی المواقيت ، ط: قديمی .

باقی کسی اور نماز کو وقت سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

وقت کے اندر اقامت کی نیت کرنا

اگر کوئی مسافر کسی نماز کے وقت میں چاہے وہ بالکل آخری وقت ہو جس میں صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہو، پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو وہ مقیم ہو جائے گا، اور اگر ابھی تک اس نے اس وقت کی نماز نہیں پڑھی ہے اور وہ وقت چار رکعت والی فرض نماز کا ہے تو یہ شخص پوری چار رکعت پڑھے گا، اس آدمی کے لئے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) ومنها الوقت ؛ لأنّ الوقت كما هو سبب لوجوب الصلاة فهو شرط لأدائها قال اللّٰه تعالىٰ : ﴿إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتًا﴾ أى فرضا مؤقتا حتى لايجوز أداء الفرض قبل وقته الا صلاة العصر يوم عرفة . (بدائع الصنائع : (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، منها الوقت ، فصل: وأمّا شرائط الأركان ، ط: سعيد)

ثمّ إن دخول الوقت شرط لصحة أداء الصلوة ...... والأصل فى اشتراط الوقت قوله تعالىٰ : ﴿ إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا﴾ الخ . (حلبى كبير : (ص: ۲۲۵) الشرط الخامس ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

(۲) (أو ينوى) ولو فى الصلاة إذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقا (إقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما فى البزازية و غيرها . وتحته فى الشامية : (قوله : ولو فى الصلاة) شمل ما إذا كان فى أوّلها أو وسطها أو آخرها أو كان منفردا أو مقتديا ...... (قوله : إذا لم يخرج وقتها) أى قبل أن ينوى الإقامة ؛ لأنّه إذا نواها بعد صلاة ركعة ثم خرج الوقت تحول فرضه إلى الأربع . أمّا لو خرج الوقت وهو فيها ثم نوى الإقامة فلايتحول فى حق تلك الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة . (الدر مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط :سعيد .

التاتارخانية : (۲۰/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوى آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيما بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۱۶۷/۱ ، ۱۶۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه . =

اور اگر اقامت کی نیت کرنے سے پہلے قصر کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا تو پھر اقامت کی نیت کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ویٹنگ روم

''حق برابر ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۷)

ویزے کے لئے سفر کرنا

''پنشن کے لئے سفر کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۰)

= بدائع الصنائع : (۱/۹۹) كتاب الصلاة ، وأما بيان مايصير المسافر به مقيما ،ط : سعيد.

الولوالجية : (۱/۱۳٦) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني عشر في السفر ، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه .

(۱) (قوله : والمعتبر فيه آخر الوقت) أي المعتبر في وجوب الأربع ، والركعتين عند عدم الأداء في أوّل الوقت الجزء الأخير من الوقت وهو قدر ما يسع التحريمة فإن كان مقيما وجب عليه أربع وإن كان مسافراً فركعتان لأنّه المعتبر في السببية عند عدم الأداء في أوّل الوقت إن أدى آخره ...... لو صلى صلاة السفر أوّل الوقت ثم أقام في الوقت لايتغير فرضه ، كذا في الخانية. (البحر الرائق : (۲/۱۳۷ ، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱/۹٦) وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا ، ط: سعيد .

خانية على هامش الهنديه : (۱/۱٦۷) باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،ط : رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته الخ ، ط: قديمي .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

ھ

ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں

موزہ پر ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بارش کا پانی اس حصہ پر بہہ گیا جس پر مسح کرنا فرض تھا، یا اس پر پانی بہادیا تو مسح کے لئے یہ کافی ہے۔(۱)

ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم

اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی، کالج یا مدرسہ کے ہاسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرتا ہے، اور ہر ہفتہ کو آتا ہے اور ہر جمعرات کو چلا جاتا ہے، یا ہر پیر کو آتا ہے اور ہر ہفتہ کو چلا جاتا ہے اور اس کا گاؤں اور شہر ان تعلیمی اداروں سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور اس طالب علم نے کبھی بھی ہاسٹل میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت نہیں کی

---

(۱) ولو أصاب موضع المسح ماء أو مطر قدر ثلاث أصابع أو مشى في حشيش مبتل بالمطر يجزيه والطل كالمطر على الأصح هكذا في التبيين . (الهندية : (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

☐فتاوىٰ خانية على هامش الهندية : (۴۹/۱) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه .

☐البحر الرائق : (۱۷۴/۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

☐الفتاوىٰ الولوالجية : (۶۲/۱) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين و غير ذٰلک ، ط: المكتبة الحرمين الشريفين كوئٹه .

☐خلاصة الفتاوىٰ : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل الخفين، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

☐فإن ابتل قدرها ولو بخرقة أو صب جاز ...... على ظاهر مقدم كل رجل . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۱۰۵) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐حلبي كبير : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☐ بدائع الصنائع : (۱۲/۱) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب مقدار المسح ، ط: سعيد .

ہے تو یہ طالب علم ہاسٹل میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔(۱)

اور اگر وہ طالب علم ہاسٹل میں کبھی بھی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرا ہے، تو یہ ہاسٹل ''وطن اقامت'' بن جائے گا، اور جب تک یہ طالب علم ہاسٹل میں طالب علم کی حیثیت سے مقیم رہے گا اور اس تعلیمی ادارہ کو چھوڑ کر سامان وغیرہ لے کر کسی اور جگہ نہ چلا جائے گا مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔ اگر اس دوران چھٹیوں میں گھر چلا گیا، پھر چھٹی گزار کر ہاسٹل آیا تو بھی مقیم رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) (أو ینوی إقامة نصف شهر) حقیقة أو حکما لما فی البزازیة و غیرها : لو دخل الحاج الشام وعلم أنّه لایخرج الا مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ لأنّه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قریة ...... (فیقصر إن نوی) الإقامة (فی أقل منه) أی فی نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

☜ الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ،ط :رشیدیه.

☜ فتاوی قاضیخان علی هامش الهندیة : (۱۶۵/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : رشیدیه .

☜ الولوالجیة : (۱۳۴/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی عشر فی السفر ، ط: المکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه .

☜ حلبی کبیر : (ص: ۵۳۹) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

(۲) (ثم بداله أن لایتوطن ما قصده أولا ویتوطن بلدة غیرها ، فمرّ ببلده الأوّل فإنّه یصلّی أربعا ؛ لأنّه لم یتوطّن غیره) وفی المحیط : ولو کان له أهل بالکوفة وأهل بالبصرة ، فمات أهله بالبصرة، وبقی له دور و عقار بالبصرة، قیل: البصرة لاتبقٰی وطنًا له؛ لأنّها إنّما کانت وطنًا بالأهل لا بالعقار ، الا تری أنّه لو تأهله ببلدة لم یکن له فیها عقار و صارت وطنا له ، وقیل تبقٰی وطنا له ؛ لأنّها کانت وطنًا له بالأهل والدار جمیعا ، فبزوال أحدهما لا یرتفع الوطن کوطن الإقامة یبقی ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر اهـ . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) باب المسافر ، ط : سعید)

☜ مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر : (ص: ۱۶۴) باب المسافر ، قبیل باب صلاة الجمعة ، ط: در سعادت سنة ۱۳۲۷ھ .

ہتھیلی سے مسح کیا

اگر موزے کو انگلیوں سے مسح نہیں کیا بلکہ ہتھیلی سے مسح کیا تو بھی ہو جائے گا لیکن انگلیوں سے مسح کرنا مسنون ہے۔

ہتھیلی پیر کے موزے کے اوپر رکھ کر کھینچے یا صرف انگلیاں رکھ کر کھینچے دونوں صورتیں جائز ہیں، اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ پورے ہاتھ سے مسح کرے، اگر ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا تب بھی جائز ہے۔(۱)

ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا

اگر موزے پر ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا تب بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔(۲)

ہدایات برائے مہمان

''مہمان کے لئے ہدایات'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۸/۲)

---

(۱) وكيفية المسح أن يضع أصابع يده اليمنىٰ على مقدم خفه الأيمن ويضع أصابع يده اليسرىٰ على مقدم خفه الأيسر ويمدها إلى الساق فوق الكعبين و يفرج بين أصابعه هٰكذا في فتاوىٰ قاضيخان هٰذا بيان السنة...... ولو وضع الكف ومدّها أو وضع الأصابع ومدّها كلاهما حسن والأحسن أن يمسح بجميع اليد ولو مسح بظاهر كفه جاز والمستحب أن يمسح بباطن كفه كذا في الخلاصة. (الهندية: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۱۱۰) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۲) (ولو مسح بظاهر كفه يجوز) لحصول المقصود ولكن خالف السنة . (حلبي كبير : (ص: ۱۱۰) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور) .

البحر الرائق : (۱۷۴/۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۷/۱) الفصل الرابع في المسح ، وأمّا مسائل مسح الخفين ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

ہدیہ دینا

سفر سے واپس آنے کے وقت اپنے دوست واحباب کے لئے ہدیہ اور تحفہ لانا ثواب کا کام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو ہدیہ دینے، لینے کا حکم فرمایا ہے، کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے اہل وعیال میں سفر سے واپس آئے تو ان کے لئے کچھ

---

(۱) وعن ابن عساكر عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبًا الحديث . (كنز العمال : (۱۱۰/۶) رقم الحديث : ۱۵۰۵۵ ، الفصل الثاني في الهدية والرشوة ، ط: مؤسسة الرسالة)

مالک عن عطاء بن عبد الله الخراساني قال : قال رسول الله ﷺ : تصافحوا يذهب الغل ، و تهادوا تحابوا وتذهب الشحناء . (مؤطأ امام مالک : (۷۰۵ ، ۷۰۶) كتاب الجامع ، باب ماجاء في المهاجرة ، ط: قديمي)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ قال : تهادوا فإنّ الهدية تذهب وحر الصدر ولاتحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة . (جامع الترمذي : (۳۴/۲) أبواب الولاء والهبة ، باب ماجاء في حث النبيّ ﷺ على الهدية ، ط: سعيد)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : تهادوا تحابوا . (مسند أبي يعلى: (۹/۱۱) رقم الحديث : ۶۱۴۸ ، تابع حديث مسند أبي هريرة رضي الله عنه ، ط: دار المأمون التراث العربي ، دمشق)

السنن الكبرىٰ للبيهقي : (۱۶۹/۶) رقم الحديث : ۱۲۲۹۷ ، كتاب الهبات ، باب التحريض على الهبة والهدية ، ط: مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .

الادب المفرد : (۲۰۸/۱) رقم الحديث : ۵۹۴ ، باب قبول الهدية ، الادب المفرد بأحكام الألباني ، ط: دار البشائر الاسلامية بيروت .

المعجم الأوسط : (۱۹۰/۷) رقم الحديث : ۷۲۴۰ ، ط: دار الحرمين القاهرة .

شعب الإيمان : (۳۰۱/۱۱) رقم الحديث : ۸۵۶۸ ، باب مقاربة أهل الدين ومواداتهم ، قصة إبراهيم في المعانقة في الثالث والثلاثين من التاريخ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

شرح السنة : (۱۰۹/۶) الجزء السادس ، ط: المكتبة الإسلامية دمشق .

تحفہ لیتا آئے اگر چہ ایک پتھر ہی ہو۔

یہ تاکید اور مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے یعنی کچھ نہ ملے تو پتھر ہی لے آئے کیونکہ سفر سے آنے والے کی طرف سب کی نگاہیں لگی رہتی ہیں اور تحفہ سے دلوں کو خوشی حاصل ہوتی ہے، اور اس خیال سے کہ مسافر نے ہم کو بھی سفر میں یاد رکھا اور زیادہ خوش ہو جاتے ہیں، اسی وجہ سے تحفہ کا لے جانا مستحب ہے۔(۲)

ہم سفر کا حق

جس طرح اللہ تعالیٰ نے مکان کے پڑوسی کے بہت سارے حقوق رکھے ہیں اسی طرح ہم سفر کے بھی بہت سارے حقوق بیان فرمائے ہیں، اور ہم سفر سے مراد وہ شخص ہے جو کسی سفر کے دوران ساتھ ہو گیا ہو، خواہ پہلے سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، مثلاً بسوں، ریلوں، ہوائی جہاز اور بحری جہاز وغیرہ میں اپنے قریب بیٹھنے والا، اس کو قرآن شریف کی زبان میں ''والصاحب بالجنب'' کہتے ہیں (وہ ہم سفر جو تھوڑے وقت کے لئے

---

(۲) عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا قدم أحدكم من سفر فليهد إلى أهله وليُطرفهم ولو كانت حجارة . (سنن الدار قطني : (۲/۳۰۰) رقم الحديث : ۲۹۰ ، كتاب الحج ، باب المواقيت ، ط: دار المعرفة)

إذا قدم أحدكم من سفر فليقدم معه بهدية ولو أن لقى فى مخلاته حجرا . ابن عساكر عن أبى الدرداء . (كنز العمال : (۶/۷۰۸) رقم الحديث ؛ ۱۷۵۰۶ ، حرف السين كتاب السفر من قسم الأقوال ، الفصل الثانى فى آداب السفر ، آداب متفرقة ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

وينبغى أن يحمل لأهل بيته و أقاربه تحفة من مطعوم أو غيره على قدر إمكانه فهو سنة . فقد روى : إنّه ان لم يجد شيأً فليضع فى مخلاته حجراً ، وكأن هذا مبالغة فى الاستحثاث على هذه المكرمة لأنّ الأعين تمتد إلى القادم من السفر والقلوب تفرح به فيتأكد الاستحباب فى تاكيد فرحهم وإظهار التفات القلب فى السفر إلى ذكرهم بما يستصحبه فى الطريق لهم . (كتاب إحياء علوم الدين : (۲/۲۳۷) كتاب آداب السفر ، الفصل الثانى فى آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه ، ط: دار القلم بيروت)

جواہر الفقہ جدید للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (۳/۵۸) آداب السفر واحکام السفر مع رفیق سفر، بعنوان: ''سفر سے واپسی''، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

پڑوسی بنا ہو)۔(۱)

اس کا حق یہ ہے کہ اپنے کسی عمل سے اس کو تکلیف نہ پہنچائی جائے، بعض لوگ سفر میں اپنے آرام کی خاطر اپنے ہم سفروں کو تکلیف پہنچانے سے گریز نہیں کرتے، حالانکہ یہ سوچنا چاہئے کہ سفر تو ایک مختصر وقت کے لئے ہوتا ہے جو بہرحال گزر ہی جاتا ہے، لیکن اپنے کسی عمل سے ہم سفر کو ناحق کوئی تکلیف پہنچی تو اس کا بہت بڑا گناہ ہمیشہ کیلئے اپنے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔(۲)

اور یہ گناہ چونکہ بندہ کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے اس لئے صرف توبہ سے معاف

(۱) حدثنا سعید عن قتادة : (والصاحب بالجنب) وهو الرفيق في السفر . (تفسری الطبری : (۱۲/۷) سورة النساء : ۳٦، ط: دار هجر)

وهكذا عن مجاهد: [والصاحب بالجنب] الرفيق في السفر منزله منزلک و طعامه طعامک و مسيره مسيرتک، وعن عكرمة و مجاهد: [والصاحب بالجنب] قالا: الرفيق في السفر. وفيه أيضًا: عن عبد الله بن عمر عن النبيّ ﷺ قال: إن خير الأصحاب عند الله تبارک و تعالىٰ خيرهم لصاحبه، وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره. وان كان صاحب الجنب محتملا معناه ما ذكرناه من أن يكون داخلا فيه كل من جنب رجلا يصحبه في سفر أو نكاح أو انقطاع إليه واتصال به ولم يكن الله جلّ ثناؤه خص بعضهم مما احتمله ظاهر التنزيل فالصواب أن يقال: جميعهم معنيون بذٰلک وبكلهم قدأوصىٰ الله بالإحسان إليه. (تفسير الطبری: (۱۷/۷) حواله بالا، رقم الحديث: ۹۵۳۴، ط: دار هجر)

التفسير الكشاف : (۵۰۹/۱) سورة النساء : ۳٦، ط: دار الكتاب العربی بيروت .

تفسير روح المعاني : (۲۸/۳، ۲۹) سورة النساء : ۳٦، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

احكام القرآن للجصاص : (۱۵۷/۳) سورة النساء : ۳٦، ط: دار احياء التراث العربی .

تفسیر معارف القرآن للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (۴۱۲/۲، ۴۱۳) ہمنشین کا حق، ط: ادارۃ المعارف کراچی۔

(۲) ﴿ والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتاناً و إثمًا مبينًا ﴾ (سورة الأحزاب : رقم الآية : ۵۸)

لأنّ أذاه في الجملة حرام، وقد ميز الله تعالىٰ بين أذاه وأذى الرسول وأذى المؤمنين فجعل الأوّل كفراً، والثاني كبيرة . (الجامع لأحكام القرآن : (۱۴ / ۲۳۹) سورة الأحزاب، رقم الآية : ۵۸، ط: دار عالم الكتب، رياض)

تفسير ابن كثير : (٦/۴۸۰، ۴۸۱) سورة الأحزاب : ۵۸، ط: دار طيبة .

روح المعاني للآلوسي: (۲۲/۲۸۸) سورة الأحزاب : ۵۸، ط: دار احياء التراث العربي.

نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ہم سفر اس کو معاف نہ کرے۔(۱)

عام طور پر جن لوگوں سے سفر میں ملاقات ہوتی ہے، سفر کے بعد نہ ان سے کبھی ملاقات ہوتی ہے اور نہ ان کا پتہ معلوم ہوتا ہے، اس لئے بعد میں معافی مانگنا ممکن نہیں ہوتا اور اس کے لئے کوئی راستہ بھی نہیں ہوتا، اس اعتبار سے ہم سفر کو تکلیف پہنچانے کا گناہ انتہائی سنگین گناہ ہے جس کی معافی بہت مشکل ہے۔

دوسری طرف اگر ہم سفر سے نیک برتاؤ کیا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو دوسرے کے نفع اور فائدہ کو اپنے نفع اور فائدہ پر ترجیح دی جائے، ایثار سے کام لیا جائے، اس کو راحت اور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے یا کم از کم اس سے خندہ پیشانی اور خوش مزاجی کا معاملہ کیا جائے تو یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اور معمولی توجہ سے ثواب کا ایک بڑا خزانہ اپنے لئے جمع کیا جا سکتا ہے۔(۲)

ہمیشہ سفر کرنے والے کی قضاء کا حکم

''سفر ہمیشہ کرنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۴۲)

(۱) و قال الإمام النووی: التوبة ماا ستجمعت ثلاثة أمور: أن يقلع عن المعصية وأن يندم على فعلها وأن يعزم عزما جازما على أن لايعود إلى مثلها أبدا فإن كانت تتعلق بآدمي لزم رد الظلامة إلى صاحبها أو وارثه أو تحصيل البراء ة منه ، وركنها الاعظم الندم. وفي شرح المقاصد قالوا: إن كانت المعصية في خالص حق الله تعالىٰ فقد يكفي الندم كما في ارتكاب الفرار من الزحف و ترك الأمر بالمعروف وقد تفتقر إلى أمر زائد كتسليم النفس للحد في الشرب وتسليم ما وجب في ترك الزكاة، ومثله في ترك الصلاة ، وإن تعلقت بحقوق العباد لزم مع الندم، والعزم إيصال حق العباد أو بدله إليه إن كان الذنب ظلما كما في الغصب والقتل العمد ، ولزم إرشاده إن كان الذنب إضلالا له ، والإعتذار إليه إن كان إيذاء كما في الغيبة إذا بلغته ولايلزم تفصيل ما اغتابه به إلا إذا بلغه على وجه أفحش ، والتحقيق أن هذا الزائد واجب آخر خارج عن التوبة اهـ. (تفسير روح المعاني : (۱۴/ ۳۵۳) سورة التحريم : ۸ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) انظر الهامش السابق، رقم: ۱، على الصفحة: ۳۸۱. (حدثنا سعيد عن قتادة :)

ہوائی جہاز

ہوائی جہاز جب تک زمین پر کھڑا ہے یا زمین پر چل رہا ہے، اس پر نماز پڑھنا بالاتفاق جائز ہے۔(۱)

اور جب تک پرواز میں رہتا ہے اس حالت میں بھی عذر کی وجہ سے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور عذر یہ ہے کہ نماز کے لئے ہوائی جہاز کو ہر جگہ اتارنا ممکن نہیں ہے، اور

---

(۱) (قوله: والمربوط في الشط كالشط) فلاتجوز الصلاة فيها قاعدا اتفاقا و ظاهر ما في الهداية وغيرها الجواز قائما مطلقا أى استقرت على الأرض أولا. وصرح في الإيضاح بمنعه في الثاني حيث امكنه الخروج الحاقا لها بالدابة نهر. واختاره في المحيط و البدائع بحر. وعزاه في الإمداد أيضًا إلى مجمع الروايات عن المصفي و جزم به في نور الإيضاح، وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهذه المسألة النّاس عنها غافلون شرح المنية. (رد المحتار: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد)

قال الشيخ كمال الدين بن الهمام ثم ظاهر الكتاب و النهاية و الاختيار جواز الصلاة يعني قائما في المربوطة بالشط مطلقا وفي الإيضاح وإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرار الأرض فصلى جاز لأنّها استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض وإن لم تكن على قرارا لأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز صلاته فيها لأنّها إذا لم تستقر فهي كالدابة انتهى بخلاف ما إذا استقرت فإنّها كالسرير وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها إذا كانت سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهذه المسألة الناس عنها غافلون. (حلبي كبير: (ص: ۲۷۵) فرائض الصلاة، فروع: قبيل الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۳۲) كتاب الصلاة، فصل في الصلاة في السفينة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۲/۳٦) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، فصل في أركان الصلاة، الكلام في الصلاة في السفينة، ط: سعيد.

احسن الفتاویٰ: (۴/۸۹) عنوان: ہوائی اور بحری جہاز میں نماز، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

جواہر الفقہ جدید: (۳/۸۴) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

اگر درمیان میں ہوائی اڈہ کے اوپر سے گزرے تو اس کو اتارنا ہر مسافر کے اختیار میں نہیں ہے، اور ہوائی جہاز کو زمین پر اتارے بغیر خود کسی مسافر کے لئے بھی اترنے کی کوئی صورت نہیں ہے اس لئے اگر یہ اندیشہ ہو کہ جہاز منزل پر پہنچنے تک نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز ہوائی جہاز میں پڑھنا جائز ہے، اور بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) ولا تجوز المكتوبة على الدابة إلا من عذر ...... وكذا الواجبات مثل الوتر والمنذور ...... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة على نفسه أو على ثيابه أو دابته أو لصا أو سبعا أو عدوا أو كانت الدابة جموحا لو نزل عنها لايمكنه الركوب الا بمعين أو كان شخصًا كبيرا لايمكنه أن يركب ولايجد من يركبه...... ولاتلزمه الاعادة اذا استطاع النزول كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، الصلاة على الدابة، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

رد المحتار: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة والمحمل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۴۳/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة، ط: قديمي.

امداد الفتاوی: (۳۴۴/۱) سوال: ۵۱۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، تحقیق جواز نماز در ہوائی جہاز وقت طیران، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

جواہر الفقہ جدید: (۸۴/۳) رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

ومحل كل ذٰلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذي يصلي فيه صلاة كاملة، ولاتجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية، ونحوها. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۲۰۶/۱) كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت)

نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: (۳۶۲/۴) ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا۔

فتاوی محمودیہ: (۵۳۴،۵۳۳/۷) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، سوال: ۳۶۲۹، ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا، ط: ادارۃ الفاروق کراچی۔

جواهر الفقه جديد: (۸۴/۳) حواله سابقه.

اگر ہوائی جہاز میں نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔عام حالات میں کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن ہوتا ہے اس لئے عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز نہ پڑھے۔(۱)

ہوائی جہاز میں اکثر تو وضو کے لئے پانی مل جاتا ہے، اور اگر پانی نہ ملے تو تیمّم جائز ہے بشرطیکہ منزل پر اترنے تک نماز کا وقت ختم ہونے کا خطرہ ہو۔(۲)

اگر ہوائی سفر لمبا ہو، اور جہاز میں پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو تو مٹی کا ڈھیلہ یا کپڑے کے

---

(۱) (قوله تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع و يسجد) لقوله تعالىٰ: ﴿الّذين يذكرون اللّٰه قياما و قعوداً وعلى جنوبهم...... ﴾ قال ابن مسعود و جابر و ابن عمر الآية نزلت في الصلاة أى قياما أن قدروا و قعدوا ان عجزوا عنه وعلى جنوبهم ان عجزوا عن القعود ولحديث عمران بن حصين أخرجه الجماعة...... فقال ﷺ: صل قائما فإن لم تستطع فقاعدًا فإن لم تستطع فعلى جنبک اهـ. (البحر الرائق: (۲/۱۱۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

وفيه أيضًا : (قوله : ولو صلّى فى فلک قاعدا بلاعذر صح) يعنى صلى فرضا قاعدا بلا عذر صحت عند أبى حنيفةؒ وقد أساء كما فى البدائع وقالا يجزيه الامن علة لأن القيام مقدور عليه فلايترک اهـ . (البحر الرائق : (۲/۱۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد)

وان عجز المريض عن القيام عجز حقيقيا أو حكميا ...... يصلى قاعدا يركع و يسجد . (حلبى كبير : (ص: ۲٦۱) فرائض الصلاة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۵۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

جواہر الفقہ جدید: (۳/۸۵) رسالہ احکام سفر، ہوائی سفر کے احکام، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) (قوله: يتيمم لبعده ميلا عن ماء) أى يتيمم الشخص وهٰذا شروع فى بيان شرائطه فمنها أن لايكون واجدا للماء قدر مايكفى لطهارته فى الصلاة الّتى تفوت إلى خلف وما هو من أجزائها لقوله تعالىٰ: ﴿فلم تجدوا ماءً فتيمّموا﴾ وغير الكافى كالمعدوم . (البحر الرائق : (۱/۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۹۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد : (۱/۲۳۲ ، ۲۳۳) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه.

تھیلے میں مٹی بھر کر ساتھ رکھ لے، تاکہ ضرورت کے وقت تیمّم کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو۔ (۱)

اگر مٹی کے تھیلے کے اوپر گرد وغبار ہو تو اس پر تیمّم کرنا جائز ہوگا تھیلے کو کھولنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

ہوائی جہاز اور بحری جہاز میں فرق

جس طرح چلتے ہوئے بحری جہاز میں عذر کی وجہ سے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح پرواز کے دوران ہوائی جہاز میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ ٹھہرنے کی حالت میں دونوں کا حکم مختلف ہے۔

ہوائی جہاز زمین پر ہو تو اس میں بالاتفاق نماز صحیح ہے اور بحری جہاز کنارے کے ساتھ لگا ہوا ہو تو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے، جائز نہ ہونا

---

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۸۵/۳) رسالہ احکام سفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : خمس لم يكن رسول الله يدعهن في سفر ولا حضر : المرآة ، والمكحلة ، والمشط ، والمدرى ، والسواك ، ابن نجار . وفي حاشيته : المدرى : هو طين المتماسك لئلا يخرج منه الماء ومنه حديث إنما هو مدر : أي مطبوع بالمدر . (النهاية : ۳۰۹/۴)

كنز العمال : (۷۳۱/۶) رقم الحديث : ۱۷۶۱۴ ، آداب متفرقة ، كتاب السفر من قسم الأفعال ، ط: مؤسسة الرسالة .

(۲) لو كان الغبار على ظهر الحيوان أو نحو ثواب أو نحو حنطة فتيمم به جاز بالغبار لابتلك الأشياء و قيده الاسبيجابي بأن يظهر أثر الغبار بمسحه عليه . فإن كان لايظهر لايجوز اهـ . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۹۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲۴۰/۱ ، ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر فيما يجوز به التيمم ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۷۶) فصل في التيمم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

زیادہ راجح ہے۔(۱)

(۱) احسن الفتاوی: (۴/۹۰) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ہوائی اور بحری جہاز میں نماز، ط: سعید۔

وفي الحلبي : قال الشيخ كمال الدين بن الهمام : ثم ظاهر الكتاب والنهاية والاختيار جواز الصلاة يعني قائما في المربوطة بالشط مطلقا وفي الإيضاح : وإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرار الأرض فصلى جاز لأنّها استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض وإن لم تكن على قرار الأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز صلاته فيها لأنّها إذا لم تستقر فهي كالدابة انتهى بخلاف ما إذا استقرت فإنّها كالسرير وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها إذا كانت سائرة مع إمكان الكروج إلى البر وهذه المسألة الناس عنها غافلون . (حلبي كبير : (ص:٢٧٥) فرائض الصلاة ، فروع : القيام ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(قوله: والمربوطة في الشط كالشط) فلاتجوز الصلاة فيها قاعدا اتفاقا و ظاهر ما في الهداية وغيرها الجواز قائما مطلقا أي استقرت على الأرض أولا. وصرح في الإيضاح بمنعه في الثاني حيث امكنه الخروج الحاقا لها بالدابة نهر. واختاره في المحيط والبدائع بحر. وعزاه في الإمداد أيضًا إلى مجمع الروايات عن المصفي و جزم به في نور الإيضاح، وعلى هذا ينبغي أن لاتجوز الصلاة فيها سائرة مع إمكان الخروج إلى البر وهذه المسألة النّاس عنها غافلون شرح المنية. (رد المحتار: (٢/١٠١) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد)

(قوله: ولو صلى في الفلك الخ) والخلاف في غير المربوطة والمربوطة كالشط هو الصحيح كذا في الهداية وهو مقيد بالمربوطة بالشط أمّا إذا كانت مربوطة في لجة البحر فالأصح إن كان الريح يحركها شديدا فهي كالسائرة والا فكالواقفة ثم ظاهر الهداية والنهاية والاختيار جواز الصلاة في المربوطة في الشط مطلقا وفي الإيضاح فإن كانت موقوفة في الشط وهي على قرا ر الأرض فصلى قائما جاز لأنّها إذا استقرت على الأرض فحكمها حكم الأرض فإن كانت مربوطة ويمكنه الخروج لم تجز الصلاة فيها إذا لم تستقرّ فإنّها حينئذٍ كالسرير واختاره في المحيط والبدائع. (البحر الرائق: (٢/١١٧) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (١/١٠٩) كتاب الصلاة، الكلام في الصلاة في السفينة، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد.

التاتارخانية : (٢/٣٦) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في الصلاة في السفينة ، ط: قديمي .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص :٣٣٢) كتاب الصلاة ، فصل في الصلاة في السفينة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

...... ومحل كل ذلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذي يصلي فيه صلاة كاملة ، ولا تجب عليه الإعادة ، ومثل السفينة القطر البخارية البرية، والطائرات الجوية ونحوها . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (١/٢٠٦) مبحث صلاة الفرض في السفينة ، وعلى الدابة ، ونحوها ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت لبنان)

اوراگر بحری جہاز کا عملہ نماز کے لئے اترنے کی اجازت نہ دے تو جہاز میں نماز پڑھ لے مگر بعد میں دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا

جمعہ اور عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے، فضا اور سمندر شہر، فنائے شہر اور بڑا گاؤں نہیں ہیں اس لئے جمعہ اور عیدین کی نماز ہوائی جہاز اور پانی کے جہاز میں صحیح نہیں ہے۔(۲)

اس لئے یہ لوگ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں۔(۳)

---

(۱) وقيد بالنافلة لأن المكتوبة لاتجوز على الدابة إلّا من عذر . (الجوهرة النيرة : (۱/۲۹۶) كتاب الصلاة ، باب النوافل ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۲/ ۶۴ ، ۶۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/ ۲۹۸) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان ما يفارق التطوع ، ط: سعيد .

(۲) (ولأدائها شرائط في غير المصلى) منها المصر هكذا في الكافي . والمصر في ظاهر الرواية الموضع الّذى يكون فيه مفت و قاض يقيم الحدود وينفذ الأحكام . (الهندية : (۱/ ۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۷۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقي : (ص: ۴۱۳) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع: (۱/ ۲۵۹، ۲۶۰) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۲۰۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون في صلاة الجمعة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

التاتارخانية : (۲/ ۳۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة الجمعة ، النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة ، ط: قديمى .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۷ ، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ،ط : سعيد .

(۳) (قوله: وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في المصر) ...... قيد بالمصر لأن الجماعة غير مكروهة في حق أهل السواد لأنّه لاجمعة عليهم . (البحر الرائق : (۲/ ۱۵۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ،ط : سعيد)=

ہوائی جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

''جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۲/۱)

ہوائی جہاز پر عید کی نماز پڑھنا

''ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸۸/۲)

ہوائی جہاز کی پرواز کے دوران محرم کا ہونا

''پرواز کے دوران محرم کا ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۷/۱)

ہوائی جہاز میں افطار کب کرے

جب تک جہاز میں سورج نظر آئے گا افطار کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے جہاز میں بھی سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرے۔(۱)

= رد المحتار : (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، مطلب فی شروط وجوب الجمعة ، ط: سعید .

و أمّا أهل القرى فإنّهم يصلون الظهر بجماعة بأذان و إقامة لأنّه ليس عليهم شهود الجمعة. (بدائع الصنائع : (۲۷۰/۱) كتاب الصلاة ، صلاة الجمعة ، فصل : وأمّا بيان مايستحب فی يوم الجمعة وما يكره فيه ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوىٰ : (۲۱۱/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فی صلاة الجمعة ، ومايتّصل بهٰذا ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱۴۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

(۱) قوله هو ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى الغروب بنيةٍ من أهله أى الصوم فی الشرع الإمساك عن المفطرات الثلاث حقيقة أو حكما فی وقت مخصوص من شخصٍ مخصوص مع النية . (البحر الرائق : (۲۵۹/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۳۷۱/۲) كتاب الصوم ،ط : سعيد .

التاتارخانية : (۲۶۱/۲) كتاب الصوم ، ط: قديمی .=

ہوائی جہاز میں قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھنا

ہوائی جہاز کے سفر کے دوران بھی قبلہ رخ ہوکر نماز شروع کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

= الهندية : (١٩٤/١) كتاب الصوم ، الباب الأوّل في تعريفه ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص : ٥٢١) كتاب الصوم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (٤٥٣/١) كتاب الصيام ، تعريف الصيام ،ط : دار الحديث القاهرة .

ههُنا أيضًا مسئلة غريبة يتفرع على كروية الأرض أراد أن يوردها فقال ويتفرع على كرويتها صحة كون يوم معين جمعة و خمسا و ستا عند ثلاثة أى ثلاثة أشخاص كتب فى الحاشية توضيحه : أنّه إذا فرض تفرقهم والشمس على نصف نهارهم مثلا فأقام أحدهم و شرق الثانى وغرب الثالث إلى أن تلاقوا جميعا فبلوغ الشمس تلك الدائرة يتم الدورة للمقيم دون الغربى بل تمامه عنده ببلوغه نصف نهاره و ذٰلك أزيد من الدور يسير فاليوم بليلته عنده أطول بمايقتضيه تلك الزيادة وهٰكذا يزيد كل يوم بليلته عنده على ما قبله بما يوجبه سيره فقد توزعت عنده دورة كاملة بالنسبة إلى المقيم على ما عداها من الأدوار واندرج عنده مقدار يوم بليلته بالقياس إلى المقيم فى مقادير الأيّام فلامحالة نقص أيّامه عن أيّام المقيم بواحد اهـ . (شرح التشريح فى التصريح : (ص: ١٥ ، ١٦) ط: المطبع المجتبائى الدهلى) بحوالہ نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا (ص:۲۱۰،۲۱۱) ہوائی سفر میں روزے کا حکم۔

(١) ومن أراد أن يصلى فى سفينة تطوّعا أو فريضة فعليه أن يستقبل القبلة ولا يجوز له أن يصلى حيثما كان وجهه كذا فى الخلاصة ، حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه إلى القبلة حيث دارت كذا فى شرح منية المصلى لابن أمير الحاج . وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد و صلى كذا فى الهداية . فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها . (الهندية : (٦٣/١ ، ٦٤) كتاب الصلاة ، الباب الثالث فى استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ٣٣٣) فصل فى الصلاة فى السفينة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر المختار مع الرد : (١٠٢/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فى الصلاة فى السفينة ، ط: سعيد .=

اگر ہوائی جہاز کے سفر کے دوران قبلہ کے رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی بتلانے والا بھی نہ ہو، تو اندازہ اور اٹکل سے کام لے کر رخ سیدھا کرے، جس طرف اس کا اندازہ قائم ہو جائے تو وہی طرف اس کے لئے سمت قبلہ ہے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اندازہ سے جو سمت طے کی تھی وہ غلط تھی تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

= التاتارخانية: (۳۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط:قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۱۹۴/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة و في السفينة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

وفيه أيضًا: (۶۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس في استقبال القبلة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

البحر الرائق: (۱۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱) وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد و صلى كذا في الهداية. فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها. وإن علم وهو في الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها كذا في الزاهدي. (الهندية: (۶۴/۱) كتاب الصلاة، الباب الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۲۲۰، ۲۲۱) الشرط الرابع في استقبال القبلة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الدر مع الرد: (۴۳۳/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث في استقبال القبلة، مطلب مسائل التحري في القبلة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲۸۶/۱ ـ ۲۸۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة: (۵۸/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۷۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس استقبال القبلة، ومايتّصل بهٰذا، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

بدائع الصنائع: (۱۱۸/۱) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ومنها استقبال القبلة، ط: سعيد.

ہوائی جہاز میں نماز کا حکم

ہوائی جہاز میں پرواز کے دوران نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

ہوائی سفر

ہوائی سفر کے بھی عام احکام وہی ہیں جو زمین پر سفر کے ہیں۔(۲)

ہوائی سفر میں دن چھوٹا یا بڑا ہو جائے تو؟

ہوائی جہاز سے مغرب کی سمت جانے کی صورت میں سورج غروب نہیں ہوتا ہے تو ایسی حالت میں نماز ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر ایسا آدمی چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں مقررہ وقت میں ادا کر سکتا ہے تو ہر نماز کو اس کے وقت داخل ہونے پر ادا کرے، اور اگر اس کا دن اتنا طویل ہو گیا کہ چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازوں کا وقت نہیں آتا تو عام ایام میں نماز کے اوقات کے فصل کا اندازہ کر کے اس کے مطابق نمازیں پڑھے۔(۳)

---

(۱) ومن أراد أن يصلي في سفينة تطوّعاً أو فريضة ...... ومحل كل ذٰلک إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الّذي يصلي فيه صلاة كاملة، ولا تجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية ونحوها. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۲۰۶) كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت لبنان)

☐ نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: ۳۶۲/۴۔

☐ جواہر الفقہ: (۸۴/۳) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام سفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) جواہر الفقہ جدید: (۸۴/۳) ہوائی سفر کے احکام، رسالہ احکام مع آداب السفر ورفیق سفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☐ امداد الفتاوی: (۳۴۶/۱) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، سوال: ۵۱۷، مسافت قصر در سفر ہوائی جہاز، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

(۳) (و فاقد وقتها) كبلغار، فإن فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق في أربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما) ولا ينوي القضاء لفقد وقت الأداء. وفي الشامية: (قوله: ومنعا ما ذكره الكمال) ...... وهو ما تواطأت عليه أخبار الأسرار من فرض الله تعالىٰ الصلوات خمسا بعد ما أمر أولا بخمسين، ثم استقر الأمر على الخمس شرعا عاما لأهل الآفاق لاتفصيل بين قطر و قطر. =

یہی حکم روزہ کا ہے اگر طلوع فجر سے لے کر چوبیس گھنٹے کے اندر سورج غروب ہوجائے تو غروب کے بعد افطار کرے۔(۱)

اور اگر چوبیس گھنٹے کے اندر سورج غروب نہ ہو تو چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے اتنا وقت پہلے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھا پی سکتا ہو، افطار کرے۔(۲)

= (الدر المختار مع الرد : (۱/۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴) كتاب الصلاة ، مطلب فى فاقد وقت العشاء، ط: سعيد)

☜ وأيضًا فيه : قال الرملي في شرح المنهاج : ويجرى ذلک...... أصل التقدير مقول به إجماعاً فى الصلوات . (رد المحتار : (۱/۳٦۵) حواله بالا)

☜ (قوله: ومن لم يجد وقتهما لم يجبا) أى العشاء والوتر كما لو كان فى بلد يطلع فيه الفجر قبل أن يغيب الشفق كبلغار فى أقصر ليالى السنة...... فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدليل على الشيئ لايستلزم انتفاءه لجواز دليل آخر وهو ما تواطأت عليه أخبار الأسراء من فرض الله الصلواة خمسا إلى آخره والصحيح أنه لاينوى القضاء لفقد وقت الأداء ومن أفتى بوجوب العشاء يجب على قوله أيضًا الوتر أيضًا. (البحر الرائق: (۱/۲۴٦، ۲۴۷) كتاب الصلاة، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الصلاة ، ، ط: المكتبة الأنصاريه هرات افغانستان .

(۱) ويجرى ذلک فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة...... قال فى "امداد الفتاح" قلت: وكذلک يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة و آجال البيع والسلم والإجارة، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا فى كتب الأئمة الشافعية و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعا فى الصلوات. (رد المحتار: (۱/۳٦۵) كتاب الصلاة، مطلب فى فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد)

☜ نظام الفتاوٰى : (۱/۴۷، ۴۸) كتاب الصلاة ، ط: مكتبه رحمانيه لاهور .

☜ احسن الفتاوٰی:(۲/۱۱۳)طویل النہار مقامات پر اوقات نماز وروزہ،کتاب الصلاۃ،ط:سعید۔

☜ عزيز الفتاوٰى: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة، فصل فى مواقيت الصلاة، ط: دار الاشاعت كراچى.

☜ جدید فقہی مسائل مکمل ومدلل:(ص:٦۱،٦۲)نماز،ط:طیب پبلشرز،لاہور۔

(۲) اعلم أن الساعة المستوية جزء من أربعة و عشرين من يوم بليلته فيزيد عدد النهارية والليلية منها بطولهما وينتقص بقصرهما ولايتغير أجزائها اهـ . (الجغمينى : (ص: ۱۱) حاشية : ۲۲ ، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا،(ص:۲۱۱) =

اگر ایسا آدمی صبح صادق کی ابتداء کے وقت سفر میں تھا تو اس وقت روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھے۔(۱)

= ولم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لايقدر فيه الصائم على ما يقيم بنيته ، ولايمكن أن يقال بوجوب الصوم موالاة الصوم عليهم ؛ لأنه يؤدى إلى الهلاک ، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير ، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم ، كما قاله الشافعية هنا أيضًا أم يقدر لهم بمايسع الأكل والشرب ، أم يجب عليهم القضاء فقط دون الأداء كل محتمل فليتأمل . (شامى : (۱/ ۳۳۹) كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد)

وزمن الصوم : من طلوع الفجر إلى غروب الشمس ، ويؤخذ في البلاد الّتي يتساوى الليل والنّهار فيها ، أو في حالة طول النّهار أحيانًا كبلغاريا بتقدير وقت الصوم بحسب أقرب البلاد منها، ودليله قوله تعالىٰ : ﴿ وكلوا واشربوا حتّٰى يتبيّن لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر﴾ وعبّر بالخيط مجازا ، يعني بياض النهار من سواد اللّيل ، وهٰذا يحصل بطلوع الفجر . قال ابن عبد البر : في قول النبيّ ﷺ : إنّ بلالًا يؤذّن بليل ، فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم ، دليل على أن الخيط الأبيض هو الصباح ، وأن السحو رلا يكون إلا قبل الفجر بالإجماع. (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/ ۵٦٦ ، ۵٦۷) الباب الثالث : الصيام ، والاعتكاف ، المبحث الأوّل : المطلب الأوّل : تعريف الصوم ، وركنه و زمنه و فوائده ، زمن الصوم ، ط: دار الفكر)

(۱) (وللمسافر) الّذى أنشأ السفر قبل طلوع الفجر ، إذ لايباح له الفطر بانشائه بعد ماأصبح صائما بخلاف مالو حل به مرض بعده فله (الفطر) لقوله تعالىٰ : ﴿ فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر ﴾ ...... وإن أدرک العدة (قضوا ما قدروا على قضائه) وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء (بقدر الإقامة) من السفر . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵٦۴، ۵٦۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(منها) السفر الّذى يبيح الفطر وهو ليس بعذر في اليوم الّذى إنشاء السفر فيه كذا في الغياثية ولو سار نهارا لايباح له الفطر في ذٰلک اليوم . (الهندية : (۱/ ۲۰٦) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۱۹۷) كتاب الصوم ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: مكتبه حبيبيه كوئته .

وفيه أيضًا: (۱/ ۲٦۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس في الحظر والإباحة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

اور اگر اس وقت مسافر نہ تھا تو روزہ رکھنا فرض ہے۔(۱)

اور اگر اتنا طویل روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

جو شخص ہوائی جہاز سے مشرق کی سمت جاتا ہے اس کا سورج جلدی غروب ہوجائے گا، اور نماز کے اوقات بھی جلدی جلدی اس پر آتے رہیں گے، ان اوقات میں نماز ادا کرے، اور روزہ سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرے۔(۲)

---

(۱) لو كان مقيما فى أوّل اليوم ثم سافر لايباح له الفطر ترجيحا لجانب الإقامة . (البحر الرائق : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۵۷) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل فى العارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

(۲) قوله : هو ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى الغروب بنية من أهله أى الصوم فى الشرع الإمساك عن المفطرات الثلاث حقيقة أو حكما فى وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية . (البحر الرائق : (۲/۲۵۹) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۲/۳۷۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۲۶۱) كتاب الصوم ، ط: قديمى .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۴۵۳) كتاب الصيام ، تعريف الصوم ، ط: دار الحديث القاهرة .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۲۱) كتاب الصوم ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۹۴) كتاب الصوم ، الباب الأوّل فى تعريفه الخ ، ط: رشيديه .

عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه كتب إلى عماله إن أهم أموركم عندى الصلاة، من حفظها و حافظ عليها حفظ دينه، ومن ضيعها فهو لما سواها أضيع، ثم كتب أن صلوا الظهر إن كان الفيئ ذراعاً إلى أن يكون ظل أحدكم مثله، والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر مايسير الراكب فرسخين أو ثلاثة قبل مغيب الشمس والمغرب إذا غابت الشمس، والعشاء إذا غاب الشفق إلى ثلث الليل ، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، والصبح والنجوم بادية مشتبكة، رواه مالك. (مشكاة المصابيح: (ص: ۵۹، ۶۰) كتاب الصلاة، باب المواقيت، الفصل الثالث، ط: قديمى)

﴿ إنّ الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا ﴾ أى مؤقتة مفروضة ، و قال زيد بن أسلم:=

ہوائی سفر میں سورج غروب ہونے کے بعد دوبارہ نظر آیا

''مغرب پڑھ کر ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا''۔(۲۳۳/۲)

''افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا سورج دوبارہ نظر آنے لگا''۔(۷۰/۱)

دونوں عنوانوں کے تحت دیکھیں۔

ہوائی سفر میں محرم ہونا ضروری ہے

ایک وقت تھا کہ کسی بھی لمبے سفر کے لئے طویل وقت درکار ہوتا تھا، اور اب ترقی کے دور میں جب کہ انسان ہوا میں پرواز کر رہا ہے، اور طویل مسافت چند گھنٹہ میں طے کر لیتا ہے، تو اس میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

= ''مؤقوتًا'' منجما أی تؤدونها فی أنجامها ...... (الجامع لأحکام القرآن : (۳۷۴/۵) سورة النساء : ۱۰۲ ، ط: دار عالم الکتب ، ریاض)

ابن کثیر : (۴۰۳/۲) سورة النساء : ۱۰۲ ، ط: دار طیبة .

(۱) وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لایحلّ لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر تسافر مسیرة ثلاثة لیال الا ومعها ذو محرم . (صحیح مسلم : (۴۳۳/۱) کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قدیمی)

وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلثا الا معها ذو محرم . (صحیح البخاری : (۱۴۷/۱) أبواب تقصیر الصلاة ، باب کم یقصر الصلاة اهـ . ط: قدیمی .

وفیه أیضًا : (۲۵۰/۱) کتاب المناسک ، باب حج النّساء ، ط: قدیمی .

سنن أبی داؤد: (۲۴۸/۱) کتاب الحج، باب فی المرأة تحجّ بغیر محرم، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

جامع الترمذی: (۲۱۸/۱) أبواب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیة أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعید.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) کتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغیر ولی ، ط: قدیمی .

الدر المختار مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۳۱۴/۲ ، ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) کتاب الحج، وأمّا شرائط فرضیته الّذی یخصّ بالنساء، ط: سعید.

الولوالجیة : (۱۳۴/۱) الفصل الثانی عشر فی السفر ،ط : مکتبه حرمین شریفین کوئٹه .

الهندیة : (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۹۹) کتاب الحج، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

مؤلف کی دیگر کتب

۱) نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا (مکمل چار جلد)
۲) زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۳) روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۴) قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۵) تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۶) سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۷) عمرہ اور حج کا آسان طریقہ
۸) الشافی شرح اردو متن الکافی
۹) متن الکافی فی العروض و القوافی
مع حاشیۃ الکاملۃ الشافی
۱۰) حج کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۱) اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۲) میت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۳) وضو کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۴) غسل کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۱۵) تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

ناشر: بیت العمار کراچی